القانون

طب اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

جلد نہم

ثولولی یعنی مسون کی ہوتی ہے اور یہ قسم نہایت کراب اور ردی ہے۔ دوسری قسم عصبی اور تیسری قسم توتی ہے ثولولی کے مسہ مشابہ چھوٹے مسوں کے ہوتے ہیں جو تمام بدن میں آدمی کے نکلتے ہیں اور عصبی کے چوڑے اور گول دانہ برنگ ارغوانی خواہ مائل بارغوانی ہوتے ہیں اور توتی کے نرم اور ڈھیلے اور دموی رنگ کے ہوتے ہیں کبھی اقسام بواسیر سے وہ بھی ہوتی ہے جیسے نفاخات سے یعنی پھپھولے۔ کبھی بواسیر کی تقسیم اور طرح سے کرتے ہیں ایک تو ہو ہے جو نابتہ ہو یعنی اونچی ابھری ہوئی دوسری غائرہ یعنی اندر پر بیٹھی ہوئی اور یہ قسم نہایت ردی اور خراب ہے خصوصاً وہ غائرہ جو متصل قضیب کے ہو کہ بیشتر جب اس میں ورم آجاتا ہے پیشاب اس کی وجہ سے بند ہو جاتا ہے نابتہ جو ظاہر انہیں تین اقسام میں کسی قسم کی ہوتی ہے عنی ثولولی خواہ عصبی خواہ توتی قسم غائرہ کے بعض اقسام سے خون آتا ہے اور بعض سے نہیں آتا ہے کبھی تقسیم بواسیر کے خروج اور سیلان اور عدم سیلان کی راہ سے ہوتی ہے اس راہ سے یا تو منفتحہ ہے کہ اس سے رطوبت بہا کرتی ہے بسبب کھل جانے عروق اور رگوں کے یا صم اور عمی ہے کہ اس سے کوئی شے نہیں بہتی ہے اکثر پیدا ہونا بواسیر کا مادہ سوداوی سے ہوتا ہے اور خون سوداوی سے اور کمتر بلغم سے بواسیر پیدا ہوتی ہے اور اگر بلغم سے پیدا ہوتی ہے تو مثل نفاخات کے ہوتی ہے یا جیسے وہ مچھلی کے پیٹ سے نکلتے ہیں ثولولی قسم بواسیر کی جس میں مسے ہوتے ہیں زیادہ قریب ہے سودا کے اور توتی اقرب ہے خون کے اور عصبی بین میں ہے یعنی درمیان سودا اور خون کے جو مادہ ہے اس سے ہوتی ہے ممکن نہیں ہے کہ بواسیر پیدا ہو اور منہ ان رگوں کے نہ کھل جائیں جو مقعد میں ہیں بنا پر قول جالینوس کے اور اس وجہ سے بواسیر کی کثرت بروقت ہوائے جنوبی چلنے کے ہوتی ہے اور بلاد جنوبی میں بھی اس کی کثرت ہوتی ہے جو بوسیر سائلہ اور منفتحہ ہو کہ اس سے خون جاری ہو مناسب نہیں ہے کہ اس کے خون جاری کو روک دیں جب تک کہ خوف ضعف کا اور رانوں کی استرخا اور غلبہ خفقان کا نہ ہو اور خون میں سیاہی نہ آتی ہو اور بہتر یہ ہے کہ تھوڑا

تھوڑا بند کریں اور ایک بارگی نہ روکیں جس وقت عورات میں کون بواسیر کا رحم کی طرف مائل ہوجائے اور حیض کے ذریعہ سے نکلے ان کو اس کے برآمد ہونے سے مرض بواسیر کے بہ نسبت نفع ہوگا اور اگر از خود ان کو ایسا بحران نہ ہو واجب ہے کہ طبیب تدبیر صناعی سے اس طرف ان کے خون بواسیر کو لے جائے اور رارطمث کی تدبیر بھی کرے اکثر بیماران بواسیر کا ایک خاص رنگ ہوتا ہے جو زرد مائل بہ سبزی ہے اور اکثر اصحاب بواسیر کو رعاف عارض ہوا پس ان کی بواسیر جاتی رہی علاج بواسیر کا واجب ہے کہ علاج شروع کرتے ہی پہلے اصلاح بدن کرنا چاہئے اور خون ردی ان دونوں عضو سے پیدا ہوتا ہے اس کی اصلاح کریں پھر اگر ورم اور درد اور انتفاخ نہ ہو تو زیادہ حاجت بواسیر کے علاج کی نہیں ہے اس لئے کہ اس کا علاج اکثر یہی ہے کہ منجر بہ نواصیر ہو جاتا ہے اور شقاق مقعد کی نوبت پہنچتی ہے یعنی مسہ کی گرانی سے بعد اس کے واجب ہے کہ تلیین طبیعت کی تدبیر میں کوشش بلیغ کی جائے تاکہ سختی ثفل کی مقعد کو ایذا نہ دے اور مصیبت زیادہ ہو جائے بہترین تدبیرات یہ ہے کہ سہلات اور ملینات ایسے تجویز ہوں جن میں ادویہ نافعہ بواسیر کی پڑتی ہیں جیسے حب المقل اور حب نیلز ہرج اور حب وادی اور وہ حبوب جن کو ہم آئندہ بیان کریں گے واجب ہے کہ تفتیح نم باسور یعنی اس کا منہ کھول دینا اور خون کا اس سے جاری کرنا جس قدر ممکن ہو اس میں کوشش کی جائے جب تک کہ کوشش نہ ہو یا ان کہ خون سرخ نکلنا شروع ہوجائے کہ اس میں سیاہی نہ ہو پھر اگر یہ تدبیر ازالہ مرض میں کافی نہ ہو اب اس کی تدبیر یہی ہے کہ باسور کو جدا کریں اور کاٹ کر گرادیں ان کو خشک کرکے خواہ جلا کر ایسی چیزوں سے جو ایسے ہی افعال و خواص رکھتی ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون بواسیر سے جاری ہونا اور مقعد سے اس کے جاری رہنے میں امان اور بیخوفی ہے اکلہ اور جنون اور مالیخولیا اور صرع سوداوی سے اور حمرہ جاورسیا اور سرطان اور تقشر اور جرب یعنی خارج اور قوبا یعنی داد کے جملہ اقسام سے اور جذام سے اور ذات الجنب اور ذات الریہ اور سرسام سے جس

وقت خون معتاد بواسیر اور خون مقعد بند ہو جائے انہیں امراض کا خوف ہوتا ہے اور استسقا کا خوف اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ رنگ جگر سوداوی اور رردی پیدا ہوتا ہے اور فساد مزاج کا جگر میں عارض ہونا ہے سل کے پیدا ہونے اور درد ہائے شش یعنی پھیپھڑے کے عارض ہونے کا خوف ہوتا ہے اس لئے کہ خراب اور فاسد کون شش کی طرف ادھر سے رک کر دفع ہوتا ہے جس وقت سیلان خون بواسیر سے غشی پیدا ہو چاہئے کہ جو کے ستو ہمراہ طباشیر اور گل ارمنی کے ملا کر تھوڑے تھورے کھلا دیں ادویہ باسوریہ ان میں مفتحات ہیں جو مسوں کے منہ کھول دیتی ہیں اور بعض مدملات ہیں جو زخم کو مندمل کرتی ہیں اور بعض ادویہ حابس ہیں جو افراط روانگی خون کو بند کر دیتی ہیں اور بعض ادویہ بواسیر کے گرا دینے والی ہیں ار بعض دواؤں سے درد بواسیر میں سکون پیدا ہوتا ہے پھر یہی ادویہ یا تو مشروبات ہیں کہ پلانے اور کھلانے والی ہیں یا حمولات ہیں خواہ طلاؤں کے اقسام اور ضمادات اور نطوخات یعنی لتھیڑے والی دوائیں یا ذرورات ہیں جو چھڑکنے کے کام میں آتی ہیں یا بخورات ہیں جن کی دھونی دی جاتی ہے خواہ پانی کے اقسام ہیں جن میں مریض بٹھایا جاتا ہے یا حوابس جن سے قطعاً خون کی آمد بند کر دی جاتی ہے اور یہ جملہ اقسم ادویہ کے مفرو بھی ہیں ار مرکب بھی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حب المقل کی منفعت بواسیر دوری میں بخوبی ظاہر ہوتی ہے اور جو بواسیر بطور دورہ کے نہ ہو اس میں اس کا نفع زیادہ نہیں ہوتا ہے اور اگر شقاق اور ورم دونوں جمع ہو جائیں ہمراہ بواسیر کے پہلے انہیں دونوں کا علاج کرنا چاہئے بعد ازاں بواسیر کا روغن خستہ خوبانی جس میں مقل کو گھول دیا ہو بواسیر اور شقاق دونوں کو مفید ہے تدبیر قطع کرنے بواسیر کی بواسیر کا گرا دینا کبھی بذریعہ قطع کے ہوتا ہے یعنی کسی آلہ آہنی وغیرہ سے اس کو کاٹ کر گرا دیں اور کبھی ادویہ حادہ سے اس کو کاٹ ڈالتے ہیں اگر بواسیر شمار میں چند عدد ہوں ساتھ ہی سب کا قطع کر ڈالنا مناسب نہیں بلکہ واجب ہے کہ بقراط کی وصیت کو سننا چاہیے اور ایک باسور کو بدستور سلم چھوڑ دینا چاہیے پھر اس کے بعد علاج

کرنا چاہئے بلکہ اس سے بہتر یہ ہے کہ ایک کو پہلے کات کر پھر دوسرا کاٹیں اور اس طرح ایک کے بعد ایک کا علاج کیا کریں اگر مریض اس تدبیر کی ایذا پر صبر کر سکے قطع کی تدبیر سہل اور آسان ہوگی اور اگر اندروار ہے کہ نظر نہیں آتا اس کے قطع کرنے کی تدبیر میں صعوبت اور دشواری ہے ظاہری مسہ کے قطع کرنے کی تدبیر عمدہ یہ ہے کہ اس کی جڑ میں ایک ڈورا ریشم کا خواہ کتان کا مضبوط بال خوب کھینچ کر باندھیں اور ہر وقت گرہ کو تنگ کرتے رہیں اگر اس تدبیر سے گر جائے تو بہتر ہے ورنہ ادویہ مقطعہ کو اس پر لگا کر امتحان کریں اگر اس تدبیر سے بھی نہ گرے پھر کاٹ ڈالنا چاہئے اور جو مسہ اندرونی ہیں اور نظر نہیں آتے پہلے اسے الٹ دینا چاہئے اس کے بعد قطع کر دینا چاہئے الٹ دینا کبھی تو کسی آلہ کے ذریعہ سے ہوتا ہے مثلاً محجوناری کے ذریعہ سے خواہ اور کسی شے کے ذریعہ سے کہ اس کو مقعد پر رکھیں تا کہ مسہ باہر نکل آئے بعد ازاں قالب سے مسے کو پکڑیں اور اگر بعد نکل آنے مسے کے جلدی اندر چلے جانے کا خوف ہو تھوڑے مجمعہ کو زیادہ چسپاں رہنے دیں تا کہ مقام معلوم پر ورم آ جائے کہ بعد ورم ہو جانے کے پھر یہ گردہ مسہ باہر آکر اندر پلٹ نہ جائے گا اور کبھی بعد خارج میں نکل آنے مسہ کے چابکدستی اور جلدی سے اس کی جڑ میں ڈورے کی گرہ مضبوط لگا دیتے ہیں جس سے ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ اور باسور پھر باہری رہتا ہے کبھی الٹا باسور کا ایسی دواؤں سے ہوتا ہے جو الٹ دینے کی خاصیت رکھیت ہیں مثلاً عصارہ قنطوریوں اور عصارہ سویا کا جو ہرا اور تازہ ہوا اور مویزج ان سب کو شہد سے گوندھ کر مقعد پر طلا کرتے ہیں خواہ کسی پشمینہ وغیرہ کے کپڑے میں لگا کر بطور حمول کے رکھتے ہیں کہ اس کے ذریعہ سے برازبرانگیختہ ہوتا ہے اور مقعد کے باہر لانے پر اور اسہال پیدا کرنے پر آمادگی پیدا کرتا ہے یا نطروں اور تلخہ گاؤ کا اسی طور پر استعمال کریں یا فلفل اور قنطوریوں کا استعمال کیا جانے یا ان کہ انہیں دوائیں سے جو دوا ہو اس میں عصارہ بخور مریم یا مویزج کو بڑھا دیں منجملہ احتیاط کے ایسے باسلیق کی فصد کرنی ہے کہ قبل کاٹنے بواسیر کے یہ احتیاط

کر لینی چاہئے جس وقت کاٹنے کا ارادہ ہو پہی وہ شے جس سے مسہ کا قطع کرنا منظور ہے چمٹا دینا چاہئے اور مسہ میں خوب چسپیدہ کر دینی چاہئے وہ مسہ بیرونی ہو خواہ اس کو قالب وغیرہ سے باہر نکالا ہو گو ظاہری نہ تھا اور چمٹا دینے کے مسہ کو یا اسی شے کو اپنی طرف بزور کھینچنا چاہئے اس کے بعد جڑ سے سہ کو قطع کر دینا لازم ہے نہایت تیز اور حاد دوا سے خواہ نہایت تیز اور کاٹنے والے بارڑہ کے آلہ سے اور مسہ کی جڑ سے زیادہ گزر کے سوائے مسہ کے اور گوشت وغیرہ جو اس کے نیچے ہے نہ کاٹنا چاہئے ورنہ پھر آفات عظیم اور دردہائے شدید پیدا ہوں گے اور بیشتر یہ زیادہ قطع ہو جانا آخر کار میں اسر اور حصر یعنی بند ہو جانے اور رک جانے کی طرف منتہی ہوتا ہے اور بعد قطع کرنے باسور کے جس قدر خون برآمد ہوا سے روکنا نہ چاہئے جب تک کہ ضعف قوی کا عموماً خوف نہ ہو پھر بعد اس کے انہیں ادویہ حالبہ سے خون کو بند کر دینا چاہئے جن کو ہم آئندہ بیان کریں گے پھر اگر زیادہ کون برآمد نہ ہو یا سلیق کی فصد کر دینی چاہئے اور اگر مریض کو تحمل ہوا سے ادویہ مفتحہ جن سے خون جاری ہو جاتا ہی ان کے استعمال سے اجرائے خون کر دینا چاہئے تو یہ تدبیر صائب ہے بشرطیکہ خوف سقوط قوت کا نہ ہو بسبب شدت درد کے پیشتر ایسی اوقات میں عصارہ پیاز کافی ہوتا ہے اور اگر ارادہ تراشنے اور بریدہ کرنے کا ہو تو بڑے مسے کو نصف سے اور چھوٹے مسے کو جڑ سے تراشنا چاہئے خواہ اور کسی قسم اور حقنہ کرنے پر تدارک اچھی طرح کرتا رہے ایسا نہ ہو کہ ورم آ جائے اور درد پیدا ہو جائے اور یہ تدارک اس طرح سے کرنا چاہئے کہ اسی جگہ پر ابلی ہوئی پیاز خواہ گندنا جس پر روغن زرد سے چکناہٹ دی ہو رکھ دیں اور بیمار کو آبہائے قابضہ سے بھری ہوئی لگن وغیرہ میں بٹھانا چاہئے تا کہ ورم نہ ہو جائے اور سرکہ اور پانی میں پوست انار اور مازو پکا کر اس کو بٹھانا چاہئے بعد ان کے علاج ایسی ادویہ سے کرنا ہوگا جو گوشت اگاویں مرہم وغیرہ سے تا کہ ورم پیدا نہ ہو خرم کرنے سے غرض یہ ہے کہ ادویہ مسقطہ باسور کی ہدت بخوبی وہاں تک مہیا ہو اور پہنچ جائے جس وقت مقعد میں

ورم پیدا ہونے کا خوف ہو اور درد شدید ایسے معالجات کرنے سے پیدا ہو پس واجب ہے کہ پوست کوہان شتر اور مقل سے دھونی کی جائے اور ضمادات مذکورہ سابقہ کا بھی استعمال کریں یا وہ روئی جس کو خیز حواری کہتے ہیں ہمراہ زردی اور تھوڑی افیون کے اور کسی قدر زعفران کا ضماد کریں۔ نبیذ واذی میں بیمار کا بٹھلانا عجیب النفع ہے تسکین میں اس درد کے جو مسہ کے قطع سے پیدا ہوتا ہے خواہ اور قسم کا درد۔ اسی طرح آبزن ادن پانیوں کا جن میں ملینات کو جوش دیا ہو اور ایسے ہی پانی کا نطول کرنا بھی ہے اور یہ ملینات جیسے تخم کتان اور خطمی اور کرنب وغیرہ جو دوا اورام مقعد کو خاص ہے جو بوجہ بواسیر کے پیدا ہوا ہو وہ یہ ہے سپیدہ قلعی تین اوقیہ سقومولوس ایک اوقیہ مرداسنگ دو اوقیہ مصطگی تین درہم عصارہ بنگ میں گوندھ کر استعمال کریں واجب ہے کہ تلیین شکم کی تدبیر کرتے رہیں اور ثفل کو خشک اور سخت نہ ہونے دیں اور احتباس بول کی تدبیر کریں اگر ورم کے زم کرنے کی وجہ سے پیشاب بند ہو گیا ہو علاوہ یہ ہے کہ مریض کو ایک شبانہ روز بیت الخلا جانے سے منع کریں خصوصاً اگر خون بکثرت نکل چکا ہو لیکن اگر ارادہ بواسیر کے کاٹنے کا خواہ اکھیڑنے کا آلہ آہن وغیرہ سے نہ ہو بلکہ ارادہ یہ ہو کہ کسی دوائے حاد کو اس پر چھڑکنے سے مسہ گر جائیں خواہ کٹ کر نہ گریں تو یہ جائیں اس لئے کہ ایسی دوا جرم باسور کو سڑا کر اس کو مٹا دیتی ہے۔ اور گوشت صحیح کو نمایاں کر دیتی ہے پھر اگر ایسی دوا کی استعمال سے درد شدید پیدا ہو آبہائے قابضہ میں مریض کو بٹھانا چاہئے اور قبل آبزن کرنے کے بہت سا روغن زرد مسہ کی جگہ پر رکھ دینا چاہئے بعد اس کے مرہم سپیدہ اور داسنگ سے علاج کرنا لازم ہے اور اسی طرح اور اقسام مرہم کے جو بشرکت انہیں دونوں ادویہ کے تیار ہوتے ہیں اور آب مکوئے سبز اور کاکنج اور کشنیز سبز ان میں پڑتا ہے اکثر یہ بات ہوتی ہے کہ خوف سے شدت درد کے ایک مرتبہ پوری مقدار دوائے حاد کا لگانا نہیں ہو سکتا لہذا مکرر اور بار بار تھوڑی تھوڑی دوا کا استعمال کرتے ہیں پھر اگر درد ٹھہر جائے اور ہر وقت بنا رہے علاج مذکور سابق کرنا

لازم ہے اور مکرر دوائے حاد کو چند مرتبہ لگانا اور اس کے ہمراہ خشکی پیدا کرنے والی دوا کا
بھی استعمال کرنا ضرور ہے کہ یہ تدبیر سہل اور آسان ہے اور آخر کو مسہ سیاہ ہو کر گر پڑے گا
دوائے حاد وہی دیگ بردیگ ہے اور ملد فیون وغیرہ جو قرابادین سے معلوم ہو سکتے
ہیں جس وقت کہ مسوں میں سیاہی آ جائے کرنب کو روغن زیتون میں اوبا کر باسور پر
رکھنا چاہے اور درد کی تسکین کی تدبیر کرنی چاہئے پھر دوبارہ دوائے حاد لگائی جائے
تا کہ ان کے مسے گر پڑے۔ بواسیر توثیہ اور جوشبیہ نوشی کے ہو اس پر زاجات یعنی اقسام
پھٹکری کا پیس کر چھڑکنا بس یہی تدبیر اسکے خشک کرنے اور گرا دینے کے واسطے کافی
ہے اور انہیں راز جات سے اس کا قطع کر دینا بھی ہو سکتا ہے اور فصد اور اسہال نہایت
واجب ہے ان اقسام کی علاج میں اور ذرورات اور تجورات اور رطالا کرنے کے ادویہ
زیادہ تر اثر کرنے والی ہیں بواسیر کے مرض میں بواسیر اصم کے کھولنے کی تدبیر اور اس
کے رکے خون کے جاری کرنے کے طریقے پہلے تو واجب یہ ہے کہ نہلانے سے حمام
میں کو اہ بذریعہ آب گرم وغیرہ کے اس میں نرمی پیدا کی جائے اور تفتیح بواسیر کی اعانت
فصد صافن اور مابض سے کرنی چاہئے اور مروخات کا استعمال جیسے روغن لب شفتالو اور
خوبانی کا جو تلخ ہو اور پوست کوہان شتر اور مغز ساق گاؤ دشتی اور مقل ازرق وغیرہ یہ
سب اقسام جدا جدا خواہ یکجا کر کے اس کے بعد عصارہ پیاز کا جو جو تیز ہو مثلاً سفید
پیاز کا اس پر لگایا جائے اور کبھی انہیں ادویہ میں عصارہ بخور مریم بھی داخل کیا جاتا ہے
اور کبھی اس کے ہمراہ کوئی قسم تیوعات یعنی زہریلے دودھ کی بھی ملائی جاتی ہے اور
مویزج اور برگ حمام کو ضرور اس کو کھول دیتا ہے اور بیشتر تلخہ گاؤ بھی شامل کرتے ہیں
قنہ کو یعنی بازرد کو بھی دوبارہ تفتیح بڑا دخل ہے اسی طرح برگ سداب اور روغن اقحوان اور
خود اقحوان کا کھانا خون کو جاری کر دیتا ہے اور مسام کو کھل دیتا ہے دواء ہلیلہ ہمراہ بزور
کے علاوہ نفع کرنے بواسیر کے خون بواسیر کو بھی جاری کرتی ہے اس لئے کہ اس میں
بزور ملطفہ پڑے ہوئے ہیں خون بند شدہ کے اورار کیواسطے یہ بھی ایک دوا ہے کہ شحم

خطل تین درہم روغن بادام تلخ چار درہم ایک بنی لابنی تیار کریناور مقعد میں اسے رکھ دیں اور گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد بدل دیا کریں اسی طرح کی پانچ پتیاں پانچ گھنٹے میں بدلی جائیں اور جس وقت درد کی زیادتی ہوایک پتی لمبی تیار کریں اور مقعد میں اسے رکھ دیں اور گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد بدل دیا کریں اسی طرح کی پانچ پتیاں پانچ گھنٹے میں بدلی جائیں اور جس وقت درد کی زیادتی ہوایک پتی روغن گل سے بھگو کر رکھ دیں اور ٹھہری رہنے دیں اور صافن کی فصد سے کبھی خودبخود بواسیر صم کھل جاتی ہے۔ بیان ادویہ باسوریہ کا لیکن ثبورات اور ذرورات پس اصوب یہ ہے کہ ذرورات قوی سے پہلے موضع خاص پر ازرورت کو پانی میں گھول کرلٹادیں اور اگر مریض کو برداشت ایذائے درد کی زیادہ ہواور بڑا شجاع اورقوی دل ہوایسے بیمار کومقعد کی اندر آبک آب نارسبدہ بھر دینا چاہئے اورتھوڑا ساٹھہر کے کسی شراب قابض سے اس کو دھوڈالیں اس کے بعد پھر اس پر زردرد کو پیس کر چھڑکیں۔ منجملہ ان چیزوں کے جوبواسیر پر چھڑکی جاتی ہیں تانبے کے چھلکے جوخراد سے اترتے ہیں ان کو پیس کرتنہا خواہ ہمراہ قلعی سوختہ کے ایضاً زرنیخ اور ذراریح اور نوشادر بواسیر پر چھڑکا جاتا ہے اوران ادویہ کی تیزی کا تدارک روغن زردوغیرہ کے ملنے سے بموجب بیان بالا کیا جاتا ہےقوی زیادہ تر یہ ادویہ اس وقت ہو جاتی ہیں جبکہ لڑکوں کے پیساب میں ان کو ملا کرلگائیں اور یہ ادویہ بمنزلہ دوا حار کے سمجھنی چاہیں اب وہ دوائیں جوان کے بہ نسبت نرم ہیں یعنی ان کی تیزی کم ہے پس جیسے خاکستر جوزالسہ وشراب سے دھوئی ہوئی اورخاکستر پوست بیضہ اور خاکستر ختہ خرما اورترمس تلخ جو بحالت خشک ہونے کے سوختہ کی جائے اوراسی طرح ختہ تمر سوختہ بالخاصہ ازیں قبیل یہ دوا ہے کہ شور مچھلی کا سر لے کر آگ کے قریب خشک کریں اور ہموزن اسی کے پرانا پنیر ملا کر حلقہ دبر پر چھڑکیں اسی طرح مچھلی مذکور کی دم کی راکھ کلونجی بھی ذرورات بواسیر میں نہایت اچھی دوا اور عجیب النفع ہے بخورات قوی سے واسطے بواسیر کے تنہا دوائے بلادر ہے خواہ ہمراہ درسب دواؤں کے

کے طلا کرنے اور پلانے سے ونیز ان سے مقام بواسیر کو دھویئے خون بواسیر کا سیلان بند ہو جاتا ہے یہ طلا جس کو ہم لکھتے ہیں عمدہ اور مجرب ہے ایک پھل اندرائین کا تروتازہ لے کراس کی چار پھانکیں کریں اور کسی برتن میں رکھ کراس پر ایسے اونٹ کا پیشاب ڈالتے رہیں جو خود چرتا ہو اور شیر خوارہ نہ ہو خصوصاً شتر اعرابیا ور اتنا پیشاب اس پر ڈالیں کہ وہ پھل پیشاب میں ڈو جائے اور گرمیوں کی دھوپ میں جب تک گرمی پڑتی ہے رکھتے رہیں اور جس قدر پیساب سوکھ کر کم ہو اوراس میں زیادہ کریں پس یہ پیشاب بہت نافع ہے ضرورسون کو کاٹ کر گرادیتا ہے کبھی مرکی کو بار بار طلا کرتے ہیں کہ یہ بھی بواسیر کو سڑادیت اہے آب خرنوب تروتازہ میں صوف کو ڈبو کر بواسیر رکھتے ہیں کہ یقیناً مسوں کو ور کر دیتا ہے۔اور اگر خرنوب سے ہمیشہ بواسیر کو کھجلایا کریں اس سے بھی ضرور جاتی رہے گی جس طرح اور مقامات بدن کے مسوں کو کھل جانے سے بذریعہ خرنوب کے بھی وہ مسے مٹ جاتے ہیں اسی طرح بڑی قسم کی پیاز سے کھل جانے سے مروخات میں پرانا گھی اور روغن خستہ زردآلو اور روغن خستہ شفتالو ورک کوہان شتہ کا روغن اور روغن خیری اور روغن حنا مفید بواسیر کا اور حمول تھوڑی سی روئی کا گالہ شہد میں ڈبو کر اس پر کلونجی کو جلا کر چھڑکیں اور بطور فتیلہ خواہ حمول کے استعمال کریں کبھی فتیلہ سوختہ اور جلے ہوئے ہوتے ہیں کہ دونوں قسم کی ہرتال یعنی زرد اور سرخ وغیرہ سے خواہ اور جمہ ایسے ادویہ ذردریہ سے بنائے جاتے ہیں جن کا استعمال فتیلہ میں داخل کر کے ہوسکتا ہے ہمراہ شہد کے یہ بھی عجیب الاثر فتیلہ ہے مگر تیز بہت ہے اور صعوبت اس کی استعمال میں زیادہ ہے کہ بیخ لوف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کریں اور ایک شبانہ روز ان کو شراب میں بھگو دیں بعد ازاں جس قدر تحمل ہو سکے بطور فتیلہ کے استعمال کریں بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ اگر نیلوفر سے فتیلہ بنا کر استعمال کریں نافع ہو گا اور میرے گمان میں یہ ہے کہ درد کی تسکین کا نفع اس سے البتہ ہو گا مشروبات پلانے ی دوائیں بواسیر کے واسطے ازانجملہ حب المقل بنا پر زعم مشہورہ اور وہ بھی نسخہ

اس کا جس میں کدو پڑتا ہے اور کوڑی خواہ گونگھا پڑتا ہے از انجملہ حب واذی اور اس کا یہ نسخہ ہے ہلیلہ بلیلہ شیر آملہ ہموزن اور واذی مصری پندرہ جزو روغن شمش میں خوب ملائیں تا کہ ان میں اس میں جذب ہو جائے اور پھر شہد ملا کر گولیاں تیار کریں مقدار شربت اس گولی کی دو درہ سے تین مثقال تک ہے از انجملہ حب سندروس ہے نسخہ اس کا سندروس اور پوست بیضہ اور شیطرج تخم گندنا سب اجزا ہموزن ایک ایک جزو نوشادر نصف جزو خبث الحدید چار جزو بقدر کنار وشنی گولیاں باندھیں اور صبح کے وقت چھ گولیاں سے سات گولیوں تک استعمال کریں ان گولیوں سے باہ بھی برانگیختہ ہوتی ہے۔ ایضاً ہلیلہ سیاہ بھیڑ آملہ ہر واحد دس جزو کوڑی جلی ہوئی سات جز کھر باتیں جزو زاج دو جز دمقل بیس جزء آب گندنا میں بھگو کر گولیاں تیار کریں۔ ایضاً ہلیلہ سیاہ بریان کی اس کو روغن گاؤ میں بھونا ہوا اور تخم رازیانہ ہر واحد ایک جزو حرف دو جزو اسی کو ہر رو بقدر ایک ملعقہ کے تناول کریں ہمراہ شربا کے۔ ایضاً ہلیلہ روغن گاؤ میں بریان کیا ہوا ہمراہ آب گندنا کے اور روغن اخروٹ اور اطریفل صغیر اور وہ اطریفل صغیر اور وہ اطرفیل جس میں خبث الہدید پڑا ہو۔ ایضاً خبث الحدید باریک چھنا ہوا تین درہم ہمراہ دو درہم حرف ابیض کے نہار اٹھ کر ہمراہ ایک اوقیہ آب گندنا کے تناول کریں اور دو درہم روغن اخروٹ ملالیں ایضاً زراونڈ طویل عاقر قرحا گوکھر دابا دام تلخ اجوائن اجزاء پر ایک کف دست آرد جو ڈال کر آب گندنا سے گوندھیں روغن زرد آلو ملا کر۔ ایضاً ابہل تازہ اور صاف کیا ہوا س درہم کو چند روز آب گندنا میں تر کریں اور پھر اس کو سایہ میں سوکھائیں اور پیسیں اور اس پر تخم حرمل اور اجدان کرمانی اور حرف ابیض اور حرمل اور حلبہ اور اجوائن ہر واحد سے آٹھ درہم اضافہ کریں اسطرح کہ حرف اور حرمل کو روغن اخروٹ اور روغن شمش میں جوش دیں اور باقی دواؤں کو کوٹیں اور پھر جملہ اجزاء کو یکجا کر کے کسی کانچ کی اچاری وغیرہ میں رکھ چھوڑیں مقدار شربت دو مثقال تک ہ کم سے کم ایک مثقال جو دو کہ مختار اور مجرب ہے وہ یہ ہے کہ قنہ خشک شدہ کو ہمراہ کسی پانی کے

جو اوپر مذکور ہو چکے جیسے آب گندنا وغیرہ تناول کریں کہ اس سے بواسیر جاتی رہے گی اور اگر تین مرتبہ کھلائی جائے پھر عود نہ کرے گی سکبخ اور میعہ بھی منجملہ انہیں ادویہ کے ہے جو بواسیر کے مرض میں مستعمل ہوتی ہیں پھر اگر طبیعت نرم ہو اس وقت سفوف بلیلہ ہمراہ بزور کے نافع ہوگا یہ سفوف خون کا اور رار کرتا ہے منجملہ اون ادویہ کے جو ان کو نافع ہیں ہمیشہ تناول کرنا بوف کا ہمراہ شہد کے اور اطریفل ہمراہ خبث الحدید کے اس کے کھانے سے خون بند ہوتا ہے پاسور کو نفع ہوتا ہے مسکنات درد سکنجبینج ازمقل ہر واحد دو درہم میعہ ایک درہم افیون نصف درہم روغن خستہ درد آلو ڈیڑھ اوقیہ گوند کی چیزیں سب اسی روغن میں حل کرکے نصف درہم جندبیدستر اس میں ڈال دیں۔ ایضاً نیلوفر خشک کیا ہوا ایک جزو ایضاً اکلیل الملک حدس مقشر ہر واحد ایک جزو زردی بیضہ اور روغن گل ملاکر ایضاً برگ خطمی اور اکلیل الملک زردی بیضہ اور روغن گل میں یکجا کریں جس وقت کہ بواسیر پر مرہم داخلیوں اور روغن گل اور تھوڑی سی زعفران اور افیون اور میفنتج رکھیں بھی نافع ہوتا ہے بط کی چربی سے بھی نفع زیادہ ہوتا ہے ایضاً سرطان نہری تی زوفائے تر چربی گردہ کو سفند کی اور موم سفید ایضا خصوصاً جس وقت کہ ورم آ گیا ہو بابونہ اور اکلیل الملک اور قدرے زعفران پیس کر اور لعاب تخم کتان میں مثانث کو ملاکر گوندھیں مسکنات درد کے واسطے وہ ادویہ جن کو ہم باب ورم مقعد میں بیان کریں گے بھی بڑھالیں چاہیں اس لئے کہ وہ بھی بواسیر کے قطع اور شق کرنے اور ورم کے درد میں نافع ہوتی ہیں سیلان خون کی روکنے والی دوائیں بعض ادویہ انہیں سے وہ ہیں کہ بواسیر کے قطع کرنے سے جو خون جاری ہوتا ہے اس کو بند کرتی ہیں اور ان کی نسبت قوی تر اور انسب رائے یہی ہے کہ کاوی بھی ہوں یعنی داغ کرنے والی اور بعض ادویہ ان میں سے ایسی ہیں جو بواسیر کے کھل جانے سے جو خون جاری رہتا ہے اس کو روکتی ہیں قطع کرنے سے جو خون جاری ہو اس کی بند کرنے والی دوائیں جیسے زاجات کے جملہ اقسام اور ذرور جو صبر اور کندر اردم الاخوین شیاف مامیثا اور گلنار وغیرہ سے مرکب ہوں

اور یہ درد کے اقسام چھڑ کے اور با ستواری اور مضبوطی باندھے جاتے ہیں ایضاً خرگوش کے روئیں اور بال اور مکڑے کا جالا انڈے کی سپیدی میں تر ک کے اور ذرور صمالنیوس اس میں الودہ کر کے خوب استواری سے باندھا جاتا ہے تاکہ ان کہ پپڑی ڈال دے اور خون بند ہو جائے اس سے قوی دوا جیسے قلقطار ہمارہ اقاقیا کے نارو ملا کر اور پھر مضبوطی سے پٹی باندھ دیں پھر اگر ان ادویہ سے بھی کون بند نہ ہو داغ دینا چاہئے اس طرح کہ ایک ٹکڑا روئی کا روغن زیت میں جو کھولتا ہو ڈبو کر مقام جریان خون پر رکھی کہ خون بند ہو جائے گا اس کے بعد ادویہ حابسہ کا زور کریں اور اس تدبیر سے خوف تشنج کا ہوتا ہے جو ادویہ حابسہ ان ادویہ مذکورہ سے کم ہیں وہی ادویہ قابضہ مشہورہ اور فہی پانی ہیں جس میں ادویہ قابضہ جوش دے گئی ہوں ارشراب مازو کہ اس میں پوست انار کہ جوش دیا ہو مسروبات جو اسی غرض کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں او ہو اطر ایفل صغیر کہ جس میں وہ خبث الحدسر کہ میں بگھویا ہو ایک ہفتہ بھر تک کا پڑا ہو جس میں سے بعد بھگو نے کے سر کہ جو جدا کر لیا ہو اور کسی تابہ آہنی وغیرہ پر اسقدر گرم کیا ہو کہ بھن جائے بعدا اں مثل غبار کے باریک پیسا جائے تغذیہ اصحاب بواسیر کا واجب ہے کہ ہر ایک گوشت غلیظ اور ثقیل سے پرہیز کریں اور جملہ اشیاء لبنیہ سے جن چیزوں میں دودھ کی شرکت ہے اور جو چیز خون کو جلاتی ہے اقسام مصالح گرم سے لیکن بقدر منفعت ہضم غذا اور منافع کی اجازت ہے واجب ہے کہ جو شے سریع الہضم ہو اسی کو کھایا کریں۔ بچ گاؤ اور زردی بیضہ او راسفید باج یعنی یخنی چرب گوشت کی ارجوزیات اور زیرباج اور آب نخود ان کے واسطے عمدہ غذائیں ہیں۔ کنجد شیریں بھی ان کو نافع ہے اخروٹ ہمراہ قند سپید کے ان کو مفید ہے پھر اگر بواسیر کے ہمراہ روانگی شکم اور خون کی آمد بکثرت ہو اس وقت چاول سے جو غذائیں پکائی جاتی ہیں اور انار سے مرکب غذا جس میں زبیب بھی داخل ہو۔ روغن ان کے واسطے اخروٹ کا روغن اور ناریل کا تیل اور روغن بادام اور روغن خستہ زرد آلو اور روگ کوہان شتر اور چربیان عمدہ قسم کی اور خاگینہ انڈے کی

زردی کا جس میں گندنا اور تھوڑی سی پیاز اور قند داخل ہو انجیر کھانا ان کو بہ نسبت چھوہارے کے بہتر ہے اور مفید ہے ورم گرم مقعد کا اور حمرہ جو مقعد میں ہو اور یہ دونوں ورم ابتدائی ہوں خواہ بعد دردہائے بواسیر کے اور بعد مسون کے گرانی کے پیدا ہوئے ہوں۔ مقعد کے اورام کمتر ابتدائی ہوتے ہیں اور اکثر بعد شقاق اور خارش کے اور بعد بند ہو جانے مسہ ہائے بواسیر کے اور بعد معالجہ بواسیر کے جو مسوں کے گرنے سے خواہ ادویہ گرم کے لگانے سے کیا گیا ہو پیدا ہوتے ہیں جس وقت ورم مقعد کا مادہ جمع ہو کر پھوڑے کی شکل پیدا کرے خوف ناصور پڑنے کا ہوتا ہے اس واسطے اس ورم کو شگاف دینا تجویز ہوا ہے قبل از آنکہ اس میں پیپ پڑے فصد کا استعمال ابتدا میں ایسے ورم کے ضرور ہے کہ بیشتر اسے ایک تدبیر سے درد ٹھہر جاتا ہے مرہم سپیدہ کا ان اورام پر استعمال کیا جاتا ہے خواہ سپیدہ بیضہ مرغ اور روغن گل کسی کھرل میں قلعی یا سرب کے پیتے ہیں تا کہ سیاہ ہو جائے اور پر اس کو ورم پر لگاتے ہیں۔ یا ان کہ مرداسنگ پانچ درہم نشاستہ آٹھ درہم سپیدہ قلعی دو درہم موم تین اوقیہ روغن زرد دو اوقیہ بط کی چربی ایک اوقیہ روغن کنجد بقدر کفایت خواہ ان دواؤں کے ہمراہ کسی قدر مشاث کو بھی ملا لیں شراب اور بط کی چربی زیادہ نافع ہوتی ہے۔ اسی طرح روٹی پانی میں پختہ کر کے زردی بیضہ اور روغن گل ملا کر ضماد کریں یا روٹی کو پاکیزہ اور صاف کر کے ایک رطل اور زعفران ایک اوقیہ ہمراہ سفیتج کے ضماد کریں ضماد کا کنج بھی نہایت عمدہ ہے اس طرح یہ ضماد جو زردی بیضہ کو بریان کر کے شراب قابض میں پیسیں اور موم اور روغن گل ملا کر استعمال کریں جس وقت یہ ورم زمانہ ابتدا سے تجاوز کر جائے اور بواسیر کے قطع کرنے سے پیدا نہ ہوا ہو اور اس پر مرہم داخلیوں کو روغن گل میں گھیپ کر لگانا چاہئے یا تھوڑا سا مرہم باسلیقون ہمراہ زردی بیضہ نیمبرشت کے۔ ایضاً پیاز اور گندنا دونوں کو ابال کر بابونہ ملا کر یا مرہم سپیدہ قلعی ہمراہ اشق کے اگر درد کی شدت ہو برگ بنگ تازہ لے کر اس کا عرق نچوڑیں اور تھوڑا سا عرق پانی ملا کر اس میں روئی بھگو دیں اور اس پر زردی

بیضہ جو بستہ نہ ہوئی ہو اور روغن گل ملا کر مرہم تیار کریں۔ ایضاً کبھی تکمید معتدل بھی مفید ہوتی ہے ایسی پانی میں بیٹھنا جس میں ادویہ مسکنہ درد کو جوش دیا ہو جیسے تخم کتان اور خطمی اور خبازی بستانی اور پھر اس پر لعاب ہریسہ گندم کو ڈالا ہو۔ واجب ہے کہ زحیر کے باب کا بھی مطالعہ کریں کہ اس جگہ ورم مقعد کا عمدہ علاج مذکور ہو چکا ہے اگر یہ اورام جو قریب مقعد کے ہوں ایسی ہو جائیں کہ ان میں مدہ اور ریم جمع ہونے لگے بہت جلد ان کو چاک کر دینا چاہئے قبل ازینکہ وہ نضج یافتہ ہوں تاکہ اندر کی طرف ان کا مادہ نہ پہنچے اور ناصور پڑ جائے یہ تدبیر بقراط حکیم سے منقول ہوئی ہے۔ شقاق مقعد کسی قسم کا شگاف مقعد میں ہو کبھی تو بسبب یبوست اور حرارت کے ہوتا ہے جو مقعد کو عارض ہو کر بوجہ خشکی کے جب سوکھا براز ادھر سے خارج ہوتا ہو شقاق پیدا ہوتا ہے اور اس سے کمتر سبب اس کے شقاق کا باعث ہوتا ہے بروقت خشکی اور حرارت کے کبھی شقاق سبب ورم گرم کے ہوتا ہے کبھی بسبب زیادہ غلیظ ہونے اور خشک ہونے ثفل کے شقاق پیدا ہوتا ہے اور کبھی بسبب بواسیر کے جوشق ہو جائے بھی شقاق مقعد پیدا ہوتا ہے کبھی بسبب بقوت مندفع ہونے خون کے جو مقعد کی رگوں کے منہ کی طرف دفع ہوتا ہے بھی شقاق پیدا ہوتا ہے علاج بعض ادویہ شقاق مدمل ہیں جن کی ترکیب چند ادویہ سے ہے اور بعض ادویہ ملین اور مرطب ہیں اور بعض ادویہ سے معالجہ ورم کا ہوتا ہے اور بعض ادویہ ایسی ہیں جو بالخاصیت مفید ہوتی ہیں خواہ ان کہ ان کا اثر قریب بالخاصہ ہونے کے ہے ادویہ مدملہ جو قابض اور مجفف ہیں جیسے مازو کہ اس میں سوراخ نہ کیا جائے اور دھیمی آنچ میں پانی ڈال کر اس کو پختہ کریں اور تھوڑی سی شراب بھی اس میں ملیہو اور پھر اس کا استعمال کریں بطور طلا کے اس سے زیادہ تر قوی یہ دوا ہے کہ شنگرف اور گلنار اور سپیدہ قلعی اور مرداسنگ اور قلعی سوختہ اور چرک فضلہ اور قلیمیا ان سب کو روغن گل اور تھوڑا سا موم ملا کر استعمال کیرں۔ ایضاً مرہم اسفیداج کہ نسخہ اس کا مشہور ہے اور اسفیداج اور آنک یعنی سرب سوختہ اور روغنگل اور سپیدی بیضہ یا چرک قلعی اور تخم گل

دونوں کو پیس کر بطور مرہم کے اور خشک یا بطور لزوق کے استعمال کریں ایضاً حنا ایک جزو لے کر اور موم سفید تین جزو کو روغن گل کے ساتھ پگھلا کر مہندی کو ملا دیں منجملہ ان دوؤں کے جو بالخاصیت ادویہ کے قیرب ہیں یہ ہے کہ خاکستر صوف کی اور نشاستہ دونوں ہموزن اور برگ زیتون مجموع دونوں کی چہارم برابر لے کر طلا کریں منجملہ ادویہ نافعہ کے بھی یہ بھی ہے کہ مرتک اور سپیدہ قلعی اور نخالہ رصاص اور روغن شیخ ابیض اور موم سب ہموزن اور روغن گل بقدر کنایت ایصاً بط کی چربی اور کندر مغز ساق گوزن اور تخم گل اور توتیا اور اقلیمیائے مغسول سپیدہ قلعی امک سوختہ اور افیون اور زوفائے تازہ عصارہ کاسنی عصارہ برگ مکوئی تازہ اور روغن گل اور تھوڑا سا موم انہیں اجزا کی قیروطی بنالیں اس قیروطی میں علاوہ اصلاح زخم کے ورم کے روکنے کی رعایت بھی ہے اور اسی کی اصلاح اور درد کے دفع کرنے کا فائدہ ہے بیٹھنے کے واسطے پانی یہ ہے کہ ایک تتھڑا پانی سے بھریں اور اس میں مکو اور سور اور گلسرخ اور جو مقشر کو جوش دیں پھر بیامر کو اس میں بٹھائیں اگر کھجلی زیادہ نہ ہو قیمولیا روغن اس کے ہمراہ مفید ہوتی ہے یہ دوا جو قوی زیادہ اور جامع اغراض مذکورہ ہے کہ شیرج اور لبان اور ساذج ہندی اور سب مدو رہر واہد بوزن دو درہم کے زعفران اور مرمکی ہر واحد ایک درہم علک الانباط اور موم ہر واحد بارہ درہم طلا نامی شراب اور روغن گل کے ہمراہ یکجا کرنا چاہئے منجملہ ادیہ اسی مرض کے دو دوائیں ہیں جو بوجہ تلئین اور تعدیل کے نافع ہوتی ہیں جیسی چربیوں کے اقسام اور ادواک یعنی جریش گوشت اور لعابات اور عصارات اور ادہان اور ادویہ مغریہ جیسے نشاستہ اور قبار آسیا اور کتیر اوغیرہ اسی شقاق کے ہمراہ علاج شق اور پھٹ جانے مقعد کا بھی بیان کیا جاتا ہے از انجملہ یہ نسخہ ہے زوفائے تر اور مغز ساق گوسالہ اور نشاستہ مغول بط کی چربی اور مرغ کی چربی اور روغن گل ازیں قبیل مغز ساق گاؤ اور نشاستہ دونوں ہموزن لے کر طلا کریں۔ ایضاً مرہم مقل ہمراہ کوہان شتر کے۔ ایضاً مغز ساق گاؤ اور خمیر جو کا دونوں برابر وزن پر مجرب ہے مز مساق گوزن ہر واحد ایک اوقیہ

مومیائی نصف اوقیہ روغن کنجد دو اوقیہ روغن کنجد دو اوقیہ نشاستہ ایک اوقیہ کتیرا ایک اوقیہ روغن کنجد سے سب اجزا کو یکجا کریں جو روغن کہ ایسے شقاق کو نافع ہوتے ہیں جس میں زیادہ حرارت اور ورم نہ ہو بلکہ پیوست اور خشکی ہو وہ روغن خیری اور روغن سوسن روغن خستہ زردآلو روغن خستہ شفتالو اور انہیں روغنوں میں مقل کو گھول کر ملا لیتے ہیں ایسے ہی بیماروں وسقل میں چربی ملا کر دھونی لینے سے بھی نفع ہوتا ہے ورم کے سبب سے جو شقاق ہو اس کو تو ہم پہلے بیان کر چکے اور قیمولیا روغن آس کے ہمراہ ایسے شقاق میں مفید ہوتی ہے اور قوابض میں اور زیت انفاق میں بٹھانے سے نفع ہوتا ہے۔ ایضاً مازو کو طلاء میں پختہ کر کے ضماد کرتے ہیں شقاق باسوری پر مرہم سپیدہ لگانے کی حاجت ہوتی ہے ثفل کی سختی وغیرہ سے جو شقاق پیدا ہو اس کے علاج میں ہمیشہ تلیین طبیعت کی غذاؤں اور مشروبات کے ذریعہ سے کرنا چاہئے اور حب المقل ہمراہ سکنجبین کے رات کو اور دن پلانا چاہئے جس وقت اشقاق سی کوئی شی از قسم رطوبت وغیرہ بہتی ہوئی ایک گالہ روئی کا لے کر اس کو آب شبت میں ڈبو کر سوکھا لیں اور مقعد پر رکھ کر اسے پونچھا کریں اور جو چیزیں براز کی خشک کرنے والی ہیں خواہ ان کہ قبض پیدا کرتی ہیںا ان سے پرہیز کریں۔غذائیں اصحاب مشقاق کی۔ واجب ہے کہ ترش چیزوں سے اور قابض اور خشکی پدیا کرنے والی اشیاء سے پرہیز کریں۔لازم ہے کہ ان کی غذا میں اسفید باج کے اقسام اور اسفاناخیات جو پالک کے شمول سے تیار ہوتی ہیں اور ملوخیات تجویز ہوں اور چربیں ان کی واسطے کوہان شتر اور مرغون کی چربی اور بط کی چربی سے مناسب ہے اور کرنبیہ اور بطور اسفید باج کے اور زردی بیضہ نیمبرشت خصوصاً قبل جملہ اقسام طعام کے خاگینہ زردی بیضہ کا گندنا اور پیاز اور روغن ملا کر اس قدر بھونا جائے کہ بہت بستگی اور کرختگی اس میں نہ آجائے بھی مناسب ہے اخروٹ اور بادام اور قند سپید بھی ان کو ناع ہے ان بیماروں کی غذا دینے کا طریقہ مثل ارباب بواسیر کے ہو استرخاء مقعد یعنی مقعد کا ڈھیلا ہو جانا کبھی تو مزاج فالجی سے پدا ہوتا

ہے یا ایسے برودت سے جو مزاج فالجی کی برودت کمتر ہو اور مزاج فالجی کبھی رطوبت رقیقہ سے جو اکثر اجزائے مقعد میں تشرب اور سمائی ہوئی ہوتی ہے پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایسی رطوبت جو مائل بہ حرارت ہو اور حرارت مذکور بسبب تشرب اور سما جانے کے ہوتی ہے یہ حرارت بذریعہ لمس کے محسوس ہوتی ہے کبھی استرخائے مقعد بسبب کسی ناصور کے یا اوکھیڑنے مسہ کے عارض ہوتا ہے خواہ مسہ کے قطع کرنے سے جس وقت کہ عضلہ مقعد کو ان امور سے آفت پہنچی ہو کبھی استرخائے مقعد پشت پر کسی چیز کے گرنے سے خواہ کوئی صدمہ چوٹ کے لگنے سے جو مبدا عصب کو ضرر پہنچائے اور دھکہ اس کا پہنچے اور یہ قسم استرخا کی دفعتہً پیدا ہوتی ہے اور اس کا علاج نہیں ہوسکتا۔ مزاج استرخا تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہے اور علاج کو قبول کرتا ہے استرخا مقعد سے یہ بات پیا ہو جاتی ہے کہ ثفل براز بدون ارادہ کے برآمد ہوا کرتا ہے اکثر مقام معلوم میں ایک قسم کا تمدد اور کھچاؤ خارج کی طرف کو عارض ہوتا ہے اس تمدد کی وجہ سے بھی اشتباہ استرخائے مقعد کا پڑتا ہے اس لئے کہ ثفل براز کا بدون ارادہ خارج ہونا تابع ایسے تمدد کے بھی ہوتا ہے۔ اکثر گاہ خروج ثفل بلا ارادہ تابع قولنج کے بھی ہوتا ہے اسلئے کہ عضلہ حاسہ براز میں تمدد بوجہ قولنج کے بھی عارض ہو جاتا ہے اور اس کی یعنی تمدد کی شناخت یہ ہے کہ بروقت لمس کے سختی اور صلابت پائی جاتی ہے کبھی تو استرخا کے ہمراہ حس مقعد موجود ہوتی ہے اور کبھی بطلان حس کا بھی ہو جاتا ہے جو استرخا مع سلامت حس ہو وہ اسلم ہے علاج استرخا کا اگر جب استرخا کا برودت شدید بلا مادہ خواہ مع مادہ کے ہو مریض کو ایک ظرف میں بٹھائیں جس میں ابہل اور قسط اور جوز السرو اور سنبل اور کس قدر مر اور اذخر کو جوش دیا ہو۔ اور اگر احتیاج اس سے زیادہ قوی دوا کی ہو حقنہ اس دوا سے کریں کہ جس کا نام افریونی ہے اور اسی فریبون سے بنائی جاتی ہے اور بعد حقنہ کے روغن قسط وغیرہ کا استعمال کریں اور اگر مادہ استرخا پیدا کرنے والا وہ رطوبت ہے جس میں حرارت ہو کہ اس کی شناخت بذریعہ لمس کے ہوتی ہے ایس امریض ان اقسم کے

پانی میں بٹھایا جائے گا جو قابض ہوں اور مائل برودت کی طرف اور ادویہ مسخنہ کہ جنہیں قبض بھی ہو ملانی چاہیں اگر گمان یہ ہو کہ بوجہ تمدد مقعد کے استرخا پیدا ہوا ہے اس وقت وہاں مرخیہ ملینہ اور چربیوں وغیرہ کا استعمال کرنا لازم ہے۔ اور آخر میں اس کے واجب ہے کہا ستعمال ادویہ قابضہ کا اور ایسی ادویہ محرکہ کا کیا جائے جس میں تلطیف اور تحلیل کی قوت ہوتا کہ قوت کی تنبیہ کردے اور مادہ کا استفراغ آب شور سے خواہ ایسے پانی سے جس میں نمک اور حنظل پڑا ہو کرنا چاہئے اور تامل کرنا چاہئے ان تدبیرات میں جو باب آئندہ یعنی خرورج مقعد میں بیان ہوں گی خروج مقعد کا بیان کبھی بسبب شدت استرخائے عضلہ ماسکہ مقعد کے لئے جو عضلہ کہ مقعد کو اندر کی طرف سمیٹے رہتا ہے اور اسی مقد کو اوپر کی طرف اونچا کرنا یہی اسی عضلہ کا کام اسی کے استرخائے شدید سے مقعد باہر کی طرف نکل آتی ہے اور کبھی بسبب ایسے اورام کے جو مقعد کو الٹ دیتے ہیں مقعد جو باہر نکل آئی ہے اور اندر لے جانے سے پھر اپنی جگہ پر چلی جائے گو پھر نہ سکے اس کا علاج باآسانی ہوسکتا ہے بہ نسبت اس مقعد کے جو باہر نکل آنے سے اس میں ورم آگیا ہو اور بسبب ورم کے اندر نہ جاسکے دونوں قسم کا علاج معلو ہو چکا ہے اور اصوب یہ ہے کہ پہلے خاص علاج استرخا وغیرہ کا کریں اور پھر مقعد کو اپنی جگہ پر رد کریں اور استواری سے باندھ دیں۔ پھر اگر اندر نہ جاتی ہو مرخیات کا استعمال کریں مواجب ہے کہ یاد رکھیں ان ادویہ کو جو مقعد کو مضبوط اور تنگ کرتی ہیں کہ اکثر حاجت بطرف ایسی دواؤں کے زیادہ ہوتی ہے اس لئے کہ یہ ادوی جس وقت مستعمل ہوتی ہیں اور مقعد اپنی جگہ پر رک جاتی ہیں بشرطیکہ اپنی جگہ پر جاسکتی ہو اور پھر مقعد کو باستواری باندھ دیں زیادہ نفع ہوتا ہے از آنجملہ چند اقسام کے آبزن ہیں جن میں مریض بٹھایا جاتا ہے اور نطول ایسے پانی سے کیا جاتا ہے جس میں ادویہ قابضہ کو پکایا ہو بہت مناسب یہ ہے کہ بجائے ایسے پانی کے شراب قابض کا استعمال کریں از آنجملہ ہے گل سرخ اور عدس اور رکو اور اساق کو پانی میں پکائیں اور

استعمال کریں اور یہ دوا اس وقت بھی نافع ہوتی ہے کہ ورم بھی ہو بعض انہیں ادویہ سے ذرور کے اقسام ہیں جس وقت حرارت شدید نہ ہو پوست درخت بطم آٹھ درہم اور جوز السرو دو درہم سپیدہ ایک درہم پہلے مقعد خارج شدہ کو شراب قابض سے تر کریں بعد ازاں اس دوا کو اس پر چھڑکیں۔ ایضاً دقاق کندر مر وارسنگ ہر واحد آٹھ درہم اور جوز السرو خشک شدہ اور سپیدہ قلعی جس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ قلعی کے ایک ٹکڑے کو دوسرے سے رگڑیں شراب قابض کی تری اور رطوبت دے کر اس سپیدہ سے دو درہم لے کر ذرور تیار کریں اور سب ادویہ ملا کر اور مقعد پر چھڑکیں۔ ایضاً خبث الرصاص اور سماق ہر واحد چار درہم مر ایک درہم تخم گل چار درہم مقعد کو پہلے دھو ڈالیں اور پھر اس پر روغن خام لگائیں بعد ازاں شبت اور مازو اور سرمہ اور سپیدہ قلعی سب کو پیس کر اس پر چھڑکیں اور اگر زندر جا کے لے جائیں اور باستواری بندش کریں اگر مقعد اندر کو نہ جاتی ہو اور ورم کے بڑے ہونے سے بازگشت اس کی اپنے مقام اصلی پر نہ ہوتی ہو پس اس وقت اولی یہ ہے کہ پہلے تدبیر ورم کی کریں اور ورم میں نرمی پیدا کردیں۔ اسطرح پر کہ مریض کو آب گرم میں بٹھائیں کہ اس میں درد کی تسکین دینے والی ادویہ کو جوش دیا ہو اور ورم کی ڈھیلا کرنے والی ادویہ اسی پانی میں ڈالی ہوں چنانچہ اپنی جگہ اس کا بیان ہو چکا ہے اور بٹھلانے کے بعد جب باہر نکالیں روغن شبت اور روغن بابونہ سے اس کی تدہین کریں کہ اس تدبیر سے نرم بھی ہو جائے گی اور اندر چلی جائے گی پھر اس وقت اور تدبیرات جو اوپر لکھی گئی ہیں کرنی چاہیں منجملہ ان دواؤں کے جو ایسے وقت مفید ہوتی ہیں وہ ملکسنات وجع کے ادویہ جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں اور خصوصاً وہ مطبوخ نیلوفر کا جو اوپر مذکور ہو چکا بواسیر کے علاج میں اور وہ مطبوخ جس میں عدس اور نخود اور باقلا پڑتا ہے نواصیر مقعد کا بیان کبھی نواصیر مقعد کے خراجات اور مقعد کے پھوڑوں سے پیدا ہوتی ہے اور مقعد کے پھٹ جانے سے اور کبھی بواسیر متاکلہ سے مقعد کی نواصیر کی ایک قسم تو غیر نافذ ہوتی ہے اور یہ قسم اسلم ہے ایک قسم اسی

نواصیر کی نافذ ہوتی ہے اور یہ نہایت ردی ہے جو نواصیر قریب تجویف او رمدخل یعنی قریب اس جگہ کے ہو جہاں انگلی وغیرہ جاسکتی ہے اور وہ اسلم ہوتی ہے اس لئے کہ اگر ا کو چاک کریں سارے عضلہ کو آفت نہ پہنچے گی اور باقی جو عضلہ سے رہ جائے گا اسی کے ذریعہ سے روکتا فضلہ برازوغیرہ اک مع دیگر افعال کے عضلہ کرے گا اور بعید یعنی نافذ قسم نواصیر کی جس وقت اس کو چاک کریں گے (اور یہی اس کا علاج ہے) اس وقت تمام عضلہ حابسہ اور کاثر مقدار اس کی کٹ جائے گی اور کل حس جاتی رہے گی اور فضلہ پر ازبدن ارادہ آنی کے نوبت پہنچے گی پیشتر یہ قطع کرنا نواصیر کایا خودنا صور متصل درزہائے عصب کے وہتا ہے اس میں خطرہ ہلاکت مریض کا ہوتا ہے نواصیر کی قسم نافذ اور غیر نافذ میں تفرقہ اسی طرح پر کیا جاتا ہے کہ ایک سلائی ناصور میں ڈالتے ہیں اور انگلی مقعد میں داخل کرتے ہیں تا کہ منتہی مقام سلائی جائے گا اور بخوبی محسوس ہو جائے پس اس وقت نفوذ اور غیر نفوذ کی سناخت ہو جاتی ہے۔ نافذ نواصیر کی شناخت کبھی سلائی کے ناصور سی نکل آنے سے بھی ہو جاتی ہے۔ اور یہ بھی معلو ہو جاتا ہے کہ چاک اور شگاف تمام عضلہ کو پہنچے گا۔ تعصب شیخ بعض متقد میں اوین نے کہا ہے اور بعض متاخرین اطبا نے اس کو دست برو کر کے اپنی طرف منسوب کیا ہے اور ترکیب یہ ہے کہ انگلی مقعد میں اور سلائی ناصور میں داخل کر کے مریض کو حکم دیا جائے کہ مقعد کو زور سے بند کرے اور اوپر کی طرف اسے اونچا کرے اس وقت محسوس ہو گا عضلہ مذکورہ سے کس قدر بند ہوتا ہے اور کس قدر باہر رہتا ہے اور کس قدر عرض اس ناصور کا ہے جو طول بدن میں پڑا ہے تھوڑا ہے یا بہت سا نواصیر نافذہ کا منہ کبھی ایک ہی ہوتا ہے اور اس کے چند منہ ہوتے ہیں علاج جو نواصیر نافذ نہ ہو اور نہ اس کی جہت سے اذیت سیلان خون کثیر کی اور بدبوئے زائد کی ہو کچھ خوف نہیں اگر اسے بحال خود چھوڑ دیں اور اگر ایذ اسیلان کی پیدا ہو تو خیر ورنہ دوائے حاد کا استعمال کریں تا کہ ظاہری گوشت مردہ ناصور کا جدا ہو جائے اور گوشت صحیح نمایاں ہو جائے اردرد کا تدارک گھی سے کرنا

چاہئے اور روغن گل اس پر لگائیں ابعد ازاں زخم کا بھرنا ادویہ مدملہ اور مراہم سے
خصوصاً مرہم رسل سے کرنا اہئے کہ یہ مرہم اس کو اچھا کر دیتا ہے اگر چہ یہ زخم ایسے
ناصور کا بھی ہو چکا اور کچھ علاج نہ کیا گیا ہو بلکہ بعد قطع کرنے کے پھاڑنے کے ذریعہ
سے بہ جلد مرہم رسل کو لگائیں مگر اس کے لگانے میں نرمی کرنی چاہئے اور جس ناصور
میں زمانہ مدہ پڑنے کا آ گیا ہو اس میں یہ احتیاط زیادہ درکار ہے۔ منجملہ ان ادویہ کے
جو اندمال کرتی ہیں مرہم سیاہ بھی ہے نافذ ناصور کا علاج بذریعہ خرم کے کیا جاتا ہے اور
خرم میں رعایت انہیں امور کی لازم ہے جو اوپر لکھی گئی عمدہ تدبیر خرم کی یہ ہے کہ بٹے ہو
بال سے خواہ ریشم کے ڈورے جو بٹا ہوا ہو اس کو باندھیں اور خوب کس کر گرہ لگا کر چھوڑ
دیں اور جس وقت یہ تدبیر منجر بہ درد شدید ہو اور تشنج وغیرہ پیدا ہونے کا خوف ہو جو
اعراض مہلکہ میں سے ہے ڈورے کی گرہ کھول لیں اور اسے الگ کر کے تسکین درد کی
تدبیر کریں پھر دوبارہ ڈور کو باندھیں یہاں تک کہ کٹکر گر پڑے جب تدبیر خرم تمام ہو
گی خارش مقعد کی کبھی چھوٹے کیڑوں کی سبب سے ہوتی ہے جو خاص مقعد میں پڑتے
ہیں اور کبھی اخلاط بورقیہ کی وجہ سے یا اخلاط مراریہ جن سے لذع مقعد میں پیدا ہوتا
ہے کبھی بسبب قروح چرک آلودہ کے خارج مقعد میں ہوتی ہے علاج کیڑوں کے
پڑنے سے جو کھجلی ہو اس کا علاج دیدان کے علاج سے کریں اور قروح کے سبب سے
جو خارش ہے قروح کا علاج کریں۔ اور اخلاط محتبسہ جو مقعد میں ہو کر کھجلی پیدا کرتے
ہوں اگر یہ اخلاط اوپر کے اعضا سے بہ بہ کر آتے ہوں غذا کی اصلاح کرنی چاہئے
اور خلط موجود مقعد کا استفراغ کریں اور اگر اسی مقعد میں یہ اخلاط محتبس ہوں شیافات
معروفہ سے جن کا ذکر بارہا کر دیا گیا ہے صفائی معاء مستقیم کی خلط بلغمی اور مراری سے
کریں اور اس کا بیان زحیر کے باب میں ہو چکا ہے اور حمولات مخدرہ بھی بروقت ضرور
ت کے ہو سکتے ہیں سرکہ شراب سے مسح کرنا مقعد کا زیادہ تر مفید ہے اور اس طرح
حجامت کرنی عصعص پر قروح مقعد کا علاج انہیں حقنات قویہ سے کرنا چاہئے جواب

تج میں مذکور ہو چکے ہیں ار اگر درد شدید ہو مخدرات سے مقام درد کو شن کر دیں ایسے قروح کو مرہم اسود اور رہم زنگار مفید ہوتا ہے اور ترکیب استعمال مرہم یہ ہے کہ کسی پھائے میں لگا کر ایک سلائی کے سرے پر لپیٹ دیں اور اندر مقعد کے وہی سرا رکھیں پھر بعد تھوڑی دیر کے نکال لیں اور راحت دیں اور پھر دوبارہ اس طرح رکھیں تا کہ ان کو شفا ہو جائے۔

اٹھارواں فن احوال گردہ کے بیان میں:

اور اس فن میں دو مقالے ہیں پہلا مقالہ کلیات احکام گردہ کے اور تفصیل اونہیں احکام کی (تشریح گردہ کی) گردہ کی خلقت اس واسطے ہوئی ہے کہ یہ ایک کہ بنایا گیا ہے کہ خون کو زیادتی مائیت اور رطوبت سے پاک کر دیتا ہے یعنی جو رطوبت زائد ہے اور اس کی طرف حاجت بھی خون کو وہی ہے جس کو ہم نے بخوبی واضح کر کے بیان کر دیا ہے اور رکھ دیا ہے کہ بروقت نضج خون کے اور جو وقت کہ خون میں استعداد نفوذ پانے بدن کے ہوتی ہے اس وقت اس رطوبت زائدہ کی حاجب خون کو نہیں ہوتی ہے اور یہ بات پہلے سے معلوم ہو چکی ہے پھر چونکہ یہ مائیت اور رطوبت زیادہ تھی مناسب بحال اس کے یہ تھا کہ ایک عضو ایسا پیدا کیا جائے جو اس رطوبت کو صاف کر دیا کرے اور اپنی طرف جذب کر لیا کرے یہ عضو منقی اور جاذب یا تو ایک ہی عدد اور اس کا ہوتا اور بڑا ہوتا یا دو عضو کا جوڑا پیدا کیا جاتا۔ اگر ایک ہوتا اور بڑا ہوتا اور اس کا ضرور تھا ہر آئینہ دیگر آعضا میں تنگی اور مزاحمت پیدا کرتا لہذا ایک کے بدلے دو گردہ پیدا کئے گئے ایضاً گردوں کے دو عدد ہونے میں وہ بھی منفعت ہے اور جو اور اعضا کے دو دو خواہ دو سے زیادہ پیدا کرنے کمیں مشہور ہے وہ یہ منفعت ہے کہ اگر آفت ایک عضو میں اعضائے مزوجہ سے واقع ہو تو دوسرا عضو غیر ماؤف اپنے ساتھی کے قائم مقام ہو کر بعض افعال ضروری گویا جمیع افعال پورا کرے گا۔ گردوں کے جوہری حبشہ میں کثرت اور ایسی جوہر یعنی نرمی اور لچک پیدا کرنے والے مانع حکیم نے بڑی احتیاط ملحوظ فرمائی

نظر چند منافع کے پہلی منفعت یہ ہے کہ بوجہ کثرت حجم کے تلافی اوس ضرر کی کرے جو حجم کو چھوٹے ہونے پیدا ہوتا دوسری منفعت یہ ہے کہ بوجہ لچکدار ہونے کے خواہ چھوٹے مسامات رکھنے کے غلیظ رطوبت کا جذب نہ کر سکے اور اسی رطوبت ضبط کو چوس نہ سکے میری منفعت اس کے لچکدار ہونے میں یہ ہے کہ جوم گردہ قوی اور مضبوط ہے اور جلدی سے اثر قبول نہ کرے اس رطوبت کا جو گردوں میں بھری رہتی ہے اور ہر وقت حجم اندرونی سے گردوں کے ملی رہتی ہے کہ وہ مائیت ماد اور تیز اس وجہ سے ہوتی ہے اکثر اس کے ہمراہ اغلاط مادہ ہوتے ہیں اور جس وقت گردہ ایسے جوہر متلذذ سے بنائی گئی نفوذ مائیت کا ان کے مجاری میں آسان ہو گیا اور جگہ ان گردوں کی کشادہ ہوگئی اون احشا کی گنجائش کی واسطے جو گردوں کے متصل مخلوق ہوتے ہیں۔ داہنا گردہ بہ نسبت بائیں گردہ کے اونچا کہا گیا اس لئے تا کہ جگر سے قریب رہے اور رطوبت خون کو جگر سے زیادہ جذب کرے جس قدر جذب زائد ممکن ہے اور اس قدر اونچا رہا کہ جگر کو بلکہ جو زائدہ متصل جگر کے ہے بوجہ قرب کے ان مماس اور چھوتا ہوا رہے اور بایاں گردہ بہ نسبت داہنے کے نیچا رکھا گیا اس لئے کہ طحال کی مزاحمت جانب چپ میں کرتا تھا دوسری منفعت یہ ہے کہ مائیت ان کی طرف جذب ہوتی ہے اور اس کی تقسیم معتدل اور برابر ہونے پائے بلکہ جو گردہ جگر سے اقرب ہے اس کی طرف پہلے جذب ہو جائے اور جو دور تر واقع ہے اس کی طرف دوبارہ اور بعد اس کے جذب ہو دونوں گردے اپنی جانب مقعر یعنی اندرونی سے جدا جدا ہو کر اس رطوبت کو جذب کرتے ہیں اور جانب محدب یعنی بیرونی سے دونوں گردہ متصل ہوں پشت کے ہیں۔ اندر ہر ایک گردہ کے ایک تجویف یعنی خالی جگہ مخلوق ہوتی ہے کہ یہ رطوبت ایسی تجویف میں بذریعہ اس رگ کے جذب ہوتی ہے جس کا طائع نام ہے اور وہ رگ چھوٹی ہے پھر محض مائیت اس رگ کے اندر سے بطرف مثانہ کی جاتی ہو اور اس طرف سے جد ہر یہ رگ مثانہ سے جدا ہوتی ہے اور مثانہ میں اس کا جذب تھوڑا رہتا ہے

اور نیز مثانہ میں اس اس رطوبت کا بعد اس کے ہوتا ہے کہ دونوں گردہ اسی رطوبت سے جس قدر فضلا دموی ہمراہ اس رطوبت کے گردہ میں آتا ہے اس کو چوس کر اپنی غذا بخوبی کرلیں اور جہاں تک اس فضلہ وموی کا جذب گردوں سے ہوسکتا ہے اور اس کو چوس کر اپنے غذا کر لیں اور محض رطوبت بلا آمیزش خون کے حسب رہ جائے تب وہ بطرف مثانہ کے جذب ہونے لگتی ہے اس لئے کہ رطوبت اور مائیت خون کی گردن میں نہایت صاف طور پر خون سے جدا ہو کر نہیں آتی ہے بلکہ جس وقت گردہ میں یہ مائیت آتی ہے اس میں کس قدر دمویت کا بقیہ بھی ہوتا ہے اور اس کا رنگ اور قوم مثل غسالہ گوشت کے ہوتا ہے اور غسالہ جو گوشت کے دھونے مبالغہ کرنے میں جدا ہو یعنی جب خوب دبا دبا کر گوشت دھویا جاتا ہے اس وقت کا غسالہ جیسا ہوتا ہے وہی قوم اور رنگت اس مائیت کی بروقت جذب گردہ کے ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جس وقت گردہ اپنی غذا کے جذب کرنے میں ضعیف ہوتا ہے اور بخوبی صفائی اس مائیت کی نہیں کرسکتا ہے اس وقت یہ مائیت براہ بول اسی غسالہ کے رنگ پر خارج ہوتی ہے جس کے ہمراہ مویت بھی ہوتی ہے اس طرح جس وقت جگر میں صنعف ہوتا ہے اور بخوبی مائیت کو خون سے جدا نہیں کرسکتا ہے یعنی جس قدر جدا کرنا بحالت اعتدال قوت جگر کی ہونا چاہیے اس سے کمتر تمیز کرنا ہے اس وقت بھی ہمراہ اسی مائیت کے بطرف گردوں کے دمویت زیادہ جذب ہو جاتی ہے اور مقدار زیادہ ہوتی ہے کہ غذا گردوں کی جس قدر دمویت سے پوری ہوتی ہے اس مقدار سے بہت زیادہ ہوتی ہے اور مقدار محتاج الیہ جو گردوں میں سمانے کی ہے اس سے زیادہ ہوتی ہے تب بھی مثانہ میں گردوں سے جدا ہو کر جو مائیت جاتی ہے غسالی ہوتی ہے۔ اس لئے کہ دمویت کی مقدار اس مقدار سے زیادہ گردوں میں آتی ہے جس سے گردوں کی غذا پوری ہونی چاہیے اور پیشاب کی غسالی ہونا اس وقت یعنی بردوت صنف جگر کے مشابہ اسی زمانہ کے ہوتا ہے جبکہ گردوں میں صنعف پیدا ہوا پنی غذا پوری جذب کرنے سے جو صورت پہلے بیان ہو

چکی ہے گردوں میں چھوٹا سا پٹھ بھی پہنچتا ہے کہ اسی گردہ کے جس سے اوس عصبہ کی جھلی بنتی ہے اور ایک ورید یعنی رگ ساکن بھی گردہ میں از جانب کبذ کے آتی ہے اور ایک فریان بھی جو کہ جگر میں آتی ہے اسی میں سے کس قدر حصہ گردوں میں بھی جاتا ہے یہ سب امور تشریحی گردوں کے بخوبی معلوم رہیں۔ امراض گردے گردوں کو امراض اور مزاج عارض ہوتے ہیں اور امراض ترکیب مثلاً مقدار گردہ کی چھوٹی ہو خواہ بڑی ہو اور امراض سدہ پڑ جانے کے از آنجملہ سنگ گردہ بھی ہے اور امراض تفرق اتصال مثل فروح گردہ اور اکلہ اور رگوں کا کٹ جانا اور کھا جانا اور جملہ امراض کبھی تو خاص جرم گردہ میں پیدا ہوتے ہیں اور ان مجاری میں جو درمیان گردہ کے اور دیگر اعضا کے مخلوق ہوئے ہیں مگر یہ دوسری صورت کمتر ہوتی ہے پھر اگر ان مجاری میں کوئی سدہ خون یا کسی اور غلط سے خواہ پتھری پیدا ہوا ان سب کا علاج بشرکت گردہ کے کرنا چاہئے یعنی گردہ کے مناسب تدبیرات بھی ان امراض کے معالجہ میں شامل رہیں جب گردہ میں امراض کی کثرت ہوتی ہے جگر بھی ضعیف ہو جاتا ہے حتی کہ استقا پیدا ہوتا عام اس سے کہ گردہ کا مزاج گرم ہو یا سرد ہو جس وقت کہ مریضان درد گردہ کے پیشاب میں لزوجت اور رفرویت یعنی چپک نظر آتا معلوم کرنا چاہئے کہ اس کیفیت سے درد میں ان لوگوں کے زیادتی ہوگی اس لئے کہ موادردی اور خواب کا جذبہ بطرف گردوں کے ہو رہا ہے اور بیشتر یہی کیفیت سنگ گردہ بھی پدیا کرتی ہے گردوں کے امراض ایسے پیشاب ہونے سے دفع بھی ہو جاتی ہیں جو غلیظ ہو اور ثفل اوس پیشاب کا راسب اور نشین ہوتا ہو۔ اکثر تنگ ہمیانی وغیرہ کا باندھنا کمر میں ایک قسم کا الم اور حرارت گردوں میں پیدا کرتا ہے علامات جن علامات سے استدلال احوال گردہ پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہیں (۱) بول کی مقدار سے اور وقت سے اور لون سے جو شے پیشاب میں مخلوط ہو کر برآمد ہوتی ہے (۲) شہوت جماع سے (۳) اور پیاس سے (۴) اور پشت کے حال سے اور درد پشت سے (۵) دونوں ساق کے حال سے (۶) خاص درد کی کیفیت اور جگہ

سے (۷) لمس گردہ سے (۸) جو چیزیں کہ موافق اور منافی گردہ کی ہیں ان سب سے گردہ کے حالات پر استدلال کیا جاتا ہے گردہ کے امراض میں کبھی مقدار بول کی کم ہوتی ہے اور جو امراض جگر کے مثانہ امراض گردہ سے ہوتی ہیں انہیں فرق یہ ہے کہ مرض جگر میں شہوت بالکل ساقط نہیں ہوتی ہے جو شخص پیشاب ایسا کرتا ہو کہ اس کے اوپر چھین وغیرہ زیادہ ہو معلوم کرنا چاہیئے کہ مرض اس کے گردہ میں ہے اسی طرح جس کے پیشاب میں رسوب لحمی ہوں اور شعری اور کرسنے رسوب جو نضج یافتہ ہوں اس لئے کہ نضج گردہ ہی میں ہوگا اور اگر نضج کس قدر بھی نہ ہو معلوم کرنا چاہیئے امراض کا مبا جگر سے ہے اس لئے نضج سوائے اعضائے عالیہ کے اور کسی عضو کے سبب سے نہیں ہوتا ہے پس اگر اعضائے عالیہ میں صحت افعال نہیں ہوتی نضج کبھی نہ ہوتا اور اگر انہی اعضا میں کوئی آفت نہ ہوتی بول میں خامی اور عدم نضج کب ہوتا حرارت دلائل گردہ کے حرارت پر گردہ کے سرخی سے پیشاب کی استدال کیا جاتا ہے اور زردی پیشاب کی بھی حرارت گردہ پر دلیل ہوتی ہے اور چربی کم ہونے اور لمس کرنا محل گردہ کا بھی حرارت گردہ کو بتاتا ہے اگر وہ مقام گرم ہو اورام ہو بہت جلد گردہ کو عارض ہوں جیسے اورام حارہ کہ اس سے بھی حرارت گردہ کی معلوم ہوتی ہو ذیابیطس مار بھی حرارت گردہ پر دلیل ہے قوت شہوت جماع سے اور کثرت تشنگی سے بھی گردہ کی حرارت معلوم ہوتی ہے دلائل برودت سفید رنگ کا پیشاب ہونا اور سفید رنگ بدن کا اور قوت جماع کا جاتا رہنا پشت میں ضعف کا پیدا ہونا اور پیران خمیدہ کی طرح پیٹھ کا جھک جانا یہ سب دلائل برودت گردہ کے ہیں امراض باردہ زیادہ ہوتے ہیں اور برودت کا ضرر گردن پر زیادہ ہوتا ہے علاج سخونت گردہ کا شیر مادہ خر پلانے سے خواہ شیر ایسے گوسپند کا پلانا جو سروتر کاریان اور ساگ وغیرہ چرتی ہو اور گائے کا وہی خواہ چھاچھ کاس استعمال بشرطیکہ پتھری پیدا ہوئے کا خوف نہ ہو یہی گردہ کی سخونت کا علاج ہے اور اگر وہی پلانے سے خوف پتھری کا ہو وہی کا توڑ پلانا چاہیئے کہ حرارت گردہ کو اچھی طرح بجھا دیتا ہے اسی

طرح اور سب عصارات اور لعابات باردہ جو اکثر معلوم ہو چکے ہیں اگر انہیں ادویہ باردہ سے حقنہ کیا جائے زیادہ مفید ہوتا ہے کبھی آب سرد اور مغز تخم خیار کے روغن سے حقنہ کرتے ہیں یہ تدبیر بہت اچھی ہے اسی طرح ضمادات جو ایسی ہی ادویہ باردہ سے تیار کیے جاتے ہیں اور تمریخ ادہان باردہ کی کعظام پر گردوں کے سرد روغنوں کو ملیں کافور میں تبرید گردہ کا اثر قوی ہے۔ مجملی تدبیر یہ ہے کہ پیاس حار مزاج گردہ والے کو متواتر لگتی ہے اور آب کے پینے کو روکنا جائز نہیں ہے۔ علاج برودت گردہ کا حقنہ کرنا روغنہائے گرم سے اور نیز چوشہائے گرم اور روغن گاؤ اور روغن کنجد روغن اخروٹ اور روغن بادام اور روغن قرطم سے برودت گردہ کو نافع ہوتا ہے آب علیہ اور آب شبت اور یخنی کلمہ اور چوزوں وغیرہ کی لماس سے بھی حقنہ کرنا مفید ہے خارجی تدبیر جائے کہ لومڑی کی چربی اور سوسار کی چربی اور روغن اخروٹ اور پستہ کا روغن اور روغن قسط خاص کر ان سب کی مالش گردوں پر کی جائے کبھی وہ پانی جو ابھی اوپر مذکور ہوا اور یہی روئیں اور چوبیان بالناصفہ ملا کر حقنہ تجویز کیا جاتا ہے۔ ضمادات بھی انہیں گرم ادویہ سے تیار کیے جاتے ہیں جو معلوم ہو چکے کوئی میں خاصیت عظیم ہو علاج برودت گردہ کے واسطے خصوصاً معجون کئی جس کے اجزا خوب باریک پیسے گئے ہوں روغن قسط کا زیادہ قوی ہے براہ منفعت کے اور اسی کے بعد حقنہ روغن جید الخضر اکا ہمراہ روغن پستہ کے روغن الیہ کے حقنہ میں تاثیر عجیب ہے اور عمدہ چیز ہے گردہ گرم کرنے اور قومی کرنے کے واسطے گردوں کی لاغری اور ہزال کبھی گردہ کو لاغری کا مرض پیدا ہوتا ہے اور بہت سمٹ جاتا ہے اور چربی گردہ کی کم ہو جاتی ہے بلکہ بیشتر گردہ کی چربی بسبب کسی سوء مزاج کے خواہ بکثرت جماع کرنے کے کم ہو جاتی ہے علامات ہزال گردہ کے شہوت باہ کا ساقط ہو جانا اور پیشاب کا سفید رنگ آنا اور وندوریعنی سیلان منی اور ضعف پشت میں آنا اور میٹھے میٹھے درد کا پیٹھ میں رہنا اور اکثر اس مرض کے ہمراہ تمام بدن کی نحافت بھی ہوتی ہے علاج لبوب کا کھانا ہمراہ شکر کے اس مرض کو مفید ہے جیسے لب نور اور ناریل

اور بندق اور پستہ اور خشخاش اور نخود اور باقلا اور لوبیا چربیوں کی خورش جیسے مرغ کی چربی اور گوزن کی اور گردہ گوسپند کی چربی اور پنیر جس میں گرم چربی پڑی ہو اور ان چیزوں میں ادویہ مدرہ ملا دیتے ہیں اور راماویہ خوشبو بھی داخل کرتے ہیں تاکہ مدرہوں اور ان ادویہ مدرہ کے ذریعہ سے اور اشیاء کا وصول گردہ تک بخوبی ہو جائے افادیہ اور خوشبو ادویہ کی شرکت اس واسطے ہے کہ قوت کی تحریک کریں کبھی انہیں لبوب وغیرہ کے ہمراہ لک وغیرہ کی شرکت کی جاتی ہے اور اس شے کی جنہیں لزوجت ہو چکتی کی تاکہ جوہر گوشت بدن کی تقویت کرے۔ شیر مادہ گاؤ بھی پلایا جاتا ہے اور دودھ کے ہمراہ تین اوقیہ ترتحین کو جوش دے کر پلاتے ہیں۔ اگر فربہ گردہ کسی جانور کا بہم پہنچے اور پختہ کیا جائے اور خوشبو کے مصالح اس میں پڑیں اور جو چیز فراہمی پیدا کرنے والی ہے اور مقوی بدن ہے وہ بھی گردہ کے ہمراہ ہو از قسم آبازیر اور افادیہ کے ایسے گردہ کا کھلانا بھی نافع ہوتا ہے جو حقنہ گوشت بچہ گاؤ اور بچہ سے مرغ اور بھیڑ کا کلہ سے ہمراہ روغنہائے خوشبو اور روغن لبوب مذکورہ سے تیار کیا جاتا ہے وہ بھی مفید ہے۔ روغن الیہ خاص اس مرض میں زیادہ مفید ہے اور اگر اس میں اگر وہ فربہ کسی جانور کا داخل کریں بھی نافع ہوگا اسی طرح جو چیز اثر گردہ وغیرہ کے ہو (حقنہ) فربہ گائے کی سری لے کر اور سیر ڈیڑھ قسط یعنی بوزن ڈیڑھ رطل پانی ڈالیں اور دیگ پر گل حکمت کرکے ایک شبانہ روز تنور میں رکھ دیں تاکہ ان کا گوشت ہڈیوں سے چھوٹ جائے بلکہ قریب ہو کر ہڈی بھی جدا جدا ہو جائے پھر اسی پانی میں روغن زرد اور زنبق اور کس قدر عصارہ گندنا بھی ملا دیں اور اگر اسی کلمہ کے ہمراہ دونوں برنج اور گوکھرو اور مغاث اور حلبہ اور تخم خشخاش نیمکوفتہ ملا دیں اور کس قدر پیاز بھی داخل کر دیں نہایت بہتر ہے اور اگر افراط تسخین کی حاجت ہو روغن بیدانجیر اور روغن قسط کو داخل کریں اور اگر معتدل رکھنا مطلوب ہو روغن قرطم ملائیں۔ ایضا شیر دوشیدہ تازہ تازہ کر دوہنے کے بعد فوراً اس سے حقنہ کیا جائے نافع ہوتا ہے اور اگر حاجت اس کے گرم کرنے کی آگ پر ہو یہ بھی

ہو سکتا ہے اور قرابادین میں ہم نے چند نسخے حقنہ کے ان نسخوں کے علاوہ لکھے ہیں ضعف گردہ کبھی کسی سوء مزاج کی وجہ سے ضعف گردہ پیدا ہوتا ہے اور نہایت ردی اور مہلک وہی ضعف گردہ ہے جو سوء مزاج مستحکم سے پیدا ہو کبھی بوجہ لاغری گردہ کے ضعف گردہ پیدا ہوتا ہے کبھی بسبب کشادہ ہونے اور کھلجانے مجاری گردہ کے اور سبب سست اور نام ہو جانے گرد آوری اور اجتماع قوام گردہ کے بھی ضعف پیدا ہوتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جرم گردہ میں ڈھیلا پن پیدا ہو کر ضعف آجاتا ہے۔ اور یہ قسم ضعف گردہ کی خاص اسی عضو کے واسطے ہے اور یہی قسم ضعف گردہ کی ایسی ہے کہ اس کی موجودگی کے سبب سے گردہ تصفیہ مائیت کا اور اشیاء سے جو ہمراہ مائیت کے گردہ میں بھی آتی ہیں نہیں کر سکتا ہے اور عاجز فعل تصفیہ میں ہوتا ہے اکثر تو ایسے وقت عروق اور رگیں سلیم ہوتی ہیں اور بیشتر رگوں میں بھی سلامت حال مفقود ہوتی ہے سبب ان خرابیوں کا مثل کثرت جماع اور کثرت سے مدرات کا استعمال کرنا اور کثرت سے پیشاب کا آنا گھوڑے پر زیادہ سوار ہونا خواہ اور اقسام کی محنت جو گھوڑے کے ساتھ کی جاتی ہے اور بدون تدریج اور اختیار کے یعنی بلا وقفہ اور ضبط اوقات اور لحاظ قواعد حفظ صحت جو فن چابک سواری ے واسطے مقرر ہیں گھوڑے کے ساتھ محنت کرنا اور اسی طرح ہر ایک قسم کا تعب اور گزند پہنچانا پس یہی اسباب ضعف گردہ کے ہیں اور ہر قسم کا صدمہ جو گردہ کو پہنچے ازیں قبل زیادہ کھڑے رہنے اور زیادہ سفر کرنے سے خصوصاً زیادہ پیادہ چلنے سے یہ قسم ضعف گردہ کی پیدا ہوتی ہے۔ علامات جو ضعف گردہ بسبب سوء مزاج کے پیدا ہو اس پر وہی علامات دلیل ہوں گے جو اوپر امزجہ گردہ کے بحث میں مذکور ہوئے ہیں جو ضعیف گردہ ہزال اور لاغری گردہ سے عارض ہو اس پر علامات ہزال سے دلالت ہوتی ہے جو ضعیف گردہ بسبب کشادگی مجاری اور ڈھیلے ہو جاتے سے کمیت گردہ کے پیدا ہوتا ہے اور اس کے ہمراہ درد گردہ میں سوائے بعض اوقات کے اور کبھی نہیں ہوتا اور اشتہائے طعام بھی اس کے ہمراہ کم ہو جاتی ہے اور پیشاب جو قبل ہضم غذا کے اور

قبل پہنچنے غذا کے عرق تک ہوا کثر تو یہی ہے کہ مائی اور رقیق ہوتا ہے مگر جو وقت کہ غذا عروق تک گزر جاتی ہے یعنی رگوں میں پہنچتی ہے پس اکثر تو یہی ہے کہ خون اور دیگر رطوبات غلیظ کا خروج ہمراہ پیشاب کے ہوتا ہے اور اکثر ایسے وقت کا پیشاب اس مریض کا مثل غسالہ گوشت کے ہوتا ہے اس لئے کہ رگیں بوجہ ضعف کے اس مادہ سے جوان تک پہنچتا ہے غذا قبول نہیں کرتی ہیں اور غلیظ شے رقیق سے جدا نہیں ہوتی ہے اور اکثر یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ رطوبت دموی نیچے بیٹھ جاتی ہے اور دوسری شے مثل کف دریا کے اوپر تری رہتی ہے اور یہ کیفیت اس وقت پیدا ہوتی ہے جبکہ رگیں سلیم اور بحال صحت ہوں مگر جس وقت رگوں میں سلامت حال نہ ہو پھر کوئی شے باہم تمیز اور جدا نہ ہوگی بلکہ پیشاب ویسا ہی خام اور بحال خود باقی رہے گا اس لئے کہ نضج میں ضعیف ہے ضعیف گردہ کسی قسم کا ہو اور اسی طرح ہزال گردہ ہر قسم اان دونوں کے تابع کی پیساب کے او عجز جماع سے ضعیف بصر اور دردسر ہوتا ہے علاج جو ضعیف گردہ بسبب سوء مزاج گردہ کے ہو اس کا علاج تبدیل مزاج سے کرنا چاہئے اور اگر سور مزاج مادی ہو استفراغ مادہ موجودہ سے علاج کریں اور جو ضعیف گردہ بسبب ہزال گردہ کے ہو اس کا علاج وہی ہے جو ہزال گردہ اعلاج ہے اور ضعیف گردہ بسبب اقساع مجاری کے ہو اس کے علاج میں ترک حرکت اور جماع کا کریں اور دیر تک نہانا موقوف کریں اور سکون اور اورام کے اسباب کی طرف رجوع کریں اور یہ قسم ضعیف گردہ کی حقیقی صنعف یہی ہے کہ دراصل اس کو ضعیف کہتے ہیں خلاصہ اس کے علاج میں ایسی تدبیر درکار ہے جس سے اسباب اتساع کی روک ہو جاوے اور تکرزے نے سمٹنا حجم گردہ کا اور تقویت جرم گردہ کی پیدا ہو منع اسباب اقساع کا ترک حرکت اور جماع اور زیادہ نہانے سے اس کو سکون اور آرام کے اختیار کرنے سے پیدا ہوتا ہے اور مدرات کا ترک کرنا بھی ازیں قبیل ہے اور تحرز ایسی چیزوں کے استعمال سے جو مغری ہوں اور قبض پیدا کریں اور ان میں لزوجت ہو غذائیں جو ان اوصاف پر شامل ہوں

جیسے کہ سوبق اور انگور اور آلوچہ اور بہی اور رمانیہ ہمراہ منقی کے بیج اور چربی گوسپند کی اور مصوصات اور قریضات جو انار دانہ اور ترش اور میخوش عصارون سے بنائی جائیں خواہ سرکہ عمدہ اور کشنیز خشک وغیرہ سے تیار ہوں مشروبات میں نبیذ زبیب ام کے جو کبھا ہو ادویہ اس غرض کے واسطے جیسے عصارات قبضہ جنہیں گل ارمنی اور صمغ عربی اور ضمادات سوبق اور خرمائے خام اور گلسرخ کے اور جو قائم مقام ان چیزوں کے ہوں اور مرہم ہائے مذکورہ جو ضعف جگر اور ضعف معدہ کے ابواب میں مذکور ہو چکے ہیں۔ مقوی اشیاء ہی غذائیں اور حقنہ اور معجونات جن سے بدن میں فربہی آتی ہے اور جن کا بیان ہزال گردہ میں ہوا ہے واجب ہے انہیں ادویہ میں اشیاء قبضہ داخل کی جائیں پس حقنہ میں خرمائے خام اور سر جل کو داخل کریں گردہ کے ضعف میں دودھ مادہ شتر اور میش کا استعمال کریں کہ یہ دونوں مقوی گردہ ہیں اور اجزائے منہابلہ کو جمع کر کے ان کو سخت کر دیتے ہیں بھیڑ کے دودھ کا مثل اور نظیر کوئی دودھ نہیں ہے گردہ کے ایسے امراض میں جو بوجہ ضعف کے عارض ہوں خصوصاً اگر اس دودھ میں گل ارمنی میں بھی داخل کر لیں گردہ حیوانات کے خورش ہماراہ اور ماکولات کے اور اشیاء مذکورہ بالا کو گردہ سے ملا کر کھانا یہ بھی نہایت عمدہ تدبیر ضعف گردہ کے امراض میں ہے۔ ریح گردہ کبھی گردہ میں ریح غلیظ ایسی پیدا ہوتی ہے کہ جو گردہ میں تمدد اور کھچاؤ پیدا کرتی ہے دلیل اس امر پر کہ ریح گردہ میں پیدا ہوئی ہے بھی ہوتی کہ درد میں ثقل اور گرانی نہیں ہوتی اور نہ کوئی علامت علامات حصاۃ اور سنگ گردہ کی پائی جاتی ہے اور کس قدر انتقال یعنی ایک جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ اس درد اور تمدد کا پہنچنا اور بروقت خلو معدہ کے ایک طرح کی گرانی اور اس طرح بعد ہضم قید کے بھی علاج واجب ہے کہ ایسی غذاؤں سے جو نفاخ ہیں اجتناب کریں اور مدرات جو محلل ریح ہوں جیسے بزور ان کا استعمال کریں تخم سداب او تخم سنبھالو کو ماء العسل خواہ جلاب میں بحسب حال مریض کو پلانا چاہئے اور زیرہ اور بابونہ اور سویا سداب خشک کے تضمید کرنی اور انہیں اجزا سے ان کو خواہ روغن زنبق

اور روغن قسط وغیرہ سے کریں۔ دردگردہ کا بیان اور اس کے علاج کا گردہ میں درد ریح سے بھی ہوتا ہے اور ورم اور سنگریزہ کے وجہ سے خواہ ضعف گردہ کی وجہ سے یا قروح گردہ کے سبب سے کبھی دردگردہ کے اقسام تابع ہوتے ہیں ضعف استمرا یعنی غذا کے ہضم جید نہ ہونے اور سقوط قوت اشتہا اور غثیان اور متلی پیدا ہونے۔ علامات اقسام مذکورہ جو سبب دردگردہ کے ہیں ان کو اوپر کے ابواب میں بخوبی معلوم کر چکے ہیں اور ان کے علاجات بھی بخوبی بیان ہو چکے جس وقت دردگردہ میں شروت ہو فلونیا اور قرص کوکب اور ایسے ہی ادویہ جو قائم مقام ان دونوں کے ہیں تناول کرنے چاہئیں تا کہ درد میں سکون پیدا ہو جائے پھر بعد سکون درد کے علاج درد کا کرنا چاہئے ابزن کے اقسام دردگردہ میں زیادہ نافع ہوتے ہیں خصوصاً اگر آبزن میں طعینات جو مسکن جمع ہیں جوش سے جائیں جس طرح کہ ابواب سابقہ میں ہم نے بیان کیا ہے بنادق البزور ایسی دوا ہے کہ بدن اس کے امراض گردہ اور مثانہ میں چارہ نہیں ہے خصوصاً ایسے امراض گردہ اور مچانہ کے جو قروح کی وجہ سے عارض ہوں مگر استعفا بزور کا بروقت درد کے خطرناک تدبیر ہے اس لئے کہ جذب مواد ان سے ہوتا ہے اور استعمال مخدرات کا بھی احتیاط اور ہوشیاری کا مقتضا یہی ہے کہ اس سے اجتناب کریں پس لازم ہے کہ اقتصاد نیم گرم پانی پر کریں درد کی تسکین میں اور زیادہ طوالاتی زمانہ تک استعمال بھی نہ کریں کہ نوبت تخدیر اور جذب کی پہنچے۔ دوسرا مقالہ گردہ کے ورم اور اس کے تفرق اتصال کے اقسام کا بیان ہو اورام مارہ گردہ کے بعض اقسام خون غلیظ سے پیدا ہوتے ہیں اور بعض اقسام خون رقیق صفراوی سے کبھی اختلاف اقسام ورم میں محل ورم کے ہوتا ہے کہ بعض قسم کا عدم جرم گردہ میں عارض ہوتا ہے اور بعض قسم ورم کی تجویف میں گردہ کے اور بعض قسم کا ورم بطرف اس جھلی کے عارض ہوتا ہے جو گردہ پر لپٹی ہوئی ہے اور بعض قسم ورم کی بطرف مجرائے حالت کے ہوتی ہے اور بعض اقسام بطرف امعا کے اور بعض اقسام بطرف پشت کے اور بعض اقسام بطرف مجرائے فوقانی

کے ۔ ایضاً بیشتر ورم دونوں گردوں میں ہوتا ہے اور اکثر فقط ایک گردہ میں عدم ہوتا ہے ایضاً کبھی ورم گردہ مادہ مجتمع ہو کر پھوڑا ہو جاتا ہے اور کبھی مادہ جمع نہیں ہوتا اگر جمع ہوگیا تو وہ بھی کبھی تو شگافتہ ہو جاتا ہے قریب مثانہ کے اور یہ کیفیت نہایت عمدہ ہے اور سب صورتوں انجاز سے اچھی ہے خواہ بطرف امعا کے لگافتہ ہوتا ہے کہ طبیعت گردہ سے اس مادہ کو بطرف ان امعا کے دفع کر دیتی ہے جو گردہ سے ملی ہوتی ہیں جس طرح طبیعت مادہ ذات الجب کو بطرف استخوانہائے جنب کے دفع کرتی ہے جو ظاہر بدن کی طرف واقع ہیں کبھی یہ دفع بر سبیل رجوع کے بطرف جگر کے پہلے ہوتا ہے اور پھر اس کے بعد بطرف ماسار بقا کے اس کے بعد بطرف امعا کے جن مادہ کو طبیعت بطرف امعا کے دفع کرتی ہے کس طرح کیوں دفع کرے وہ خراب زیادہ اور وہی ہے اور سیاہ ۔۔۔۔ فضا اندرونی اور مقامات خالی کے ہوتا ہے پس محتاج بطرف بھلا ہو شگاف کے ہوتا ہے جن سے یہ مادہ خارجی ہو جائے یا ان کے ورم شگافتہ نہ ہو بلکہ گردہ میں باقی رہے اور یہ ورم بھی محتاج شگاف دینے کا ہوتا ہے جس سے یہ مادہ خارج علاج شگاف سے کیا جاتا تھا گردہ کے جملہ قسم کے اورام بہت جلد متحجر ہو جاتے ہیں یعنی سخت ہو کر پتھر جاتے ہیں اور کیوں نہ پتھرا جائیں اس لئے کہ گردہ جگہ پتھری پیدا ہونے کی ہے جس وقت ورم گردہ میں ہو اور یہ ورم کالی تپ سے نہیں ہوتا ہے پھر بعد ورم کے نقاط عقل بھی پیدا ہو یہ امر بسبب شرکت حجاب کے ہوگا کہ ورم گردہ بڑھ کر حجاب تک پہنچے گا اور ایسا ورم مع اختلاط عمل کے قاتل اور مہلک ہو خصوصاً اگر اس کے ہمراہ اور دلائل خراب بھی ہوں ۔ اور اگر اس کے ہمراہ دلائل جید ہوں اس وقت ایسے ورم کے شگافتہ ہونے سے توقع سلامت حال اور بچ جانے مریض کی کرنی چاہئے اور اکثر ایسے ہی ورم کے پھٹ جانے کے بعد گردہ کی چربی کس قدر برآمد ہوتی ہے اور بیشتر ایک شے مثل سرخ بال کے ایک بالشت لابنی برآمد ہوتی ہے اس سے زیادہ لولانی ہوتی ہے ۔
اسباب ورم گردہ کے امتلا تمام بدن کا خواہ امتلا انہیں بعض اعضائے بدنیہ کا ہو جو گردہ

کے مشارک ہیں اور یہ ورم بوجہ امتلایا تو جب مقدار خون کے خواہ کیفیت خون کے ہوتا ہے یا پتھری کی خراش اور رگڑ کی وجہ سے ورم گردہ پیدا ہوتا ہے خواہ احتباس بول جو قریب گردہ کے ہو اور تمدید گردہ میں پیدا کرے خواہ اور ایسے امور پیدا ہوں کہ یہ سب چیزیں ایسی ہی ہیں جن سے گردہ میں ورم آ جاتا ہے اورام مارہ جو گردہ میں پیدا ہوتے ہیں انہیں تصلب اور سختی بہت جلد آ جاتی ہے پھر اس وقت علامت صلابت کے ظاہر ہوتے ہیں علاوہ علامات مذکورہ بالا کے اکثر ہمیانی وغیرہ کو تنگی اور سختی سے کمر پر باندھنا ورم گردہ پیدا کرتا ہے علامات اورام حارہ گردہ کی علامت تپ کا لازم ہونا اور نیز اسی تپ میں فترہ یعنی سکون اور ہیجان کا غیر منتظم ہونا جیسے کہ اوائل ربع میں ہوتا ہے اور اوائل نوبہ میں اس تپ کی نبض اس قدر صغیر نہیں ہوتی ہے جس طرح کہ اور سب تپوں میں صغیر ہو جاتی ہے۔ ارم گردہ کی تپ میں برواطراف کا خصوصاً ہاتھ پاؤں کا سرد ہونا ضرور ہوتا ہے اور پھر ہری کے ساتھ التہاب ملا ہوا ہوتا ہے اور تمدد اور گرانی سی نزدیک گردہ کے کنارے کے ہمیشہ معلوم ہوتی ہے اور ہر ایک مدر اور تیز اور شور اور ترش چیز سے ضرور پیدا ہوتا ہے اور التہاب بسبب سوزش مادہ کے کمی وبیشی میں اور درد ایسا کہ کسی اس کا ہیجان ہو اور کبھی ٹھہر جائے خصوصاً اگر وبیلہ بھی پیدا ہو گیا ہو زیادہ تر سکون اس درد میں اسی قسم میں ہوتا ہے کہ یہ ورم خاص جرم گردہ میں ہو لیکن اگر یہ ورم نزدیک جھلی اور علاقہ کے ہو یعنی جس چیز سے گردہ لٹک رہا ہے اس وقت میں درد زیادہ ہو گا اور شدت درد کی ہو گی۔ انتصاب اور سیدھے ہولے کو یہ ورم مانع ہوتا ہے کھانسی بھی زیادہ اٹھتی ہے چھینکیں زیادہ آتی ہیں جو قصبہ اور نلی کا وپیر یہ ورم متغر نہیں ہو رہا ہے اس میں صعوبت ہوتی جبکہ بیمار بستر پر لیٹے اگر یہ لوگ چت لیٹیں تو درد میں اور کمی ہوتی بہ نسبت اس کے اوندھے لیٹیں کیونکہ اس وضع اور انداز سے گردہ لٹک جاتا ہے انہی بوجہ سختی اور صلابت مذکورہ کے ان کو اسی وضع پر لیٹنا آسان ہوتا ہے بیشتر شدت ایسی تپ کی جو ورم گردہ میں ہوتی ہے بسبب ورم کے بڑھ جانے کے ہوتی ہے کہ اختلاف

ذہن تک نوبت پہنچتی ہے اس لئے کہ ورم کے بڑھ جانے سے حجاب کو بھی ایذا میں شرکت ہوتی ہے۔ ایضاً قے مراری بھی بوجہ شرکت معدہ اور جگر کے عارض ہوتی ہے اور بیشتر یہ درد چہرہ اور آنکھوں تک پہنچ جاتا ہے اور حبس شکم اور قبض اس وجہ سے عارض ہوتا ہے کہ مادہ ورم اس میں تنگی پیدا کرتا ہے بول کا رنگ ورم مار گردہ میں پہلے تو سفید ہوتا ہے لہذا ان زرد اور ناری جو آیختہ رسوب سے نہ ہو اس کے بعد سرخ ہو جاتا ہے پھر اگر ہمیشہ بول سفید آیا کرے صلابت ورم پیدا ہونے کی خبر دے گا خواہ ان کا ورم کا و بیلہ بن جائے گا خلاصہ یہ ہے کہ اگر بول اس مرض میں سفید اور بالزوجت ہو اور ہمیشہ اس کیفیت پر آثار ہے یہ دلیل ردی اور خراب ہے جس وقت پیشاب میں رسوب محمود پیدا ہونے لگے اس وقت نضج ورم کی خبر ملے گی اور یہ نضج بدون کسی خرابی کے ہے جو استحالہ ورم سے بطرف دبیلہ وغیرہ کے ہوتا ہے اگر ایام اولی اور زمانہ ابتدائے ورم کا گزر گیا اور ہنوز پیشاب صاف اور دقیق آرہا ہے معلوم کرنا چاہئے کہ ورم ابھی جمع ہو رہا ہے اور تصلب اور سختی اس میں آتی جاتی ہے اسباب کا معلوم کرنا کہ یہ بھی ورم خاص جوم گردہ میں ہے یا قریب غشا اور جھلی کے ہے اسی بیان سے ہوتا ہے جو ہم اوپر کر چکے ہیں اشتداد وجع وغیرہ سے اور یہ امر دریافت کرنا کہ ورم داہنے گردہ میں ہے یا بائیں گردہ میں اس طرح ہیکہ جس کروٹ لیٹے اور اس جانب کے مقابل کروٹ لینے میں آسانی نہ ہو اسی طرف ورم ہوگا اس لئے کہ جانب مقابل پر لیٹنا گردہ کے لٹکنے کو منع کر دیتا ہے۔ لہذا آسانی ہوتی ہے۔ ایضاً اگر درد اس ورم کا اطراف جگر تک دراز ہو ورم گردہ راست میں ہوگا اور اگر مثانہ تک درد ویں شعش ہو معلوم کرنا چاہیئے کہ بائیں گردہ میں ورم ہے اور اگر دونوں قسم کی علامتیں جمع ہوں دونوں گردہ میں ورم ہوگا۔ جس وقت ورم کا جانچنا ہے ثقل اور گرانی میں زیادتی ہوتی ہے اور گردہ میں ایسا بوجھ معلوم ہوتا ہے جیسے ایک کرہ یعنی گولہ وزنی اور بھاری شکم میں پڑا ہے اور مقامات خالی ہیں نفخ پیدا ہوگا اور دیگر اعراض مذکورہ بالا میں شدت ہوگی اور شکم میں زیادہ درد خواہ

چھبن محسوس ہوگی۔ بائیں گردہ کا ورم اس میں انتیں کے اوپر ورم محسوس ہوتا ہے اور درد کی بشدت پشت کے عضل میں زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ جس وقت نضج ورمیں پیدا ہوتا ہے تپ میں خفت آجاتی ہے اور پھر ہری زیادہ ہونے لگتی ہے اور بول غلیظ ہوجاتا ہے اور رسوب جید اس میں زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ جب ورم شگافتہ ہوجاتا ہے لرزہ اور تپ یقیناً زائل ہوجاتا ہے پھر اگر مدہ اور پیپ سفید ہو اور چکنا اور پھٹا ہوا خراب قوامکا نہ ہو اور پیشاب کے ساتھ خروج ہو نہایت بہتر ہے اور اس سے بہتر اور کوئی بات نہیں اس طرح اگر خون برآمد ہو اور سفید پیپ نکلے کہ یہ بھی عمدہ ہے اور اس کے خلاف جس رنگ اور قوام کا مدہ کس طرح کیوں نہ برآمد ہوردی اور خراب ہو اور جس قدر اوصاف جید سے ۔۔۔ کی مخالفت ہوگی روارت اور خرابی اس کی زیادہ ہوگی علاج اول علاج تو ہی ہے کہ سبب ورم کو قلع کریں یا سلین کی فصد لینے سے اگر خون کی زیادتی اور غلبہ معلوم ہو اور بیشتر بعد فصد باسلین کے زانو کی رگ مابض کی بھی فصد کھونٹی پڑتی ہے پھر اگر یہ رگ زانو کی نہ ملے صافن کی فصد کھولنی چاہیئے ایضاً الہال سے قلع سبب ورم اس وقت کیا جاتا ہے اگر خون کے ہمراہ اخلاط مادہ اور بھی ہوں اور حقنہ ہائے نرم جنہیں لعابات مناسب داہوں جہاں تنگ ۔۔۔ بھی قلع سبب ورم کیا جاتا ہے بہترین ادویہ سہلہ ایسے وقت یہ ہے کہ مالجین اور المتا س سے احتقان کریں۔ مارالجبنمیں امالہ مادہ ابطرت امعا کے ہے اور غسل اور دھونا امعا وغیرہ کا مادہ سے اور جلا بھی ہے اور تبرید اور انضاج بھی ہے اور اصلاح فروغ کی عفوت وغیرہ سے اور لنا س میں اسہال مادہ اور انضاج بہ نزی ہے آب شکر یعنی شربت اور شہد کی زیادہ آمیزش ان اجزا میں کی جاتی ہے اور اگر ممکن ہو پہلے مقدیل غلط کی کرلیں اور بعد اس کے سہل دیں تو یہ تدبیر افضل ہے واجب ہے کہ اسہلال میں روشنی اور قوت نہ ہو ورنہ ضرر کی زیادتی ہوائے گی بسبب انصباب اور ۔۔۔ کرلے غلط اور مادہ کے بطرف امعا کے قریب گردہ کے واقع ہیں مار الشعیر ایسی عمدہ چیز ہے جس کا التزام اس مرض میں کرنا چاہیئے اور ادرار

ہرگز نہ کرنا چاہیئے اور ادرار دق بزور کبھی نہ دینا چاہیئے خصوصاً جس وقت کہ بدن کا
تنقیہ مواد سے نہ ہوا ہو اس لئے کہ افلاط اس وقت بطرف گردہ کے ریزش کرتے ہیں
حالانکہ جب نضج کا ہونا صحیح صحیح معلوم ہو جائے اس وقت ادرار کرنا جائز ہوگا اور یہی
سبب ہے کہ تا امکان پانی پینے کو بھی منع کیا جاتا ہے ایسے ہی وقت میں یعنی جب تک
ظہور نضج کا صحت معلوم ہو جائے اس وقت ادرار کرنا جائز ہوگا اور یہی سبب ہے کہ
تا امکان پانی پینے کو بھی منع کیا جاتا ہے ایسے ہی وقت میں یعنی جب تک ظہور نضج کا
صحت معلوم نہ ہو اگرچہ پانی بھی ایک وجہ سے علاج اس مرض کا ہے جب تک تنقیہ اور
صفائی پوری نہ ہو جائے اور اگرچہ پانی کی تبرید اور ترتیب اورام مادہ کی مناسب ہے مگر
چونکہ بکثرت پانی پینا ادرار کو زیادہ پیدا کرتا ہے اور مزاحمت اس مادہ کی کرتا ہے جو
بطرف ورم کے ریختہ ہو رہا ہے اور منصب سے پانی مل کر ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ
بوجہ کیفیت مذکورہ کے مادہ جوہر کی مزاحمت اس مادہ کی کرتا ہے جو بطرف ورم کے
ریختہ ہو رہا ہے یعنی مادہ منصب سے پانی مل کر ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہیکہ بوجہ کیفیت
مزکورہ کے مادہ جوہر ورم کی مزاحمت کرتا ہے پس ایسی مضرت رسانی پانی کی سبب
حرکت دینے سے زیادہ ہوگی۔ بہ نسبت اوس منفعت کے جو کیفیت تبرید اور ترطیب
سے مترتب تھی اور باوجود اس ضرر کے پانی اپنے ہمراہ اخلاط کو بطرف گردہ کے لاتا ہے
۔۔۔۔کا اترتا اور پہنچ جانا گردہ تک پانی کی اعانت سے باآسانی ہوتا پھر اگر بدن
پانی پلانے کے چارہ نہ ہو آب شیریں اور صاف اور خوب سرد اسی طرح پلانا چاہئے
کہ چوس چوس کر پلایا جائے اور گھونٹ گھونٹ کو بکثرت نہ دیا جائے اور واجب ہے کہ
اتنا سرد بھی نہ ہو کہ نضج مادہ کو منع کرے گوشت اور شیرینی کی اشیاء سے بالکل ممانعت
کرنی چاہیئے آب گرم ان بیماروں کو ضرور مضر ہوتا ہے اور اسی طرح ہر ایک چیز جو
گرم بالفعل ہو اور گرمی اس میں قوی ہو المختصر آب کثیر کسی طرح کیوں نہ ہو اس ضرر
سے خالی نہیں ہے کہ گردہ میں تعب پیدا کرتا ہے بسبب حرکت اور ہلنے گردہ کے اور

بسبب گزرنے اسی پانی کی گردہ سے ہوکر اورام دردوں گردہ کے حق میں سکون اور
ارام سے زیادہ مفید کوئی شے نہیں ہے اور حمام ان بیماروں کو ہرگز موافق نہیں ہے ہاں
مگر بعد انحطاط مرض کے اورام حارہ کو البتہ مفید ہوسکتا ہے۔واجب ہے کہ اول مرض
ورم میں مشروبات اور طلا کرنے کے وہ اقسام جو مانع نضج ہیں متعمل نہ ہوں پھر بعد
زمانہ اولی کے انہیں ایسی ادویہ ملائی جائیں جو کہ جالی اور مرخی ہوں اور منضج بھی ہوں اور
اور مقدار ان ادویہ کی کمی بیشی میں بقدر ورم کبیرے چھوٹے ہونے کی تجویز کرنی
چاہیئے پھر اس کے بعد ادویہ جالیہ اور مثریہ کا استعمال کرنا چاہیئے اور جالی اور مرخی ادویہ
میں وہی اشیاء اختیار کرنی چاہییں کہ جنہیں اندع نہ ہو پھر اگر ایسی دوا کی حاجت ہو جو
قوی الجلا ہتے اور اسمیں اندع بھی ہے کہ اس وجہ سے ورم کو بڑھا دے گی پس صواب
یہ ہیکہ غالب اوزان ایسی دوا پر اسی دوا کی تجویز ہوں جس میں بالکل لذع نہ ہو اور اس
طرح اگر بدن میں مریض کے اخلاط لذاع بھرے ہوں اور ان کا استفراغ نہ ہو چکا
ہو پس اس وقت واجب ہے کہ بکثرت ایسی غذا بہت جواز قسم احسا اور رسنو وغیرہ کیا ایسی
ہو کہ گردہ کے مناسب ہے اور رو رم کو بھی مفید ہے مگر وہ غذا ایسی بھی ہو کہ اسمیں لذع ہو
کر اسی غذا سے گردہ بھی غذایات واجب ہے کہ حال اخلاط بھی دقیق اور غلیظ ہونے
میں کوب پہچان لیا جائے اور جوہر اصلی ان افلاط کا اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ آیا یہ
اخلاط جنس فاسد کی ہیں یا صحیح اور نافاسد اخلاط ہیں یا ان کا یہ سب اغلاط ایک ہی قسم کے
ہیں اور کوئی غلط بھی ان میں ملی ہے اور مقدار ان کی بھی بخوبی دریافت کرلیا جائے
بنابر اس کی کمی بیشی کے مقابلہ ان اغلاط کا کیفیت اور کمیت ادویہ سے کیا جائے جب
تک طبیب قادر اس امر رہے کہ زیادہ تیز دوا سے علاج نہ کرے ادویہ مادہ کی طرف
رجوع نہ کرنا چاہیئے جب ورم میں نضج بخوبی آجائے اور بول سے یہ بات معلوم ہو
مدرات کے استعمال سے ایسے وت میں بھی ایک ثقل اور گرانی بدن میں محسوس ہوتی ہو
اس کا کچھ خوف نہ کرنا چاہیئے اس لئے کہ یہ گرانی فقط انہیں مدرات کے پیتے پیتے آپ

ہی آپ زائل ہو جاتی ہے۔ زیادہ تر مناسب ورم گردہ کے واسطے اور اسہال غلط کی غرض سے اسی ورم میں حقنہ کا استعمال ہے نہ ادویہ مشروبہ کا اس لئے کہ حقنہ کا وصول گردوں تک بہت زیادہ ہوتا ہے اور قوت ادویہ کی جو داخل حقنہ میں ہوں زیادہ جاتی رہتی ہے اور اس کے علاوہ یہ کتنا بڑا فائدہ ہے کہ اوپر کے اعضا سے اور افلاط کو جو زیادہ اخلاط موجودہ ورم گردہ سے ہوں ادویہ حقنہ جذب نہیں کرتی جس طرح کہ ادویہ مشروبہ اور خصوصاً وہ ادویہ مشروبہ جو مسہل ہوں جذب کرتی ہیں واجب ہے کہ حقنہ بھی وہی اختیار کریں جو حقنہ ہائے نرم باب قولنج میں درج ہوتے ہیں تاکہ نرمی اور آرام باقی رہے اور ناگواری استکراہ پیدا نہ ہو اور مزاحمت اور تنگی ورم میں پیدا کر کے ایذا کی کریں المتاس بہت عمدہ دوا ہے ورم گردہ کے علاج میں کہ جب ادویہ حقنہ میں المتاس داخ کیا جاتا ہے یا کہ ادویہ مشروبہمیں پڑتا ہے استفراغ ادویہ ورم گردہ کا بدن روشنی کے کر دیتا ہے اور نضج مادہ ورم میں پیدا کر دیتا ہے اگر معلوم ہو جائے کہ بدن افلاط سے پاک ہے اور ورم بھی چھوٹا ہے تو بیشتر اس کا استعمال اس کی اصلاح میں کافی ہوتا ہے اور آب تشکر بھیکا فی ہوتا ہے جس میں پانی زیادہ ملا ہو اس لئے کہ ان دونوں میں جو قوت جلا اور تلطیف اور تقطیع کی ہے اکثر ورم کی تحلیل بدون لذع کے کر دیتے ہو جو چیزیں کہ ابتدائے زمانہ ورممیں نافع ہیں وہ مار الشعیر ہوہمراہ کسی روغن کے اوعصارہ بید سادہ اور دیگر عصارہ کے باردہ اور ضماد ایسے جو حرارت ورم کو بجھا دیں اسپغول کا لعاب بھی پلایا جاتا ہے اور پیشتر دودھ پلانے کا بھی استعمال کرتے ہیں۔ اگر ورم میں التہاب ہو اس وقت دودھ کا استعمال اس طریقہ سے مناسب ہوگا جس کو ہم سطور آیندہ میں بیان کریں گے۔ حقنہ کا ستعماط خطمی اور خبازی اور تخم کتان ہمراہ کس قدر اشیاء باردہ کے کر دیں اور روغن گل بھی داخل کریں۔ اور ضماد میں آزوجو اور بنفشہ اور باقلا اور اخیر زمانہمیں اجزاء باردہ کو ترک کریں اور حلبہ اور بالونہ وغیرہ بڑھا دیں اور روغن کے اقسام میں آب روغن کنجد اور روغن قرمام کو اختیار کریں خارج بدن پر ایسی چیزوں کا

ضماد کریں جو منضج ہوں اور قوت تسخین کی ۔۔۔۔ ہو ازیں قبل یہ دوا ہے کہ صوف کا ٹکڑا روغن ہائے گرم میں ڈابو کر اسی سے سینکیں اور پوٹلی کو اس میں کس قدر سوبا اور خطمی داخل ہے اس سے تکمید کریں ضمادات اس ورم کے واسطے کبھی آرد گندم اور آب پیاز اور برگ حلبیہ اور کرنب اور اصل السوس اور مثبت اور خطمی اور بابونہ سے روغن کنجد سے ملا کر بنائے جاتے ہیں انہیں ضمادات میں بنفشہ اور ملیں اقسام چربیوں کے داخل کرنے کا بھی اختیار دیا گیا ہے اور بغرض تحدید کے خشخاش پوست نلفاح بھی مناسب ہے جو ورم از اقبل اور سنگ گردہ کے ہو اس کی تدبیر اسی طرح کرنی لازم ہے جو آئندہ حصاۃ گردہ کے واسطے ہم لکھیں گے درد جو ورم گردہ میں اٹھے اور ہیجان اور شدت اس کی ہو خصوصاً مثانہ کے قریب مثانہ کی پتھری کے بڑھ جانے سے یا کسی قسم کا کسر اور شکستگی جو عضو ہذا میں حادث ہوئی ہو اس کی وجہ سے یا کسی قسم کی خشونت جس کے سبب سے خراش اور سمجھ پیدا ہو کر درد پیدا کرے تو اکثر حمام اور آبزن کرنے سے اس میں سکون پیدا ہوتا ہے اگر افراط سے کیا جائے اور اگر پھر بعد آبزن وغیرہ کے درد گردہ عود کرے بعد ایک ساعت کے پھر کرنا چاہیئے فطولات جنہیں بابونہ داخل ہے اور یا اکلیل الملک کے نطول خواہ ان کے خطمی کے یا سبوس گندم کے فطولات کو یہ بھی سب نافع ہیں اور عمدہ ہیں ۔ اگر ہمراہ درد گردہ ورمی کے کس قدر قبض طبیعت بھی ہو پس رائے صاحب یہی ہے کہ پہلے اخراج ثفل کا شیاف اور حقنہ سے کریں جو مقدار میں بڑا اور زیادہ نہ ہو ورنہ بسبب مزاحمت اور تنگی ورم میں پیدا کرنے کی ایذا دہی کرے گا بلکہ حقنہ سے تو نافع ہی ایسے وقت زیادہ پسندیدہ رہے طبیعت میں سب کی اور خفت پیدا کرنے کی تدبیر سے درد میں سکون پیدا ہوتا ہے سہل کا استعمال تو ایسے وقت کس طرح ہو ہی نہیں سکتا اس لئے کہ سہل سے ایذا ہو گیا و رافلاط کا اوپر آنا اوپر سے زیادہ زیادہ متصور ہے اور حقنہ جس وقت اس میں چربیاں اور تھوڑی اسی ادویہ مرخیہ اور تھوڑی ادویہ داخل کی جائیں ہمراہ قلیل اسہال کے درد کی شدت بھی توڑ دے گا منجلاون

ضمادات تو یہ کہ جس واسطے انضاج مادہ دبیلہ گردہ کے مناسب ہو یہ ضماد ہے کہ انجیر کو ماء العسل میں اوبال کر ضماد کریں پھر اگر احتیاج ہو کر اس کی تقویت اذریوں سے کی جائے خواہ ایرسا سے یہ بھی کر سکتے ہیں۔ پلانے کی مجرب دواؤں میں سے یہ دوا ہے کہ تخم کہنان دو شقال اور نشاستہ ایک ثقال ملا کر دو حصہ کریں ایک حصہ پوری مقدار شربت ہے جب تفجیح تمام ہو جائے پھر اس وقت مدرات کو مشروب اور حقنہ دونوں طرح دینا جائز ہے۔ منجملہ ضمادات کے یہ وہ ضماد ہے جو کمافیطوس اور جعدہ اور قطر اسالیون اور قاح اذخر اور سنبل سے بنایا جاتا ہے واجب ہو کہ درد کی پوری پوری خبر گیری کریں اور قلق مریض کو ہوتا ہو اس میں تسکین اس میں مسکنات سیکرتے رہیں جن کا ذکر اکثر ہو چکا ہے بیشتر جس حقنہ سے کہ ثفل رکا ہوا خارج ہوتا ہے اسی سے راحت اور سکون درد میں پیدا ہوتا ہے دو وجہوں سے ایک تو یہ کہ مزاحمت ثفل کی جو ورم سے ہے دور ہو جاتی ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ تامین پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر یہ دونوں فائدہ پیدا ہوں حاجت اس امر کی ہوگی کہ تصفیف درد میں بذریعہ فصد اور محجمہ کے پیدا کی جائے محجمہ کو اس کے مراق پر درمیان قطن یعنی نیگاہ اور پشت کے رکھنا چاہئے اس کے بعد بھری سینگی سے شرط کرانا چاہئے اور مقام درد کی سینک صوف کو زیت گرم میں ڈبو کر بھی کی جائے اور وہ روغن زیت ایسا ہو جس میں خطمی اور قیسوم اور بابونہ کو جوش دیا ہو ضماد اس مقام پر تخم کتان وغیرہ اک کرنا چاہئے اور بیشتر حاجت پڑتی ہے کہ اس ضما کو جعدہ اور کندر اور مر اور موم اور روغن سوسن سے قوی کر دیں اور اکثر حاجت ہوتی ہے کہ دوا کے واسطے ایک نافذ کرنے والی چیز بطور امداد کے بھی تجویز کریں مثلاً منجملہ رکھیں خواہ شراط لگائیں پھر اس کے بعد جب مسامات کھل جائیں تکمیدات مذکورہ بالا سے سینکیں اکثر زور مبردہ بار وہ بالفعل کیپلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے تھوڑے سے اجزائے حارہ لطیفہ ملا کر اور کس قدر مخدرات بھی شریک کر کے جیسے انیسون ہمراہ کرسنہ کے تھوڑی سی افیون ملا کر خواہ ظرطونیا کا استعمال کہ وہ نہایت افضل دوا ہے اسی مقام پر

خاص علاج وبیلہ کا جس وقت معلوم ہو جائے۔ کہ ضرور و بیلہ کا مادہ فراہم ہوا چاہتا ہے اس وقت واجب ہوگا عانت اس کی ایسی ادویہ منضجد سے کی جائے جس کو ہم نے بیان کیا ہے اور ان ادویہ منضجہ کی قوت ملک البطم اور اوشنگن اور راقنتین اور ابرسا اور آردکررو سے بڑھائی جائے اور اکثر اس میں بیخ فاشرا اور ماذ ریوں اور فضلہ کبوتر کی بھی راحت ہوتی ہے۔ اور بیشتر انجیر ہمراہ شہد کے کافی ہوتا ہے واجب ہو کہ حقنہ کے ادویہ میں اور مشروبات میں بھی ایسی اشیاء کا استعمال ہو جو بقوت قوی صبح پیدا کرتی ہیں اور کمادات کے اقسام جو مذکور ہو چکے ہیں ان کو اجزائے مناسبہ سے قومی کر کے استعمال کرنا چاہئے اکثر گاہ سبب بطور نضج کا ایک سور مزاج مارلنہب ہوتا ہے جب اس مزاج کی تعدیل کی بجائے پھر نضج اچھی طرح اور بسرعت ہو جاتا ہے اور تعدیل دودھ کے اقسام پلانے سے خواہ دودھ سے اخفان کرنے سے حاصل ہوتی ہے اور ضمادوں کے ذریعہ سے بھی تعدیل ہو جاتی ہے انضاج مادے کے واسطے ایک حیلہ یہ بھی کیا جاتا ہے کہ بعض اشیاء جو بارد طبع اور حار بالعرض ہوں جیسے آب گرم کہ اس میں مریض کو بٹھاتے ہیں۔ پھر اگر ورنہ شگافتہ نہ ہو اس وقت ایسے ادویہ کا استعمال کریں کہ جس سے ورم شگافتہ ہو جائے اور حقنہ ہائے مادۃ کا استعمال کریں گے تا کہ ان کے جس حقنہ مین خریق اور فشارء الحمار اور ثوم داخل ہو وہ بھی جائز ہے اور امداد کرنی چاہیئے انہیں ادویہ معجزہ کی کمادات اور ضمادات سے خارج ہیں اور مدرات تو یہ سے مثال وج ترک اور تخم فجنکشت اور ان دونوں ادویہ میں ایک عجیب خاصیت ہے ورم کے سگافتہ کرنے میں منجملہ مفجرات جیدہ کے دارچینی اور حوف بھی ہے پھر جس وقت ورم شگافتہ ہو جائے آب مدرات تو یہ کا استعمال کرنا چاہیئے اس کے بعد ادویہ ملحمہ جو قروح میں گوشت بھر لانے کی خاصیت رکھتی ہیں ان کو استعمالکریں اور ان کا بیان آئندہ کیا جائے گا گردہ ے اورام بلغمی کا بیان جو اسباب بلغم کی پیدائس کے ہیں انہیں سے یہ اورام گردہ میں بھی پیدا ہوتے ہیں علامات گرانی اور تمددیعنی کھچاؤ ہوتا ہے اور افعال گردہ میں قصور

یعنی کمی ہوتی ہے اور التہاب نہیں ہوتا ہے۔ پیشتر اس ورم کے ہمراہ ترہل یعنی ڈھیلا پن چہرہ اور آنکھ میں اور تمام بدن میں ہوتا ہے منی زیادہ رقیق اور سرد ہوتی ہے اور ورم صلب سوداوی کے علاوہ مفصود ہوتے ہیں۔ علاج ضماد ہائے نسخہ سے کرنا چاہئے اور مدرات سے جو منقی ہوں۔ واجب ہے کہ اگر نفع ظاہر ہو تو غار اور ورق غار پر اور روغن غار پر زیادہ اعتماد کریں اور سداب پر بھی زیادہ اعتماد کریں ایسے اوقات میں کہ اس کا استعمال حقنہ میں اور مشروبات دونوں میں کیا جاتا ہے اور ضمادات میں بھی اورام صلبہ گردہ کا بیان کبھی یہ اورام ابتدائی ہوتے ہیں اور اکثر بعد ورم مار کے پیدا ہوتے ہیں سبب ان اورام کا کثرت مادہ سوداویہ کی جو گروہ کی طرف جذب ہو کر پہنچا ہے خواہ کوئی ورم مار متحجر وکر مائل بسوداویت ہو گیا ہے بسبب اس کے برودت نے اس میں تحجر پیدا کر دیا ہے۔ یا کسی حرارت نے اس مدم کو غلیظ کر دیا ہے اور یہی دونوں سبب اس کے ہیں کہ نضج نہیں ہونے پاتا اس لئے کہ نضج مادہ کا تابع حرارت معتدلہ کے ہے علامات گردہ کے ورم صلب پر گرانی شدید دلالت کرتا ہے جس کے ہمراہ درد معتد بہ نہیں ہوتا ہے سواتے ہیں ورم صلب کے جو بعد ورم گرم کے پیدا ہو کر اس میں اکثر اوقات درد شدید کا ہیجان ہوتا ہے منجملہ علامات ایسے ورم صلب کے باریک ہونا دونوں کوکھوں کا جو پیڑو کے اوپر کے داہنے بائیں طرف ہیں اور انہیں دونوں مقام کا سن ہو جانا اور دونوں کولون میں بھی خدر یعنی سن کا عارض ہونا خواہ دونوں کولے کا اتر جانا اور دونوں پنڈلیوں میں بھی خدر پیدا ہوتا ہے مگر ضعف سے پنڈلیاں کبھی خالی نہیں ہوتی ہیں اور تمام اعضائے زیریں میں یعنی گردوں نے نیچے جتنے عضو ہیں سب میں لاغری اور نخافت عارض ہوتی ہے اور بدنمیں لاغر اور نحیف ہو جاتا ہے بول رقیق ہوتا ہے اور مقدار میں قلیل اس لئے کہ جذب مائیت بسبب ضعف گردوں کے کم ہوتی ہے اور نضج بھی قارورہ میں نہیں ہوتا ہو اس کا سبب یہ ہو کہ سدہ جو بحالت ورم پڑا ہو وہ کدورات کو نفوذ سے مانع ہو رہا ہو اور بلکہ بہت سی مقدار مائیت رقیقہ کو بھی مانع ہو بلکہ اکثر یہ سدہ

پہلے تفرق اتصال ہو پھر اس کے بعد تفسخ لینے پھٹ جانا عارض ہو اور یہ بات یعنی تفرق انصال اور پھٹ جانا کبھی تو کسی رگ کے شگاف ہونے اور پھٹ جانے خواہ اسی رگ کے کٹ جانے عارض ہوتی ہے انہیں اسباب معلومہ سے جو ایسے تفرق اتصال کے بارے میں بار ہا بیان ہو چکے اور کبھی کسی دبیلہ کے شق ہو جانے اور کبھی بوجہ سنگ گردہ کے قرحہ پڑتا ہے کبھی اخلاط مراری خواہ اخلاط بورتی کہ اس نے کسی قسم کا سمجھ اور خراش پیدا ہو خواہ اخلاط جیہ کی وجہ سے جنکی انقلاع صنیف سے یعنی بزوراوں کو اپنی جگہ سے جدا کرنے تفرق اتصال پیدا ہوا اور قرحہ پڑ گیا۔ گردہ کے قروح میں یہ نسبت قروح مثانہ کے رداست کم ہوتی ہے اور نیز قروح سے ان مجازی کے جو درمیان دونوں کے ہیں کہ ان کا حال روارت میں درمیان ردات ہوتے ہیں بسبب مادہ صفراوی کے ہوتے ہیں کہ وہ مادہ ساجہ ہے یعنی خراش پیدا کرنے والا ہے یا کوئی سنگریزہ ایسا مادث ہوا جس نے قرحہ ڈال دیا بھی یہ قروح گردہ متاکل ہوتے ہیں یعنی سڑ جاتے ہیں اور کبھی متاکل نہیں ہوتے اکثر گاہ قروح گردہ سے نواصیر پیدا ہوتی ہے اور یہ نواصیر ہرگز اچھی نہیں ہوتی گو اس کا سیلان اور بہنا بند بھی ہو جائے مگر اس سیلان کا رک جانا بروقت نقاء بدن کے مادہ سے ہوتا ہے اور پھر جب امتلائی مادہ بدنمیں ہوا پھر جاری ہوتا ہے ایسی نواصیر کی جو قسم مدت اور ادنک مدہ اور ریم اس کا صورت پر رہے خواہ رہ چکی ہو اور کوئی شر اور فساد زیادہ اس سے پیدا نہ ہوا ہو اس سے کچھ زیادہ خوف نہ کرنا چاہیئے اور زیادہ پھیل جائے اور تاکل کا خوف اس میں ہو اور جس کا مدہ اور ریم خرابے ورردی ہو اس سے ایساع اور تاکل کا خوف ہوتا ہے جو انجام کار ہلاک مرض پیدا کرتا ہے جس شخص کا گردہ پھٹ جائے فوراً مر جائے گا اکثر ورم کا سر بالطرف خارج بدن کے مائل ہوتا ہے اس وقت یہ ورم اسی خارج کی طرف شگافتہ ہوتا ہے جس سے گردہ پھٹ جاتا ہے علامات قروح گردہ کے علامات یہ ہیں کہ بول میں اخراج مدہ کا اور اجزائے شعریہ کا ہو خواہ اجزاء جریشہ سرخ برآمد ہونے کے لئے درد سے موٹے

موٹے اجزا گوشت کے اور اکثر یہ مریض ایک قسم کا الم نواحی گردہ میں پاتا ہے اور بعض اوقات کونکا پیشاب اس الم سے پہلے ہوتا ہے اور گردہ کے فروح سے پہلے خون کا پیشاب ہوتا ہے خواہ و بیلہ گردہ پہلے ہو کر تب قرحہ گردہ میں پڑتا ہے یا پتھری کے بزور نکلنے کا الم پہلے ہو کر اسی سبب سے گردہ میں بڑھتا ہے ہے کبھی کسی قسم کی چوٹ جو قبل اس کے واقع ہوئی ہو خواہ کوئی اور صدمہ واقع ہوا ہو وہ بھی قروح گردہ پر دلیل ہوتا ہے۔ انفتاح یعنی گردہ کا خواہ کسی رگ گردہ کا منہ کھلجانا اس سے جو خون کا پیشاب ہوتا ہے اس کے ہمراہ کبھی درد ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا ہے اور دلیل انفتاح پر ہے کہ بول الدم تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے کسی و بیلہ کے منفجر ہو اور کسی رگ کے پھٹ جا ہے جانب فوق گردہ سے ہو ممکن ہو کہ یہ بول اکدم لفظ دو ہی روز خواہ تین دن رہے اور پھر بند ہو جائے پھر گزار نہ تک رہے۔ بول الدم ضرور انفتاح گردہ یا قرحہ گردہ سے ہو گا خواہ مثانہ کے قرحہ سے ہو گا۔ مترجم دوسرا نسخہ یہ ہو پھر اگر بول الدم زمانہ ءدراز تک سے اور اس کے ہمراہ تغیروں بول اور آمیزش شدید کی بھی ہو پس سوائے قرحہ گردہ یا مثانہ کے اور کسی سبب سے یہ بول الدم نہ ہو گا متن یہ بول اقدم ضعف آور ضروری اس لئے کہ اگر چہ مقدار اس کی تھوڑی تھوڑی ہر مرتبہ ہوتی ہے مگر یہ متواتر چند مرتبہ آنا تھوڑی مقدار کا بھی کثری مقدار کو پہنچ جاتا ہے اور مقدار کثیر کا استفراغ ہو جاتا ہے فرق اور میان فروع گردہ اور قروح مثانہ کے یہ ہے کہ قروح گردہ کے ہمراہ پیشاب با آسانی ہوتا ہے اور قروح مثانہ میں وخواری سے پیشاب ہوتا ہے۔ فروع مثانہ میں تشور یعنی چھلکے سفید ہوتے ہیں اور قروع گردہ میں چھلکے سرخ ہوتے ہیں چھوٹے چھوٹے ہوں خواہ باریک ہوں اگر قروح مجاری مثانہ میں اور بڑے بڑے ہوں اگر قروح نفس مثانہ میں ہوں مگر سفید ضرور ہوں گے مقام درد سے بھی فرق ان دونوں کے قروح کا ممتاز ہوتا ہے اس لئے کہ مقام ان دونوں میں جدا جدا ہے گردہ کے قروح میں درد اوپر کی طرف ہوتا ہے اور قروح مجاری میں وسط اور درمیان میں اور مجری قضیب کے قروح کا

درد سب کے بعد اور سب سے نیچے۔ اکثر درد میں صعوبت قروح مجاری سے ہوتی ہے
اور اس کو ہیجان ہر ساعت ہوا کرتا ہے جیسے دردزہ کی بھی کیفیت ہے کبھی ان فروح
مطلوب پر درمیان قروع گردہ اور مثانہ وغیرہ کے یوں بھی استدلال کرتے ہیں کہ اکثر
درد قروح مثانہ کا نہایت باصعوبت ہوتا ہے اس لئے کہ مثانہ عضو لعمی ہو اور جس کی قوی
ہو۔ یوں دم جو متواتر ہو اگر چہ وہ قروح گردہ اور مثانہ دونوں میں مشترک ہو پھر بھی
چھلکے مثانہ میں بقدار قلیل ہوتے ہیں اور بول سے آمیزش اوے کم ہوتی ہے اگر مریض
قروح مثانہ یا قروح گردہ کو خون کا پیشاب بعد بول مدہ کے آئے دلیل سڑ جانے
قروح پر ہوگی کبھی قروح گردہ کی صعوبت اور غبث مادہ بانفس قرصہ کے خبث پر یوں
بھلی ہے کہا جاتا ہے کہ قبول علاج کمتر کرتا ہے اور زمانہ دراز تک رہنا اور عکر یعنی درد کا
پیشاب میں زیادہ ہوتا اور سبز رنگ خراب اور بدبو پیشاب کی بھی اسی پر دلیل ہوتی ہے
علاج سب سے پہلے مناسب یہی ہے کہ قروح گردہ کے مرض میں فصد کی جائے اور
قروح مثانہ میں بھی فصد مقدم ہے اس کے بعد تعدیل افلاط کی فکر کریں اور مراریت
اور بورقیت سے ان کو بطرف غدوبت اور ملاوت کیمائل کریں تاکہ بعد اس جماعت
کے جو زمانہ شوریت میں پیدا ہوئے اب جراحت بعد جماعت کے ہمیشہ نہ پیدا ہوا
کرے۔ ہر ایک نمکین اور تیز اور ترش چیز سے پرہیز کریں اور پانی بھی زیادہ نہ پیا
کریں تاکہ زیادہ اور بار بار پیشاب کا خطرہ نہ معلوم ہو اور نہ بار بار پیشاب آیا کرے
گردہ کی تحریک ایسی چیزوں سے نہ کریں جس سے مواد شور اس کی طرف سیلان کر کے
پہنچیں اور خراش اس میں پیدا کریں اس لئے کہ عام قاعدہ علاج گردہ کا تسکین ہو فصد
بھی انہیں چیزوں سے ہے جو تعدیل افلاط پیدا کرتی ہے بشرطیکہ مناسب حال بھی ہو
اور اسہال جو لطیف ہو اور رقیق مادہ کا اخراج بلا درشتی کرے البتہ اس سے تعدیل افلاط
ہوتی ہے ایسا اسہال نہ ہو کہ اخلاط مادہ کو دفعتہً واحد پر خارج کردے اس لئے کہ ایسا
اسہال بدنسے نقصان مادہ لطیف کر کے اس کو مائل خلاف جہت گردہ میں کر دیتا ہے اور

جب تک سہل صفرا کا استعمال نہو دہی اولی ہو ہاں اگر ضرورت اس وقت مضائقہ نہیں۔
اولی اور انسب یہ ہے کہ پہلے تعدیل مادہ کی کریں اس کے بعد اخراج مادہ کا کیا جائے
خصوصاً بذریعہ نے کرانے کے لئے کرانی امراض گردہ کے علاج میں نہایت جلیل
القدر ہے اس لئے کہ نقار مادہ اور استفراغ مادہ کرتے ہے اور جذب افلاط ۴ خالف
جہت گردہ میں کرتی ہے اور اثر اوقات اسی نے کرانے میں متواتر علاج امراض گردہ کا
منحصر ہوتا ہے اور دیگر اقسام علاجات سے مستغنی کر دیتا ہے مناسب یہ ہے کہ پہلے
بذریعہ دورکے اورار کیا جائے اس کے بعد تے کرانے پر متوجہ ہوں۔ واجب ہے کہ
تے ایسے طعام کے بعد کرائیں کہ اس کے بعد تے کرنے میں سہولت ہوتی ہے جیسے
خربوزہ اور اس کے بیج ہمراہ کسی شربت شیریں کے خواہ ہمراہ شکنجبین کے پانی گرم ملا کر
اور واجب ہو کہ تہیج شدید جس سے درشتی اور سختی پیدا ہو تے کرانے میں نہ کی جائے
منجملہ ان اشیاء کے جو تعدیل افلاط کرتی ہیں بطیخ زنی کا کھلانا اور ککڑی اور کاکنج اور
خشخاش کا کھلانا منجملہ وں قواعد کے جنکی رعایت کرنی ضروری ہے یہ بھی ایک اصل ہے
کہ جو وقت درمیں شدت ہو پہلے چاہئے کہ درد کا علاج کریں اس کے بعد قرحہ کے
علاج پر توجہ کی جائے اگر قرحہ ابھی تازہ ہے اور ایسا ہے جیسے کہ ابھی ورم زگافتہ ہو گیا ہے
اس کا علاج اس قدر کافی ہے کہ حب النشا ہمراہ شربت بنفشہ کے دیئے جائے جو وقت
مریض کہنہ ہو جائے علاج میں دشواری واقع ہو گی واجب ہو گا کہ جھٹ پٹ تنقیہ کر
دیں تجفیف کے واسطے تنقیہ نومدرات خفیفہ سے ہو سکتا ہے اور جیسے تخم کاکنج اور خطمی
تاحدرازیانہ کہ اس سے زیادہ مدر قوی نہ دینا چاہئے اور اوہ خبیث اور ردی میں
پرسیاؤشان بمقدار معتدل اور رایرسا اور فراسیون اور آروکرسنہ اور حاجت اس کی بھی
ہے کہ پلانے اور ضماد کرنے میں دونوں طرح استعمال ان ادویہ کا کیا جائے بشرطیکہ
مرض میں خباثت ہو اکثر اوقات زرونا اور سداب وغیرہ بھی نافع ہوتے ہیں پھر بعد
استعمال ان اجزا کے بھی اگر تنقیہ ہو چکے اب ختم اور الحام کی طرف متوجہ ہونا چاہئے

یعنی پپڑی ڈالنے اور گوشت پیدا کرنے والی ادویہ کا استعمال بعد پاک اور نقی ہو جائے قرحہ کے کرنا لازم ہے تاکہ تاکل اور رسڑا بند پیدا نہ ہو۔ واجب ہے کہ سکون اور آرام ان کو زیادہ دیا جائے اور تا امکان تعب اور ماندگی سے بچائے جائیں بلکہ واجب ہے کہ ریاضت کے اقسام میں سیلفقط اطراف کی مالش پر اکتفا کی جائے اور جوشے کہ استفراغ اس کا ریاضت سے ہوتا ہے اس کو تکمید یا بس سے نکال ڈالیں یہاں تک ان کو حرکات سے بچایا جائے کہ مشی اور چلنے پر بھی ان کو قادر نہ کیا جائے خصوصاً اگر وہ لوگ خوگر ریاضت کے ہوں اس وقت یہ تدبیر ولک اطراف وغیرہ کی ضرور کرنی چاہیے جس وقت مریض کو عافیت حاصل ہو رفتہ رفتہ ریاضت اس کی بڑھائی جائے اور خفیف ریاضت سے آہستہ آہستہ اپنی عادت اصلی کی طرف واپس لایا جائے اور اس کے عادات اور حرکات بحال خود کر دیئے جائیں۔ خاص علاج قرحہ کا یہ ہے کہ جماع بالکل ترک کرایا جائے اس لئے کہ جماع نہایت مضر ہے اور حرکت اور ریاضت زیادہ نہ کرنے پائے اور رفقط مالش بدن خواہ اطراف پر کنایت کی جائے کہ یہ ریاضت نافع ہے اور جاذب ہے خون کی بطرف بدن کے دوائے تدبیر قرحہ کی یہ ہے کہ مجففات جالیہ ایسے تجویز کیے جائیں جنہیں لذع نہ ہو پھر اگرچہ زیادہ رومی اور بگڑا ہوا خراب نہو دہی ادویہ جو تجفیف اور جلا میں معتدل ہوں کافی ہوں گے اور اگر قرحہ خبیث ہو اس وقت احتیاج ایسی دوا کی ہوگی جس کی قوت قرحہ کے پاک کرنے اور چوک وغیرہ سے دھونے میں زیادہ قوی ہو اور تجفیف بھی زیادہ کرتی ہوں کہ جدید قدیم اور چرک پڑنے مانع ہوں اور بعد ایسی دوا کے پھر وہ ادویہ ہیں جنہیں قبض بشدت ہوتا کہ انصاب اخلاط رویہ کا نہ ہونے دیں جب قرحہ چرک سے پاک ہو جائے اور سوکھ جائے اور مواد کی آمد اون کی طرف بند ہو جائے پس یہی زمانہ ان کی صحت کا ہی واجب ہے کہ جملہ ادویہ قروح میں مغزیات کی ضرورت شرکت رہے جیسے نشاستہ اور کتیرا اور صموغ باردہ اس لئے کہ تغریہ سے حفاظت خراش اور سمجھ کی ہو جاتی ہو اس وجہ سے کہ وہ ادویہ

مغریہ کے ہمراہ جو دوا ہو سا ھج گزرتی ہو با آسانی بلاضرر گزر جاتی ہو اور وجود دوا ادویہ مغریہ میں بادسومت ہو جیسے لک وغیرہ اس میں ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ گوشت کو عضو مجروح کے تئیں اور استوار کر دیتی ہے اور اس عضو خاص کو استوار کر دیتی ہے جس کی دوا غذا منتج ہے اور اسی عضو میں لزون بننے پچیدگی اور استعداد ڈھیری پڑنے کی پیدا کر دیت ہے یہ بھی واجب ہے کہ انہیں ادویہ قروح کے ہمراہ مدرات اور ملطفات بھی مخلوط کے جائیں تاکہ ادویہ مصلحہ قرحہ کے مقام قرحہ تک اچھی طرح پہنا دیں اور ادویہ خاتمہ کو بھی پہنچا دیں اگرچہ ایسے ادویہ مدرہ اور ملطفہ بذات خود اس وجہ سے مضر ہیں کہ وخز یعنی چرک پیدا کرتی ہیں اور ہیجان مادہ ان سے ہوتا ہے بیشتر احتیاج ان کے ہمراہ مخدرات کی آمیزش کی بھی ہوتی ہے۔ جیسے خشخاش اور بزرالبنج اور لفاح افیون اور شوکران اور یہ احتیاج اس وجہ سے ہو کہ درد میں سکون پیدا ہو اور ردع میں خفت آ جائے اگر معلوم ہو جائے کہ فروخ میں چرک ہو اس وقت ایسی دوائے جانی پلائی جائے جس میں قوت اور رار کی بھی ہو جیسے مرالسکر خواہ ماءالعل ہمراہ بعض بزور کے تاکہ اور رار ہو کر چرک دھو جائے اس کے بعد پھر ادویہ مجففہ ہمراہ ایسی ادویہ مشروبہ کے پلائی جائیں جن سے اس قرحہ کا علاج کیا جاتا ہے جو زیادہ ضبیث نہ ہو یعنی قروح گردہ میں سے وہ قرحہ خبیث نہ ہو۔ یہ ادویہ جیسے تخم خطمی تخم مرو اور دونوں کی جڑیں اور تخم کاکنج ہمراہ آب بکو سبز کے خصوصاً پہاڑی ملکو تخم خیار اور گل ارمنی ہمراہ جلاب اور پرپاؤشان ہمراہ ماءالعسل کے۔ اصل السوس میں تخفیف اور تنقیہ اور انضاج اور تغریہ سب قوتیں فراہم ہیں۔ ایضاً تخم کتان اور کتیر ایک جزو نشاستہ دو جزو ہمراہ ماءالعسل کے۔ ایضاً حب اور تخم خیار اس کا سفوف بقدر کفدت پھانک جائے ایضا تخم خشخاش بریان سائیدہ ایک درہم ڈیڑھ درہم ایسے پانی میں جس میں اذخر اور اصل السوس جوش دیا ہو ان سب سے قوی تر یہ ہے کہ فطر اسالیون اور دو قو ہمراہ شراب ریحانی اور تھوڑی سی طین ارمنی ملا کر استعمال کریں کبھی مقل محلول کو صمغ بطم اور طین مختم ہموزن لے کر جو

نزدیک اس مقام کے لگائے جاتے ہیں جو مقام کمر باندھنے کا ہے اور مقامات خالی میں ان ا استعمال ہوتا ہے ضماد کے ادویہ جیسے آرد کرنہ شراہین پختہ کیے ہوئے شہد ڈال کر۔ ایضاً مرغ جوخش ہوا ور مسور اور حب الآس رانھیں ادویہ سے ضماد کریں یہ تدبیر تعفن سے بھی مانع ہوتی ہے اور توسیع یعنی قرحہ کے پھیل جانے سے بھی مانع ہے مروغات کے اقسام یعنی مالش کے روغن جیسے روغن حنا اور روغن درخت مصطکی کا اور روغن سفرجل اور روغن ہائے مذکورہ کے ہمراہ اکثر ۔۔۔۔ بھی ملا دی جاتی ہے ۔ کبھی احتیاج بط کی چربی کی ہوتی ہے بغرض ملین کے نوصیر جو گردہ میں پڑ جائیں ان کا علاج اور کچھ نہیں ہے سوا اس کے کہ تجفیف میلان کی کیجائے اور نساو مادہ کو روکا جائے تجفیف کا طریقہ یہ ہو کہ ہمیشہ تقیہ مادہ کا بدن سے کیا جائے ۔ ذرا متلا سے روکا جائے اور بچایا جائے بقدر کمیت اور کیفیت کے اور یہ تدبیر کافی ہے اس ناصور کے علاج میں جو مبنیث نہ ہو اور جو ناصور کہ خبیث ہے اس کا علاج تنقیہ سے بھی کریں اور جو اس سے زیادہ قوی علاج ہے از قسم ضمادات اور مشروبات کے جیسے وہ ادویہ جو تعفن کو مانع ہوتی ہیں جیسے قوابض معزوفہ کہ ان کے ہمراہ جلا تو ہو مگر نفع نہ ہو اور تنقیہ چرک کا کریں غذا ان لوگوں کی واجب ہے کہ حسن الکیموس ہو گوشتہائے طیور سے وہ طیور جو معلوم ہو چکے ہیں اور کمک رضراضی اور نیز بقول جیدہ جیسے بھتوا اور چولائی جینک فروح میں روامت ہے واجب ہو کہ چیزیں بھنی ہوئی ہوں یا جیسے زردی بیضہ کی نمبرشت اور رفتہ رفتہ گوشت مرغ فربہ کے دینے پر جرات کریں ۔ اطریہ جو ایک قسم کی غذا ہے اور دودھ کے اقسام بھی ان لوگوں کو نافع ہوتے ہیں بشرطیکہ ہضم اچھی طرح کر لیں جیسے شیر مادہ خر خواہ مادہ اسپ کا دودھ ۔ ایضاً شیر مادہ شتر بھی مفید ہے اس لئے کہ یہ ایسے دودھ کے اقسام ہیں کہ مواد قروح کی اصلاح کر دیتے ہیں اور ان کے چرک وغیرہ کو دھو کر اس میں تغریہ بوجہ اپنے نادہ خبیث کپیدا کرتے ہیں جو دودھ کہ مثل شیر مادہ گاؤ کے ہو خواہ بھیڑ کے دودھ کے اس میں ہمراہ ان فوائد کے تقویت عضو ماؤف کا بھی زیادہ وہتا ہے مگر دودھ

مادہ خچر کا اور بکری کا دودھ بہت اصلاح مزاج کے بھی نافع ہوتا ہے اور غسل چرک بھی کرتا ہے اور بالخاصہ بھی ان کا نفع زیادہ ہے بہ نسبت اور اقسام دودھ کے خصوصاً وہ خچر اور بکری جس کی علف اور گیاہ بھی ایسی ہی تجویز ہوئی ہو جو مناسب بحال قروح کے ہیں نباتات مذکورہ بالا سے جیسے کتیرا ایک خورش یعنی اس کے درخت سے چارہ دیا جائے یہ اقسام دودھ کے دودھ پلایا جائے اس کے بعد پھر کوئی شے نہ دینے چاہئے۔ جب تک دودھ کا انحدار معدہ سے نہ ہو جائے۔ اور اگر انحدار میں اس کے دیر ہوتی ہو تھوڑا سا نمک اور اس میں ملا دینا چاہئے اور کبھی اس میں نمک اور شہد ملا دیتے ہیں دودھ قائم مقام آب اور طعام دونوں کے ہو سکتا ہے ریم کے کے پڑتے وقت شیر مادہ شتر اس سبب سے نفع کرتا ہے کہ وہ اس میں قوت پپڑی باندھنے کی بھی ہے اور تغریہ کی بھی ہو دودھ کا پینا مناسب یہ ہے کہ بروقت پیاس کے بھی پلایا جائے ثقل اور زاکہہ جو اس مریض کو موافق ہیں خربوزہ اور خبازی پختہ امرود اور زردآلو اور انار شیریں اور سیب خشک ثقل خشک بادام بریان اور پستہ اور بندق حب الصنوبر خامشہ اور قسب یعنی کچا چھوہارا۔ انجیر خشک سے واجب ہے کہ احتراز کریں اس لئے کہ قروح کے واسطے مضر ہے اور ردی ہے کہ انہیں جلا پیدا کرتا ہے اور کھجلی اور خارش پیدا کرتا ہے اور اس میں انجیر خشک میں ایک قسم کی تیوعیت خفیف ہے جیسے زہریلے دودھ میں ہوتی ہے واجب ہے کہ ہر ایک ترش قوی الحموضت سے بھی پرہیز کریں اور ہر ایک تیز چیز اور شور نمکین اور زیادہ شیریں سے بھی پرہیز کریں جرب گردہ کا بیان یعنی گردہ میں خارش کا ہونا اور مجاری گردہ کا جرب یہ دونوں از قسم قرحی گردہ کے ہیں اور اسباب ان دونوں کے اکثر اوقات یہ ہیں کہ چند پھنسیاں گردہ پر نمایاں ہوتی ہیں جو اخلاط اریہ بورقیہ سے پیدا ہوتی ہیں اس کے بعد پھر قرحہ پڑ جاتا ہے علامات ان کے وہی ہیں جو علامات قروح گردہ کے بیان ہوئے کہ جو کچھ مادہ فراہم شدہ میں سے خارج ہوتا ہے ہمراہ دغدغہ اور کھجلی کے مقام گردہ میں ہوتا ہے اور اس کھجلی کے ساتھ کس قدر چبھن بھی ہوتی ہے اور

اکثر ہمراہ کھجلی کے درد شدید پیدا ہوتا ہے اور وہ جرب جو کہ مجاری گردہ میں ہوتی ہے اس میں جو براہ بول نکلتا ہے خالی ہوتی ہے علاج فصد باسلیین کی اس مرض میں نافع ہوتی ہے اکثر تمام بدن ممتلی اخلاط سے ہو اور بہر حال یعنی امتلا ہو یا نہ ہو فصد صافن اور حجاست گردہ کے نیچے مفید ہوتی ہے اور ہمیشہ استعمال کرنا تنقیہ بدن کا خصوصاً بذریعہ قے کے اور بنادق حبوب سے تنقیہ ہمراہ گرارہتی اور السوس کے کہ اجزائے مذکورہ ہموزن ہوں غذا ایسی ہونی چاہیئے جو کہ جید الہضم ہو اور کیموس اس کا عمدہ ہو جیسے زردی بیضہ اور ایسی غذا جو تبرید اور ترطیب کرے جیسے چوہائے مرغ اور قطف یعنی بتھو اور چولائی اور کدو او پالک تر و تازہ قوا کہہ اور علاج جرب مجاری کا درمیانی علاج ہے جرب گردہ اور جرب مثانہ کا پس ان دونوں مرض کے علاج کے بیانات کو دیکھنا چاہیئے حصاۃ گردہ کا بیان گردہ کی پتھری اور مثانہ کی پتھری یہ دنوں سبب فاعلی میں شرکت رکھتی ہیں یعنی جس سبب سے ان دونوں اعضا میں پتھری کی پیدائش ہوتی ہے وہ ایک ہی شے ہے اس کہ پتھری کیپیدائش پوری ہوتی ہے اس مادہ سے جو متحجر ہونے کو قبول کرتا ہے اور اس قوت فاعلہ سے جو اس مادہ کو متحجر کر دیتا ہے مادہ اس کا ایک رطوبت ہے جو بالزوجت اور غلیظ ہو بلغم سے ہو خواہ مدہ خواہ ان کو خون کسی ورم میں مجمع ہو جائے جو ملی ہوا چاہتا ہے اور ایسی پتھری کا پیدا ہونا بہت نادرالوقوع ہے قوت فاعلہ وہ حرارت ہے جو مداعتدال سے خارج ہو اور مادہ کے دو سبب ہیں ایک تو پتھری کے مادہ کی اصل اور دوسرا مابس مادہ مادہ کی اصل اور جڑ غذاہائے غلیظہ جو دودھ کے اقسام سے ہوں خصوصاً وہ اقسام دودھ کے جو خاثر ہوں یعنی بھر بھری ہوں جیسے برفی پیڑا وغیرہ اور پنیر کے اقسام خصوصاً پنیر تازہ گوشت کے اقسام جو غلیظ ہیں جیسے گوشت ان طیور کا جو آجام میں رہتے ہیں یعنی ان پانیوں کی جڑیان جو سایہ میں درخت ہائے گنجان کے سڑا کرتی ہیں خواہ بڑی بڑی چڑیان جیسے دھنیک وغیرہ جو خبیث الطبع ہیں اور مردار خوار خواہ بوڑھے اونٹ کا گوشت اور بوڑھی گائے کا گوشت خواہ بوڑھی بکری کا گوشت کواہ وحشی صحرائی

جانوردن میں جو گوشت غلیظ رکھتے ہیں اس طرح وہ مچھلی جس کا گوشت غلیظ اور سنگین ہوتا ہے اور بھنے ہوئے گوشت وغیرہ کے اقسام اور روٹی چپک دار اور لبنی اور فطیری روٹی خیرکی اور اطریہ اور لاکشہ اور رہطیہ اور سیدہ کی روٹیاں اور خبر سواری جو بالزوجت ہوا اور فواکہہ جو ترش ہوں اور دیر ہضم اور جو چیز غلط بالزوجت پیدا کرے جیسے سبب خام اور شغتالو کے خام کواہ اترج کے تخم یا امرود کے بیج پانی کے اقسام مولد حصاۃ وہ ہیں جو کدورت آمیز ہوں اور غیر مالوف اور مختلف الوان اور ذائقہ کے ہوں اور سیاہ چیزیں جو پینے کے ہوں اور گاڑھی ہوں خصوصاً اگر ہضم میں ضعف ہے اس وقت ایسے اشیاء سے ضروری پتھری پیدا ہوتی ہے یا ان کے بسبب کثرت استعمال ایسی چیزوں کے پس قوت ہضم پر گرانی پیدا ہوتی ہے یا قوت مزکورہ باطل ہو جاتی ہے یا سبب سو رتدبیر کے خواہ ریاضت خراب جو امتلا پر ہو کہ یہ بھی پتھری پیدا کرتی ہے پیشتر مادہ پتھری کا مدہ قروح گردہ ہوتا ہے خواہ اور مقامات کے قروح کا مدہ اس سے پتھری پیدا ہو جاتی ہے حابس مادہ حصاۃ ایک تو ضعف قوت دافعہ گردہ کا کسی ایسے مزاج نامناسب کی وجہ سے جو گردہ میں عارض ہوا ہے خواہ ورم حار اور حمرہ یا قروح گردہ کہ ان کی جہت سے مادہ پتھری کا گردہ میں تحبس ہو جاتا ہے اور وہ مادہ فضول اور وسومات ہیں اور ان سب چیزوں کے جو گردہ میں از قسم مائیت کے پہنچتی ہیں شدت حرارت کی وجہ سے فضلہ مذکورہ ترمل پیدا ہوتا ہے یعنی وما ھصلہ شل رملا اور ریگ کے ہو جاتا ہے از قبل اس کے کہ وہ فضلہ براہ بول دفع ہو منجر ہو جاتا ہے اور یہی حرارت اس فضلہ کو قبل ہضم تام کے اوپر کے اعضائے بدنی سی گردہ میں جذب کر لیتی ہے۔ یہ حمارت یا تو لازم ہے یعنی ہر وقت رہتی ہے اور یا عارض ہو کہ بعض اوقات جدا بھی ہو جاتی ہے اور بروقت سب کے عارض ہوتی ہے یا بروقت سے شامل کسی گرم چیز کے عارض ہوتی ہے یا بسب سدہ فضول مجمشہ کے حرارت پیدا ہوتی ہو جاتی ہے اور بوقت سب کے عارض ہوتی ہے یا بروقت شامل کسی گرم چیز کے عارض ہوتی ہے یا بسبب سدہ فضول مجمشہ کے حرارت پیدا ہوتی

ہے یا کوئی برووت جس سے قبض اور سمیٹنا کیفیت حرارت کا پیدا ہو خواہ اورام حارہ ایسے ہوں جنہوں نے سدہ پیدا کر کے حرارت عارض کی ہو اور یہ قسم زیادہ واقع ہوتی ہے خواہ مادہ سوداویہ اور سخت کی وجہس ے سدہ مذکورہ پڑا ہو خواہ اورام اعضائے قریبہ گردہ کے امعاوغیرہ سے جس وقت گردہ پر تنگی پیدا کر کے گردوں میں سدہ ڈال کر بہت حرارت مذکورہ ہوئی ہوں اور یہ جلا شیاءمذکورہ مثانہمیں بھی پتھری پیدا کرتی ہیں اگر چہ دونوں جگہ کی پتھری جداجدا اوصاف پر ہوتی ہے کہ جو پتھری گردہ میں ہوتی ہے وہ کس قدر رزم اور چھوٹی اور سرخی مائل ہوتی ہے اور مثانہ کی پتھری سخت اور بڑی زیادہ اوردھوئیں میں رکھی چیز کا سارنگ اور اکستری رنگ کی اور سپیدی مائل ہوتی ہے اگر چہ مثانہ میں پتھری کبھی متفتت یعنی پارہ پارہ خواہ ٹیڑھی لونگی بدخوارہ بھی پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ گردہ میں پتھری اس وقت بھی پیدا ہوتی ہے کہ ابھی پیشاب نہیں ہوا ہے پس وہ پتھری بول کے رسوب میں سے ہے جو گردہ میں مجتمع ہو رہا ہے اور مثانہ کی پتھری اکثر بعد جدا ہو جانے اور خارج ہونے پیشاب کے جو پیدا ہوتی ہے تو پیشاب سے متمیز ہوتی ہے یہ پتھری خون کے درد سے بنتی ہے کہ ہمراہ بول کے نہیں آتی اور بول سیجدا ہو کر پیچھے رہ جاتی ہے۔ یہ بھی ایک فرق ہے کہ اکثر گردہ کی پتھری اسی شخص کے بدن میں پیدا ہوتی ہے جو فربہ ہو اور مثانہ کی پتھری لاغر اور نحیف اندام کے بدن میں پیدا ہوتی ہے مشائخ کو سنگ گردہ کا مرض بہ نسبت سنگ مثانہ کے زیادہ ہوتا ہے اور صبیان اور جو لوگ قریب سن طفولیت میں ان کا حال برعکس حال مشائخ کے ہے کہ ان کو سنگ مثانہ بہ نسبت سنگ گردہ کے زیادہ عارض ہوتا ہے اور اکثر یہ الٹی کیفیت درمیان میں لغویت اور ابتداء بلوغ کے ہوتی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ قوت دافعہ صبیان کی زیادہ ہے اور سبان یعنی نوجوان کے افلاط رقیق زیادہ ہوتے ہیں۔ اسوجہ سیمادہ حصاۃ کا ان کے گردوں میں نفوذ کر جاتا ہے اکثر لڑکوں میں پتھری کے پیدا ہونے کا سبب یہی ہوتا ہے کہ پانی وغیرہ زیادہ پیتے ہیں اور متلائے معدہ پر حرکت زیادہ کرتے ہیں اور دودھ

زیادہ پیتے ہیں کہ ان کے مثانہ کے مجاری میں تنگی آ جاتی ہے اور مشائخ میں چونکہ ضعف ہضم ہوتا ہے اس وجہ سے تولد حصاۃ زیادہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے بقراط نے حکم کیا ہے کہ پتھری کا مشائخ ہرگز اچھا نہیں ہوتا اور زائل ہوتا اس کا محال ہے جس بول میں اختلاط اجزا کا زیادہ ہو وہ لائق تر ہے اس امر کے کہ اس سے پتھری پیدا ہو اور یہ بول وہی ہے کہ اگر تھوڑی دیر اسے بحال خود چھوڑ دیں نمک اس سے پیدا ہو جائے اس لئے کہ نمک کی پیدائش اسی مائیت اور رطوبت سے ہوتی ہے جس میں ارضیت زیادہ ہو اور حرارت اس کا احراق کردے۔ لڑکوں کے پیشاب میں نمک بہ نسبت بول مشائخ کے زیادہ ہوتا ہے اور اس زیادتی نمک کی یہ دلیل نہیں ہے کہ ارضیت ان کے پیشاب میں زیادہ ہے بلکہ وجہ یہ ہے کہ حرارت ان میں زیادہ ہے اور ارضیت جس قدر ان کے بول میں ہے احراق کا فعل زیادہ قبول کرتی ہے اور اس وجہ سے ان کا پیشاب باکدورت ہوتا ہے اس لئے کہ استعمال آب و طعام وغیرہ میں بدپرہیزی زیادہ کرتے ہیں اور بدن ان کے متخلخل ہونے میں لہذا زیادہ مقدار مائیت کی ان کے بدلے تحلل ہوتی ہے کلل خفی سے اور جگر کی طرف وہ رطوبات کھینچ کر پھر اعضائے بول تک پہنچتی ہیں جس وقت اعضائے بول میں حرارت ہو پھر اس وقت سبب فاعلی حصاۃ کا موجود ہی ہوگا خلاصہ یہ ہے کہ بوست طبع بول کو غلیظ کردیتے ہیں اور زیادہ پیشاب بھی آتا ہے جس شخص کے بول میں رسوب ولی برآمد ہو اس کے اعضائے بول میں پتھری نہ پیدا ہوگی اس لئے کہ مادہ حصاۃ کا مجتمع نہیں پاتا بلکہ براہ بول دفع ہوتا رہتا ہے اور شائد کہ یہ مادہ رملی جو براہ بول خارج ہوتا ہے زیادہ نہیں ہوتا اس لئے کہ اگر یہ مادہ زیادہ ہوتا پہلے تو اس سے ایک بڑی پتھری پیدا ہوتی جو سخت ہوتا اور شائد اگر زیادہ بھی ہو تو نرم زیادہ ہے کہ تفتیت اور ریزہ ریزہ ہونے کو زیادہ قبول کرتا ہے ورنہ اگر قابل تفتیت باوجود کثرت مقدار کے نہ ہوتا تو ہمراہ پیشاب کے زیادہ کیوں برآمد ہوا کرتا جب مادہ کی یہ صورت بیان ہو چکی اب معلوم ہو گیا کہ مادہ کسی سبب ذاتی سے

اور نہ بسبب شدت حرارت کے غیر قابل تحقیت کے ہوتا ہے بلکہ عدم تحقیت کے سبب وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا ہے اور اسی طرح مادہ کا براہ بول دفع ہونا واقعہ کیقوی ہونے پر دلیل ہوتا ہے اور یہ حکما کثری ہو ضروری نہیں ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لڑکیاں اور عورتیں خاص کر مرض سنگ مثانہ میں مبتلا نہیں ہوتی ہیں اس لئے کہ مجری ان کے مثانہ کا بطرف خارج کے کوتاہ ہے اور زیادہ وسیع ہے اور پیچیدگی اسمیں بہت کم ہے اور چھوٹی مقدار ہونے کی وجہ سے بسہولت اندفاع فضول جیسا کہ اس مجری سے ہوتا ہے بڑی اور طولائی مجری سے ایسی سہولت نہیں ممکن ہے بعض بیماروں کو پتھری کے پیدا ہونے کا دورہ بھی ہوا کرتا ہے اور تواتب اس کے مقرر ہوتے ہیں اور اس کا بھی نوبہ ہوتا ہے کہ ایک دن ان کی پتھری پیشاب کی راہ سے نکل جاتی ہے۔ جس وقت پتھری پڑگئی اور برآمد ہونے کا زمانہ قریب آ پہنچا اس وقت ان لوگوں کے ایک درد ایسا اٹھتا ہے جیسے قولنج کیب بیماروں کے درد ہوتا ہے۔ میعاد اس دورہ کی مختلف ہے کسی کو مہینہ بھر کے بعد کسی کو ششماہی میں ایک مرتبہ جو شخص خوگرفتہ بڑی پتھری کے درد کی برداشت کا ہو جائے پھر اسے اور اقسام کے درد جو مثانہ کے ہیں ان کی برداشت آسان ہو جائے گی اور اس مرض کے بکثرت دورات پڑنے سے یہ بھی ثابت ہوگا کہ اس کا مثانہ ورم پڑنے کے قابل بسروت نہیں ہے۔ جب تو ایسے درد سخت میں متورم نہلا اور نہ پائیدار یعنی دیرپا درد سے ورم اس میں نہیں آیا اور یہ بھی ثابت ہوگا کہ مثانہ کسی اور درد لازمی پیدا ہونے کے قابل ہے کس لئے اکہ اس مثانہ نے بڑی پتھری کے درد کا تحلل کرلیا اس لئے کہ یہ دونوں لینے درد شدید پتھری کا اور خود پتھری ایسی چیزیں تھیں اگر جدا جدا ہر ایک عارض ہوتب بھی دوسری بدن میں ورم مثانہ ضرور پیدا کردے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سنگ گردہ اور سنگ مثانہ ہر ایک جدا جدا چند علامات کے مورث ہوتے ہیں علامات سنگ گردہ اول تو اس کی علامت بول میں ہوتی ہے اور وہ علامت یہ ہے کہ جس وقت پہلے پہل پیشاب غلیظ ہو کر پھر رفتہ رفتہ رقیق ہونے

محتبس ہو گئی ہو اسی کی وجہ سے درد اوٹھ کھڑا ہو گیا۔ امتلائے طعام بھی زیادہ مہیج اوجاع ہے یعنی اس کی وجہ بھی درد کی زیادتی اکثر ہوتی ہے خصوصاً جس وقت کہ طعام معدہ وغیرہ سے اوتر کر امعا میں پہنچے اور امعا سے بھی گزر کر آگے بڑھے پھر جس وقت خلو معدہ ہو اور فضول غذا کے امعا سے دفع ہو جائیں اس وقت ایسے اقسام کے درد میں سکون پیدا ہوتا ہے پتھری کی حرکت کرنے کے علامات یہ ہیں کہ درد میں گرانی اور شدید ہوتا اور ردکا اور درد کا اوترنا نہیگاہ سے کش ران تک اور حالب تک اب اس وقت کوئی رتج بھی اڑی ہے اور جب درد پھر جائے تو پتھری پوری مثانہ میں آ چکی ہو گی معالجات ہم اس جگہ وہی معالجات لکھیں گے جو خاص گردہ کی پتھری کے ہیں اور مشترک معالجات سنگ گردہ اور مثانہ کو بھی ذکر کریں گے اور بعد اس کے پھر مثانہ کی پتھری کے واسطے ایک باب جداگانہ تجویز کریں گے اور وہاں خاص خاص علاجات سنگ مثانہ بیان کریں گے اغراض کو اطباء پتھری کے علاج خیال کرتے ہیں وہ اتنے ہیں کہ مادہ پتھری کا قطع کر دیا جائے اور تولد حصاۃ کو قطع کر دیں اور جس قدر پیدا ہو چکی ہے اس کے جرم کی اصلاح کر کے پھر اس کو پارہ پارہ کر دیں اور جس جگہ پتھری جمی ہوئی ہے وہاں سے اس کو ہلا کر اس کو جدا کر کے باہر نکال دیں ایسے ادویات جن کا فعل یہی ہے جو ابھی مذکور ہوا اور اس تدبیر سے تلطیف بھی کریں اور ترطیب کی حاجت ہے یہ اغراض جب ہی پورے ہوں گے کہ ادویہ مدرہ کا استعمال بھی کریں اور خارج سے مقویات کا استعمال کریں پھر اس کے بعد تسکین درد کی ضرورت ہے اور اصلاح قرحہ وغیرہ کی بھی ضرورت ہے جو بعد پتھری کے برآمد ہونے کے پیدا ہوتا ہے بعض اطبا پتھری کے نکالنے پر چاک کرنے کی بھی جرات کرتے ہیں اس طرح کہ خاصرہ یعنی پیٹھ کے بیچ سے کواہ پشت کے کسی اور مقام سے چاک کر کے نکال لیتے ہیں مگر اس تدبیر میں خطرہ عظیم ہے اور وہی شخص اس کا مرتکب ہو گا جس کو عقل نہ ہو پتھری کے مادہ کا قطع کرنا اس کا اہتمام اس طرح ہو سکتا ہے کہ پہلے استفراغ مادہ حصاۃ کیا جائے سہل

دینے سے قے کرانے سے بعد ازاں پرہیز کرائیں ایسی چیزوں سے جو غذا کے غلیظ اور کدورت آمیز پائی ہوں اور جس شے کے کھانے کو دی جائے اس کی تعدیل کر لی جائے اور معدہ کی تقویت اور جودت ہضم کی تدبیر اور ریاضت معتدلہ بروقت کریں گی کے اور کمر بستہ کی حالت میں اچھی طرح مالش کریں اور تلمیین طبعیت ہمیشہ کرتے رہیں تا کہ اخلاط غلیظ بطرف ثفل کے مائل ہو کر خارج ہوتے ہیں اور کسی قسم کا ثقل مزاحم یعنی زحمت دہندہ گردہ کو نہ ہو اور نہ کوئی سدہ گردہ کو زحمت پہنچائے اور ہمیشہ کرانا بھی مثانہ کو ایسے فضول سے دھوڈالا کرتا ہے اگر بزور مدرہ سے اورار کرتے رہیں۔ آب نخود اور آب خریق اور آب ترب اور خود مولی بھی اس کے واسطے نافع ہے خصوصاً پتلی ہولیاں تازہ جب مریض کو چند روز مدرات خفیفہ دے چکے ہوں پھر ایک روز مدتوی کا بھی استعمال کریں۔ لڑکوں کے واسطے شراب رقیق جس میں تھوڑا سا پانی ملا کر پلائے پتھری کے پیدا ہونے کے منع کرتا ہے کبھی یہ لوگ حقنہ ہائے معتدل سے بھی ملتفع ہوتے ہیں اس لئے کہ ایسے حقنہ سے اخراج ثقل بھی ہو جاتا ہے اور طبعیت بھی ملین ہو جاتی ہے اکثر انہیں حقنہ میں ایسے ادویہ بھی ملا دیتے ہیں جو پتھری کے خاص ادویہ ہیں پس قوت ان داؤں کی بہت قریب مقام سے پتھری تک پہنچ جاتی ہے منجملہ موافع تولد حصاۃ کے یہ ہے کہ کھانا کھا کر قے کر ڈالے اور بکثرت اس کی عادت ڈالے اس لئے کہ یہ تدبیر قے کرنے اور اس راہ کو پاک کر دیتی ہے حمام اور آبزن بھی اکثر سبب موصل پتھری کے ازلاق یعنی پھلنے کا ہوتا ہے اور اکثر مواد حصاۃ کو بطرف ظاہر بدن کے جذب کراتا ہے اور گردہ کی طرف ان مواد کو ہٹا دیتا ہے اور اگر حمام اور آبزن کا استعمال زیادہ کیا جائے قوت میں ارفا پیدا کرتا ہے اور گردہ کو ضعیف کر دیتا ہے۔ اس طرح اگر خلاف وقت حاجت کے اس کا استعمال قلیل بھی ہو تب بھی ضرر پیدا کرتا ہے یعنی اگر غیر وقت حاجت تلیین اور تسکین درد کی اس کا استعمال کریں اس وقت گردہ کو مائل اور آمادہ کرتا ہے ان مواد کا جو بطرف گردہ کے ریزش کر رہی ہیں

جن میں ایک قسم کی تقتیت ہے کواہ ایک قسم کا تشبث اور درنگ کی قوت ہے واسطے حرکت کرنے دوسری ادویہ کے یعنی یہ ادویہ جو بطور معین شریک کی جاتی ہیں ان کی وجہ سے ادویہ حصاۃ کا قیام اور درنگ دیر تک مثانہ خواہ گردہ میں ہوتا ہے اور گل ادویہ حصاۃ کا بوجہ دیر تک ٹھہرنے کے خوب ہو جاتا ہے یہ وہ ادویہ ہیں جو بوجہ وسومت کے اور لزوجت کے سریع النفوذ نہیں ہیں اور باوجود دیکھ خود یہ ادویہ سریع النفوذ نہیں مگر قوت نفیتت کی ان میں پوری ہے جیسے بسفائج کا گوند بعض ادویہ سریع النفوذ خود بھی ہیں اور دیگر ادویہ کی تنفید بھی کردیتی ہیں جیسے لفل وغیرہ۔ بعض ادویہ ایسی ہیں جو عضو گردہ خواہ مثانہ کی تقویت کرتی ہیں جس وقت کہ مختلف ادویہ کی تاثیرات اس عضو میں ہوں اور مختلف اقسام کی حرکت اسی عضو کو پہنچے اور یہ ادویہ فادزہریہ ہیں جیسے سنبل اور سلیخہ وغیرہ ۔بعض ادویہ ایسی ہیں جس میں قبض لطیف کی قوت ہے جیسے ربوب فاکہہ کی قوت عضو کی حفاظت کرتی ہیں۔ پیشتر ان ادویہ میں ایسی دوائیں ملائی جاتی ہیں جو مسکن اوجاع بالخاصہ ہوں یا بسبب تخدیر کے درد میں سکون پیدا کریں جس وقت ہم ادویہ حصاۃ کو ایسی دواؤں سے مرکب کریں جن کے یہ خواص اور فوائد بیان ہوئے اس وقت طبیعت بدنی ان میں تصرف کرے طبیعت کے تصرف سے جو دوائیں پتھری کی خاص ہیں ان کا اثر پتھری میں پہنچائے گی اور جو ادویہ بطور بدرقہ کے شریک کی گئی ہیں ان کو یہاں تک معطل اور بے اثر رکھے گی جب تک پتھری کی خاص ادویہ اس میں اثر کرلیں جب اس کا اثر پتھری میں ہو چکے گا اس وقت ادویہ۔۔۔۔ سے فعل اورار بلکہ یہ فعل کہ پتھری کے ادویہ کا اثر بطرف پتھری کے خوب پہنچا تا حاصل ہوگا اور اب ادویہ مرطبہ ملینہ کا استعمال ہوگا تاکہ وہ آئے حصاۃ کو ٹھہرائے اور اس کو ورنگ کرنے دے تاکہ وہ دوا اپنا فعل پورا کرے اور جو ادویہ کہ منفذہ ہیں خواہ ادویہ ان کا فعل اتنی دیر تک نہ ہوئے جتنے زمانہ تک ان کا یعنی ادویہ حصویہ کا فعل پورا ہونا ضرور ہے اور بوجہ استعمال دیگر ادویہ بدرقہ کی ان کے اثر کو طبیعت نے روک رادویہ حصویہ کو معطل کردیا تھا اور چونکہ اس سے

پہلے انہیں ادویہ منقدہ کو اس واسطے استعمال کیا تھا کہ ادویہ حصوبہ کو پتھری میں عمل کرنے پر کام میں لا کے قبل ازاں کے یہ ادویہ طبیعت بدنی سے اسقدر منضحل ہوں کہ جس قوت سے اثر پتھری میں کرتی ہیں اس میں دہن اور سستی آ جائے اور پھر ادویہ مفتتہ اور مزعجہ یعنی حرکت درست دینے والی کا استعمال کیا گیا ہے اور ان ادویہ مفتتہ نے اپنا فعل کیا ہے لہذا ادویہ مرتبہ اپنے فعل سے معطل ہو جائے گی اور ادویہ مدرہ کو طبعیت عمل کرنے دے گی جس وقت درد کی شدت ہو ادویہ مخدرہ کا استعمال بنابر اوسی قانون مذکور کے کرنا چاہئے جو ترتیب ادویہ کے بیان میں پہچایا گیا ہے اکثر حاجت دوا نے واحد میں جو مضرد ہو بہت سے ایسے ہی خصال کی حاجت ہوتی ہے اب اب ہم ادویہ مفتتہ حصاۃ کو شمار کریں اور ان ادویہ کو لکھیں جو پتھری کو خارج کر دیتی ہیں اور یہ ادویہ جیسے قسط کی جڑ خواہ علیق یعنی قوت سر گل کی جڑ اور مقل اور بیخ رطبہ پوست بیخ و بخشت تحو دسیاہ خصوصاً آب نخود سیاہ تخم خطمی اور خطمی کا پھل ثمرہ فراسیاہ صمغ زعرور یعنی آلوچہ کے درخت کا گوند اور خود آلوچہ میں بھی یہی قوت ہے جن کے لینے گوکھرو کی جڑ بھی اس کے لئے عمدہ ہے مہندی کی جڑ اور خطل اور عنصل اور خل عنصل اور سکنجبین عنصلی اور کرفن جبلی اور فودنج اور افتین سلیخہ جن کی کھیرے کی جڑ عمود لبعان حب بلسان روغن بلسان اور بلسان کی جڑ زیادہ قوی ہے تخم خیار وشنی اور حرشف اور حرشف کی جڑ کا پانی اور سفولوقندریون پرسیاہ شان لوزن دو درہم کے آب ترب کے ہمراہ اور کرفن اور نیل کی جڑ تخم شادنج عصی الراعی خصوصاً اس کی قسم رومی اور نکون بری اور ۔۔۔ کی جڑ اور اسی جڑ کا پانی اور کمافیطوس اور جعدہ اور بیخ ہلیون اور تخم سعد مصری پوست بیخ غار تخم ترب اور اسقولو اور یون اطراف فاشرا اب بری ایضاً بورہ ارمنی پانچ درہم شہد ملا کر ہمراہ آب ترک کے پلائیں تین روز برابر۔ ایضاً سوطر ایک مثقال نیم گرم پانی کے ہمراہ اور بعض اطبائے ذکر کیا ہے کہ متر وانہ سیاہ مرچ کے خوب باریک پیس کر اس کے سات قرص بنائیں اور ہر روز ایک قرص کھلایا جائے تو پتھری پیشاب

کی راہ گر جائے گی پستہ میں قوت ایسی ہے کہ پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے گردہ کی پتھری کے واسطے قوی ادویہ حجر یہودی اور شلکطر اشج اور رکمافیطوس اور مطلق پتھری کے واسطے لینے گردہ اور مثانہ وغیرہ سب کے واسطے خاکستر کثروم اور روغن عقرب ہے اور اس روغن کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ روغن زیتون کو دھوپ میں رکھیں اور بچھو اس میں ڈال دیں یہ روغن بطور طلا کے بھی مستعمل ہوتا ہے اور پچکاری کے ذریعہ سے بھی مستعمل ہوتا ہے مثانہ کی پتھری میں بچھو کی راکھ بنانے کی عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ایک موٹے شیشہ کو گل حکمت کر کے اس میں بچھو بھریں اور اس کو تنور کے اندر رکھیں رات بھر خواہ کچھ کم زمانہ کا اور جلانے میں زیادہ مبالغہ نہ کریں اور صبح کو اس شیشہ کو نکال لیں شیشہ کا برتن مٹی کے ظرف سے بہتر ہے اس لئے کہ مٹی کے برتن میں قوت اور ۔۔۔۔۔وغیرہ کی جذب ہو جاتی ہے اور شیشہ کے برتن میں جذب نہیں ہوتی خرگوش کی راکھ بھی جو اس طرح بنائی جائے مفید ہے اور قوی ہے اور مقدار شربت اس سے دو درہم ہے پانی اس راکھ کا جو نمکین ہوتا ہے اس میں قوت حل کی زیادہ ہے یعنی پتھری کو پانی کر دیتا ہے وہ مکھیاں خواہ بھنگے اور ڈالس جورات کو اڑتے پھرتی ہیں اگر ان کے سر کو اور اطراف یعنی پر وغیرہ کو دور کر کے تانبے کے برتن میں رکھ کر دھوپ میں خشک کریں یہ بھی قوی الاثر ہے۔ ایضاً شیشہ خوب پسا ہوا اور خراطین سوکھائے ہوئے شیشہ کی راکھ کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ لوہے کے چمچے پر جو مثل چھلنی کے سوراخ دار ہو گرم کریں اور اسی چمچہ کو مع گرم شدہ کے آب باقلا میں کھجائیں کہ جس قدر آبگینہ خاکستر ہوتا جائے گا اسی پانی میں چھوٹ کر رہ جائے گا پھر جب سب الگ ہو جائے اسی پانی میں اس کے ریزے جس قدر فراہم ہوئے ہوں نکال کر خوب باریک پیسیں کبھی یہ خاکستر آبگینہ ایک مثقال ہمراہ بارہ مثقال آب گرم کے پلائی جاتی ہے اور بہت یہ ہے کہ شیشہ سفید او صاف ہو منجملہ قوی ادویہ کے دہ پتھر ہے جو اسفنج میں پایا جاتا ہے ایضاً بکری کا خون جو خشک کیا جائے اور بہتر یہ طریقہ ہے کہ جس وقت ابتدائے تکون

پتھری کا ہو اس وقت ایک کورا برتن مٹی کا لے کر پانی سے اسے دھو ڈالیں اور اس قدر اس کے دھونے میں مبالغہ کریں کہ جس قدر اس میں راکھ وغیرہ کے اجزاء کی آمیزش ہے۔۔۔۔۔ہو وہ سب دور ہو جائے اور اگر یہ برتن مثل دیگ کے ہو تو افضل ہے بعد اس کے ایسی بکری کو ذبح کریں جس کا سن چار سال کا ہو اسی دیگ پر اور پہلی مرتبہ جو خون ذبح کرنے سے برآمد ہوتا ہے اور آخر میں جو خون نکلتا ہے اسے یہ جانے دیں اور بیچ کے دہلہ میں جو خون آئے اسی کو فقط لے لیں اور اتنی دیر توقف کریں کہ وہ خون جم کر بستہ ہو جائے پھر اس جمے ہوئے خون کو ریزہ ریزہ کاٹ ڈالیں اور اس کی ٹکیاں بنالیں اور کسی جالی پر خواہ اور صاف کپڑے پر رکھ کر دھوپ میں اس کو پھیلا دیں اور غبار وغیرہ سے اس کو بچائیں مثلاً کوئی ریشمی کپڑا باریک اوپر سے ڈھانپ کر جب خوب خشک ہو جائے پھر ایسی جگہ رکھیں کہ تری اور نمی نہ پہنچنے پائے اور بحفاظت رکھا رہے جب اس خون کا کھلانا منظور ہو بقدر ایک ملعقہ کے ہمراہ کسی شربت شیریں کے ایسے وقت استعمال کریں جب درد میں سکون ہو خواہ ہمراہ آب کرمن کوہی کے کہ اس کا فائدہ عجیب نظر آئے گا۔ منجملہ قوی ادویہ کے خاکستر بیضہ کے چھلکے بھی وہ چھلکہ جو بچہ برامد ہونے کے بعد باقی رہ جاتا ہے منجملہ انہیں قوی دواؤں کے جو زیادہ قوی ہے اور سب اور یہ مذکورہ بالا سے افضل ہے وہ عصفور جس کا نام یونانی زبان میں اطراغولید وطوس ہے اور یہ کنجشک جو اقسام عصافیر سے چھوٹی ہوتی ہے سوائے عصفوروں کی کے اور اس چڑیا کے بدن کا رنگ دمریان خاکستری اور زرد اور سبز کے ہے اور اس کے دونوں بازوؤں پر سنہری پر اور تمام بدن میں سفید سپید چتیاں سی ہوتی ہیں اکثر جاڑوں کی نصل میں دکھائی دیتا ہے اور شورہ زار زمین پر خواہ دیواردن پر اترتا ہے اوڑتا ہے اوڑتا بہت ہی کم ہے اور گرتا ہے اور اکڑتا تنتا رہتا ہے اور ہر وقت اپنی دم اوٹھایا کرتا ہے مترجم ان اوصاف سے کہتے ہیں متن یہ چڑیا کچی بجنسہ کھلائی جاتی ہے اور کچا ہی اس کا کھانا افضل ہے اور پختہ کر کے اور بھون کر اور نمک سود کر کے خواہ قدید کی طرح بھی

کھلائی جاتی ہے کبھی مسلم اس کو تنور میں مع بال و پر کے اس قدر جلاتے ہیں کہ احراق اور شورش آگ کی زیادہ غالب آ کر اس کی قوت کو معطل اور بیکار نہ کرے اور یہ جلانا اس کا کسی شیشہ کے ظرف میں اسی طریقہ سے ہوتا ہے جس طرح بچھو کے جلانے کا بیان کیا گیا بیشتر کسی کوزہ میں خواہ ایسے برتن میں جو اسی کے جثہ کے برابر ہو رکھکر اور اس برتن کا منہ بند کر کے جلاتے ہیں جب آنچ حد تو بہ کو پہنچ جائے اور احراق کے درجہ میں آ جائے پاس اسے برتن سے نکال کر پھر اس کی مقدار بریان شدہ میں نمک ملاتے ہیں اور گرم مصالحہ میں طفل اور سازج وغیرہ لگا کر مدبر کرتے ہیں اور پسی ہوئی مقدار اس کی بھنی ہوئی ہو خواہ سوختہ ہمراہ شراب صافی خواہ شہد یا ماء العسل کے یا ہمراہ خندریقوں یعنی شراب کہنہ کے پلاتے ہیں اور اسی طرح ہر واحد ان ادویہ مذکورہ کا بھی استعمال کرنا چاہئے بعض اطبا نے خیال کیا ہے کہ یہ عصفور وہی ہے جس کا نام عصفور اشوک ہے (اور اس کو صفراغون بھی کہتے ہیں) اور یہ قول صحیح نہیں ہے اسی مقام پر ایک اور چڑیا ہے جس کو صفراغون فرنگی زبان میں کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ یہ وہی چڑیا ہے دوسری ہے ان لوگوں نے کہا ہے جس وقت یہ چڑیا خشک کر کے تھوڑی پلائی جائے پتھری کو نکال دیتی ہے کسی جگہ کی پتھری کیوں نہ ہو گردہ کی ہو خواہ مثانہ کی ایک قوم نے بیان کیا ہے کہ پتھری اگر کسی کو پلائی جائے کو دپتھری کو نکال دیتی ہے ایضاً پنجال کبوتر اور مرغی کی بیٹ کے پلانے سے بھی پتھری نکالی جاتی ہے جنہیں اور کندی نے کہا ہے کہ جس وقت پتھری بقدر دو درہم کے بڑی پتھری کے واسطے اور چھوٹی پتھری کے واسطے بقدر نصف درہم کے ہموزن لے کر طبرزد کے ہمراہ استعمال کریں ہر ایک قسم کی پتھری کو خارج کر دے۔ کبھی ہمراہ اس کے غلفل اور نمک میں ملاتے ہیں خصوصاً طبیخ مکلطر اشیع کا بدرقہ تجویز کر کے ایضاً حفا لینے گبر دلا کو سوکھا کر پتھری کے اخراج میں قوی تجویز کیا ہو بعض لوگوں کا یہ بھی قول ہے کہ اک ذکر کے نیچے ماہی کے کاٹنے سے کھجلانے سے بھی پتھری خارج ہو جاتی ہے مگر مجھے اس کی تحقیق براہ تجربہ

نہیں ہے وج ادویہ کہ ان دواؤں میں پائی جاتی ہیں اس غرض سے کہ ان کے نفوذ کی قوت بڑھ جائے وہ یہ ہیں جیسے قلفل اور فودنج دارچینی اور ان ادویہ کو ہمراہ ادویہ مذکورہ بالا کے تقویت امداد کی خاصیت ہے پتھر کے ہلا دینے پر اور لیکن وہ ادویہ جو ان میں بطور بدرقہ کے شامل کی جاتی ہیں تاکہ اور قوی کر کے فضول غلیظہ کو خارج کر دیں وہ ہر قسم بزور مشہورہ خصوصاً علیہ اور دوقو اور موتو اور اسارون اور وج اور نانخواہ اور کاٹم اور دونوں قسم کے سپسان اور شالبوش اور تخم فنجنکشت اور اذخر اور فرومانا اور اکثر بعض اطبا نے براہ جسارت اور دلیری کے ذراریح کا بھی استعمال کیا ہے یہ سب ادویہ کا ان کہ بشدت اور ارجھی کرتی ہیں مگر پتھری میں اثر کرنے کی قوت نہیں معدوم نہس ہے یعنی پتھری کو بھی خارج کر دیتی ہیں جو ادویہ ایسی ہیں کہ ان کی شرکت اس غرض سے ہے کہ تھوڑی تھوڑی بائع ہوں تولید حصاۃ کو جیسے صموغ اور اکثر ان ادویہ میں بداتہ قوت ایسی بھی ہے جو پتھری میں کوئی فعل مناسب کریں جیسے بفانج کا گوند اور جوز کا گوند میسکن دردیہ ادویہ ہیں جیسے تخم کنان اور لعاب اس کا اور جیسے جلونہ اور بندق اسی کو کہتے ہیں تخم خطمی اور اس میں ترشیب بھی ہے۔ ادویہ حصویہ جو موافق جرم گردہ ہیں اور مخدرات وہی ہیں جس کو اوپر شناخت کر چکے ہیں ادویہ مقویہ جیسے جھن اور زرنباد اور سوسن بابس اور تخم فنجکشت ایضاً درد اور گلنار اور اذخر اور صندل ادویہ مرکبہ جیسے متردوبعلوس کہ یہ قوی ہے اور اس کو فضیلت ہے سنگ گردہ کے مرض میں اور جیسے سنجرنیا اور جیسے معجون عقارب جو سب سے مشہور نسخہ ہے گردہ اور مثانہ دونوں کی پتھری کے واسطے ایضاً جو دوا کہ بکری ے خون سے بنائی جاتی ہے اور یہ دوا بھی عجیب ہے اور جیسے یہ دوا قوی جس کا ہم نے تجربہ کیا ہے خاکستر آبگینیہ اور خاکستر عقارب اور خاکستر بیخ کراث نبطی اور خاکستر خرگوش اور اسفنج کی پتھری اور بکری کا خون خشک کیا ہوا اور پیا ہوا اور خاکستر پوست بیضہ جو بچہ کے پیدا ہونے کے بعد جدا ہوتا ہے اور حجر الیہو د اور صمغ جوزا اور وج تر کی سب اجزا ہموزن لے کر فطراسالیون اور دونوں اور مشکطر اشمیع اور

کہ بعض قسم کے تیز پانی جن سے جلد میں قرحہ پڑتا ہے جس وقت ان میں بعض قسم ادویہ حسویہ خواہ ایسے ادویہ جو ان کی تیزی کی صیانت اور حفاظت کرکے جلد کے قرحہ کو روکیں ملائے جائیں اور کپڑا ڈبو کر مقام حصاۃ پر اس پھاہے کو رکھیں پتھری کو پانی کر دیتی ہے ہم نے بعض ایسی چیزوں کو تجربہ کیا ہے پتھری کے اوکھڑ جانے پر آمادہ ہونے کی تدبیر اور جدا ہو کر بآسانی دفع ہونے کا طریقہ اور سہولت پھل کی برآمد ہونے کی تدبیر بذریعہ دوا کے یہ ہے کہ ادہان اور روغنوں کو جو سرخی ہیں بطور مروخات کے استعما کریں اس طرح نطولات اور ضمادات اور قیروطی اور حمامات کا استعمال کیا جائے اور آبزن اس قدر کہ ارخا اور ڈھیلا پن پیدا نہ کرے اور بافراط قوت کو سست نہ کردے کہ قوت واقعہ بھی تصفیف ہو جائے اور پیشتر افراط میں ایسی تدبیر کے ایک مادہ بطرف عضو ماؤف کے سیلان کرکے پہنچتا ہے پس بعد اس تدبیر معتدل کے وہ دوا جو پتھری کی اوکھڑنے والی اشیاء استعمال کی جائے تاکہ بسہولت اوکھڑ کر نکل جائے واجب ہے کہ مرغیات کے ہمراہ مقویات کا بھی اضافہ کریں بنابر قانون معلوم کے خصاصاً جس دوائی تقویت مخالف اثر غرض مطلوب یعنی تحلیل کے نہ ہو یہ روغن جیسے روغن سوسن اور روغن سنبل اور روغن حنا اور جرم ان ادویہ کے بھی ایسی ہی مفید ہیں روشن چہروں بہت سے فوائد کا جامع ہے بعد اس کے پھر باسنواری میں جسم اور کمر او رپیڑو کی بندش کریں تاکہ مجاری اوپر سے کشادہ ہو جائیں خواہ ہاتھ سے مالش کریں بعد ازاں دوائے مفت کا استعمال کرائیں اور اگر یہ دوا پلا چکے ہوں اس وقت مدرات دینے چاہیں بعد دوائے مفتت کے کچھ خوف نہیں ہو ہو گا اگر املناس ہمراہ روغن بادام کے پلایا جائے خواہ کوئی اور عصارہ بالزوجت مدرات کے عصاروں سے جنہیں لزوجیت بھی اور ادلاق بھی ہے ہمراہ روغن بادام کے منجملان ادویہ کے جو بعد ارخا کے نافع ہوں خواہ جس وقت کہ ارخا سے استغنا خود بخود یا بعد تدبیر کے ہو اس وقت نافع ہوں اور یہ استغنا اس طرح معلوم ہوتی ہے کہ پتھری معلق اور متحرک علوم ہونے لگے بہرحال ایسی تکمید آبزن وغیرہ کے

ٹکڑے جو پانی اور زیت میں ڈبوئے گئے ہوں خواہ بھوسی کے ذریعہ سے تکمید کریں اور ضمادات مسخنہ بھی مفید ہوں گے اور مروخات روغنہائے گرم سے جیسے روغن سداب خواہ روغن زیتوں اور چند پیدستر اور حاجت ہے اس بات کی کہ سخونت ضمادات کی حفاظت کی جائے پھر اگر اس سے زیادہ حاجت ہو خالی سینگی رکھنی چاہیں پتھری کے نیچے اور جس جگہ زرد ہوتا ہوتا کہ پتھری کو جذب کرلیں پھر اس مقام سے اتر کر نیچے سینگی کا استعمال ہو اور موضع اول سے دوسری مقام وضع محاجم کو انصاف ہو اسی طرح بتدریج دونوں گردوں کے مقام سے اترتی ہوئی دونوں حالب یعنی ناف کے گرد دونوں جانب پیڑو کے سروں پر پہنچ جائیں جب مثانہ تک اتر آئیں درد ٹھہر جائے اکثر ریاستت اور حرکت اور چوپایہ جانوروں کی سواری جو تیز رو ہوں کافی ہو جاتی ہے اسی طرح زینہ سے اترتا خصوصاً اگر پہلے مروخات کا استعمال ہو چکا ہو جس وقت شانہ کے مجرائے قضیب تک اتر آتے ہیں اکثر درد پیدا ہوتا ہے اس وقت لازم ہے کہ وہی تدبیر کریں جو اس مقام خاص کی تدبیر ہے اور آگے چل کر ہم بیان کریں گے درد کی تدبیر ہے اور آگے چل کر ہم بیان کریں گے درد کی تدبیر جس وقت کہ ہیجان اور شدت درد کی ہو خصوصاً کہ مثانہ کا درد جس وقت پتھری پتھری بڑی ہو خواہ بسبب تو کون کے جو پتھری میں ہوں اور عضو معلوم میں گڑتی ہوں خواہ کوئی ٹکڑا پتھری کا ایسا جدا ہو گیا ہو کہ اس سے رگڑ وغیرہ پیدا ہو کر درد کی زیادتی ہوتی ہو خواہ ان کہ خشونت سے پتھری کے سح اور خراش دپیدا ہوا ہو اس وجہ سے درد زیادہ ہوتا ہے بہر حال ان جملہ اقسام کا درد کبھی تو حمام اور آبزن سے ان میں سکون پیدا ہوتا ہے اور اگر بافراط ان دونوں کا استعما ہو بسبب ارخائے عضو کے زرد دوبارہ پلٹ آتا ہے اور یہ درد شدید ہوتا ہے جو ایک گھنٹہ کے بعد آزن وغیرہ کے عارض ہوتا ہے فطولات وہی بابونجیہ اور اکلیلیہ اور خطمی کے نطولات خواہ نخالہ یعنی سبوس گندم کے نافع ہیں اگر قبض ہو تو رائے صاحب یہ ہے کہ شیاف اور حقنہ کے ذریعہ سے اخراج ثقل کریں مگر مقدار محقنہ کی زیادہ نہ ورنہ

بوجہ انضغاط اور تنگی پیدا کرنے کے ایذا دہی کرے گا بلکہ شیاف مجھے زیادہ پسند ہے تلعین طبعیت سے تخفیف زیادہ ہوتی ہیاور تسکین درد میں پیدا ہوتی ہے مہل دینے کا اس وقت کوئی طریقہ درست نہیں ہواس لئے کہ الم زیادہ پیدا ہوتا ہے اور بسبب اثر نے مواد کے اعضا سے ایذا بڑھ جاتی ہے حقنہ میں اگر چربیان اور چکنی چیزیں اور ادویہ مرخیہ اور مدرہ ملائی جائیں دے سکتے ہیں کہ ایسے حقنہ سے فعل اسہال اور تلعین بھی پیدا ہوگی اور درد بھی جاتا رہے گا اور پتھری کے نکالنے پر معین بھی ہوگا اگر درد میں شدت ہو اور اسی طریقہ سے جب علاج کریں تسکین بھی ہوگئی ہو پھر جب ادویہ حصویہ کا اس کے بعد استعمال کریں ثوران مرض ہوتا ہے اس وقت تدبیر صائب یہ ہے کہ جن ادویہ میں تحریک قوی ہے ان کے استعمال سے پھر جائیں اور حقنہ ہائے لینہ کے استعمال پر مشغول ہوں اور مروخات قیروطی جو مرخی اور ملین اور مزلق ہو اسے استعمال کریں بیشتر ایسے وقت قے کرانے سے نفع ہوتا ہے اس لئے کہ قے کرنے سے وہ مواد پتھری سے مزاحمت کرنے اور دبانے سے کم ہو جاتے ہیں اور بیشتر یہ قے مضر بھی ہوتی ہے اس لئے کہ پتھری کو اوپر کی طرف جذب کرتی ہے اگر درد ایسا ہو کہ کس طرح نہ تھمتا ہو پس ضرور ہو کہ کوئی دوائے مخدر کھلائی جائے افضل تو یہ ہے کہ فلونیا کا استعمال کریں ایضاً دوا ءاللفاح اور وہ تریاق جو ابھی پرانا نہ ہوا ہو بلکہ ابھی کس قدر تازگی اس میں ہو اور قوت افیون کی اس میں باقی ہو یہ تریاق وجود کثیر سے نافع ہوتا ہے ایک نوادسگی تریانیت دوسرے اور تیسرے پتھری کو ریزہ ریزہ کر دینا چوتھے بوجہ تخدیر ے درد میں سکون پیدا کر دیتا ہے یہ وجود اس کے نفع کے ہیں اکثر ایذا رسانی میں اس ریح کو بھی حانت ہوتی ہے جو گردہ میں پتھری کو مزاحمت پہنچاتی ہے اور اس کی شناخت ریح گردہ کے علامات سے کی جاتی ہے یا وہ ریح میں درد پر ہوتی ہے جو اسعا میں مزاحم پتھری کی ہو رہی ہے اور اس کی شناخت علامات ریح امعا سے کی جاتی ہے ایسے وقت واجب ہے کہ کاسر ریاح ادویہ کا استعمال کریں جیسے سداب اور تخم سداب و تخم کرض

افیون اور نانخواہ اور کردیا شونیز ان سب کو یا تو مار العل کے ساتھ پلائیں یا ان کا ضماد تیار کریں یا قیروطی انہیں دواؤں نے کسی روغن کی شرکت سے بنائیں یا ان دواؤں کو حقنہ کے ذریعہ سے استعمال کریں اگر گردہ میں پتھری کسی ورم حار کے ہمراہ ہو پہلے ورم کا علاج کیا جائے اور اس ورم کے علاج میں وہی تدبیریں کافی ہیں جن کا بیان اوپر ہو چکا جواز قسم نطولات وضمادات اور قیروطیات مبردہ کے ایسے ہیں کہ اکثر ابواب میں مذکور ہو چکے ہیں اور ان چیزوں میں کس قدر سرکہ بھی چھڑک دیا جاتا ہے تا کہ بخوبی نفوذ کریں اسی طرح انہیں کے عصارات کے حقنہ کہ روغن بھی ملا کر تیار کئے جاتے ہیں اگر فصد کی حاجت ہو کرنی چاہئے اگر ورم صلب سوداوی کے سبب سے پتھری پیدا ہوئی ہو اس کا علاج لعاب ہائے گرم پانی ملا کر تیار کئے جاتے ہیں اگر فصد کی حاجت ہو کرنی چاہئے اگر ورم صلب سوداوی کے سبب سے پتھری پیدا ہوی ہو اس کا علاج لعاب ہائے گرم سے کرنا چاہئے جیسے لعاب تخم کتان وحلبہ وخطمی تخم کنوچہ ان سب میں ایسی چیز بھی شریک کی جائے کہ تبرید کرے اس طرح بابونہ نانخونہ گوکھر وشیت یہ دوائیں پلائی بھی جاتی ہیں اور حقنہ بھی ان کا استعمال ہوتا ہے اور طلا کے طور پر بھی جس وقت طلا کے ذریعہ سے استعمال کی جائیں واجب ہے کہ اس میں مانناسکینج اشق معیہ بخند بیدستر اور مثل کنوچہ کے بھی داخل کی جائے۔ ادہان حارہ بھی کس قدر تقویت کی رعایت کر کے مستعمل ہوتے ہیں مراہم میں سے مرہم داخلیون اور مرہم شحوم وغیرہ اگر نفخ پیدا ہو اس وقت اورار کرنا چاہئے غذا اصحاب حصاۃ کے مخالف اور لوگوں کے غذا کے ہو ان کے واسطے گوشت اقسام کنجشک کرے بھنے ہوئے جو خاکستری رنگ کی چڑیاں ہوتی ہیں اور کنجشک خانگی کے گوشت مناسب ہیں چوزہ اگر پکاتے پکاتے خوب مہرا ہو جائے وہ بھی مضر نہیں ہوتا ہے اسی طرح جو گوشت کہ لطیف ہے سرطان بریان کا گوشت بھی ان کو مفید ہوتا ہے واجب ہو کہ طعام میں حریف اور لمیون داخل کی جائے۔ آب نخود ہمراہ زیت اور روغن قرلم کے بھی ان کی غذا میں پڑتا ہے۔

انیسواں فن احوال مثانہ اور بول میں:

اور یہ فن دو مقالوں پر شامل ہے پہلا مقالہ احوال مثانہ کے بیان میں تشریح جس طرح خالق تعالی نے ثقل براز کے لئے ایک ظرف ایسا پیدا کیا کہ تمام مقدار براز کو وہ اپنے میں بھر لیتا ہے تاان کہ براز جمع ہو کر سب کا سب ایک ہی دفع نکل جاتا ہے اور اس وحت ظرف کی وجہ سے بروز کار رفتہ رفتہ پہنچتا اور وقتاً فوقتاً دفع ہونے کی زحمت سے استغنا ہوتی ہے چنانچہ اس کو اوپر بیان کر چکے ہیں اس طرح تدبیر کا حل خالق تعالی کی ہوئی کہ اس نے جس قدر فضول مائیہ جو قابل دفع ہو جانے کے ہیں ان کے واسطے ایک ظرف وسیع ایسا پیدا کیا جو تمام فضول مائیہ کو اپنے میں بھر لیتا ہے تا کہ ان کو ایک ہی مرتبہ سب کو نکال دے اور ان فضول کے اخراج کی حاجت دفعہ کر کے باتصال نہو جیسے مریض تقطیر البول کی یہی کیفیت ہوتی ہے اور یہ ظرف وہی مثانہ ہے اس کی خلقت عقبیہ یا عصبیہ رباط سے اس واسطے ہوئی تا کہ اس کی قوت اور مضبوطی زیادہ ہو اور قابل کھینچنے اور پھیلنے کے رہے اور گڑ اہوا اس واسطے پیدا کیا گیا تا کہ مائیت اس میں بھر جایا کرے پھر جس وقت مائیت بھر جاتی ہے اور تمام مائیت جمع شدہ کو باہر نکال دیتا ہے باردہ خود اور اس مائیت کے نکالنے پر یہ ارادہ ایک ضرورت کی وجہ سے ہوتا ہے مثانہ کے گردوں میں ایک گوشت کی چیز ہے اس کے ذریعہ سے مجاورت اور قرب عضلہ کا مثانہ سے بہت خوبصورتی کے ساتھ ہو گیا ہے مثانہ کے دو طبقہ ہیں اندرونی طبقہ بیرونی طبقہ سے دگنا موٹا ہے اس لئے کہ وہ اندرونی طبقہ میں تیز پانی یعنی پیشاب سے ملتا ہے پس خالق تعالی نے براہ لطف اپنی حکمت کو مائیت کے کھینچنے میں طرف اس طبقہ کے اس طرح خرچ کیا ہے کہ دو جانب اسے پیدا کئے جو دونوں گردوں سے نکل کر مثانہ پر پہنچتے ہیں جب مثانہ پر پہنچتے ہیں مثانہ کے دو طبقہ کر دیتے ہیں اور ان دونوں حالبوں کو دونوں طبقوں میں اس طرح چلایا اور روان کیا کہ یہ دو حالب ابتداءً جب نکلتے ہیں پہلے طبقہ اولی میں نافذ ہوتے اور اس طبقہ کو اپنے ساتھ اوگاتے ہیں پھر یہ دونوں حالب درمیان

دونوں طبقوں کے چل کر دوسرے طبقہ باطنی میں اور آتے ہیں اور طبقہ کو پھاڑ کر تجویف مثانہ تک پہنچتے ہیں جس تجویف میں عضلہ مائیہ کی صیانت وحفاظت ہوتی ہے تا کہ مثانہ جب رطوبت بول سے بھر گیا اور یہ رطوبت مثانہ میں اجاگر نہ ہوئی ہو طبقہ باطنی طبقہ ظاہری پر پیچیدہ ہو جاتا ہے اور اس رطوبت کو باطن اور قعر مثانہ سے دفع کر کے اسپیچیدگی دونوں طبقوں میں ہو جاتی ہے گویا کہ دونوں ایک ہو جاتے ہیں کہ ان میں کوئی منفذ اور راہ نہیں باقی رہتی ہے اور اسی سبب سے مثانہ اور بول بروقت پر ہونے مثانہ کے پیچھے کی طرف نہیں پلٹنے پاتا ہے اور نہ بطرف دونوں حالبوں کے بعد اس کے باری تعالی نے کہ بڑی قدرت اس کی ہو مثانہ کے واسطے ایک گردن پیدا کی واسطے دفع کرنے مائیت کے طرف قضیب کے کہ جس گردوں میں تعاریج یعنی ناہمواری اور جھکاؤ بکثرت ہے کہ اسی جھکاؤ کی جہت سے مائیت بول سے تمام وکمال مثانہ بیکدفعہ پاک ہو جاتے ہے خصوصاً مردوں میں کہ ان کے مثانہ میں تین تعریجیں ہیں اور عورتوں میں ایک ہی تعریج ہے اس لئے کہ ان کے مثانہ ارصام سے قریب ہیں شروع اس گردوں کا گھیرا گیا ہے ایک عضلہ جو مثل حلقہ کے گرد گردن کے پھر گیا ہے اور یہ حلقہ نچوڑنے والا رطوبت کا اس خوش وضعی سے گرد اس گروں کے پھرا ہے کہ خروج مائیت بول کو مثانہ سے جو بلا ارادہ ہو منع کرتا ہے اور جب ارادہ ہو منع کرتا ہے اور جب ارادہ اخراج بول کا ہوتا ہے یہی عضلہ ڈھیلا ہو کر رہا جاتا ہے اور پیشاب خارج ہو جاتا ہے اور بروقت ڈھیلے ہونے اس عضلہ کے عضلہ بطن میں مسترخی ہو جاتا ہے چنانچہ کتاب اول فن تشریح میں اس کا بیان ہو چکا ہے ہاں جس وقت اس عضلہ کو کوئی آفت پہنچے یا عضلہ بطن کو اس وقت خراج بول میں باوجود ارادے کے وقت ہوتی ہے مثانہ کے دونوں جانبوں میں ایک پٹھ بھی بمقدار مناسب پہنچتا ہے اور چند رگیں ساکن اور متحرک بھی آئی ہیں اور پٹھے جس کے مثانہ میں زیادہ پیدا کئے گئے تا کہ جس مثانہ کا بروقت پر ہونے اور کھینچنے کے زیادہ ہو امراض مثانہ مثانہ میں امراض مزاجی مادہ سے اور بلا مادہ

اور اورام اور سدہ ہر قسم سے عارض ہوتے ہیں ۔ از آنجملہ پتھری کا مرض بھی عارض ہوتا ہے کبھی امراض مقدار بھی چھوٹے اور بڑے ہو جانے مثانہ سے عارض ہوتے ہیں ۔ امراض وجع اس طرح پر لاحق ہوتے ہیں کبھی مثانہ اونچا ہو جاتا ہے اور کبھی نیچے اتر آتا ہے امراض انحلال فرو مثانہ کے پھٹ جانے اور کھل جانے اور کٹ جانے اور کشادہ ہونے سے عارض ہوتے ہیں کبھی امراض مثانہ دیگر اعضائے کے اور شریفہ کے بھی شریک ہوتے ہیں مثلاً دماغ کی شرکت کہ بعض امراض مثانہ کے ہمراہ دردسر بھی پیدا ہوتا ہے اور دوار بھی عارض ہوتا ہے اور بیشتر تا بہ سرسام نوبت پہنچتی ہے اگر مثانہ میں امراض مثانہ کے علاج میں مشروب اور پچکاری اور مروغات کا استعمال ہوتا ہے اور اور ضماد دونوں حالبون پر اور زیر ناف اور دونوں وزریں جو الگ الگ ہیں ان پر لگایا جاتا ہے اور جاع مثانہ کی کثرت شالی ہواؤں اور رباع اور شالی بلاد اور فضول بارد میں ہوتی ہے جن چیزوں سے مثانہ کو گرمی پہنچائی جاتی ہے وہ کل مدرات مارہ ہیں جیسے مثانہ گرم ہو جاتا ہے اور مروخات اور اردقات اوہان عارہ اور عموغ حارہ سے جیسے روغن قسہ اور ناردین اور روغن بان اور کماد اور ضماد دوں دواؤں سے جو باب گردہ میں مزکور ہو چکیں کرنا چاہئے مبردات مثانہ یہ ہیں شیرہ تخم خوفہ شیرہ تخم خیار و تخم کدو و طبا شیر بریان ہمراہ پانی کے پلایئے بھی تبرید مثانہ ہوتی ہے طلا صندل اور کافور او رقو فل ہمراہ دوغ ترش کے اسی طرح اور عصارہ اور لعابات اور ادہان باردہ جیسے روغن گل جو عمدہ ہو اور روغن تخم کدو و روغن خشخاش و روغن کاہو ہمراہ کافور وغیرہ کے پچکاریوں میں خاص کر یہ چیزیں مستعمل ہوتی ہیں جیسے شیر مادہ سنگ مثانہ کا بیان اور علامتیں اس کی واجب ہے کہ پہلے ان امور کو تامل دیکھیں جو ہم نے سنگ گردہ کے بیان میں لکھے ہیں اور پھر ان مضامین کو تامل نظر کریں جو سنگ مثانہ کے بارہ میں ذکر ہوتے ایک جگہ ہم نے سنگ شانہ اور سنگ گردہ کا فرق بیان کر دیا ہے اور کیفیت اور مقدار دونوں کی بیان کر دی ہے اب اس جگہ ہم پھر کہتے ہیں کہ سنگ مثانہ میں سفیدی اور صاحب رسوب ہوتا

ہے سرخ نہیں ہوتا ہے بلکہ مائل بیاض اور مادیت کی طرف ہوتا ہے اکثر بول غلیظ ہوتا ہے کہ اس کا ثقل زجتی ہوتا ہے اکثر اوقات رقیق ہوتا ہے خصوصاً ابتدائے مرض میں درد پیدا کرنا تنگ مثانہ کا مثل سنگ گردہ کے شدید نہیں ہے اس لئے کہ مثانہ ایک وسیع مقام پر ٹھہرا ہوا ہے وہاں جس وقت پتھری بول کو روکتی ہے اس وقت درد کی شدت ہوتی ہے اور جس وقت پتھری بہری بول میں واقع ہوتی ہے اس وقت بھی درد کی شدت ہوتی ہے خوشنت سنگ مثانہ میں زیادہ ہے اس لئے کہ وہ پتھری ایسی خالی جگہ میں ہے جسے ممکن ہے کاوش پر کوئی ایسی چیز چڑھ جائے جو پتھری کو کھر کھری کر دے اور یہ بھی وجہ ہے کہ یہ پتھری بہت بڑی ہے اس لئے کہ وسیع جگہ میں پیدا ہوئی ہے کبھی یہ بھی اتاق ہوتا ہے کہ ایک ہی شخص کے مثانہ میں دو پتھریاں یا دو سے زیادہ پڑ جاتی ہیں پس وہ آپس میں رگڑ رگڑ کر زیادہ ربت گرتی ہے اور ہمراہ بول کے خارج ہوتی ہے اور کبھی ہمراہ اس ریگ کے ثقل نخالی بھی ہوتا ہے اس سبب کہ سطح مثانہ کی سخت پتھری کی رگڑ سے مچلاتی رہتی ہے سنگ مثانہ کے مرض میں کھجلی اور ردر قضیب اور قضیب کی جڑ اور پیڑو میں جو مشارک مثانہ کا ہے ہمیشہ رہتا ہے اکثر یہ مریض اپنے آلہ بول سے کھیلا کرتا ہے خصوصاً اگر لڑکا ہو تندی ہر وقت بنی رہتی ہے بیشتر اس کیفیت کا انجام یہاں تک ہوتا رہتا ہے کہ مقعد باہر نکل آتی ہے اور جس بول خواہ عسر بول عارض ہوتا ہے با ینہمہ بقدر پیشاب نکلتا ہے بہت قوت سے خارج ہوتا ہے اس لئے کہ یہ پیشاب تنگی میں پھنسا ہوا اور اس کے پیچھے ایک وزنی چیز دبائے ہوئے ہے اکثر نوبت اس کی بھی پہنچتی ہے کہ بے ارادہ پیشاب ہو جاتا ہے اور جس وقت پیشاب کرنے سے فراغت پاتا ہے پھر خواہش ہوتی ہے کہ فوراً پیشاب کرے اور اس خواہش کی متقاضی وہ پتھری ہوتی ہے جس کی شان سے یہ بات ہے کہ ہمراہ بول مجتمع کے دفع ہو جائے اکثر خون کا پیشاب بھی آ جاتا ہے بسبب رگڑ جانے مثانہ کی پتھری سے خصوصاً جبکہ پتھری سخت اور بڑی ہو اور اکثر اوقات پیشاب بند ہو جاتا ہے جب سنگ مثانہ کا

مریض چت لیٹنےاور دونوں کولے اپنے ڈھیلے کر دے اور جنبش کرے پتھری مجری سے نکل جاتی ہے اور اس وقت اگر پیڑو کو دبائے اور پیشاب کی دھار چھوٹے پہ دلیل قوی ہے۔ پتھری کے موجود ہونے پر اکثر سہولت شناخت یا سہولت اخراج حصاۃ اس طریقہ سے بھی ہوتی ہے کہ مریض دوزانو بیٹھے اور اپنے نبض پھنسا کر بعض اعضا سے ملا دے اور بیشتر سہولت اخراج کا یہ بھی طریقہ ہے کہ اپنے مقام براز میں اونگلی داخل کرے اور اسی صورت مین کھڑے جو کہ چھتری کو اپنی جگہ سے ہٹا دے اور بھی بہت سے طریقہ با آسانی پتھری کی شناخت اور نکالنے کے ہیں وبانیسے اور نچوڑنے سے اور سوتنے سے چت لیٹے سے اور طرز خاص پر بیٹھنے سے کہ تجربہ کرنے سے ہر ایک مریض کے واسطے اس کی پتھری نکالنے میں بکارآمد ہوتے ہیں جس وقت یہ تدبیریں نفع نہ کریں اس وقت تیڑھی سلائی سوراخ دار کا استعمال کریں پھر اگر اندرون نائزہ کے کوئی ایسی چیز ہو جو سرے پر ثاطیر کے لگتی ہو اور اس کو باہر کی طرف بناتی ہو اور پیشاب کی دھار چھوٹتی ہو اس بات کو دلالت قوی ہوگی۔ پتھری کے موجود ہونے پر اسی طرح اگر بدشواری یہ سلائی اندر جاتی ہو تب بھی پتھری کے وجود پر یقین کرنا چاہئے مناسب ایسے وقت یہ ہے کہ سلائی ڈالنے میں بہت سختی اور روشنی نہ کریں بیشتر تا تاطیر کے داخل کرنے سے اس مادہ کا بھی پتہ لگ جاتا ہے جس سے پتھری کی پیدائش ہوتی ہے چھوٹی پتھری پیشاب کو زیادہ بند کرتی ہے بہ نسبت بڑی پتھری کے اس لئے کہ چھوٹی پتھری مجری بول میں ذری بیٹھ جاتی ہے اور بڑی پتھری مجری بول سے جلدی الگ ہٹ جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ مثانہ کی پتھری بلا۔۔۔۔ میں اور خصوصاً بیان کے مثانوں میں زیادہ پیدا ہوتی ہے علاج مثانہ کی پتھری کا علاج قوی دواؤں کا محتاج ہے اس لئے کہ مثانہ کا مزاج زیادہ بارد ہے اور مثانہ کی پتھری بہت دور جگہ پر ہوتی ہے اور اس لئے کہ مجاری مثانہ کے زیادہ جگہ دینے والے ہیں پتھری کے کہ ان مجاری میں انعقاد اور بستگی کی کیفیت بشدت ہے اور ادویہ جو سنگ مثانہ کے لئے لائق

جائے واجب ہے کہ اس کے واسطے ایسا دست کار تجویز کریں جو تشریح مثانہ کو خوب جانتا ہو اور اس مقام کو بھی پہچانتا ہو جس جگہ گروں مثانہ سے اوعیہ منی متصل ہوتے ہیں اور موضع شریان اور موضع لحمی کو بھی جانتا ہوتا کہ جن جن چیزوں کو چاک کرتے وقت بچانا چاہئے خیال رکھے پاس آفت قطع نسل کی پیدا نہ ہو جائے اور نہ شریان کے کٹنے سے ایسا خون جاری ہو کہ بند نہ ہو سکے اور موضع لحمی کے کٹ جانے اور نہ پیدا ہو کہ بھر نہ سکے واجب ہے کہ چاک کرنے سے پہلے معا اور مثانہ کی مقعل سے تکمید کریں اور باوجود ان احتیاطوں کے پھر بھی چاک کرنے میں خطرہ عظیم ہے میں تو کبھی اس کی اجازت نہیں دے سکتا تدبیر چاک کرکے پتھری نکالنے کی جس طریقہ کو میں تجویز کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایک کرسی بچھائی جائے اور مریض کو اوپر باندھ کر بٹھائیں اور ایک خادم اس کے پاس حاضر ہو کہ اپنے ہاتھ اس کے زانو کے نیچے ڈال کر اس کو گرفت کرے بعد اس کے زانو کے نیچے ڈال کر اس کو گرفت کرے بعد اس کے تدبیر چاک کرنے کی جائے واجب ہے کہ پہلے پتھری کو ٹٹول کر اس کی خاص جگہ دریافت کی لی جائے بعد ازاں اسی مقام پر چاک کریں جس جگہ پتھری کا پتا لگے اور یہ بات اس طرح پر معلوم ہوتی ہے کہ بیچ کی انگلی مردوں کی اور دوشیزہ عورتوں کی مقعد میں ڈال کر دیکھیں اور جن عورتوں کی بکارت زائل ہو چکی ہے ان کے قم رحم میں انگلی ڈال کر دیکھیں اس سے مقام پتھری کا معلوم ہو جائے گا اور دوسری ہاتھ سے پتھری کے اوپر سے سوتنا شروع کریں مراق سے لے کر ناف تک تا ان کہ پتھری مثانہ کے منہ تک اوتر آئے اور خوب کوشش کرنی چاہئے اس بارہ میں کہ پتھری اس درز سے جو تشریح مثانہ میں بیان ہو چکی ہے بقدر ایک جو کے ہٹ جائے اور خبردار رہنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ یہ درز چاک ہو جائے کہ نہایت مہلک ہے اور درز درحقیق قم مثانہ سے ملی ہوئی ہے واجب ہے کہ پتھری کے ہٹانے میں کوتاہی نہ ہونے پائے ورنہ بہت دور تک چاک کرنا پڑے گا پھر یہ زخم مندمل ہوگا جب پتھری ہٹ جائے اور چاک شدہ مقام اتنا گہرا

نہ ہو کہ پتھری تک پہنچ گیا واب اور زیادہ کھولینا چاہئے بشرطیکہ زیادہ چک کرنے سے الم شدید اور گردوں مثانہ کی پیچیدگی اور سقوط قوت اور بطلان حرکت اور کلام اور جھپان آنکھوں پر پڑ جائے گی نوبت نہ آوے اگر یہ آثار پیدا ہوں اور زیادہ چاک پہنچا کبھی التیام پنائے گا پس جہاں تک ممکن ہو چھوٹا چاک دینا چاہئے اگر پتھری چھوٹی ہے بیشتر اوقات سوتنے اور دبانے سے نکل جاتی ہے اور بڑی پتھری بڑے شگاف کی محتاج ہوتی ہے اور اکثر بڑی پتھری محتاج اتنے بڑے زخم کی ہوتی ہے جو اس کو گھیرے اور اکثر پتھری اتنی بڑی ہوتی ہے کہ بقدر اس کے حجم کے جاک کرنا ممکن نہیں ہوتا ہے ایسے وت واجب ہونا ہے کہ اس کو سنسی سے پکڑلیں اور تھوڑی تھوڑی توڑ کر نکالیں اور ٹکڑا اس کا مثانہ میں نہ رہنے دیں ورنہ پھر بڑا ہو جائے گا کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ پتھری مثانہ کی گردوں تک پہنچ جاتی ہے یا متصل قضیب کے اتر آتی ہے اس وقت واجب ہے کہ پیڑو پر ہاتھ پھیرتے رہیں اور دباتے رہیں اور ایک آلہ معین بھی پاس رہے تا ان کہ جب پتھری کسی مقام پر چبھ کر ٹھہر جائے تو اس کے نیچے سے چک کر کے نکال لیں بیشتر رائے صائب یہ ہوتی ہے کہ جہاں تک پتھری پہنچتی ہوگی اس کے پیچھے یعنی اوپر کی طرف ایک ڈورے سے باندھ دیں تا کہ اوپر کو چڑھ نجائے اگر پتھری قریب اس قضیات کے ہو چکی اس وقت واجب ہے کہ اس کے نکالنے میں درشتی نہ کریں ورنہ ایسا زخم پڑ جاتا ہے جو مندمل نہیں ہوتا بلہ واجب ہے کہ اسے برابر کردیں کہ اوبھری نہ رہے اور اوپر کے مقام کو ڈورے سے باندھ دیں اور اس قضیب کے نیچے چک کریں کہ پتھری نکل آئے جب پتھری کے نکالنے میں یہ سب تدبیریں اور احتیاطیں جو اوپر بیان ہوئیں کر چکیں اور پتھری نکل ائے اکثر پیٹ کو بزر دبانے سے اور چاک کرنے کے درد کی وجہ سے ایک ورم پیدا ہوتا ہے یہی بات نہایت خوفناک ہے منجملہ ان تدبیروں کے جو اس خوف سے نجات دینے والی ہیں یہ ہے کہ پہلے مریض کو حقنہ دیں تا کہ ثفل براز وغیرہ دفع ہو جائے پھر ادویہ ملینہ پلاتے رہیں اور کھانا بہت تھوڑا

کھلائیں اور اگر احتیاطی فصد یعنی مناسب ہو کھول دینی چاہئے اور اگر علامت ورم کے ظاہر ہوں اور درد زیادہ ہو کہ احتیاط کثیر کی جائے مریض کو آبزن میں بٹھائیں خواہ ایک طشت ایسا پانی بھر کر بٹھائیں جس میں ملینات کو جوش دیا ہو جیسے لوخیا تم کتان خطمی سبوس گندم اور پانی میں بہت سا تیل ملا کر خوب ہلا دیا ہو اور یہ پانی نیم گرم ہونا چاہئے جب مریض کو آبزن سے نکالیں اطراف شکم وغیرہ کے جہاں جہاں دبایا ہو تمریخ روغنہائے ملینہ سے کریں جیسے روغن بابونہ اور شبت اور مقام جراحت پر جہاں چاک کیا ہو روغن زرد نیم گرم ٹپکائیں اور اس کے اوپر روئی کا پھاہا روغن گل اور تھوڑے سرکہ میں ڈبویا ہوا رکھیں اور اس کے بعد ادویہ مدملہ کا استعمال کریں۔ اگر ورم بڑھ جائے بروقت مریض کو ایسے آزن میں بٹھانا چاہئے جس میں جوشاندہ حلبہ اور تخم کتان داخل ہو پھر اگر درد زیادہ ہو دوسرے اور تیسرے دن نیل اور آب گرم میں بٹھانا چاہئے جس شخص کو چاک کرنے سے درد زیادہ نہ ہو یہ تھوڑا سا درد تیسرے دن خود بخود جاتا رہے گا واجب ہے کہ ہمیشہ تسخین مثانہ کی روغن سداب سے کی جائے اس لئے کہ مثانہ جب گرم رہے گا نہایت اچھی صورت پر ہوگا اور پیشاب بھی کمتر آئے گا پیشاب زیادہ اذیت دیتا ہے ایسے لوگوں کو جن کی پتھری چاک کر کے نکالی گئی ہو اسی طرح واجب ہے کہ پانی تھوڑا تھوڑا ان کو پلایا جائے اور جس وقت پیشاب کرنے لگیں واجب ہے کہ خادم لینے تیمار دار مقام رباط یعنی جہاں پٹی وغیرہ بندھی ہے اس کو بحفاظت تھام لیا کرے اور ہاتھ سے اپنے سنبھالے رہے اور زور سے دبائے رہے تا کہ پیشاب مقام زخم پر نہ پہنچنے پائے۔ پھر خون کے نکل جانے کی دو صورتوں میں سے ایک صورت ضرور واقع ہوگی یا ان کو خون جس قدر مناسب ہے اتنا بر آمد ہو اور کس قدر باقی رہ جائے اس وقت خوف ورم اور فساد عضو کا ہونا ہے خصوصاً اگر رنگ عضو کا سرخی سے بخوف سیاہی کے مائل ہو جائے یا ان کے خون مقدار مناسب سے زیادہ نکلے اور خوف نزف الدم کا ہو پہلی صورت میں جبکہ خون مقدار مناسب سے کم بر آمد ہوا

ہے وہی علاج اور تدبیر کرنی چاہئیے مناسب علامات مذکورہ سابق کے ہو کر فوراً پچھنے لگائیں تا کہ باقی ماندہ خون نکل جائے اور اگر حاجت ہو اس پر ضماد سرکہ اور نمک کا پارچہ کتان پر لگا کر رکھیں کہ فساد عضو کو مانع ہو اور دوسری صورت میں خوف نزف الدم کا ہے تدبیر صائب یہ ہے کہ مریض کو آبہائے قابضہ میں بٹھائیں اور مقام آمد خون پر کندر اور سرخ پھٹکری پسی ہوئی چھڑکیں اور اس پر روئی رکھ کر پرادسکے اوپر بڑا سا پھاہا روئی کا رکھیں جو سرکہ اور پانی میں بھیگا ہو اور اگر معلوم ہو کہ کوئی بڑی رگ خواہ شریان کی گئی ہے۔ اس کے لئے علاج میں تدبیر بندش کی بھی کرنی چاہئے اگر باینہمہ اہتمام اور تدبیر کے کس طرح خون ہی جذبہ ہو اور اسکی روانی نہ رکے مریض کو کسنہ اور تیز سرکہ میں بٹھا دیں اور بیشتر بقاعدہ جذب الی الخلاف کے حاجت اس کی ہوتی ہے کہ مریض کی نصد کھولی جائے اور اکثر حاجت یہ بھی ہوتی ہے کہ پیڑو پر اور دونوں ان پر مخدرات رکھیں مترجم کا تجربہ ہے کہ ہری دوب کو پیس کر ٹکیہ اس کی نزن الدم شدید پر رکھنے سے کیسا ہی قوی نزف الدم ہو رک جاتا ہے اگرچہ شریان میں کٹ گئی ہو متن منجملہ ان امور ایذا دہندہ کے جو کہ چاک کرنے سے اور بعد چاک کرنے کے زیادہ خون برآمد ہونے سے عارض ہوتے ہیں یہ بھی ایک امر ہے کہ ایک ٹکڑا خون کا بہہ کر مثانہ تک پہنچتا ہے اور مثانہ کے منہ پر جم جاتا ہے لہذا عسر بول پیدا ہوتا ہے ایسے وقت ضرور ہے کا ونگلی چاک شدہ مقام میں داخل کر کے اس خون کے ٹکڑے کا ہٹا دینا خواہ نکال لینا ضرور ہوتا ہے تا کہ مثانہ کا منہ اور گردوں پاک اور صاف ہو جائے یا معالجہ موضع مذکور کا سرکہ اور پانی سے کریں تا کہ وہ ٹکڑا خون کا جو بستہ ہو کر اڑ گیا ہے پگھل کر بہ جائے اور نکل جائے منجملہ ان امور کے جو چاک کر کے پتھری نکالنے سے عارض ہوتے ہیں یہ بھی ہے کہ انقطاع نسل ہو جاتی ہے وجع لامات ردی جن کے عارض ہونے سے بعد چاک کرنے طبیب کو یقین ہلاک مریض ہو جاتا ہے وہ یہ ہیں کہ درد زیر ناف بدت ہو اور برد اطراف پیدا ہو جائے اور خمی عادہ عارض ہو لرزہ آ جائے قوت

ساقط ہو جائے پھر جس وقت شدت درد کی بڑھ جائے یعنی خاص عضو چاک شدہ کا درد شدید ہو اور ہچکی آنے لگے اور شکم میں حرکت تا ملایم پیدا ہو اب زمانہ موت کا قریب آ پہنچا علامات جیدہ یہ ہیں کہ عقل صحیح ہو جائے اور اشتہا بھی اچھی پیدا ہو اور رنگ اور سحنہ بھی درست ہو جائے ورم گرم مثانہ کا بیان کبھی کبھی گو کہ یہ امر اکثر یہ نہیں ہوتا ہم ورم گرم مثانہ میں مادہ دموی صفراوی سے عارض ہوتا ہے خواہ مادہ مرکبہ سے یہ ورم گرم پیدا ہوتا ہے اور یہ مرض ردی اور مہلک ہے ۔ اکثر یہ مدم گرم اور بالخصوص لڑکوں کو بسبب پتھری کے خواہ پتھری کی ایذا رسانی اور زخم پہنچانے مثانہ کے عارض ہوتا ہے علامات مثانہ کے ورم گرم پر تپ اور پیشاب کا بند ہو جانا یا بدشواری اور تر نا با تقطیر بول یا بند ہو جانا پیشاب کا یہ وقت لیٹنے کے اور بدون سیدھے کھڑے ہونے کے پیشاب کا نہ ہونا اور اکثر پاخانہ بھی بند ہو جاتا ہے اور پیڑو اور ان جگہ اور انتفاخ جس کے ہمراہ ضربان اور کس قدر وجع ناخس بھی ہوتا ہے اور بیشتر یخنی اس کی خالع سے بھی نمایاں ہوتی ہے استدلال اس ورم پر اس طرح بھی ہوتا ہے کہ مریض اپنی راحت اور آرام کو ماد اور سینک سے پتا ہے منجملہ ان اعراض کے جو اس ورم کے ہمراہ ہوتے ہیں یہ ہے کہ پیاس زیادہ لگتی ہے اور تے صفراوی خالص ہوتی ہے اور ربو یعنی دمہ اور برد اطراف اس قدر کہ کبھی گرم نہیں ہوتے اور ہذیان اور زبا کی سیاہی اور ہر ایک تیز چیز سے ضرر پانا خصوصاً جس وقت اخلاط بدن کے گرم ہوں پس مریض اور اسباب سابقہ اور حاضرہ سے بھی اس ورم پر استدلال کیا جاتا ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا نہایت ردی اس ورم کی وہ قسم ہے جس کے ہمراہ حمائے حادہ برابر رہے اور حتباس بول و خاقط کا زیادہ ہو درد کی شدت بول میں نضج ہو اور یہ ورم فنال ہے اکثر اس کا مہلک ہوتا اس وقت ہوتا ہے جب وبیلہ ہو جائے لیکن جس وقت بول میں ثفل اسب سفید رنگ چکنا پیدا ہو جائے اس وقت امید نجات کی ہوتی ہے وبیلہ کے علامات یہ ہیں کہ اس کے ہمراہ مختلف قشعریرے اور مختلف حمیات ظاہر ہوتے ہیں اسی طرح کے جیسے دبیلہ گردہ میں بیان کیے ہیں دبیلہ

کے نضج پر مقام ورم کے نرمی اغراض کا سکون بول کا نضج اور رسوب دلیل ہوتا ہے اور وبیلہ کے ٹوٹ جانے پر پیشاب میں صفائح کا آنا دلیل ہوتا ہے۔ پھر اگر علامات نضج کے ظاہر نہ ہوں اور ورم شگاف نہ ہو ایک ہی ہفتہ میں قتل کرتا ہے اکثر مثانہ کے جراحات مثانہ کی گردن کی طرف ہٹے ہوئے ہوتے ہیں اور اطراف میں بھی مثانہ کے جراحات پیدا ہوتے ہیں کبھی ان جراحات کا منہ باطن مثانہ کی طرف کھلتا ہے اور کبھی اور طرف بھی کھلتا ہے معالجات پہلے بائیں باسلیق کی فصد بحسب قوت لینی چاہئے اس لئے کہ یہ اول علاج اورام مثانہ کا ہے اور بہت جلدی کرنی چاہئے اگر حرارت شدید ہو پھر ضمادات رادعہ کا استعمال تھوڑی مدت تک کریں اور روع میں افراط نہ ہونے پائے اور نہ زمانہ دراز تک استعمال روادع کا ہو اسلئے یہ مضر ہے اور ورم کو بہت جلد سخت کردیتا ہے اگر ابتدا مرخیات سے ہو جائے اور کوئی مانع زیادتی احساس درد وغیرہ کا نہ ہو یہ بہتر ہوگا اس لئے کہ عضو متورم عصبی ہے اس سبب سے مریض کو کمادات سے راحت پہنچتی ہے جب اسفنج یا صوف کو ایسے پانی میں ڈبوئیں جن میں محللات ملینہ کو جوش دیا ہو خواہ مثانہ کو پھونک کر اس میں گرم پانی خواہ وہاں ملینہ ملطفہ بھر کر تکمید کریں اور ان سب باتوں کا بیان ہم علاج گردہ میں کر چکے ہیں یا انہی میں پھر بھی تلطف بحال مریض کرنا چاہئے اسطرح چربیوں کی پچکاری اس کے بعد املتاس عورتوں کے دودھ میں گھول کر بنا بر اسی تدبیر کے جو معلوم ہے بسبب اوقات اورام کے۔ اکثر حقنہ بھی علی حسب مراتب نافع ہوتے ہیں ضمادہائے جیدہ سے بعد اول زمانہ ابتدا کے خیز سمید مقشر ہمراہ روغن بنفشہ اور بابونہ وغیرہ خی ہے ایضاً ابلا ہوا شلغم اور ابلا ہوا رطبہ اور دلی ضماد اور ک دونوں طرح مستعمل ہو پھر جب ایک ہفتہ گزر جائے اور منتہی قریب پہنچے اس وقت آرد باقلا اور بابونہ ہمراہ شراب مثلث کے اور جو ہیں زمانہ انحطاط کا آئے فصد صافن کر دینی چاہئے اور بکشادہ پیشانی استعمال محلّلات کا ضماد اور مراہم سے جو باب گردہ میں بیان ہو چکے کرنا چاہئے کبھی احتیاج ضماد میں زوفا اور جند بیدستر اور

موم کی ہوتی ہے خصوصاً بعد استعمال مخدرات کے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہمیشہ بٹھلانا ان کا آبزن میں زیادہ نافع ہے یہاں تک کہ اگر پیشاب کا خطرہ معلوم ہو اصوب یہی ہے کہ اسی آبزن میں پیشاب کریں بہت بہتر پانی ہم نے انکا آبزن کیا جائے وہی ہے جس میں ارغا ہو اور اس کو ہم مکرر بیان کر چکے ہیں کبھی اس پانی میں وار شیشعان فرومانا شبت سعد اذخر حما ما حلبہ تخم کتان اور حلبہ جوش دیا جائے ایضاً وہ پانی جس میں شلغم اور گوکھرو اور کرنب جوش دیا ہو وبیلہ مثانہ کا علاج قریب دبیلہ گردہ کے ہے بلکہ قوی دواؤں کی میں حاجت زیادہ ہے اطبا نے مدح کی ہے اس دوا کی خشخاس ابیض دو نیم درہم طبیخ سنبل اور اذخر میں ملائیں خصوصاً اگر عسر بول او ردرجہ ہو جس وقت درد کی ایسی شدت ہو کہ موت کا خوف ہو بدون استعمال مخدرات کے چارہ نہ ہوگا۔ طلاء استعمال کیے جائیں یا حمولات کے ذریعہ سے طلا کی یہ ترکیب ہو کہ بنج اور بیروج اور خشخاش زبیب میں پیس کر اور چوتھائی درہم افیون داخل کر کے روغن بنفشہ میں گھول کر تھوڑی سی زعفران شریک کر کے ایک کپڑا اس میں بھگو دیں اور مقام براز کے اندر بطور حمول کے استعمال کریں اس کے لگانے سے اکثر اتنی راحت ملتی ہے کہ بیٹھے بیٹھے سو جاتا ہے فاتاطیر میں ان دواؤں کا استعمال اس وقت چاہیے جبکہ مریض متحمل ہو سکے افیون کا باہر سے طلا کرنا اس میں تخدیر زیادہ ہوتی ہے پلانے کی دوائیں اور سب علاج مثل علاج سرسام و برسام کے ہے ورم صلب مثانہ کا بیان کبھی مثانہ میں ورم انہیں اسباب سے پیدا ہوتا ہے جن اسباب سے گردہ میں پیدا ہوتا ہے اکثر یہ ورم صلب بعد ورم گرم کے پیدا ہوتا ہے اور ضربہ اور سقطہ کے بعد اور اکثر چاک کرنے کے پیچھے علامات پیشاب پاخانہ دونوں بدشواری ہوتے ہیں اور وہ اعراض بھی اس ورم کے ہمراہ ہوتے ہیں جو صلابت گردہ میں بیان ہوئے۔ جیسے حبس براز ساقین میں خدر سے کی جاتی ہے جہاں گرانی محسوس ہو اور اس غرض سے بھی تفرقہ کیا جاتا ہے کہ پہلے کہاں عارض ہوا گردہ میں یا مثانہ میں علاج بعینہ جو علاج صلابت گردہ کا بیان ہوا وہی

اس ورم میں اس ورم صلب کا بھی علاج ہے کہ تمریخ روغن ہائے گرم سے تکمید ایسے ہی روغنہائے گرم سے اور جوشاندہ جس میں بزو مدرہ اور شہد اور املناس داخل ہو ان کا پلانا اور آبزن کا اسی طریقہ سے استعمال کرنا اور اسی تدریج سے رفتہ رفتہ قوت ادویہ کی بڑھاتی جو صلابیت گردہ کے باب میں مذکور ہوچکی ۔ خاص علاج ورم مثانہ کا یہ ہے کہ ان ادہان اور صموغ کو بذریعہ تاثاطیر سے اس جگہ وہ آلہ مراد ہے جو پیشاب کی پچکاری ہے اگر اس کا استعمال ممکن ہو قروح مثانہ کا بیان یہ قروح انہیں اسباب سے پیدا ہوتے ہیں جن کو ہم نے قروع گردہ کے باب میں شمار کیا ہے ۔ مثانہ کے قروح اکثر پتھری کی خراش اور رگڑ سے پیدا ہوتے ہیں یا کسی غلط سے جو تیز ہو اور کبھی بعد شگافتہ ہونے ورم کے گواہ ایسے بثور کہ جنہیں قرحہ پڑ جائے جس شخص کو بول حاد ہمیشہ آتا رہے ایسی پیشاب کے بعد جراحت اور قروع ضرور پڑ جاتے ہیں مثاع کے قروح بہ نسبت گردہ کے زیادہ سخت ہیں اس لئے کہ قروج ایک عضو عصبی کے ہیں جس شخص کا مثانہ پھٹ جائے اکثر تو یہی ہو کہ فوراً مر جاتا ہے اور اگر مثانہکے کوئی جانب پھٹ جائے اس کا پھر ملجانا دشوار ہے ہاں اگر یہ شگاف عضو لحمی مثانہ میں ہو اس کا التیام البتہ ممکن ہے علامات ہم نے باب قروح گردہ میں اس فرق کو بیان کیا ہے جو گردہ اور مثانہ کے قرحوں میں ہوتا ہے اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ قروح مثانہ کے پیشاب میں دشواری پیدا ہوتی ہے اور بند ہو جاتا ہے اور یہ بھی ہم کہہ چکے ہیں کہ قروح مثانہ کا درد پیڑو کے مقام پر اور تہگاہ میں ہوتا ہے اور پیشاب کے ہمراہ چھلکے قروح مثانہ میں نکلتے ہیں یا تو بڑے بڑے اور گندہ اگر قرحہ مثانہ میں ہے یا پتلے پتلے اور چھوٹے چھوٹے اگر قروح مجاری بول میں ہیں اور بہت سے امور ایسے بیان کر دیئے ہیں جن کی شناخت اسی مقام سے کرنی چاہئے اور چند علامات باقی بھی ہیں ان کو ہم اسی طرز پر بیان کرتے ہیں جس طرح باب گردہ میں ابیان کیا مشترک علامت قروح گردہ اور مثانہ کے یہ ہے کہ پیساب خون کا آئے یا مدہ گر تھوڑا تھوڑا نہ کر دفعتہً پھر یہ دونوں قروح ایک

دوسرے سے اپنی اپنی خاص علامتوں سے الگ ہوتے ہیں وہ علامتیں جو کھلجانے اور پھٹ جانے اور سڑ جانے کی ہیں ہم نے سب اسی جگہ بیان کر دی ہیں۔ معالجات کھانے کی جتنی چیزیں تیز اور نمکین اور ترش ہیں اور جتنی چیزیں زیادہ میٹھی ہیں جن سے صفرا زیادہ پیدا ہوتا ہے سب سے پرہیز کرنا چاہیے اور ایسی غذائیں جن کا کیموس شیریں اور خوشگوار بخوبی بنے اور وہ غذائیں جن سے تغریہ پیدا ہوانہیں کھانا چاہیے ریاضت ہر قسم کی ان لوگوں کو مضر ہے اس لئے کہ التہاب پیدا کرتی ہے اور مواد کو نیچے اوتارلاتی ہے پھر اگر ریاضت سے یہ ضرر پیدا نہ ہو اس وقت نافع ہوگی اس لئے کہ عضو کو قوی کرتی ہے پس لازم ہے کہ تھوڑی تھوڑی ریاضت کرا کے تجربہ کریں اور ان قوانین کو خیال میں لائیں جو باب قروح گردہ میں بیان ہوئے ہیں اور اکثر کو ان میں سے ہم یہاں پر بھی نقل کرتے ہیں۔ اس طرح ان قواعد کو بھی دیکھنا چاہئے جو دودھ کے اقسام پلانے کے بارہ میں ہم نے لکھے ہیں کہ وہ سب اقسام دودھ کے بشروط مذکورہ بالا قروح مجاری بول کے لئے بھی مفید ہیں خصوصاً گھوڑے کے دودھ کے اقسام کا پلانا یہ بھی جاننا ضرور ہے ہ استیاج علاج قروح مثانہ میں یہ ہے کہ پہلے قروح کا تنقید اور صفائی ماءالعسل اور شکر کے ذریعہ سے کریں جو مدرات کے ہمراہ جوشاندہ میں داخل ہو اور یہ مطبوخ پلایا بھی جائے اور پچکاری کے ذریعہ سے قروح تک پہنچایا جائے بعد ازاں اور سب ادویہ اس کے بعد مستعمل ہوں اگر مدہ جو براہ بول آتا ہے زیادہ برآمد ہوتا ہے اس وقت لازم ہے کہ پچکاری کی دوا میں خاکستر چوب انجیر اور خاکستر بلوط اور خاکستر شیخ داخل کر کے پچکاری دیں تا کہ اچھی طرح صفائی اور تنقیہ زخم کا پیپ سے ہو جائے مشروب ادویہ یہ ہیں جیسے اسفیوس ہمراہ روغن گل کے اور جیسے شیر مادہ خر اور شیر گوسپند اور شیر مادہ اسپ ہمیشہ پلاتے رہیں جتنا کہ ہضم ہو سکے زیادہ سے زیادہ مقدار میں اوقیہ تک ہے ان جانوروں کا دودھ اس وقت پلانا چاہئے کہ ان کے جاڑے میں قوابض مبرودہ دیئے گئے ہوں قرص خشخاش اور قرص کا کنج بوزن

سیاہ دس درہم زعفران پانچ درہم مفتح میں پیس کر قرص بنائیں ہر ایک قرص بوزن دو درہ کے ہو آب ترب یا آب کریں یا آب نخود سیاہ کے ہمراہ پلایا جائے خصوصاً جس وقت کہ قرحہ مدہ وغیرہ سے پاک ہو واجب ہے کہ سرد پانی پینے میں کمی کی جائے جس وقت درد میں زیادتی ہو اس وقت شیاف ابیض کی پچکاری عورتوں کے دودھ میں گھول کر دی جائے جو امراض جسم میں لکھا گیا اسی شیاف ابیض کے قریب قریب یہ ہو کہ خشخاش اور افیون اور مرغ کی چربی کا حقنہ دیں یا حمول کریں یا پچکاری دیں جرب مثانہ کا بیان حرقت بول اور اس کی بو بو سے اور درد شدید سے جو ہمراہ خارش کے ہو اور رسب نخالی سے جرب مثانہ کی شناخت ہوتی ہے اور بیشتر خون بھی پیشاب میں آتا ہے علاج واجب ہے کہ جلا کرنے والی دوائیں جن سے صفائی مثانہ کی ہو پہلے استعمال کی جائیں اور اس کے بعد وہ ادویہ مجففہ جس میں لذع نہ ہو اور خلاصہ یہ ہے کہ یہ سب دوائیں بہ نسبت اور قروح کی دواؤں کے بہت قوی ہونی چاہیں ادویہ جرب کردہ بھی پچکاری کے ذریعہ سے استعمال کریں اور پلانے میں مغریات مبردہ بھی پلائے جاتے ہیں جیسے لعاب بیدانہ اور لعاب اسپغول جو روغن بادام میں نکالا جائے غذائیں ایسی جن کا کیموس شیریں بنے ایسے مریض کو مفید ہوتی ہیں جیسے لزوجت پایہ کی اور چکنے شوربے جنہیں روغن بادام پڑا ہو ماء الشعیر اور ہریسہ جو پرند جانوروں سے بنایا جائے دودھ کے اقسام میں سے خیر مادہ خر اور شیر گوسپند اور شیر بز اور شیر گاؤ اور ہمیشہ بدن کا تنقیہ برابر چلا جائے جمود الدم مثانہ میں خون کے بستہ ہونے پر امور مفصلہ ذل دلالت کرتے ہیں کرب عارض ہونا قریب بغشی ثوبت پہنچتی بردا طراف نفس کوتاہ نبض کا صغیر ہونا تو اتر کیساتھ سرد پسینا نکلنا متلی ہوتی کبھی ہمراہ اس کے لرزہ بھی پیدا ہوتا ہے پہلے اس مرض سے مرض بول الدم بھی ہو لیتا ہے یا ضربہ او رمقطہ کی آفت مثانہ پر پہنچی ہو علاج بعینہ پتھری کا علاج ہے اور بیشتر فقط سکنجبین کے پلانے سے کار براری ہو جاتی ہے اگرچہ قے کر دے خصوصاً سکنجبین عنصلی علی الخصوص جب اس میں خاکستر انجیر

ولناع سی یعنی کھنچنے اور پسلنے سے لاق ہوتا ہے علاج اگر خلق مثانہ یا استرخا بوجہ ضرب اور سقط کے ہو اس کا علاج دشوار ہے مگر مثانہ کے پلٹنے اور مضبوط باندھنے سے ساتھ ادویہ مسخنہ مجففہ کے اس کا بھی علاج کیا جاتا ہے جس کا ذکر ہم آگے کریں گے جو قسم اس کی مزاج فالجی سے پیدا ہو اس کو یہ تدبیر نافع ہوتی ہے کہ جو مواد بلغمی رقیق ہیں اس کا استفراغ کیا جائے او آئندہ ان کے پیدا ہونے کو روکا جائے اور جو تدبیر کھانے پینے حرکت کرنے ار بابہ فالج کے کی جاتی ہے وہی اس مریض کی بھی کرنی چاہئے قے اس مریض کو نافع ہوتی ہے اگرچہ خربق سفید کے ذریعہ سے کرائی جائے مگر بڑی احتیاط کرنی چاہئے اگر پیشاب بے ارادہ ہو جاتا ہو واجب ہے کہ بہت زو سے بندش کی جائے اور قابضات شدید کا استعمال ہو اور زیادہ ارخانہ کیا جائے بلکہ درمیان تحلیل اور سد کے یعنی روکنے کے علاج فالج کا سا کیا جائے اور جو چیز تحلیط مثانہ کرتی ہے اس کا استعمال کرانا چاہئے اور جو چیز وسومت مثانہ میں پیدا کرے اور خون محمود اور غلیظ مثل فالودہ کے پیدا کرے لیکن اگر پیشاب بحال خود برابر آتا ہو خواہ کس قدر اس کے آنے میں دشواری ہو اس وقت مرخیات پر متوجہ ہونا اور کس قدر تحلیل کی بھی رعایت رہنی مناسب ہے اور تقطیع بدرجہ کمال کی مقدمہ ہے۔ منجملہ مشروبات کے جو مفلوجین اور مصروعین کے واسطے نافع ہے مثرودیطوس اور بخرنیا اور امروسیا اور دبید کو کم اور قوتی ہے۔ ایضاً زہرہ افعوان اور سعد اور کتب سب اجزا ساتھ ہی کواہ جدا جدا اور محلب بھی ایسی ہی دوا ہے ایضاً آب برگ ستاب تازہ ایضاً جنگشت اور اس کے بیج جاؤشر اور کمون کبھی خربوزہ کا سوکھا چھلکا اگر اس سے شکر ملا کر حقنہ دیا جائے یہ بھی نفع کرتا ہے خصوصاً جس وقت کہ عسر بول بھی ہو اکثر اسی کے قائم مقام خرگوش کا خصیہ خشک کیا ہو ہمراہ شراب ریحانی کے بھی ہے اور کموبا الخاصہ مقید تجویز کیا ہے یا نجرہ مرغ یعنی مرغ کا پوٹا جلا کر نہار آب گرم کے ساتھ پلائیں پچکاری کے ادویہ جیسے روغن زنبق روغن ناروین اور روغن سداب روغن قسط دہن الغار روغن قثاء الحماء روغن صنوبر اس جند

بیدستر اور حلتیت اور بیروزہ جاؤشیر اور یہ ادویہ ایسے بھی ہیں کہ پیڑو پر بطور مالش کے لگائے جائیں اور مراق پر خصوصاً روغن ثاضیا جس میں ابازیر خوشبو داخل ہوں اور قوت قبض کی ان ابزر میں ہو جیسے سعد اور دارچینی اور سنبل اور بسیامہ مع بابونہ اور شیخ اور شہد کے کبھی حقنہ ہائے گرم سے بھی علاج کرتے ہیں جنکے ادویہ یں قطوریوں اور خطل اور بیدانجیر وغیرہ جو مذکورہ ہو چکے ہیں۔ دریائے شور میں تیرنا اور آبہائے گرم میں نہانا زیادہ نافع ہے۔ اوجاع مثانہ کا بیان کبھی سوءمزاج مختلف سے وہ مثانہ پیدا ہوتا ہے اور پتھری سے اور قروح سے اور جرب مثانہ اور اورام سے اور رباع سے اور ہر ایک درد کا حال اور اس کا علاج سب اپنی اپنی جگہ بیان ہو چکا کبھی درد مثانہ دلائل سے اس بحران کے ہوتا ہے جو بذریعہ بول کے ہوت ہے جو بذریعہ بول کے ہونے والا ہو اوجاع مثانہ بروقت چلتے ہوائے شمالی کے زیادہ ہوتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر مریض درد مثانہ کے بائیں نعل کے نیچے ورم برابر چھوٹی یہی کے پیدا ہو اور یہ ورم ساتویں روز پیدا ہو اور وہ شخص پندرھویں روز مر جائے گا خصوصاً اگر اس کو سبات بھی عارض ہو ضعف مثانہ کا بیان کبھی مثانہ میں بھی ضعف عارض ہوتا ہے بہت مزاج کے اور اکثر بہت مزاج یا رو کے یہ ضعف پیدا ہوتا ہے اور ورم صلب کی وجہ سے بھی ضعف مثانہ پیدا ہوتا ہے یا استرخا او رانخلاع مثانہ کے سبب سے بھی عارض ہوتا ہے علامات جملہ اقسام کے ظاہر میں اور علاج بھی سب اقسام کا معلوم ہے۔ جس وقت مثانہ ضعیف ہوتا ہے زیادہ مقدار بول کی برداشت نہیں کرسکتا اور مشتاق اپنے خالی رہنے کا رہتا ہے کبھی عضلہ مثانہ اس قدر ضعیف ہو جاتا ہے کہ مثانہ کی اعانت اخراج بول پر نہیں کرسکتا ہے پس ان دونوں باتوں کے جمع ہونے سے یعنی ضعف مثانہ اور ضعف عضلہ سے تقطیر بول عارض ہوتی ہے ریح مثانہ کا بیان کبھی یہ ریح بند ہو جاتا ہے اور کبھی منتقل ہوتی ہے اور سبب ریح کا غذا ہائے نفاضہ اور کثرت رطوبت مثانہ کی اور ضعیف اور حرارت مثانہ کی ہو علامات ریح زرد اور کھنچا مثانہ کا بدون گرانی کے خصوصاً اگر ریاح بستہ نہ ہوں بلکہ منتقل ہوں

علاج نہایت نافع علاج اس کا بعد پرہیز کرنے کے منضج۔۔۔سے احتیاط رکھنے سوء ہضم سے یہ ہے کہ روغن بید انجیر ہمراہ ماء الاصول کے پلائیں اور پیڑو پر روغنہائے خوشبو جو محلل ہیں اور صموغ حارہ کو طلا کریں اور ضماد کریں سداب اور مشک اور فوبخ اور شبت کا کسی مقدار زائد سے جند بید ستر کا اور حلتیت اور مشک کو اس طرح استعمال کریں کہ ان روغنوں کی پچکاری تھوڑا سا جند بید ستر ملا کر نازہ میں پہنچائیں۔عصارہ سداب اور مشک اور روغن بان کی بھی پچکاری دیں۔۔۔روغن زنبق کا اور پھر بھی جو کچھ باب گردہ میں مذکور ہوا ہوا سے یاد کریں گردہ اور مثانہ میں جس وقت درد ہو خواہ اور کوئی مرض ہو اس وقت بادی البزور کا کبھی استعمال نہ کریں ورنہ درد کی زیادتی ہوگی بلکہ آب گرم بھی اس قدر نہ پلایا جائے کہ کسی چیز کو جذب کرے خواہ کسی شے کو اتار دے۔

دوسرا مقالہ ان آفات کے بیان میں جو بول کو عاض ہوتیہیں عام اس سے کہ وہ کیفیات امراض ہوں یا اعراض فصل بیان میں کیفیت خروج بول کی جو بالطبع ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ مثانہ براہ اصل خلقت کے بول کو اس طرح دفع کرتا ہے کہ رطوبت بول کو ہر طرف سے سمیت کر اس کو نچوڑتا ہے پھر اس وقت جو عضلہ کو مثانہ کے منہ پر ہے کھلاتا ہے اور عضل مراق کو نچوڑتا ہے آفات بول کے یہ ہیں حرقت بول یعنی سوزش ہونی اور حتباس یعنی پیشاب کا بند ہو اور سلسل البول اور منجملہ انہیں آفات کے کثرت بول زور تقطیر البول اور ذیابیطس ہے۔حرقت بول کا بیان حرقت بول کا سبب یا حدت اور تیزی پیشاب کی خواہ بورقیت بول کی کسی مزاج کی وجہ سے یا بسبب نہ ہونے اس رطوبت کے جو لحوم غدیہ میں ہوتی ہے وہ لحوم ڈدی جو اسی مقام میں یعنی مثانہ میں ہیں اس لئے کہ وہ رطوبت مجرائے بول پر بہتی رہتی ہے اور تغریہ بول کرتی ہے اور بول سے مل جاتی ہے اور اس کی تعدیل کرتی ہے پھر جو وقت یہ رطوبت فنا ہو جاتی ہے مواضع مذکورہ کا تغریہ جاتا رہے گا اور بول کی تلزج جاتی رہے گی بس اسی سبب سے حرقت بول میں پیدا ہوتی ہے منجملہ ان امور کے جو حرقت بول پر معین ہوتے ہیں

بکثرت جماع کرنا اس لئے کہ یہ رطوبت جماع کے سبب سے ہمراہی منی میں نکل جاتی ہے اور زیادہ ہی نکل جاتی ہے جو امراض کہ بدن کو گھلا دیتے ہیں ان سے بھی حرقت بول میں آجاتی ہے یا ان کے مجاری بول میں قروح پیدا ہوں اور قضیت کے نزدیک ہوں اور جرب یعنی خارش پیدا ہو اور اس کے سبب سے یہ رطوبت جلجائے جیسے علامت قسم اول کی جو حد سے بول سے پیدا ہوتی ہے یہ ہے کہ بول مادا اور تیز برآمد ہوتا ہے اور پیشاب کے ہمراہ مدہ نہیں ہوتا ہے اور دوسری قسم کی علامت خون اور مدہ کا پیدا ہونا اکثر اذمات قسم اول کا انجام بطرف قسم دوم کے ہو جاتا ہے بنابر اس طریقہ کے جو اوپر کے ابواب میں بیان ہو چکا ہے پس معلوم ہوا کہ پہلی قسم گویا مقدمہ ہے دوسری قسم کے واسطے کہ اسہال صفراوی جس طرح مقدمہ ہو قروح امعا کے واسطے علاج حرقت بول کا اگر اس کے ساتھ مدہ بھی آتا ہے وہی علاج ہے جو قروح مثانہ کے واسطے اوپر لکھا گیا یا نواحی مثانہ کے قروح کا علاج جو مذکور ہو چکا اور خاص اس کے واسطے ہم کو ایک نسخہ جیدہ بھی پہنچا ہو کہ ان دواؤں سے قرص بان صفت بنائے جاتے ہیں تخم خریزہ تخم خیار تخم کدو مکد بیس درہم کندر صمغ دم الاخوین مکدوس درہم افیون تین درہم تخم کرفس ایک درہم شربت خشخاش کے ہمراہ پلایا جائے مقدار شربت اس دوائی کی دو درہم ہے یعنی دو درہم کا ایک قرص بنایا جائے اور اگر قروح اور مدہ نہ ہو۔ پھر عمدہ علاج ان کا یہ ہے کہ پیشاب کی مقدار بڑھائی جائے اس طرح کہ استفراغ فضول بذریعہ اسہال لطیف کے کیا جائے جیسے کہ ابواب امراض مثانہ میں معلوم ہو چکا ہے اور قے کرانی بھی عمدہ علاج ہے اور ادویہ مبردہ مرطبہ از قسم خوردنی اور بقول اور خوا کہہ بھی اور ہر ایک شور چیز اور تیز چیز سے اور زیادہ میٹھی چیز ہے اور پرہیز کرنا اور تعب اور جماع سے بچنا لعابات کا پلانا اور پچکاری لعابوں کی بھی نافع ہوتی ہے جیسے لعاب تخم مرو اور لعاب بہدانہ اور کس قدر خشخاش اور بزور باردہ جو مدر بھی ہوں اور یہ ادویہ آب سرد کے ہمراہ پلائی جاتی ہیں کشک شعر اور آب جو اور نمیر شت اور قرعیہ یعنی کدو ڈال

چلے اور اس وقت یہی بات پیدا ہوتی ہے خواہ مثانہ میں ورم وغیرہ ہے کہ اس سے پورا پورا شمول مثانہ کا بول پر نہ ہو سکے اور جب بول کی فراہمی پر بخوبی قادر نہیں ہوتا ہے تو پیشاب کو نچوڑ کر دفع کرنے پر بھی جو امر طبعی ہے قادر نہیں ہوتا لہذا عسر ماول اس وجہ سے عارض ہوتا ہے کبھی سبب عسر بول کا برودت حرارت خارجی ہوتی ہے یا جس بول زیادہ ہونے سے آخر کار عسر بول پیدا ہو جاتا ہے جیسے وہ لوگ کہ اکثر پیشاب کو ٹالا کرتے ہیں ان کو یہ مرض لاحق ہوتا ہے یا عسر بول کا سبب مثانہ کے گردن میں اور رو ہی مجرائے بول ہے اور احلیل میں ہوتا ہے یا سبب اس کا قوت مثانہ میں ہوتا ہے اور کوئی سبب آلہ میں جو فضلہ مثانہ ہے یا ایسے عضو میں جو باعث یعنی برانگیختہ کرنے والا بول پر ہے خواہ ان کہ خود پیشاب میں کوئی خرابی ایسی ہوتی ہے جس کی وجہ سے عسر بول عارض ہوتا ہے مجرائے مثانہ میں جو سبب ہوتا ہے یا تو اولی ہے یعنی پہلے پہل اسی میں پیدا ہے بمشارکت کسی عضو کے سدہ مثانہ میں کبھی تو خاص مثانہ ہی میں بسبب ورم حار خواہ ورم صلب کے پڑتا ہے خواہ کسی شے غلیظ سے جیسے رطوبت خواہ کوئی علقہ یعنی پستہ چیز یا مدہ بھی مدہ اکثر سپدہ کا سبب ہو جاتا ہے خواہ پتھری یا رتج جو مانع خروج بول ہو خواہ حشمہ پڑ جائے یا کسی زخم اور قرحہ کے مندمل ہونے سے کوئی قرونی مثانہ میں بڑھ جائے یا تفتیش اور کھچاو برودت شدید کی وجہ سے تنگی مجری میں پیدا کرے خواہ حرارت کی وجہ سے مثانہ کی گردن وغیرہ سمٹ جائے جیسے حمیات ہرقہ میں اس وجہ سے عسر بول عارض ہوتا ہے خواہ اور امراض جنہیں ذوبان اور اعضا کا پگھلنا لاحق ہوتا ہے اور کبھی سبب اس کا قرحہ ہوتا ہے جو مجرائے مذکور میں پڑے کبھی عسر بول بسبب تمدد اور کھنچ جانے مثانہ کے عارض ہوتا ہے کہ یہ تمدد سادا و رمانع خروج بول سہولت کا ہوتا ہے جیسے وہ احتباس اور عسر بول جو پیشاب کے روکنے اور ضبط کرنے والوں کی اس وجہ سے عارض ہوتا ہے کہ اس بیہودہ حرکت سے مثانہ بستہ ہو کر مجری چسپیدہ ہو جاتا ہے رات کو حبس بول بسبب خواب کے ہوتا ہے اور دن کو چونکہ آدمی مشغول کارہائے ضروری میں ہو کر

تقاضائے پیشاب سے غافل رہ جاتا ہے اسی جہت سے حبس بول ہو جاتا ہے۔ وہ قسم اس مرض کی جو بندہ مشارک کی وجہ سے عارض ہوتی ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ امعامیں خواہ رحم میں یا معدہ میں ناف میں کوئی ورم حار پیدا ہو یا ورم صلب یا کسی عضو مذکورہ بالا میں ثقل اور فضلہ خشک یا بلغم کثیر جس کے سبب سے مقدار مثانہ کی پر ہو کر تمدد اور کھچاؤ پیدا ہو جیسے پانی زیادہ بھرنے سے مشک وغیرہ میں تناؤ پیدا ہوتا ہے یا ورم مقعد میں ابتدأ پیدا ہو خواہ پیچش کی وجہ ورم مفعد عارض ہو خواہ بواسیر کے قطع کرنے سے ورم مقعد میں آ جائے یا ایذائے بواسیر خواہ شقاق ایذادہندہ کے سبب سے ورم مقعد میں ہو جائے۔ یا بجانب اسفل پشت کے ورم کو خواہ التوا اور پیچیدگی اس جگہ یعنی اسفل صلب مین عارض ہو یا ان کہ خصیہ اوپر چڑھ جائے اور مراق تک پہنچ کر مزاحم مجرائے بول کا ہو اور اس کو اوپر کی طرف کھینچے اور تنگی پیدا کر کے خروج بول میں تنگی پیدا کر کے عسر بول پیدا کرے اور درد ہو کر تھوڑا تھوڑا پیشاب برآمد ہو کبھی سبب عسر بول خواہ حبس بول کا ایک درد ایسا ہوتا ہے جو قروح مجری میں پیدا ہوا اور سدہ نہ پڑا ہو اور نہ ورم پیدا ہوا ہو پس جس وقت ارادہ پیشاب کا آدمی کرے درد ہونے لگے اور درد کی وجہ سے پیشاب کرنے والا اپنے مثانہ کے عصر اور نچوڑنے پر زیادہ زور نہ کر سکے تا کہ شدت سے درد کی بچے اور خصوصاً اگر اس درد کے ساتھ عضل مثانہ میں ضعف بھی ہو خواہ تشنج بھی ہو یا اور کوئی امر فضل مثانہ میں ایسا ہی عارض ہوا ایسا آدمی اگر درد کی ایذا کو برداشت کر کے پیشاب کرلے مقدار طبعی پر کمیت اور کیفیت میں ہوگا اور درد بھی زائل ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر یہ شخص قہر اور غلبہ کر کے پیشاب کرلے تب بھی بخوبی پیشاب ہو جائے گا اور عسر بول خواہ حبس بول عارض نہ ہوگا اکثر ایسا آدمی باوجود یہ کہ عسر بول میں مبتلا ہوتا ہے قطیر بول بھی اس کو عارض ہوتی ہے شاید اگر پیشاب برآمد ہو گو تھوڑا تھوڑا کر کے مگر بعد خروج بول کے تخفیف ایذامیں ہو جائے گی اور تحمل درد کا بھی کرنے لگے گا قوت میں جو سبب پیدا ہو کر یہ مرض پیدا کرتا ہے یا تو قوت احساسہ میں ہو یا محرکہ میں یا قوت

طبعیہ میں قوت حساسہ میں سبب اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ جس میں مثانہ کے خواہ عضل اس کے کوئی ایسی آفت پیدا ہو کہ اس کے سبب سے واقعہ سے دفع قوی نہ ہو سکے خواہ بالکل دفع ہو ہی نہ سکے خواہ مبادی میں مثانہ کے خواہ عضل اس کے کوئی ایسی آفت پیدا ہو کہ اس کے سبب سے واقعہ سے دفع قوی نہ ہو سکے خواہ بالکل دفع ہو ہی نہ سکے خواہ مبادی میں مثانہ کے کوئی ایسی ہی آفت پیدا ہو جیسے قرانیطس اور فیشرغس میں نسیان اور کمی حس کے عارض ہو کر عسر بول یا حبس بول کا سبب ہوتی ہے قوت محرکہ میں سبب کے یہ صورت ہیکہ عضلہ مثانہ ایسا باقی تر ہے کہ اپنے کو مطلق اور ازاد کر کے حرکت انقباض سے بطرف حرکت انبساط کے پھرے اور جس وقت مثانہ منقبض ہوت اہے اس کو بھی وہی فعل اور حرکت کرنے پر توانائی ہو جو مناسب بحال دفع بول سہولت ہو یا ان کہ عضل بطن قبول کرنے والی قوت مثانہ کی نہ ہو اس قدر کہ جو کچھ مثانہ میں ہو اسے نچوڑ کر دفع کر دے اور یہ امر یا تو بسبب ضعف قوت کے ہو یا بسبب ایک ایسے حال کے جو عضل مذکور میں تمدد وغیرہ سے عارض ہو رہا ہو قوت طبعیہ میں سبب اس مرض کا یون پیدا ہوتا ہے جیسے کہ واقعہ کو سوءمزاج مختلف حار عارض ہو اور یہ بات کمتر ہوتی ہے یا سوءمزاج بارد ہو اور یہ امر اکثر ہے خواہ سوءمزاج مادی ہو جیسے کہ حار سوءمزاج حدت بول کے ہمراہ ہوتا ہے اور بارد سوءمزاج ہمراہ رطوبات مرخیہ یا رطوبات ممددہ کے ہوتا ہے کبھی سبب اس ضعیف کا یہ ہوتا ہے کہ معاوضہ اختیار طبعیت کا حبس سے ہوا کرتا ہے یعنی طبعیت کا اقتصار دفع بول کا ہوت اہے اور آدمی اس کے خلاف روکتا رہے لہذا قوت دافعہ ضعیف ہو جاتی ہے یا یہ سبب عضلہ میں ہوتا ہے کسی آفت مزاجی کی وجہ سے خواہ ورم یا اور آفت عصبی کی وجہ سے جیسے تشنج یا استرخا اور بطلان قوت حرکت کا سبب ضرب اور سقط وغیرہ کے یا خود مثانہ میں خواہ مبادی حرکت میں جیسے شعبہ ہائے عصب اور نخاع اور دماغ جو عسر بول خواہ امتناع بول بسبب عضو باعث کے ہو یعنی بسبب آفت اس عضو کے جو بول برانگیختہ کرنے والا ہے یا باین طور کہ مثلاً گردہ میں ورم حار

خواہ ورم صلب ہو خواہ پتھری ہو یا ضعف جاذبہ اوپر کی طرف ہو خواہ ضعف واقعہ نیچے کی طرف خواہ جگر کو قدرت تمیز مائیت پر نہ ہو اور احوال استسقا کے واسطے اس رطوبت کو جگر جا بجا چھوڑ دیتا ہے اور فراہم رہ جاتی ہے اور یہ قسم ایسی ہے جس کے بیان کے واسطے ایک باب جداگانہ درکار ہو یا اس کو ہم قلت بول کے قبیل سے تجویز کریں جو عسر بول سبب کسی خرابی اور برائی پیشاب کے ہو وہ یہ ہے کہ جیسے بول گرم اس قدر ہو کہ اس کے اخراج میں ایذا ہوتی ہے اور اکثر اوقات اس کا تجربہ بھی ہوا ہے کہتے ہیں کہ جس شخص کو عسر بول ہو اور پھر اسے بعد عسر بول کے پیچش عارض ہو ساتویں روز مر جائے گا مگر اس کو تپ آ جائے اور اوراربکثرت ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ پیشتر بعد حرقت بول کے اور بعد زائل ہو جاتے اسی حرقت کے ایک طرح کی خشکی چند مقامات میں عارض ہو جاتی ہے کہ اسی وجہ سے عسر بول خواہ احتباس بول پیدا ہوتا ہے پس واجب ہے کہ ترطیب کا استعمال کریں تاکہ یہ خشکی وغیرہ نہ پیدا ہو علامات جس جس بول خواہ عسر بول کا سبب برودت مزاج کی ہو اس کی علامت سپیدی پیشاب کی اور غلیظ ہونا بول کا خواہ رقیق ہونا پیشاب کا اور خطرہ پیشاب کا زیادہ ہونا قبل عارض ہونے اس مرض کے اور استحمام کا استعمال پہلے سے زیادہ ہوا ہو اور برودت کا احساس بھی ہوتا ہو اور جملہ اقسام علامات حرارت کے نہ ہونے جس وقت حرارت کی وجہ سے عسر بول خواہ احتباس بول عارض ہو اس کی علامت یہ ہے کہ پیشاب میں حدت ہو اور لتہاب بھی اور یہ دونوں حدت اور لتہاب محسوس ہوتے ہوں اور اگر ذوبان بسبب تقیض اور کچھا ؤ برودت کے یہ مرض پیدا ہو اس کی علامت یہ ہے کہ تدبیر ارخا کی مفید ہوتی ہے۔ اور اگر ذوبان اور حمیات محرقہ کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہے ترطیب کا نافع ہونا اس کی علامت ہے۔ ایضاً اس کی علامت سے یہ بھی ہے کہ تھوڑا پیشاب نہیں خارج ہوتا ہے اور زیادہ بسہولت خارج ہوتا ہے کہ بسبب ترطیب مجری کے مجری میں تری اور کشادگی پیدا ہوتی ہے۔ جو قسم عسر بول کی بوجہ ورم مثانہ کے عارض ہو خواہ اس عضو کے ورم کی وجہ سے

جو فرق دشواری بول کا جو ورم کی وجہ سے ہو اور جو دشواری بول کی ورم کی وجہ سے نہ ہی ہو یہ ہے کہ ورم چونکہ تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہے اور دفعتہً نہیں پیدا ہو جاتا ہے مگر ان کے ایسا ہی کوئی امر عظیم واقع ہو جس کی وجہ سے ورم کا دفعتہً عارض ہو جائے جو عسر بول مثانہ کے ان سدوں کی وجہ سے عارض ہو جو کسی مرض کی وجہ سے مثانہ میں پیدا ہوئے ہوں یا کوئی ۔۔۔۔ اور تنگی پیدا کرنے والی شے مثانہ میں گر گئی ہو اور دھنس گئی ہو خواہ مثانہ اس شے کی وجہ سے پھول گیا ہو خواہ کھنچ گیا ہو اور یہی کیفیات علامت بھی اسی قسم کے ہیں جو عسر بول عضو باعث کی وجہ سے عارض ہو اور مثانہ میں کسی شے کا ارتکاز یعنی پھنساؤ خواہ پھولنا اور تمام اقسام کی وہ علامات جو سدہ مثانہ میں عارض ہوتے ہیں نہ ہو خواہ کسی ضاغط اور تنگی پیدا کرنے والے کی وجہ سے جو جو اعراض پیدا ہوتے ہیں وہ بھی نہ ہوں اور درد بھی نہ ہو جو ضاغط کی وجہ سے ورم کی شناخت اسی سدہ ڈالنے والی شے سے ہوتی ہے چنانچہ معلوم ہو چکا ہے اور بدون ورم کے جو شے بند کرنے والی پیشاب کی ہے اس کی شناخت تا ثاطیر سے کی جاتی ہے اور خون جو نکلتا ہے خواہ جو غلط سوائے کون کے برآمد ہوتی ہے خوہ جو شے ٹھہر جاتی اور نکلنے نہیں پاتی اور خواہ پتھری وغیرہ کے اڑ جانے سے خواہ کسی زخم کے بھرنے سے جگہ تنگ ہو جانے درآمد برآمد بول وغیرہ میں رکاؤ ہوتا ہے اس سے بھی شناخت ہو سکتی ہے پتھری کا روکنا اپنے علامات خاص سے پہنچانا جاتا ہے اور قاثاطیر کے چھو جانے سے بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی شے پتھر کی سی کھٹ کھٹاتی ہے۔ خون اور خلط کی شناخت گزشتہ اور مقدم زمانہ کے پیشاب سے بھی ہوتی ہے اور مثانہ مین کون کے بستہ ہونے سے اور رنگ کی زردی اور کوتاہی نفس اور نبض کے صغیر ہونے اور متواتر ہونے اور سرد پسینہ برآمد ہونے تپ اور لرزہ اور متلی پیدا ہونے سے ہوتی ہے مگر یہ متلی کی علامت زبوں حالی پر دلیل ہے کمتر مریض جانبر ہوتا ہے۔ خلط غلیظ کی شناخت کبھی اس گرانی سے کی جاتی ہے جو محسوس ہو اگر اس غلط کی کوئی مقدار معتد بہ ہو اور یہ بھی علامت ہے کہ بول میں خام فضلہ برآمد ہو جو عسر بول

بسبب برودت مقبضہ کے یا بسبب برودت مستحصفہ اور ٹھٹھرانے والی کے عارض ہو اس کی شناخت اسباب قریبتہ العہد سے خواہ اسباب مقدمہ سے ہوتی ہے ریح کی وجہ سے جو عسر بول ہو اس کی شناخت یہ ہے کہ تمدد بالثقل کے ہوگا اور کبھی اس ریح کو انتقال اور سرکنا ایک جگہ سے دوسری جگہ پر ہوتا ہے اور کبھی مثانہ میں یہ ریح بند رہ جاتی ہے ضعف حس کی وجہ سے جو عسر بول عارض ہوتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ لذع بول پر حس نہ ہو علامت اس عسر بول کی جو ضعف واعد کی وجہ سے عارض ہو یہ ہے کہ دبانے سے پیشاب باآسانی نکل آئے۔ استرخاء عضلہ کی وجہ سے جو عسر بول ہو اس کی شناخت یہ ہے کہ دھار پیشاب کی کمزور ہو کر چھوٹے جس سے زمین میں گڑھا نہ پڑے اور حبس بول نہ ہوا ہو اور کبھی ایسا معلوم ہو کہ کوئی شے اندر کی ایسی ہو جو نچوڑنے عضلہ کو قبول نہیں کرتی ہے اور دبانے سے پیشاب نکل جاتا ہے تشنج عضلہ کے علامات یہ ہیں کہ بیمار کا پیشاب جو تھوڑا سا نکلتا ہے وہ بھی اس زور سے ہو کہ زمین کھد جائے اور گڑھا پڑ جائے ضعف گردہ کی وجہس ے جو عسر بول عارض ہو اس کی علامات وہی ہیں جو ضعف گردہ کے باب میں بیان ہوئی اسی طرح سنگ گردہ اور ورم گردہ کا بھی حال ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ اگر درد اور گرانی بجانب گردہ محسوس ہو کر عسر بول خواہ حبس بول ہوتا ہو اس وقت اصلی مرض گردہ ہی میں ہوگا۔ پھر اگر علامات ورم گردہ نے ہوں اس وقت ورم گردہ کا مرض ہوگا اور اگر گردہ میں زیادہ گرانی ہو پس گردہ میں پیشاب کی رطوبت محتبس ہو رہی ہے اور اگر زیادہ گرانی نہ ہو اس وقت کوئی اور رطوبت ایسی ہے جو اخراج بول کو روکے ہوئے ہے اور یہ روکنا ورم کی وجہ سے ہو خواہ بلا ورم کی وجہ سے ہو خواہ بلا ورم ہو اگر ثقل اور گرانی نہ ہو بلکہ وجع ممدد ہو ریح گردہ کی وجہ سے ہوگی۔ اور اگر شکم نرم ہو لیکن قبض نہ ہو اور نہ علامات سدہ گردہ کے ہوں اور نہ سدہ مثانہ اور ضعف مثانہ وغیرہ نے موجود ہوں پس سبب یہ ہے کہ جذب گردہ میں ضعف آ گیا ہے یا واقعہ جگر میں ضعف ہو یا واقعہ جگر کے ضعف پر دیگر احوا استقائیہ دلیل ہوں گے جو عسر

ول بوجہ کسی ایسے درد کے ہو جو معارض خروج بول کسی قرحہ کی وجہ سے خواہ عسر بول ہوتا ہے اس کے ہمراہ علامات قروح کے ہوتے ہیں۔ اعضاء غدویہ کی خشکی اور جفاف کی وجہ سے جو عسر بول عارض ہوتا ہے اور بہر تقدیم اسباب مذکورہ بال دلیل ہوتا ہے اور یہ بھی علامت اس کی ہے کہ ترطیب کرنے سے باآسانی پیشاب رواں ہو جاتا ہے۔

علاج جملہ اقسام کا یہ ہے کہ اگر سبب اس مرض کا مادہ یا کوئی خلط ہو اس کا علاج مفتحات سے کریں اور وہی مدرات قویہ جو معلوم ہو چکے ہیں اس کا استعمال کیا جائے اگر خوف اس امر کا نہ ہو کہ یہ مرض ایسا نہیں ہے کہ جس کو دوائے مدر کے استعمال سے فائدہ پہنچے اور پھر اگر مدرات کا استعمال بھی کیا جائے ایک اور مادہ کو مثانہ تک کھینچ لائے گا اور درد اور تمدد میں زیادتی ہوگی اور کچھ بھی خارج نہ ہو آب ترب کے واسطے اس امر میں قوی تاثیر ہے اور یہاں تک مفید ہے کہ اسی مولی کی ترکاری سے غذا بھی کرنی واجب ہے اسی طرح آب نخود سیاہ بھی ہے۔ مدرات جیسے فطراسالیون اشق دوقو مرقوہ حسما ماقسط سیسالیوس وج شبت تخم شبت یہ سب ادویہ آب ترب میں جوش دے کر خواہ ان کہ آب نخود سیاہ میں خواہ گوکھرو کے پانی میں اعصارہ کرفس اور رازیانج میں خصوصاً رازیانہ دشتی اور سکنجبین عصلی بھی خوب نافع ہے اور مثرودیطوس اور تریاق فاروق شدید المنفعت ہو اور دواء کرکم اور امروسیا اور دوائے قباء الملک لڑکوں کو اپنی ماں کے دودھ میں اندواؤں کو دینا خواہ دایہ کے دودھ میں مفید ہوتا ہے صفتہ مدر قوی ابہل اسارون اور جمایا مانخواہ تخم کرفس فطراسالیون مجیٹھ بادام تلخ سنبل ملکہ بیس درہم تخم خربوزہ دس درہم اجساد ذراریح پارہ کر کے اور سر اور بال اور پر جدا کر کے بوزن ایک درہم اشق کو رقیق شراب مثاث میں گھول کر اور ادویہ ملا کر گولیاں طیار کرو مقدار شربت تین درہم تک ہے۔ ایضاً دوائے ابہل اور حلیت جو مذکور ہو چکے باب جمود خون کے مثانہ میں کہ وہ دوا پلانے اور پچکاری دینے میں کارآمد ہے کبھی ایسی ادویہ تیار کی جاتی ہیں جن میں جندبیدستر اور فربیون اور زنجبیل اور دار فلفل اور روغن بلسان داخل ہوتا ہے بیشتر

انہیں ادویہ میں افیون اور بزرالبنج بسبب زیادتی درد کے شریک کرتے ہیں ان ادویہ کے قرابادین میں نسخے لکھے ہیں۔ جملہ ادویہ حسویہ جن سے پتھری گرائی جاتی ہے وہ بھی اس موقع پر نافع ہیں اور اکثر اصناف کو اس مرض کی حرارت سے ہو خواہ برودت سے بہرگونہ یہ ادویہ مفید ہیں بعد لحاظ اس امر کے کہ خون اور قرحہ نہ ہو جیسے خاکستر عارب کی خواہ اسفنج میں جو سنگریزہ ملتا ہے اور آبگینہ کی راکھ۔ منجملہ ان ادویہ کے جن کو کس قدر براہ خاصیت کے اس مرض میں دخل ہے جیسا لوگ کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ نیولہ کا مچانہ سوکھا کر تین درہم اس میں سے ہمراہ شراب ریحانی کے دیا جائے ایضا سرطان نہری سوختہ وزن دو درہم ہمراہ شراب ریحانی کے خصوصاً بچوں کے واسطے ہم نے اور ادویہ بھی لکھے ہیں واسطے اس ضعف کے جو بسبب برودت مثانہ کے عارہو واجب ہے کہ اس مقام کے علاج میں انہیں بھی پڑھ لیں جو عسر بول بسبب بستہ ہو جانے کسی حلقہ اور گرہ کے مثانہ میں ہو اس کا علاج وہی ہے جو باب جمود حلقہ اور مثانہ میں لکھا گیا۔ کبھی انہیں ادویہ سے ضمادات بنا کر بھی لگائے جاتے ہیں موئی کا پانی شریک کر کے اور کبھی تریاق مصطگی اور امروسیا اور دوام کرکم اور دوائے فبادالملک بھی استعمال کی جاتی ہے اکثر حاجت قوی نطولات کی پڑتی ہے جو حرمل اور مشکطرامشیع اور برگ حمام سے تیار کرتے ہیں ایضاً بورہ اور عاقرقرحا اور جزول سے ضماد تیار ہوتا ہے کہ یہ بھی نافع ہے یہ ضماد جس کی ترکیب ہم بیان کرتے ہیں بھی خوب مجرب ہے۔ حب النار شبوت حماما اکلیل الملک ارذخو دسیاہ بابونہ مکہ دس درہم دو تو تخم ترب تخم کرفس بستانی اور کوہی مکہ سات درہم اس ی سے ضماد تیار کریں روغن یکساں خواہ روغن سوسن ملا کر اور کرنب ارمنی کے پانی سے گوندھ کر استعمال کریں۔ صفت مرہم جید کی سکنج مقل جاؤشیر وج سب اجزا ہموزن لے کر بط کی چربی کے ذریعہ سے مرہم تیار کریں اور موم زرد اور روغن سوسن کو اضافہ کریں پچکاریوں میں سے یہ ہے کہ بروزہ میعہ جاؤشیر طقطار یعنی سبز پچکری اور کبھی اس میں حلتیت بھی لاتے ہیں اگر سبب اس مریض کا

پتھری ہو اسی کا علاج کریں گے جہاں کہیں کہ پتھری ہو گردہ کی خواہ مثانہ کیا ور اگر سبب اس کا مسہ ہو خواہ کسی گوشت کے بڑھ جانے سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اس وقت آبزن ہائے مرخیہ جو باب مثانہ میں معلوم ہو چکے ان سے علاج کریں گے اور ترش چیزوں سے اور قوابض سے پرہیز کریں گے اکثر یہ علاج مفید ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا ہے اور اگر ورم کے سبب سے ہو اسی کا علاج کیا جائے اور ارخا او رنرم کرنے کی تدبیر کریں گے اور حمام مائی سے تعریق کریں اور وہ ملینات جن کے ذریعہ سے ضماد کیا جاتا ہے اور اسی طرح پچکاریاں جو اسی قسم کی ہیں خواہ شیاف وغیرہ جو مقعد میں رکھی جاتے ہیں اور پانی پینے میں کمی کی جائے اور مدرات بالکل متروک ہوں اور غذا بھی آدھے دن نہ دی جائے اور جس وقت ورم میں نرمی آجائے کبھی پیشاب دبانے اور نچوڑنے سے اتارا جاتا ہے بعد اس کے کہ اچھی طرح سے تلئین اور ارخا کی تدبیر ہو چکے کرنب اور خطمی اور پیاز اور گندنا اوبال کر اسپارہ میں معین ہوتے ہیں جس وقت کہ ان کا ضماد کیا جائے فصد منجملہ ان تدابیر کے ہے جس کا ذکر کرنا واجب ہے پہلے باسلیق کی پھر اس کے بعد صافن کی کہ اکثر ایسی فصد ہی کے ہونے سے اور اربول ہو جاتا ہے اگر سبب برودت اور قبض ہو سوءِ مزاج بارہ کا علاج کیا جائے اگ اور اگر حرارت اس کا سبب ہے روغنہائے معتدلہ اور رروہ روغنہائے باردہ جن میں تلئین بھی ہے اور ارخا بھی ان سے علاج کریں جیسے روغن بنفشہ اور روغن کدو اور روغن جن میں ارخا کی قوت ہے غذا ایسی درکار ہے جو مرطب ہے اور تدبیر ناتھین کی کرنی چاہئے اور حماماگر پیں اور خشکی ہو اس وقت آبزن ہائے معلومہ اور ادہان مرخیہ کا ستعمالکریں اور اگر بسبب فالج کے عسر بول خواہ حبس بول ہوا ہو علاج فالج کا کیا جائے اگر سبب تشنج عضلہ کا ہو معالجات تشنج سے علاج کریں جو اپنے مقام رمذکور ہیں اگر کوئی مزاج بارد سبب مرض ہو روغنہائے گرم اور معجونات حارہ معلومہ سے علاج کریں منجملہ ان چیزوں کے جو ایسے وقت مفید ہوں اور فالج میں فائدہ کریں یہ ہے کہ فضلہ کبوتر صحرائی نصف درہم ہمراہ بول اطفال کے

پلایا جائے کہ ادرار بول ہو جائے گا دوسرا نسخہ یہ ہے چوہے کی مینگنی ایک مثقال آب شبت میں جوش دے کر پلائیں کبھی یہ دوا ہمراہ مومیائی کے پچکاری میں دی جاتی ہے خواہ ایک درہم پوٹہ زحمہ کا سوکھا ہوا موزن نمک ہندی کے ہمراہ آب گرم ملا کر پچکاری دی جائے۔ روغن ناروین کا پلانا بھی اس مریض کو نافع ہوتا ہے ہمراہ آب گرم کے خواہ دو دانگ حلتیت شیر مادہ خر میں ایضاً یہ دوا اس مریض کو بھی نافع ہے جس کو غلط غلیظ کی وجہ سے مرض لاحق ہوا ہو حرارت ے جس کو یہ مرض لاحق ہوا ہے بزور باردہ سے اس کا علاج کریں اور تخم کاہو ہمراہ شراب آب آمیختہ کے پلایا جاتا ہے اور انار ترش کے پانی کے ہمراہ اگر بسبب سقط اور ضربہ کے مرض پیدا ہوا ہو اور ورم بھی آ گیا ہو خواہ ورم نہ ہوا ہو بلکہ دس چوٹ کی وجہ سے کوئی چیز اپنی جگہ سے زائل ہو گئی ہو اس وقت علاج اس کا پہلے یہ ہے کہ فصد کی جائے اور مرخیات معتدلہ اور آبزن ہائے معلومہ سے تدبیر کریں اور کوشش کی جائے کہ کسی طرح سے پیشاب آ جائے پھر اگر خون کثیر پیشاب میں آ جائے اسے بند کر دینا چاہئے قرص کھربا وغیرہ پلا کر جنہیں صمغ جوز بھی داخل ہے اور اگر خوف اس امر کا ہے کہ خون کے بند ہونے سے کوئی علقہ منجمد نہ ہو جائے اس وقت علاج علقہ بستہ کا کریں پھر اگر اسی علقہ کی وجہ سے سدہ پڑ جائے اور راہ بند ہو جائے تدبیر سدہ علقہ کی کرنی لازم ہے اور یہ تدبیر اوپر مذکور ہو چکی ہے۔ اگر عسر بول بسبب ریح کے ہو ریح مثانہ کا علاج کیا جائے اور اگر بسبب دردک یہ مرض پیدا ہوا ہو یعنی درد مانع ہے۔ پیشاب کرنے کو پہلے مخدر ادویہ کی پچکاری دیں اس کے بعد پیشاب کے اخراج کا قصد کریں بعد ازاں قرحہ کا علاج کریں خواہ تعدیل حدت بول کی تدبیر اغذیہ اور بقول مذکورہ سے کی جائے۔ اور بیشتر ادویہ مغریہ کی پچکاری دیتے ہیں تاکہ صفحہ مجاری بول کو حس کرنے سے حدت اور تیزی پیشاب سے مانع ہوں۔ ضعف جس کی وجہ سے اگر حبس بول پیدا ہو اس وقت علاج مبداحس کا کرنا لازم ہے اگر مرض کی ابتدا مبدا سے اور خاص عضلا در مثانہ سے ہوئے ہو اور یہ علاج ادویہ فاوزہریہ سے

کیا جائے جیسے زیاق اور مشرو دیطوس اور مرو غنات اور ندوفات جو موافق روح عضو کو ہوں جیسے روغن یا اس میں اور سوسن اور نرگس اور زعفرانا و رروغن بلسان خاص کر ضماد بھی ایسے وقت استعمال کرتے ہیں اور وہ ضماد برگ درخت ہائے خوا کہ اور بقول تازہ سے ہوں جو روح کو تازگی پہنچاتے ہیں جیسے برگ سیب اور پودینہ اور سداب اور ان پتیوں کے ہمراہ ادویہ منبہ جن سے بخوبی اگاہی بڑھ جائے بھیملاتیہیں جیسے تخم حرمل اور تخم سداب کو ہی پھر اس کے بعد انہیں ادویہ سے پیڑو پر لیپ لگاتے ہیں پھر اگر یہ مرض بسبب ضعف قوت واقعہ کے ہو مزاج غالب کی رعایت کریں اور جو مرض کہ ضعف پیدا کرنے والا قوت واقعہ میں ہے اس کی رعایت کریں انہیں تدبیروں سے جو معلوم ہو چکی ہیں اور اکثر یہ ضعف واقعہ برودت سے عارض ہوتا ہے اس کا علاج ایسی دوا سے کرنا چاہئے جس میں تسخین اور قبض ہو اور خصوصاً وہ ادویہ جن کو ہم ضعف حس کے بارہ میں لکھا ہے اگر سبب اس مرض کا زمانہ دراز تک پیشاب کا روکنا اور بند رکھنا ہے اس وقت علاج اس کا آبزن ہائے مرخیہ سے جو ملین بھی ہوں اور تخم کتان اور حلبہ اور قرطم اور رطبہ سے بنائے گئے ہیں کیا جائے اور ضماد بھی جو ایسے ہی ادویہ سے تیار کئے جائیں اس کے بعد وہ ادویہ مشعل ہوں جو شدت ادرار کریں اور تاثیر کا استعمال ہو روغن بلسان اور مثل اسی کے اور روغنوں کو خاصیت عجیب ہے ایسے مرض میں گردہ اور جگر اور امعا اور پشت کے سبب سے اگر حبس بول عارض ہو اس وقت واجب ہے کہ مقصود اصلی علاج انہیں اعضا کا ہو اس لئے کہ اگر ان اعضا کے علاج میں تدبیر کارگر ہوئی تو اس مرض خاص کا زوال ہو جائے گا ورنہ کچھ نفع علاج سے نہ ہوگا اور خلاصہ یہ ہے کہ مدات اور مرخیات کا استعمال آبزن اور ضماد اور پچکاری کے زریعہ سے ضرور کرنا چاہئے اور مدرات کا استعمال بھی ضرور ہے مگر یہ کہ ان کے استعمال سے خوف اس امر کا ہے کہ مادہ کثیر بطرف مثانہ کے اوتار لائیں گے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استعمال دودھ کا ان کے واسطے نہایت عمدہ ہے بشرطیکہ تپ نہ ہو اور جس وقت کہ بنادق

البزور کا استعمال مناسب ہو رائے صحیح یہی ہے کہ دودھ ہیکے ہمراہ ان کا استعمال کیا جائے پیشاب کی ادرار کرنے والی اشیاء کا بیان بعض لوگ کہتی ہیں کہ پنجال کبوتر مومیائی ملا کر جب اس کی پچکاری دی جائے فوراً پیشاب کھلجا تا ہے۔ ایضاً جو جوادویہ سدہ غلیظ کے اخراج کے واسطے اوپر لکھی گئی ہیں اور جو دوائیں اس مقام پر ہم نے لکھی ہیں کہ حبس بول برودت سے عارض ہوا ہو بعض اطبا نے کہا ہے کہ ہمارا تجربہ ہوا اور دوائے ہذا کارگر بھی ہوئی وہ یہ ہے کہ ملح طبرزد کا حمول مقعد میں رکھنے سے ادرار بول بھیہوتا ہے اور دست بھی آ جاتا ہے کہتے ہیں کہ اگر نا نزہ میں جون رکھدی جائے خواہ وہ قرادیعنی جم جوئی جو بدن سے گرتی ہیں اور مشہور بنام فسافس ہو اور اجل بھی اسی کو کہتے ہیں پس اسے احلیل میں داخل کریں پیشاب فوراً کھل جاتا ہے اسی طرح اگر یہ جانور ہمراہ لہسن کے طلا کیا جائے ادرار پیشاب کا ہو جائے یا ان کے مرد کے پیشاب کے مقام میں ایک ریشہ زعفران رکھا جائے پیشاب کھل جاتا ہے اگر ورم کی وجہ سے پیشاب بند نہ ہوا ہو بلکہ سدہ نخے سبب سے اور کیسا ہی سدہ کیوں نہ ہو اس وقت وہ روغن زیتون جس کو دھوپ میں سفید بچھو ڈال کر چند روز رکھا ہو بطور پچکاری کے استعمال کرنے سے ادرار بول کر دیتا ہے اور یہ بچھو زیادہ زہریلے ہوں اور پچکاری چاندی کی ہو اور پھونکنے کے ذریعہ سے دوا کے پہنچانے میں اعانت بھی کی جائے قاثاطیر کا بیان اور قاثاطیر کے استعمال کا طریقہ پیشاب کرانے کے واسطے اور پچکاری دینے کے واسطے کیونکر ہے جس وقت ادویہ کے استعمال سے کچھ فائدہ نہ ہو اور کسی طرح ادرار بول نہ ہوتا ہو پھر کچھ چارہ نہ ہو گا کہ اور کوئی حیلہ تدبیر ہی کا استعمال کیا جائے اور قاثاطیر اور آلہ مبولہ یعنی جس کے ذریعہ سے پیساب گرایا جاتا ہے اس کا استعمال کریں خبردار ایسے آلہ کا استعمال بروقت ورم کے ہرگز نہ کرنا چاہئے اور نہ ایسے وقت کرنا چاہئے جبکہ کوئی شے ضاغط اور تنگی پیدا کرنے والی مثانہ کے قریب جگہ پر ہو اس لئے کہ ایسے وقت ان آلات کے داخل کرنے سے ورم مین زیادتی ہو گی اور درد

زیادہ ہوگا۔ نہایت عمدہ قاثاطیر کی وہی قسم ہے کہ نرم ترین اعباد سے بنایا جائے اور زیادہ تر قبول ٹھہرنے اور درنگ کرنے کا مثانہ مین کرے کبھی قاثاطیر کے بنانے کے واسطے بعض دریائی حیوانات کی کھال کو تجویز کرتے ہیں اور بعض جانوراں صحرائی کی جلد کو بھی پسند کرتے ہیں۔ بشرطیکہ ان جلود کی دباغت اچھی طرح کرلی ہو اس کے بعد ان کھالوں سے آلہ تیار کیا ہو اور ریشم پنیر سے اس کو چپکایا ہو مرب اور قلعی سے جو قاثاطیر بناتے ہیں وہ بہت اچھا ہوتا ہے پھر اگر زیادہ نرم ہو تھوڑا اسامر قشیشا اور مسحقوفیا ملا کر کس قدر سخت کرلیتے ہیں یا ان کے زیادہ پگھلاتے پگھلاتے اور بکرے کے خون میں بجھاتے بجھاتے جب سختی آجاتی ہے اس وقت آلہ بناتے ہیں اس لئے کہ بکرا کا خون اس بارہ میں زیادہ نافع ہے یعنی حبس بول کے بارہ میں اور یہ بھی کہ سیسہ اور رانگے کے سخت کرنے میں بھی اس خون کو بڑا دخل ہے واجب ہے کہ سرا ناثاطیر کا سخت ہو اور گول بھی ہو اور اس میں چند سوراخ ہوں تاکہ جو سوراک اس آلہ کا ریگ یا خون یا اور کسی خلط غلیظ کے ان سے بند ہو جائے۔ باقی ماندہ سوراخ واسطے پہنچانے دوائے پچکاری کے اور واسطے پیشاب کے دھار چھوٹنے کے کھلے رہیں اور بار بار اس کے نکالنے بیٹھانے کی حاجت نہ رہے کبھی یہ آلہ چاندی سے بنایا جاتا ہے۔ اور دیگر اجساد سے بھی اس کی ساخت ہوتی ہے کبھی یہ سارا آلہ مثل حقنہ کے بنایا جاتا ہے اور کبھی اس کا سرا جو کھلا ہوا ہے اوپر ایک شے ایسی بنائی جاتی ہے جیسے چھوٹی جریب خواہ مثانہ جو مالش دے کر بڑھایا گیا ہو اور نرم کیا گیا ہو اور اسی مقام میں دوا بھر کر اور چڑھائی جاتی ہے جس طرح کہ حقنہ کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے۔ کبھی ممکن ہے کہ اس کو ایسی شکل پر بنائیں جس صورت کا آلہ احتقان تیار ہوتا ہے۔ جس کی صورت ہم نے قولنج کے باب میں بیان کی ہے اگر یہآ لہ بطور استسالہ کے بنایا جائے اس وقت محتاج اس کا ہوگا کہ اس میں کس قدر تحدیب اور کوزیعنے قب بھی رکھا جائے اس سبب سے کہ خلا کا رہنا محال ہو لہذا واجب ہے کہ پہلے اس میں کوئی شے بھر کے پھر اس کو قب دار بنائیں اور قوت

سے اس میں تحدیب پیدا کریں تا کہ اپنے پیچھے کی طرف اس بول کو جو دھار چھوٹ کر آتا ہے جذب کرے خواہ اور کسی چیز کو سوائے پیشاب کے یا ان کے درشتی سے اسی مقام میں خواہ اس جگہ سے اوپر بیٹھے وہ شے جو ہوا سے محصور اور گھٹ کر اس جگہ پہنچتی ہے جس قدر کیوں نہ ہو پھر جس وقت یہ جذب کرے اور ہوا داخل نہ ہو سکے گی ضرور ہے کہ پیشاب اس جگہ پہنچ کر پہنچ جائے جس چیز سے یہ قرحہ اور مغاک اندرونی پر کیا جاتا ہے یا تو صوف ہونا چاہئے جس کے ڈورے خوب درست کئے گئے ہوں اور وسط یعنی درمیانی اور بیچ ان ڈوروں کا خوب طرح باستواری بندھا ہو یہاں تک کہ اگر اس کے دونوں مختلف کنارے اور طرفین اسی تجویف اور مناک میں تھوڑے سے داخل کئے جائیں بعد ازاں وہ درمیانی ڈورا کھینچ لیا جائے یہ صوف بھی اسی کشش سے نکل آئے اور اسکے ہمراہ وہ چیز بھی نکل آئے جو مطلوب الاخراج ہے یعنی پتلی اور عمود جو اس مغاک میں سمائی ہوئی ہے خواہ دستہ اور کیل وغیرہ جو شامل اس کے ہے مع اس دستہ اور مقام گرفت کرنے کے ذریعہ سے یہ شوا اندرونی نکالا جاتا ہے۔ اب رہا بیان استعمال ان ادویہ کا بذریعہ اس آلہ کے اس کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ بیمار کو اس کے سرین کے کناروں کی ہڈیوں کے بھل پر بٹھائیں اور اس کی مقعد کو نیچے کی طرف سے حرکت دیتے ہیں اور دونوں زانو کو اس کے ترچھ کریں یعنی اس کے دونوں زانو چوتڑوں سے ملا دیں مگر تھوڑا سا فاصلہ بھی رہنے دیں کہ بالکل مل نہ جائیں اور کبھی آبزن ہائے مرخیہ سے اس کو نہلا بھی دیتے ہیں اور ضمادہائے مرخیہ اور مروخات مرخیہ کا استعمال کر لیتے ہیں بعد اس کے قاثاطیر بقدر طول قبضہ کے یعنی دستہ کے داخل کریں اور بہتر یہ ہے کہ اس کی تنگی اور کشادگی بقدر تنگی اور کشادگی عضو ہر شخص کے بنی ہوئی ہو اور پہلے اس سے قاثاطیر کو قیروطیات سے طلا کر لیں خصوصاً ادہان مناسبہ غرض مطلوبہ سے اور اس قدر اس آلہ کو قیروطی وغیرہ سے آلودہ کریں جس قدر آلہ ذکر حالت استادگی میں کھڑا ہوتا ہے جبکہ پورا ایستادہ ہو مثل عمود کے اور تھوڑا سا مائل بطرف ناف کے ہو بعد ازاں

بہ نرمی قاثاطیر کو مجرائے مثانہ تک بقدر ایک گرہ خواہ دوگرہ کے ہٹائیں اب اس جگہ پہنچ جائے گا جو مثانہ کے خالی جگہ ہے اور ٹھہر جائے گا اور اس کے ساتھ درد بھی ٹھہر جائے گا یا گم ہو جائے گا خواہ ان کے درد محسوس ہو گا یا اس کو وہاں تک داخل کریں کہ کسی شے کو حرکت لینے لگے اور کھٹا کا پیدا ہو اور خلاصہ یہ ہے کہ نفوذ اس آلہ کا محسوس ہو جاتا ہے پھر ذکر کو اپنے اصلی حال پر رد کریں نیچے کی طرف لے کر اس کا کھڑا ہونا باقی رہے یا اور زیادہ اسفل کی طرف جب یہ سب کام ہو چکیں اس وقت جس چیز کے جذب کا ارادہ ہو کھینچ یعنی چاہئے اور جو شے گھٹی ہوئے اسے اٹھالیں اور دفع کردیں اگر اس کے دفع کا ارادہ ہو اور مختصر یہ ہے کہ کوشش ایسی کریں کہ خواہش نہ ہو جائے اور نرمی سے اور مہلت دے کرتا کہ پلٹ نہ جائے تقطیر بول کا بیان تقطیر بول یا تو خود پیشاب ہی کی کسی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے یا آلصات بول اور عضلہ اور جرم مثانہ کی بدحالی سے یا کسی ایسے سبب سے جو مبادی بول میں پڑے اس کی وجہس ے پیشاب کی خرابی یہ ہے کہ یا تو حدت اور تیزی پیشاب میں زیادہ ہو یا کثرت سے پیشاب کی تقطیر پیدا ہو حدت بول سبب تقطیر کا اسی وجہس ے ہوتی ہے جیسا ہم نے عسر بول کے باب میں بیان کیا ہے کہ ایسے تیز پیشاب کو بے تکلف خارج کرنا اس کی حدت اور تیزی کی وجہس ے ایذا دیتا ہے اور مثانہ میں ایسے تیز پیشاب کا جمع رہنا اور اس کا بار گران بھی قابل تحمل اور برداشت کے نہیں ہے پس طبیعت اس کو قطرہ قطرہ کر کے دفع کرتی ہے اور یہی تقطیر بول ہے کہ ایک حالت درمیانی ہو حبس بول اور ادرار بول کے اور یا ان کے چھوٹی بوند بھی ایسے تیز پیشاب کی چونکہ .شدت ایذا دہندہ ہے اپنی تیزی کی وجہ سے لہذا مستدعی اس کی ہے کہ تحلل جائے پس قوت واقعہ اس کو خارج کردیت ہے اگرچہ ارادہ پیشاب کرنے کا نہ ہو تیزی اور حدت پیشاب میں یا تو بوجہ غذاؤں کے آجاتی ہے یا دواؤں کے سببس ے خواہ تعب اور جماع وغیرہ کی وجہ سے یا مزاج ان اعضا کا سب اس حدت کا ہوتا ہے جو بمنزلہ مبدا کہیں جیسے جگر اور رگہائے جگر اور گردہ عام اس سے

کہ یہ مزاج ان اعضا کا سبب اس حدت کا ہوتا ہے جو بمنزلہ مبدا کے ہیں جیسے جگرت اور گہائے جگر اور گردہ عام اس سے کہ یہ مزاج سا ذج بلا یا وہ ہو خواہ ان کہ مادی ہو اور یہ مادہ دو قسم مدہ کے ہو یا سوائے مدہ کے اور کوئی شے ہو یا ان کے تمام بدن کے سبب سے پیشاب میں حدت پیدا ہو۔ اس لئے کہ فضول عادہ کے تمام بدن میں کثرت ہو اور طبعیت ان فضول کو دفع کرے اور مجاری بول ملیں بھی فضول مادہ دفع طبعی سے آ جائیں۔ کثرت مقدار بول سبب تقطیر البول اس طرح ہوتی ہے کہ جب مقدار پیشاب کی مثانہ میں زیادہ ہوتی ہے اس کی گرانی اور ناگواری سے عضلہ مثانہ تھوڑا سا کھلتا ہے اگرچہ ارادہ نہ ہو اور بلا ارادہ قطرہ قطرہ پیشاب کا گرا کرتا ہے جو سبب خاص کر عضلہ مثانہ خواہ مبادی میں اس کے ہوتا ہے جیسے استرخائے سفرط جو ہمراہ خدرت اور بطلان حس کے ہو جس طرح کہ مقعد کو بھی ایسی ہی کیفیت عارض ہوتی ہے یا ورم کی وجہ سے خواہ کوئی سوءمزاج جو ضعف پیدا کر دے اور اسی مثانہ سے یہ ضعف شروع ہو خواہ مبادی سے بطرف مثانہ کے پہنچے اور اکثر یہ ضعف بسبب برودت کے پیدا ہوتا ہے اسی واسطے جو شخص پیشاب کو روکتا ہے اور زیادہ روکتا ہے تقطیر بول اسے عارض ہوتی ہے اور جب مثانہ میں ضعف آ جاتا ہے پھر اس کے اقباض اور پٹھے پر مطابق مجرائے طبعی کے قادر نہیں رہتا ہے۔ اور اس کے ہمراہ اطلاق اور روانی بول میں بھی ضعف آ جاتا ہے۔ خاص کر کے جس وقت مثانہ کی شرکت اس ضعف میں عضل بطن بھی کرے مثانہ کی وجہ سے جو تقطیر بول عارض ہوتی ہے پس یا تو ضعف مثانہ کسی سوء مزاج بارد کی وجہ سے ہو کر تقطیر پیدا کرے اور اکثر یہ بات جیسے ابھی ہم کہہ چکے پیشاب کے روکنے والے کو لاحق ہوتی ہے اور یہ مزاج اور یہ ضعف دو وجہوں سے تقطیر البول پیدا کرتا ہے ایک یہ ہے کہ ماسکہ کو ضعیف کر دیتا ہے پس ماسکہ کو قدرت باقی نہیں رہتی ہے کہ جو تھوڑی مقدار پیساب کی مثانہ میں آتی ہے اسے روک نہیں سکتا ہے تا کہ زیادہ مقدار جمع ہو کر دھار چھوٹے اور کھل کر پیشاب آئے گو کہ ارادہ نہ ہو یعنی خروج

قطرات کا ارادہ نہیں ہوتا اور پھر بھی ضعف ماسکہ کی وجہ سے قطرہ قطرہ پیشاب ٹپکتا رہتا ہے دوسری وجہ یہی ہے کہ قوت دافعہ میں ضعف آ جاتا ہے۔ پس فشار اور نچوڑنا پیشاب کا بمقدار کثیر نہیں کر سکتی ہے اور تھوڑی تھوڑی مقدار کو دفع کرتی ہے اور یہ تقطیر کی وہ قسم ہے جو ہمراہ عسر بول کے ہوتی ہے۔ کبھی یہ ضعف خود مثانہ ہی میں ہوتا ہے اور کبھی بمشارکت اور اعضا کے ہوتا ہے جو مثانہ کے اوپر ہیں اور ان اعضا میں ضعف بسبب اورام اور دبیلہ اور تقیح یعنی چرک آلودہ ہونے سے گردہ وغیرہ نے ہوتا ہے پس مثانہ بھی اسی ۔۔۔۔۔۔ میں شریک ان اعضا کا ہو جاتا ہے اور جو ریم وغیرہ رطوبات کے اقسام بطرف مثانہ کے ان اعضا سے سیلان کر کے آتے ہیں ان سے اذیا مثانہ کو پہنچتی ہے۔ کبھی بسبب قروح مثانہ کے بھی یہ مرض تقطیر البول کا عارض ہوتا ہے اور جرب مثانہ بھی اس کا سبب ہے کو شانہ بسبب درد قروح کے قادر حبس بول پر نہیں ہوتا ہے۔ کبھی سدہ ہائے مثانہ کی وجہ سے بھی تقطیر بول عارض ہوتی ہے اور یہ سدہ از قسم ورم مثانہ کے ہو خواہ ورم رحم سے ہو اور امعا کے ورم سے خواہ پشت کے ورم سے خواہ پتھری کی تسدید ہو خواہ کوئی اور قسم سدہ کی ہو مگر پورا سدہ ایسا نہ ہو کہ بالکل راہ پیشاب کی بند کر دے اور طبعیت کو قدرت ہو کہ پیشاب کو کسی حیلہ سے مثلاً قطرہ قطرہ کر کے دفع کر دے کبھی تقطیر بسبب درد قربی مثانہ کے ہوتی ہے جیسا کہ ہم نے باب عسر بول میں اسے لکھا ہے کہ تقطیر البول ایک تو وہ ہے جس کے ساتھ عسر بول کی ہوتا ہے اور ایک وہ قسم ہے جس کے ہمراہ سوزش اور حرقت بول ہوتی ہے جس کے ہمراہ ان دونوں میں سے کوئی شے نہیں ہوتی ہے شاید کہ اکثر اوقات تقطیر البول کے اسباب یہی ہوتے ہیں کہ سلس البول کے اسباب سے عارض ہو خواہ عسر البول کے اسباب سے یا حرقت بول کے اسباب سے علامات اورام اور سدد اور اسباب بادیہ وغیرہ اکثر اقسام اور اصناف کی علامات تو بخوبی معلوم ہو چکے اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ علامت مزاج حار کی یہ ہے کہ رنگ پیشاب کا اس پر دلیل ہوتا ہے اور التہاب اور سوزش مقام بول کی

اور پہلے سے علامات حرارت کا موجد ہونا۔ اور علامات مشارکات کے بخوبی معلوم ہو چکے اور کچھ ضرور نہیں ہے کہ ہم تطویل کلام ایسے امور میں کریں علاج اوپر معلوم ہو چکا ہے علاج ہر قسم کا جدا گانہ کیونکر کیا جاتا ہے مگر اکثر یہ مرض چونکہ بسبب برودت کے عارض ہوتا ہے اور بسبب فالج کے اور اکثر علاج فالج کا وہی ہے جس سے تسخین اور تقبض پیدا ہو جو شخص کہ پیشاب کے روکنے سے عاجز ہو ادویہ باہیہ سے اس کو نفع ہوتا ہے مشروبات کے اقسام سے جو اس کو نافع ہیں تریاق اور مشرودیطوس اور ایرج جالینوس اور انقردیا اور سنجرنیا کے ہمراہ بعض مقبضات تو یہ ملا کر جیسے حب الاس اور جفت بلوط خواہ اور بھی ایسی ہی چیزیں جیسے اکثر مذکور ہو چکی ہیں۔ ایضاً حرف بھی نافع ہے اور استعمال قوم کا بھی نافع ہے کہ اور ابول منقطع کرتا ہے اور اصلی حالت کی طرف اس کو پھیر لاتا ہے۔ منجملہ مجربات کے حاشا ہمراہ عاقرقرحا ہے اور خاص یہ دوا ہمارے تجربہ میں ہے بلبلہ کابلی بریان ایک جزء بہمن سفید نصف طرہ قوتنج یابس حب آلاس اور سندروس اور مر اور کندر سعد اور بسباسہ مکد تہائی جز قرنفل نصف جزء راسن خشک شدہ اور حب المحلب دو جز شیرہ آملہ سے معجون تیار کریں اور نگاہ رکھیں اور استعمال کریں معجون قوی ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی اور مشک مکد پانچ درہم اور جندبیدستر مکد ڈیڑھ درہم کہربا سعد ہر واحد ڈھائی درہم کندر حب المحلب مکد دس درہم شہد کے ذریعہ سے تیار کریں اور ہمیشہ ایک مثقال تناول کریں۔ ایضاً مون اور قنطوریوں اور صعتر ہر واحد دو درہم آب گرم کے ہمراہ دوسرا نسخہ حب الاس بلوط قشار کندر اور ملون کرمانی مکد نصف جزء مقدار شربت تین درہم ہمراہ شراب کہنہ کے ایضاً ہلیلہ کابلی بلبلہ آملہ بریان مکد سات درہم قشار کندر پانچ درہم جفت بلوط خوب پیسیں اور جب خشک ہو جائے ایسے پانی سے تر کریں جو مکرو آہن تاب کیا گیا ہو بعد ازاں رب آلاس سے معجون کریں۔ دوسرا معجون حب الاٰس لادن ربع جزء تمرہیرون دو جز اسی رب سے معجون کریں مقدار شربت چھ درہم یا برگ حنا اور مر اور کندر اور گلنار اور بلوط سب اجزا

ہموزن کسی شربت مناسب کے ہمراہ بمقدار کافی پلائیں۔صفت معجون کی جو نافع ہے اور مجرب ہے اور جس کو بول فی الفراش کا مرض ہے اس کے مرض کی اصلاح کر دیتا ہے نسخہ اس کا یہ ہے ہلیلہ کابلی اور بلیلہ اور آملہ رہ واحد دس درہم بلوط ایک شبانہ روز سرکہ میں بھگویا ہوا اور بھنا ہوا بعد بھگونے کے اور سندروس اور کندر زاور رامن یا بس اور میعہ یابسہ اور بسد ملد پانچ درہم مر کی تین درہم شہد سے معجون کریں دوائے قوی جندبیدستر اور قسط تلخ اور حاشا جفت بلوط عاقر قرحا سب اجزا ہموزن لے کر آب آس تازہ سے معجون کریں اور سوتے وقت ایک درہم تناول کریں یا ان کے روغن حنا اور کندر ہر واحد سے ایک درہم تناول کریں معالجات خفیفہ سے یہ ہیکہ تخم خرفہ ایک مثقال تناول کریں آردطبوط بھی نافع ہے خصوصاً اگر بلوط سرکہ میں بھگویا گیا ہو اور سرکہ خل العصل ہو پس ایک شبانہ روز بھگوئیں اور پھر ایک توے خواہ ماہی توے پر بریات کریں اور دس درہم اس کو پلائیں۔ایضاً انجیر روغن زیتوں میں بھگویا ہوا۔ایضاً سعد اور کندر ہموزن سفوف بنا کر صبحدم نہار ایک مثقال تناول کریں ایضاً شونیز اور تخم سداب ہموزن لے کر بقدار ایک درہم کے استعمال کریں۔ رامن بہت اچھی دوا ہے اور رینڈی کا تیل بھی پلانے میں عمدہ دوا ہے اور مالش کرنے میں بھی شہد کی مداومت بھی مشائخ کے واسطے اچھی تدبیر ہے یہ دوا بھی ان لوگوں کو نافع ہے جندبیدستر افیون بزرالبنج تخم سداب ایک مثقال آس کی مقدار ہے ایک اوقیطلا نامی شراب کے ہمراہ اگر مومیائی کو روغن زنبق میں گھول کر شیاف لیں اور ناتزہ میں اسی کا ایک قطرہ ٹپکائیں پیشاب کی روکنے پر قادر ہو سکتے ہیں اس طرح انجیر کھانا ہمراہ روغن زیتون کے سلسل البول کا بیان سلس البول کی یہ صورت ہے کہ پیشاب بدو ناراده کے ہو جایا کرے اور اکثر یہ مرض افراط برودت سے پیدا ہوتا ہے۔اور استرخاء سے جو عضلہ کو عارض ہوتا ہے خواہ مثانہ کو جو استرخا عارض ہوتا ہے جیسے آخر میں امراض کی یہی صورت پیدا ہوتی ہے اور کبھی زیادہ استعمال مدرات سے بھی ہ مرض پیدا ہوتا ہے منجملہ ان مدرات کے

شراب رقیق کے اکثر گاہ پینے سے اور خصوصاً بروقت کھلے ور پھیلے ہونے مجاری گردہ کے اور قوی ہونے قوت جاذبہ کے کبھی حرارت کثیر جو مثانہ تک جذب کر رہی ہے اور بدن سے رطوبات ٹپکا رہی ہے اس سے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ منجملہ اسباب اس مرض کے فقرات اور گریوں کا اپنی جگہ سے زائل ہو جاتا ہے کہ اس کی جہت سے آفت عضلہ میں آ جاتی ہے اور سمٹنے پر عضلہ قادر نہیں رہتا ہے لہذا سلس البول پیدا ہوتا ہے۔ اکثر یہ بھی ہے کہ سلس البول بسبب آفت مثانہ کے نہیں پیدا ہوتا ہے اور عضلہ مذکورہ کی آفت سے اور نہ خاص پیشاب کی خرابی سے بلکہ کسی ضاغط اور تنگی پیدا کرنے والے کے سبب سے پیدا ہوتا ہے جو ہر ساعت تنگی پیدا کر رہا ہو لہذا اس کی مزاحمت کی وجہ سے تھوڑا تھوڑا سا پیشاب نچوڑ نچوڑ کر ہر وقت بلا اور خارج ہوا کرتا جیسے کہ یہ بات حاملہ عورتوں کو خواہ جن لوگوں کے شکم میں گرانی زیادہ ہو عارض ہوتا ہے خواہ ان لوگوں کو جو صاحب اورام عظیمہ ہوں کہ وہ اورام ان کے اعضائے بالائے مثانہ میں ہوں اب ہر قسم کی تفصیل چونکہ بیان ہو چکی جداگانہ سعب کے علامات بیان کرنے کی حاجت نہیں ہے کہ ان پر آگہی با آسانی ہو سکتی ہے علاج جو سلس البول بسبب حرارت کے ہے اور وہ کمتر ہوتا ہے اس کا علاج ادویہ مبردہ اور مقبضہ سے کیا جاتا ہے انداجملہ یہ سفوف ہے کہ کشنیز خشک گلسرخ زیرہ بر آوردہ ہر واحد پانچ درہم طباشیر دس درہم تخم کاہو تخم خرفہ مکد پندرہ درہم گل ارمنی پانچ درہم گلنار ایک درہم کافور نصف درہم صمغ عربی دو درہم آب انار ترش سے تیار کریں۔ ایضاً کہربا گل ارمنی ہلیلہ سیاہ لب بلوط عدس مقشر مکد دو درہم کشیز بریان سرکہ میں بھگوئے ہوئے ایک درہم مقدار شربت ایک درہم ذیابیطس حار کا بھی علاج اس مرض میں کیا جاتا ہے اور پیاس بند کرنے کی تدبیر منہ میں سماق اور مصل یعنی چکہ دہی جوش دیا ہوا اور سوکھا کر اس کی گولی خواہ ٹکیہ باندھ کر اور تمر ہندی کی گٹھلی اور انار دانہ کے رکھنے سے کی جاتی ہے سلس البول بارد کا علاج وہی ہے جو تقطیر البول بارد کے واسطے مذکور ہوا ہے۔ ایضاً وج اور

ساذج اور سعد اور راسن خشک شدہ لب لبوط مکد دو درہم مرمکی تین درہم پس یہی سفوف ہے کموتی زیادہ نافع ہے خصوصاً جب اس کے اجزا خوب باریک پیسے جائیں اور کموتی طلا کرنے سے بھی نفع ہوتا ہیاورخلاصہ رہے کوئی اسی شخص کو نافع ہے جس کے اعضا کے بول میں برودت شدید پہنچی ہو منجملہ ان ادویہ کے جو نافع ہیں یہ ہے کہ چار درہم کندر کو تناول کریں کہ اس سے سلس البول بند ہو جاتا ہے خواہ دو درہم محلب کو تناول کریں روغنہائے گرم اور ایسے ہی ضماد جیسے مشک اور حلتیت اور جند بیدستر اور فربیوں وغیرہ حقنہ جیدہ ایک رطل گوکھرو بیس درہم سعد دس درہم محلب کو چار رطل پانی میں جوش دیں اور پہلے آٹھ پہر اس کو بھگو رکھیں جب پانی ایک رطل رہ جائے صاف کر کے نصف وزن اس کا روغن کنجد ملائیں اور استعمال کریں اور روغن مذکور سے حقنہ بھی کیا جاتا ہے یا ایک حصہ پانی اور روغن غار اور روغن بان اور بندق اور پستہ اور بن اور محلب یہ سب اجزا ہموزن اور وزن ان کا جیسا براہ حدس طبیب کے مناسب معلوم ہو اور تھوڑی سی مشک اس میں حل کر کے حقنہ کریں روغن بان زیادہ قوی ہے فی الفراش کا بیان بستر پر پیشاب ہو جانا اس کا سبب استرخار عضلہ مثانہ ہوتا ہے اور اکثر اعانت اس مرض کے پیدا ہونے پر تیزی پیشاب کی بھی کرتی ہے اور لڑکوں کو اکثر گہری نیند سونے سے بھی اس مرض کی اعانت ہوتی ہے۔ جب پیشاب لڑکوں کا اپنی جگہ سے ہٹایا طبیعت نے اور وہ ارادہ مخفی جوان میں سوتے وقت مشابہ روائت تنفس سے ہوتا ہے قبل ازان کے وہ بیدار ہوں اسے بول کو دفع کر دیتا ہے پھر جس وقت ہاتھ پاؤں طاقتور ہوئے اور جوڑ بند میں سختی پیدا ہوئی۔ نیند بھی کم ہوتی ہے اور عضو مسترخی ان کا بھی سختی لاتا ہے پھر پیشاب کم ہوتا ہے۔ علاج جس شخص کو استرخائے مثانہ اور تقطیر البول اور سلس البول ہو جو اس کا علاج ہے وہی اس مرض کا بھی علاج ہے خصوصاً دوائے ہلیلجات اور دواء راسن اور میعہ اور مروخات میں سے روغن بان کا فائدہ زیادہ ہے اور یا ان میں واجب ہے کہ سولانے کی تدبیر کی جائے اور غذائے خفیف دینی چاہئے تا کہ نیند بھی سب کی سے

آئے اور زیادہ پانی نہ پینے پائیں اور سونے سے پہلے قصداً پیشاب کرنے کی کوشش کریں اگر چہ خطرہ پیساب کا نہ ہو کبھی کوئی بیمار اس مرض کا اس کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ خواب میں اسے خیال ایسا ہوتا ہے کہ اس کا پیشاب زور سے لگا ہوا ہے اور وہ کسی مقام پر پہنچا منجملہ مقامات کے اور وہاں پیشا بکر دی اا ور پھر جب اس مقام پر خواب میں اپنا پہنچنا دیکھے گا۔ ضرور وہاں پیشاب کردے گا تاکہ اس کی عادت ہو جاتی ہے اور بول فی الفراش کا مرض اس کو لاحق ہو جاتا ہے بہ نسبت اسی مکان خاص کے پھر اگر وہ مقام جس کو خواب دیکھنے سے اس کو عین حالت نوم میں پیشاب ہو جائے درحقیقت موجود ہے اور بمنزلہ بیت کنیف اور بدمہری خواہ صحرائی مقامات برازگاہ سے ہے اور اپنے مرض کے دور کرنے کی نظر سے یہ شخص اس مقام کو مسجد خواہ اور قسم کے گھر بنا ڈالے جہاں پیشاب کرنا ایک گستاخی اور بے ادبی کی بات ہے اب اس کے خیال میں بحالت بیداری یہ امر اراسخ ہو جائے اور پھر جب سو جائے تو موافق عادت سابق پھر خواب میں اپنے تئیں اسی مقام دیکھے اور ساتھ ہی اس خی یہ بھی اسے یاد آ جائے کہ اب تو میں نے اس مام کو ایک متبرک خواہ پاکیزہ مکان بنالیا ہے کس طرح قابل پیساب کرنے کے اب یہ جگہ نہیں ہے اب خواہ میں اس کی قوت ءارادی جو پوشیدہ ہوگئی ہیاور غلبہ خواب سے پورا پورا شعور اس پر نہیں ہے اس ادب اور لحاظ سے مانع ہوگی پس اس کی توقف عارض ہوگا یعنی پیشاب کرنے سے رک جائے گا اور یہی توقف مانع تقاضائے قوت دافعہ کا خروج بول پر ہوگا پس ادھر پیشاب کرنے میں اسے توقف کیا اور فوراً اس کی آنکھ کھل جائے گی اور جاگ پڑے گا مترجم حاصل اس حکایت کا یہ ہے کہ جو شخص کسی مقام خاص پر پیشاب کرنے کا خواب میں خوگر ہو جائے۔ اس کی اس عادت کے ترک کرانے کی ایک تدبیر بھی ہے کہ امقام پر کوئی مکان ایسا بنا لے جہاں پیشاب کرنا اس کے عقائد مذہبی خواہ رسمی خیالات دینوی کے اسے خلاف شان ہو پس جہاں اور تدابیر دوائی سے اس کا علاج ہوسکتا ہے ایک حیلہ غیر دوائی یہ بھی

ہے۔ متن منجملہ مجربات کے ایسے بیماروں کے واسطے یہ بھی ہے کندراور بلوط اور مرمکی سب ہموزن لے کر تین اوقیہ شراب میں جوش دیں تا ان کے ایک اوقیہ رہ جائے بعد ازاں چھان کر پلائیں اور ایک درہم روغن اس میں ملالیں۔ گمان کیا گیا ہے کہ خرگوش کا گردہ سوکھا کر ایک جزءاور تخم شست ایک جزءاور عاقرقرحا اور تخم شبت نصف جزءان سب ادویہ کو یکجا کوٹ پیس کر بقدر اڑھائی درہم کے ہمراہ ایک اوقیہ آب سرد کے تناول کریں تو یہ دوا زیادہ نافع ہوگی دماغ ارنب بری بھی اس مرض کو نافع ہے جو قرص کو تیار کئے جائیں اس طرح پر کہ پیچال کبوتر کو پانی میں گوندھ کر قرص بنانا ہووہ بدرجہ غایت مفید ہیں یا ان کو مرکو ہمراہ شراب کے جو سروکی گئی ہو نہار استعمال کریں کبھی حقنہ کرنا ایسے ادویہ سے جو کہ حابس بول ہیں بھی نافع ہوتا ہے۔ اور پچکاری بھی ایسی ہی دواؤں کی مثانہ میں یعنی اس طرح نافع ہوتی ہے۔ ذیابیطس کا بیان اس مرض کی یہ صورت ہے کہ ادھر پانی پیا اور فوراً پیشاب ہو گیا اس بیماری کی نسبت پینے والی چیزوں کی طرف اور بطرف اعضائے بول کے ایسی ہے جو نسبت زلق المعدہ اور امعا کو کھانے والی چیزوں کی طرف ہے اس بیماری کے یونانی میں یعنی ذیابیطس کے اور بھی نام ہیں کہ اس کو ذیاسقومس اور قرامیس کہتے ہیں اور عربی زبان میں اس ک دوراہ اور دولاب اور زلق الکلیہ کہتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بیماری دفعتاً عارض ہو جاتی ہے کہ اس لئے کہ یہ کیفیت ایک امر طبعی ہے ارادہ سے واقع نہیں ہوتی ہے اور زلق الامعاء تھوڑا تھوڑا عارض ہوتا ہے اس لئے کہ زلق الامعاء میں حس کے ہمراہ ارادہ بھی ہوتا ہیاور مجاری کی بیماری اور امعاء کی اور زلق المجاری یہ سب رفتہ رفتہ پیدا ہوتے ہیں۔ ذیابیطس کا بیمار پیاس ہوتا ہے اور پانی پیتا ہے مگر پیاس اس کی نہیں بجھتی ہے بلکہ ادھر پانی پیا اور پیشاب کر دیا پیشاب کے روکنے پر بالکل قادر نہیں ہوتا ہے سبب اس مرض کا گردے کی خراب حالی ہوتی ہے یا گردہ ضعیف ہو جائے یا پھیل جائے یا اس مجری کے منہ کھل جائیں جو گردے میں ہے کہ اس خرابی سے جو مائیت گردے میں آتی

ہے وہاں رک نہ سکے کبھی یہ خرابی اس برودت کی وجہس ے پیدا ہوتی ہے جو تمام بدن پر غالب ہورہی ہے یا جگر اور گردے پر غالب ہے کبھی یہ خرابی زیادہ سرد پانی پینے سے پیدا ہوتی ہے یا کسی زیادہ سردی کے پہنچنے سے جو گردہ کو زیادہ سمٹا دے بھی یہی صورت پیدا ہوتی ہے یا بسبب شدت جذب کے جو قوی حرارت کی جہت سی پیدا ہو اور وہ حرارت غیر طبعی ہو اور اس کے ہمراہ مادہ بھی ہو یا نہ ہو یہ مرض پیدا ہوتا ہے اس طرح چر کہ گردے اور جگر سے یہ حرارت اس مقدار مائیت سے زیادہ کشش کرتی ہے جو گردے میں ہو اور گردہ جگر سے اور مائیت کھینچتا ہے اور جگر اپنے اوپر والے اعضا سے رطوبت کھینچتا ہے اور یہ سلسلہ کشش کا اور فوراً پیشاب ہونے کا جب مسلسل جاری رہتا ہے اور یہ بھی معلوم رہے کہ جب گردہ جگر رطوبت سے خالی ہو اور جگر نے اوپر سے رطوبت کو کھینچا اور اوپر کے مقامات بھی رطوبت سے خالی ہوئے پس خشکی پیدا ہوئے اور پیاس لگی اور اس طرح پانی پینے اور پیشاب کرنے کا دورہ چلا جاتا ہے۔ بیشتر یہ مرض انجام کار میں ذوبان اور دق کی طرف رجوع کرتا ہے۔ سبب یہ ہے کہ رطوبات بدنکے زیادہ کھچ جاتے ہیں اور یہ جذب رطوبت بدن کو تر نہیں رہنے دیتا اور جس قدر فضلہ پانی کی رطوبت کا بدن میں رہنا چاہئے وہ نہیں رہنے پاتا پس ذوبان اور دق پید اہو جاتی ہے بخوبی معلوم ہے اور اچھی طرح شناخت ہو چکی ہے ان علامات کی جو اس وقت تک اوپر کے ابواب میں مذکور ہو چکے ہیں علاج اکثر ذیابیطس کی بیماری حرارت ناری سے پیدا ہوتی ہے لہذا اکثر اس کا علاج تبرید و ترطیب سے کیا جتا ہے سروتر کاریان اور سردفوا کہہ اور ربوب باردہ ایسے جو اور ان کرین جیسے کا ہو خشخاش وغیرہ اور ہوائے بارو رطب میں بیمار کا ٹھہرانا اور ایسی آبزن سرد میں بیمار کا بٹھلانا جس سے بدن اینٹھ جائے اور پیاس میں تسکین پیدا ہو جائے اور گردے میں برودت آ جائے مجاری گردے کے مضبوط ہو جائیں۔ کافور اور نیلوفر کا سونگھنا بھی مفرید ہوتا ہے اس طرح اور پھول جن کی خوشبو سرد ہے سونگھنا مریض بو بہت مفید ہے اور پیاس کے

خیال سے بھولا دینا اور پیاس کے روکنے کی تدبیر کرنی سب باتوں پر مقدم ہے پس واجب ہے کہ پیاس ہی کی تدبیر کو مقدم کریں اگر چہ بہت پانی پلانے سے ممکن ہو سکے بہتر یہ ہے کہ بہت سرد پانی پلائیں اور قے کرادیں اور پھر قے کرائیں اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ پانی کی سردی سے اندرونی اعضا سرد ہو جائیں گے اور پیشاب زیادہ نہ آئے گا واجب ہے کہ ان کے گردے سے رطوبت کو باقاعدہ۔۔۔الی الخلاف کسی اور طرف پھیر لے جائیں مثلاً قے کرائیں کہ اوپر کی طرف سے وہ رطوبت نکل جائے خواہ تعریق کریں تا کہ پسینے کی طرف رطوبت نکل جائے یا پیڑو کے اطراف جوانب کی تحدید کریں یعنی قوت حساسہ کو باطل کر دیں تا کہ پیشاب کے تقاضے کا احساس باقی نہ رہے اور اوپر سے رطوبت کی کشش نہ کر سکے۔واجب ہے کہ پشت کو تعب دینے سے باز رکھیں مدرات سے احتیاط کرنا اور بعیت کو نرم کرنے سے بھی ان کو فائدہ ہوتا ہے اگر چہ معتدل منقون کے ذریعہ سے طبیعت نرم کی جائے اس لئے کہ اکثر بیماران ذیابیطس قبض شکم میں گرفتار ہوتے ہیں کبھی ابتدائے مرض میں حاجت فصد کی بھی ہوتی ہے۔منجملہ مشروبات نافعہ کے یہ ہے کہ ترش وہی پلا دیں بہت عمدہ دہی وہی ہے جو لوچ دار ہے یعنی بھر بھرا ہو خصوصاً بھیڑ کے دودھ کا اور خوب سرد کیا ہوا ہو اور آب کدوئے بریان یا آب خیار ہمراہ اسپغول کے اور آب انار ترش آب توت اب آلوئے بخارا اور اسی قسم کی اور سب پینے کی چیزیں اس بیمار کو پلانا چاہیں اور جہاں تک ممکن ہو پانی پینا چھوڑ دے۔رب نعناع بھی ان کو زیادہ فائدہ کرتا ہے اور گلاب بلکہ گلاب کا تازہ پھول نچوڑ کر یہ عرق زیادہ فائدہ کرتا ہے اور ان کی پیاس میں تسکین دیتا ہے مقدار شربت دو تو طولی ہے۔ایضاً وہ پانی جو گائے کے دودھ کے دہی سے خواہ بھیڑ کے دودھ کے ترش دہی سے مقطر کیا جائے وہ بھی نافع ہے اور پیاس میں سکون پیدا کرتا ہے منجملہ ان چیزوں کے جو ان کو مفید ہے جیسا لوگ کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ تین انڈے سرکہ میں آٹھ پہر بھگو رکھے اس کے بعد وہی انڈے کھلا دے۔ہم نے جس دوا کا

تجربہ کیا تو وہ یہ ہے کہ آرد جو اور آب دوغ ترش مروق سے بعد اس کے کہ دہی میں
جوش اور ترشی آ جائے فقاع تیار کریں اور اس کو صاف کر کے خوب نتھار لیں اور پھر
دوبارہ آرد جو ملا کر پہلی ترکیب کریں اس طرح جس قدر مکرر بنائیں گے زیادہ سرد ہوگا
ایسے نتھرے ہوئے پانی کو خوب سرد کر کے پلائیں۔منجملہ مرکب دواؤں کے قرص گلنار
ہے جس کا یہ نسخہ ہے اقاقیا دو درہم گلسرخ تین درہم گلنار چار درہم صمغ عربی ایک درہم
کتیرا نصف درہم سب دواؤں کو ملا کر قرص تیار کریں لعاب اسپغول اور سرد پانی کے
ہمراہ پلائیں یا آب کدو کے ہمراہ۔ایضاً قرص طباشیر ہمراہ آب کدو یہ آب خیار کے یا
آب انار کے۔ایضاً طباشیر گل مختوم سرطان نہری سوختہ اور دھویا ہوا ہر واحد ایک جزء
مشک تین جزء تخم خشخاش اور تخم کاہو ہر واحد ڈیڑھ جزء لعاب اسپغول کے ذریعہ سے
قرص تیار کریں مقدار شربت جیسی رائے طبیب کی ہو ضماد بھی انہیں دواؤں سے
بنائے جاتے ہیں جنہیں تبرید شدید ہے یہ نسخہ ضماد کا بہت عمدہ ہے آرد جو نرم کونپلیں
درخت انگور کی اور اگر دستیاب ہو روغن شگوفہ سیب یہ بھی ہمراہ دن دونوں ادویہ کے
بڑھا دیں اور اسی طرح گل سرخ تازہ اور پیاس اور انگور خام وعصی الراعی اور انار کے
چھلکے سب کو ملا کر ضماد تیار کریں۔ایضاً یہ بھی دوا طلا کے طور پر استعمال کی جاتی ہے اقاقیا
چار درہم کندر دو درہم عصارہ لحیۃ التیس لاذن رامک ہر واحد دو درہم سب دواؤں کو
کوٹ کر آس تر و تازہ کے پانی میں گھول کر طلا کریں منجملہ قوی حقنہ کے ایک یہ نسخہ ہے
جو بہت عمدہ ہے وہ یہ ہے کہ دوغ ترش میں اور عصارات جو بارد و قابض ہوں اور
جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے جہاں ضماد کا بیان کیا ہے ان کو ملا کر حقنہ دیں کبھی تازہ دوہا ہوا
دودھ اور روغن کدو اور روغن بادام سے حقنہ کیا جاتا ہے غذا ان لوگوں کیک وہ چیز ہے
جس کا بہت جلد استحالہ مرار کی طرف نہ ہو اور ایسی بھی نہ ہو کہ بسبب لطیف ہونے کے
بخارات بن کر بہت سی مقدار اس کی متحلل ہو جائے اور فضلہ خشک باقی دے کر قبض
پیدا کرے اور خشکی اس کی اس وجہ سے زیادہ ہو گی کہ امعا کی رطوبت گردے میں کھچ

جاتی ہے بلکہ اگر وہ غذا لطیف ہو اور اس کی مائیت متحلل ہو جاتی ہو بدون اس کے کہ اوس سے زیادہ مقدار پیشاب کی جمع ہو جائے پس لازم ہے کہ لطافت کے ہمراہ اس غذا میں خاصیت تلیین طبیعت کی بھی ہونی چاہیئے ایسی غذا کو گونگے واسطے بہت عمدہ ہے اس لئے کہ عمدہ تر وہ غذا کہ جس کے استعمال کا ان لوگوں کو حکم دیا جاتا ہے وہ ہے جس میں تلیین طبعیت کی خاصیت ہو اور اس کو بھی توڑ دیتی ہو۔ موافق مرض کے ان لوگوں کے واسطے یہ غذا ہے کہ جوار کا سنو یا آب کشک شعیر اور مصوصات اور ہلامات کہ انہیں ایسی چیزیں ملائی جائیں جو رافع قبض ہوں اور شوربے ایسے جنہیں چکنی زیادہ ہو یکسالہ بچوں کے گوشت کے اور فربہ چوزے اور پاچہ گاؤ تازی مچھلی جس میں ترشی پڑے یا نہ پڑے بشرطیکہ پیاس کا خوف ہو اور بھیڑ کا دودھ پانی ڈال کر اس قدر پکائیں کہ سب پانی جل جائے یہ سب چیزیں مفید ہیں۔ واجب ہے کہ ایسے فواکہ سے پرہیز کریں جو سرد بھی ہوں اور قبض بھی پیدا کریں اور پیشاب کا کرین جیسے بہی۔ وہ ذیابیطس جو برودت سے پیدا ہوتا ہے اور ان میں پیاس سے خالی نہیں ہوتا ہے اور ہم نے آج تک کوئی بیمار اس قسم کا نہیں دیکھا جس کو ذیابیطس بارد ہو پھر بھی بعض علمائے متقدمین نے اس کی تدبیر کی ہے اور یہ کہا ہے کہ بہ لطافت اس کی پیاس میں سکو ن پیدا ہونے کی تدبیر کریں اور اس کو چند مرتبہ حقنہ لینہ سے سہل دین پھر اس کو جب صبر گیارہ اور دو چنے کے برابر کھلائیں پر اس کو تین دن آرام دیں پھر وہی پہلی تدبیر کریں پھر اس کو کھانا کھلا کر مولی وغیرہ سے قے کرائیں پھر اس کے بدن کو سنگیاں لگا کر گرم کریں اور انہی مقامات پر جہاں سنگیان توڑی ہیں ضمادات اور نطورات کو رکھیں خصوصاً اطراف پر اور بھی احتیاج اس کی بھی ہوتی ہے کہ ادویہ محمرہ کا استعمال کریں پھر چندرہ زاد سے راحت دیں پھر سواری کی ریاضت بقدر معتدل اس سے کرائیں اور مالش بدن کی بقدر معتدل کرائیں خصوصاً اس کے اطراف کی مالش کبھی حمام گرم سے نہلائیں اور شراب ریحانی پلائیں کثرت بول کا بیان پیشاب زیادہ آنے کی کئی وجہیں ہوتی ہیں

ایک یہ بھی ہے جیسے ذیابیطس میں زیادہ پیشاب آتا ہے اور یہ کثرت پیشاب کی راہ نکل جائے بعض قسم کثرت بول کی وہ ہوتی ہے جس میں پیاس کی چنداں شکایت نہیں ہوتی ہے پھر اگر اس کے ہمراہ پیشاب میں سوزش اور تیزی بھی ہو اس کا سبب وہی پیشاب کی تری یا قرتی ہوتے ہیں جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے اور اگر سوزش اور تیزی پیشاب میں نہ ہو تو اس مقام پر اسباب سلس البول بارد کے ہوں گے برودت کا یہ خاصہ ہے کہ اورار زیادہ پیدا کرتی ہے۔ اس وجہ سے کہ قبض شکم سردی سے پیدا ہوتا ہے اور اندرون جسم میں گرمی پیدا ہوتی ہے جس شخص کو پاخانہ زیادہ آئے اور پتلا ہو اس کو پیشاب کم آتا ہے اور جس کو پاخانہ خشک ہو اس کو پیشاب زیادہ آتا ہے۔ قریب قریب اسی کے اوپر کے بیانات سے بہت سی باتیں معلوم ہو چکی ہیں اور ان سب کے علاج بھی اوپر گزر چکے ہیں اس جگہ بھی چند معالجات اس کثرت بول کے ہم بیان کریں گے جو برودت کی وجہ سے عارض ہو اب ہم کہتے ہیں کہ جمیع ادویہ باہیہ اس شخص کو نافع ہیں جس کو سردی سے زیادہ پیشاب آتا ہو اور نہار اٹھ کر نیمر شت انڈا کھانا بھی نفع کرتا ہے جوش کیا ہوا دودھ بھی ان کو مفید ہوتا ہے ایضاً حب الاس اور سوکھا ہوا امرود اور تمر سیرون کا جوشاندہ ہر روز نہار بقدر دو اوقیہ پینا چاہئے مرکی بھی اس کی عمدہ دوا ہے اس طرح محلب اور اس طرح سعد اور اسی طرح کندر اور اسی طرح خولنجان اور اسی طرح جنث الحدید اور کشنیز خشک کہ یہ بھی نافع ہے یہ ایک دوا ہے جو بنائی جاتی ہے جندبیدسر اور قسط اور مر اور حاشا اور جفت بلوط عاقر قرحا یہ سب اجزا برابر لے کر تازہ اس کا پانی نچوڑ کر گولیاں تیار کرے مقدار شربت سوتے وقت ایک درہم ہے۔ ایک حقنہ بہت عمدہ ہے جو گردے کو قوی کرتا ہے یہ ہے گوکھرو کو پکا کر اس کا عرق نچوڑیں اور بھیڑے کے پائے کا گودا اور اسی کے دونوں خصیہ اور بکری کے گردے کی چربی اور روغن حبتہ الخضر اسب کو بقدر وزن اول کے ان سب کو برابر اجزا لے کر اور انہیں جانوروں کے گوشت کی چربی اور تازہ دوہا ہوا دودھ اور چڑھے کی چربی روغن حبتہ

الغرض اسب کو بقدر وزن اول کے لے کر ملائیں اور حقنہ کریں بول الدم اور بول مدہ اور بولی غسالی اور شعری وغیرہ کا بیان محض خونکا پیشاب یا تو اس سبب سے آتا ہے کہاوپر کے اعضائے بول جیسے گردہ مثانہ جگر اور تمامبدن میں خون بافراط پیدا ہو اور گون میں تفرق اتصال ایک قسم کا منجملہ اقسام سہ گانہ کے معلوم ہو چکے ہیں پیدا کرے یا کسی عادت کا ترک ہوجانا خواہ اور وہ باتیں پیدا ہوں جو اوپر معلوم ہو چکی ہیں یا بطور بحران کے خون آئے یا فضول دموی کا اس خون کے نکلنے سے تنقیہ ہو جائے یا کوئی صدمہ خواہ او چک پھند کے سبب سے یا گر پڑنے کی وجہ سے یا ایسی چوٹ لگنے سے جو خون کو ہلا دے اس طرح اور جو چیز قائم مقام انہیں امور کے ہو مگر ایسی صورتوں سے خون کا پیشاب کمتر ہوتا ہے ما یہ کہ قریب قریب اعضائے بول کے کسی رگ کے کٹ جانے یا منہ کھل جانے یا پھٹ جانے سے کسی چوٹ کے صدمہ سے یا گرنے کے صدمہ سے یا زیادہ سردی کے وجہ سے جو تکثیف کی وجہ سے رگ کو پھاڑ دیتی ہے خونکا پیشاب آئے یا تاکل یعنی کسی عضو کے مڑ جانے سے خون کا پیساب ہو کبھی بول الدم تمدد اور کزاز قوی سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ کبھی ایک قسم بول الدم کی اس سبب سے پیدا ہوتی ہے کہ لحمیت بدن کی پگھل کر خون رقیق بن جاتی ہے یا یہ سبب ہوتا ہے کہ خون بدن کا بہت پتلا ہوتا ہے کہ اس وقت اگر گردہ قوی ہو خون کو زیادہ جذب کرتا ہے پہلی بات یعنی ذوبان اس کے لئے دو قسم کے مقتین ہیں واسطے بسہولت جاری ہونے خون کے ایک تو یہ کہ یہ خون جو گوشت پگھل کر بنتا ہے۔ خون صالح نہیں ہوتا ہے بلکہ بمنزلہ فضلہ کے ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس خون کا قوام درست نہیں ہوتا ہے اس وجہ سے اعضائے بدنی اس کو قبول نہیں کرتے لہذا مثانہ میں جذب ہو کر پیشاب کی راہ نکل جاتا ہے۔ اور دوسرا مریض خون کا رقیق ہونا اس کے واسطے ایک ہی معین ہے اور یہ اس کا پتلا ہونا ہے پس جس وقت گردہ اس کو بقوت جذب کرتا ہے پس مثانہ کی طرف دفع کر دیتا ہے۔

بول الدم غسالی بسبب ضعف ہاضمہ یا ضعف قوت ممیزہ گردے کے پیدا ہوتا ہے یا

جگر کے انہیں دونوں قوتوں میں ضعف آ جانے سے پیدا ہوتا ہے وبول الدم جس میں
اخلاط غلیظ ملے ہوں اکثر ضعف گردے کی وجہسں ے ہوتا ہے اس طرح پیشاب میں
ایسی چیز کا آنا جو بال سے مشابہ ہو بیشتر اس کا سبب رگوں کا ضعف ہضم ہوت ہے اکثر
یہ بال جو پیشاب میں آتا ہے دو بالشت تک پایا گیا ہے کبھی سفیدی مائل اور کبھی سرخی
مائل ہوتا ہے اس بال کا اس قدر لمبا ہونا اس سبب سے ہے کہ اس کی پیدائش گردے
وغیرہ کی پیچیدگی اور جھنڈ سے ہوئی ہے اور غذا غلیظ اور دودھ کے اقسام اور دانہ جیسے
باقلا وغیرہ کھانے سے پیشاب میں ایسے بالوں کے نکلنے سے کچھ خوف نہ کرنا چاہئے
جس قدر ناواقف آدمی کا دل اس کے دیکھنے سے ہیبت ناک ہوت اہے اور اس پر
خوف طاری ہوتا ہے پیپ کا پیشاب اور خون اور پیپ ملا ہوا پیشاب اس کا سبب اکثر
یہی ہوتا ہے کہ اوپر کے اعضا جیسے پھیپھڑا و سینہ و جگر انہیں پھوڑے ہوتے ہیں ان کے
پھوٹ جانے سے ایسا پیشاب ہوتا ہے یا کوئی ورم اعضائے بول کا شگافتہ ہو جائے یا
قروح اعضائے بول کے ان میں کھجلی ہو یا نہ ہو ان سے یہ پیپ اور خون پیشاب میں
آتا ہے یوں غلیظ کا سبب یا بقیہ اور بحران اور دفع طبیعت ہوتی ہے کہ اس کے بعد سب
کی اور خفت بدن میں پیدا ہوتی ہے اور کبھی کثرت اخلاط غلیظ کی ضعف ہضم پیدا کر
کے کہار۔ پیشاب ہونے کا سبب ہوتی ہے چکنے پیشاب اور وہ اقسام پیشاب کے جو
بسہولت نکلتے ہیں چربی کے پگھلنے پر دلالت کرتے ہیں۔ واجب ہے کہ اس تفصیل کو
ملاحظہ کریں جو ہم نے پیشاب کے بیان میں لکھی ہے بقراط کہتا ہے جس وقت خون کا
پیشاب آئے اور درد نہ ہو اور تھوڑا تھوڑا پیشاب مختلف اوقات میں ہو اس سے کچھ خوف
نہیں ہے لیکن اگر ہمیشہ اور بہت دونوں تک خون کا پیشاب آئے ت اکثر تپ پیدا
ہوتی ہے اور پیپ پیشاب میں آنے لگتی ہے۔ علامات جو پیشاب خالص خون کا
بسبب امتلائے بدن اور ایسے اسباب سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں عارض ہو اس کے
اسباب اور علامت وہی ہیں جو اوپر مذکور ہو چکے۔ جو بول الدم کسی رگ کے منہ کھل

جانے یا پھٹ جانے سے عارض ہو اس کے ہمراہ درد نہیں ہوتا ہے اور خون صاف اور درست قوام کا ہوتا ہے لیکن اتنا فرق ہے کہ جو خون رگ کے کھل جانے سے آتا ہے وہ تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے اور جو خون رگ کے پھٹ جانے اور شق ہو جانے سے آتا ہے وہ زیادہ ہوتا ہے۔ مثانہ کے کھل جانے یا پھٹ جانے سے زیادہ خون کا پیشاب نہیں ہوتا ہے جیسے گردے کے پھٹ جانے سے یا منہ کھل جانے سے بکثرت خون کا پیشاب ہوتا ہے اس لئے کہ مثانہ میں غذا کی مائیت صاف ہو کر آتی ہے اور خون مثانہ کی غذا ہونے کے واسطے آتا ہے وہ اس کی چھوٹی چھوٹی رگوں میں آتا ہے پس زیادہ خون مثانہ میں نہیں موجود ہوتا ہے اور گردے کی یہ کیفیت ہے کہ اس میں خون کثیر ہمراہ مائیت کے آتا ہے اور وہیں پر یہ خون مائیت سے صاف ہو جاتا ہے اور بڑی بڑی رگیں جو گردے میں آتی ہیں ان میں یہ خون مائیت سے جدا ہو کر اور اعضائے بدنی کو پہنچتا ہے پس گردے میں خون مقدار محتاج الیہ سے زیادہ ہوتا ہے لہذا اس کے پھٹ جانے یا منہ کھل جانے سے پیشاب میں زیادہ خون آئے گا گردے کی رگیں بھی چنداں مضبوط نہیں ہیں اور نہ ان کی خلقت میں درستی ہے اور نہ ان کی وضع مستوی ہے اور مثانہ کی رگیں خون دوختہ ہیں ایسی کہ پھٹ جانے اور شگافتہ ہونے کے قابلیت ان رگوں میں نظر ان کے وضع خاص کے کم تھی زخموں سے جو خون آتا ہے اس کے ہمراہ درد بھی کس قدر ہوتا ہے اور اگر قرحہ مین تاکل ہو بھی تھوڑا تھوڑا خون آئے گا اور سیاہی مائل ہوگا اور کبھی اس میں بدبو بھی ہوگی اور اکثر بعد امراض دیگر کے ہوتا ہے اور اکثر اس کے ہمراہ چھلکے اور پیپ بھی ہوتا ہے اور جب خون پاکیزہ نکلنے لگے تو یہ مرض زائل ہو جاتا ہے اور بھی وہی علامتیں قروح کی اور جو چیزیں قروح سے خارج ہوتی ہیں سب موجود ہوتی ہیں ذوبان سے جو بول الدم عارض ہوتا ہے اس پر دلالت خود ذوبان کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ خون رقیق ہوتا ہے جیسے جلا ہوا خون اور جیسے ریگ سے جدا ہوا پانی جو خون اس سبب سے کہ تمام بدن کا خون رقیق ہو گیا ہے اس پر دلیل یہ ہوتی ہے کہ اگر

فصد لی جائے خون نہایت پتلا نکلے اور کوئی سچی علامت اس کی نہیں ہے جس مقام سے پیپ یا خون آتا ہے اس کی شناخت درد سے کی جاتی ہے بشرطیکہ درد اس مقام پر ہو اور ان بیماریوں کی شناخت سے جو ان اعضا مین تھیں ورم ہو خواہ دبیلہ یا قرحہ ہو یا امتلا ہو اور یہ سب باتیں بذریعہ اختلاط اور آمیزش کے پہچانی جاتی ہیں جس قدر آمیزش پیشاب میں زیادہ ہو اس قدر وہ عضو مثانہ سے بلندتر اور دورتر ہوگا اور جس قدر یہ عضو جانب اسفل میں ہوگا اس قدر پیشاب میں آمیزش خون وغیرہ کی کم ہوگی اور پیشاب اس سے جدا ہوگا۔ جو بول الدم ایسے اسباب سے نہو جو قریب احلیل یعنی نائزہ کے ہے۔ اس کی شناخت یہی ہے کہ پیشاب پہلے ہو اور خون وغیرہ پیچھے آتا ہی اور جو بول الدم کہ اعضائے بعیدہ احلیل سے ہوتا ہے اس میں کبھی پیشاب کے بعد خون آتا ہے اور کبھی پیشاب سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ بول الدم غسالی جو ضعف گردہ یا ضعف جگر پر دلالت کرتا ہے پس جو گردے کے ضعف سے ہوتا ہے وہ سفید زیادہ ہوتا ہے اور کس قدر غلیظ ہوتا ہے اور ضعف جگر سے جو بول الدم ہو وہ مائل بسرخی ہوتا ہے اور رقیق ہوتا ہے اور خون کے مشابہ زیادہ ہوتا ہے بول الدم ورمی پر جو غسالی ہو یا مدی ہو اس پر علامات ورم ہر عضو کے بجائے خود دلالت کرتے ہیں اور تپ کا لازم ہونا بھی اس پر دلیل ہے جو بول الدم قیحی ہو اور کسی ورم کے شگافتہ ہونے سے یہ پیپ نکلی ہو اس کی شناخت یہ ہے کہ بمقدار کثیر دفعتہً نکلتا ہے اور انجام میں اس کے سچ لینے خراش اور قرحہ نہیں پیدا ہوتا ہے اور نہ کوئی اور ضرر اس سے عارض ہوتا ہے اور قروح سے جو پیپ نکلتی ہے وہ تھوڑی اور متفرق اوقات میں ہوتی ہے۔ اور اکثر جس عضو سے گزر کر آتی ہے اس کو فاسد کر دیتی ہے اور اس میں پیپ ڈال دیتی ہے جو قسم ایسے پیشاب کے جس میں خون یا پیپ وغیرہ نکلتا ہے بطور بحران کے ہو اس کے ہمراہ خفت پیدا ہوتی ہے اور قوت آجاتی ہے اور دفعتہً سکون ہو جاتا ہے جو بول الدم بسبب امتلا بدن یا ترک ریاضت یا کٹ جانے کسی عضو کے ہو اس کے واسطے ادوار ہوتے ہیں علاج جو

بول الدم بسبب امتلا بدن کے ہو خواہ اور اسباب سے جو اس کے ہمراہ مذکور ہوئے ہیں اس کا علاج بیان اصول کلیہ میں اور بعد ان کے بھی ہو چکا ہے اور جو مادل الدم قروح کی وجہ سے ہو اس کا علاج وہی ہے جو قرحہ اور تا کل کا علاج ہے اور سب کو اپنے مقام خاص میں بیان کر دیا ہے ضعف ہضم گردے اور جگر کے سبب سے اردوہا کے سبب سے اور رقتِ اخلاط کے سبب سے جو بول الدم پیدا ہو اس کا بھی علاج معلوم ہو چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ دفع بحرانی اور جو دفع بر سبیل نقض طبیعنہ نہ ہو اس کا بند کرنا اچھا نہیں پھر اگر حاجت اس کے بند کرنے کی ہو صافن کی فصد بہ نسبت باسلیق کے زیادہ مفید ہے اور چاہیئے کہ بعد فصد کے غذا کی تلطیف کریں اور قابض غذا کا استعمال کریں جیسے سماقیہ جب تک پیشاب صاف نہ ہو اس لئے کہ قابض چیزیں کھانے سے خون کی چھوٹی چھوٹی بوٹیاں بندھ جائیں گی اور مجاری میں تنگی پیدا کریں گی اور ایسی تنگی کی وجہ سے کہ مائیت اولی طرف چلی جاتی ہے اور اس میں بڑا خطرہ ہے اور اسی طرح ترش چیزیں کھلانے میں ضرر ہے بال جو پیشاب میں آتے ہیں ان کے علاج میں حاجت اس بات کی ہے کہ ادویہ ملطفہ مقطعہ کا از قسم مدرات کے استعمال کیا جاتا ہے اور پتھری نکالنے کی دوائیں جو مذکور ہو چکیں ان کا بھی استعمال کرنا چاہیئے غذا ایسی دینی چاہیئے جس میں ترطیب عزیزی موجود ہو۔ جس بول کا علاج ہم کو اسدم لکھنا واجب ہے وہ یہ ہے کہ خالص خون کے پیشاب کا علاج لکھیں۔ خالص خون کا پیشاب جو بسبب رگوں کے تفرق اتصال کے عارض ہو و نیز وہ علاجات مشترکہ جو بسبب گردے اور مثانہ کے بول الدم میں کرنی چاہئیں یہی ہیں کہ تدبیر پید اکریں اور خون رکونے کی تدبیر ان دواؤں سے کریں جن کو ہم خون حیض کے روکنے میں لکھا ہے اور ان دواؤں کے ہمراہ تھوڑی سی مدرات شامل کریں تاکہ ان کا نفوذ بخوبی ہو جائے۔ اور یہ بھی لازم ہے کہ خون کو کسی اور طرف کھینچ لی جائیں پچھنے لگا کر یا باریک فصد باسلیق کی کھول کر جس میں تھوڑا سا خون نکلے۔ غذا ایسی کھلائیں جو خون

کی تبرید کرے اور خونکو گاڑھا کر دے آرام اور راحت رسانی ان بیماروں کی زیادہ کریں اور اطراف کی بندش بھی کرنی چاہئے۔ جماع کو یہ بیمار بالکل ترک کر دے۔ آبزن ایسے کہ جس میں ادویہ قابضہ کو جوش دیا ہو جیسے عدس مقشر اور پوست انار اور بہی اور مارو دمازو عصی الراعی وغیرہ وک جوش دیا ہو۔ منجملہ قوی دواؤں کے اس بول الدم کے روکنے میں گوگھروہی اور تراشہ چوب بن وقنطوریوں کی جڑ اور حب فادانیا طلاء کے اقسام میں سے جہاں مل سکتے بیخ عوسج اور خرذب نبطی دختر نوب الشوک وساق اور جنگلی آلوبخارے کی جڑ اور پوست انار ان سب میں آب ربباس یا آب انگور خام یا آب گلسرخ تازہ ملا کر طلا تیار کریں حی العالم ے تنہا طلا تیار ہوتا ہے اور بہت اچھا ہوتا ہے خصوصاً اس کی جڑ سے کتیرا اور دیگر عصارات قابضہ ملا کر لطوخات جو پیٹھ اور پیڑو پر لگائے جائیں ان میں سے ایک نسخہ یہ ہے مرمکی پھٹکری سرخ مازو کاغذ سوختہ اقاقیا پینے کی دوائیں جیسے قرص گلنار ہمراہ دمالاکوین کے قوی دوا پینے کی جس کی حاجت اس بول الدم میں ہوتی ہے۔ جو مثانہ کی خرابی سے پیدا ہو وہ یہ قرص ہو پھٹکری گلنار دم الاخوین مکد ایک درہم کتیرا دو درہم صمغ عربی نصف درہم مازو کے شربت شیرین کے ہمراہ استعمال کریں یا شیرہ تخم خرفہ کے ساتھ جو دوا اس سے کم قوی ہے وہ اسلم ہے وہ یہ ہے تخم خشخاش گل مختوم عصارہ لحیۃ التیس صمغ آلوئے بخارا سیاہ کھربا سب اجزا برابر مقدار شربت دو درہم تک یا تین مثقال تک ایضاً بیخ حی العالم کھربا مکد ایک جزء مشاونج نصف جزء گل ارمنی ڈیڑھ جزء مقدار شربت ڈیڑھ مثقال تک اور بعض عصارات قابضہ ملا کر اور کبھی انہیں عصارات میں قدرات ملائے جاتے ہیں جیسے یہ نسخہ زعفران اسپند خبازی کے دانہ افیون مکد ایک درہم بادام چھلا ہوا ساڑھے تین عدد مقدار شربت ایک جلوزہ اور دوسرے نسخہ میں بقدر ایک جوزہ کے۔ ایضاً پوست بیخ پیروج بریان انیسون بریان تخم کرفس بریان مکد تین درہم خشخاش سیاہ بارہ درہم طلا نامی شراب میں ملا کر تیار کریں مقدار شربت دو درہم ایضاً سفوف کا نسخہ شاخ گوزن سوختہ اور کتیرا

دونوں ہموزن لے کر ہمراہ رب آس کے پھانک جائیں ایضاً ایک دوا ہے جس کی قدیم زمانہ کے طبیبوں نے بہت تعریف کی ہے حب صنوبر بارہ عدد بادام تلخ مقشر نوعدد تخم خبازی تین درہم مقدار شربت ایک درخمی نہار اٹھ کر جو دوا بول الدم مثانہ سے خاص ہے اس میں قوی دواؤں کو اختیار کرنا چاہئے اور مدرات بھی قوی درکار ہیں۔ منجملہ ان دواؤں کو یہ بھی ایک دوا ہے کہ اس اسفنج کو سرکہ میں ڈبو کر ضماد کریں تمام مثانہ پر اور دونوں کولھوں پر اور اس مرض میں لازم ہے کہ پچکاری بھی دی جائے ایسی دواؤں سے جیسے عصارہ بارتنگ اور عصارہ بطیا داور عصارہ تخم خرفہ انہیں دواؤں میں سے وہ قرص پھٹکری کا ہے جو اوپر مذکور ہو چکا ہے اور قرص ان مخدرات کا جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں اور شاخ گوزن سوختہ کہربا شادنج صمغ عربی کتیرا مازو عصارہ لحیہ التیس گلنار تھوڑی سی پھٹکری قلعی سوختہ مغسول اور تھوڑے سے مخدرات جو افیون سے بنائے گئے ہوں یا بھنگ سے منجملہ تدبیروں کے جو سیلان بول الدم مثانہ کو بند کرے ہو یہ ہے کہ پیٹھ کے اور کولھے اور پیڑو کے مقامات پر سینگیاں تو ڑوائیں کہ یہ تدبیر خون کو روک دیتی ہے پھر بعد اس کے وہ تدبیر کریں جو کہ اوپر مذکور ہوئے ہے جونکوں کے خون بند کرنے کے بیان میں منجملہ غذا کے وہ روٹی ہے جو دہی میں چورا کر کے بھگوئی گیہو اور رمانیہ وسماقیہ اور اگر قوت ضعیف ہو اس کی تقویت ایسے شوربہ سے کرنی چاہئے جو قابض ہو اور کھلے ہوئے گوشت کا ہو جیسے تیتر کبک اور۔۔۔۔اور بگلے کی جس میں ترشی آب انگور خام اور انار دانہ کی پڑے اور دودھ خوب پکایا ہوا اس طرح اور غذائیں۔ پھر اگر بدون پلانے کسی شربا کے چارہ نہ ہو اس لئے کہ قوت ساقط ہو رہی ہے اور کواہش زیادہ ہے تو مازو کی شراب جو غلیظ اور سیاہ ہے پلانا چاہئے جس وقت وہ بیمار جس کے پیشاب میں خون یا پیپ آتا ہوا چھا ہو جائے اس کو چاہئے کہ پانی ملی ہوئی شراب پئے تا کہ جلا کرے اور را ورار کرے اور پیشاب کو اپنے کبھی نہ روکے ورنہ بیماری پلٹ آئے گی دوسرا مقالہ تمام ہوا۔

شرائین اور وہ انثیین کو ڈھانپے ہوئے ہے اس کا منشا یعنی جائے روئیدگی صفاق اعظم سے ہے جیسا کہ پہنانا گیا ہے اور اپنے مقام پر بیان ہو چکا ہے اور اسی سبب سے اتصال ہے اس جھلی کو نخاع کی جھلی سے۔ اور اسی جھلی سے اترتی ہیں وہ چیزیں جو اترتی ہیں از قسم رگوں کی اور علائق کے اطراف میں چڈھوں کے اور انثیین کے پس اسی سے ریاح پیدا ہوتے ہیں جس قدر کہ بکار آئیں اور اسمیں نفوذ کرتی ہیں۔ اور وہ جھلی جو اس کو ڈھانپے ہوئے چونکہ چڈھوں تک اس اک نفوذ ہے وہ بھی تولید ریاح کرتی ہے۔ تشریح عروق کے بیان میں یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ بائیں بیضہ میں وہ رگ آتی ہے جو غدد میں نہیں آتی ہے اور یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ جو رگ داہنے بیضہ میں آتی ہے اور اس میں جو خون پہنچتا ہے نہایت پختہ اور نہایت پاکیزہ اور صاف مائیت سے ہوتا ہے۔ داہنا بیضہ اکثر آدمیوں مین بہ نسبت بائیں بیضہ کے قوی تر ہوتا ہے سوائے اس شخص کے جو جم میں اعسر یعنی میں ہتھے کے ہے اوعیہ کاسنی کی ابتدا مثل برانچ یعنی چمچے کے ہوتی ہے ہر ایک بیضہ میں ایک چمچہ سا ہوتا ہے اور بھرا ہوا گویا کہ بیضہ سے جدا ہے اور اس سے پیدا نہیں ہوا ہے۔ اگر چہ ہر ایک چمچہ ہر ایک بیضہ سے ملا ہے اور مماس بھی ہے ہر ایک چمچہ بھی بعد کوتاہی کے پھر پھیل جاتے ہیں خصوصاً عورتوں کے بدن میں ان کا پھیلاؤ دوبارہ اس مقام پر ہوتا ہے جہاں پر یہ چمچے انتہا کو پہنچ جاتے ہیں یہ ادعیہ منی پہلے تو اوپر چڑھتے ہیں بعد اس کے ہمراہ گردن مثانہ کی مجرائے بول سے نیچے کی طرف جھکتی ہیں قضیب یعنی ڈانڈ یہ ایک عضو مرکب ہے جس کی ترکیب چند اعضائے مفردے ہوئی ہے انہیں رباط بھی اوپٹھے بھی ہیں اور رگیں بھی ہیں اور گوشت بھی ہے اور مبدا اس کے جائے روئیدگی کا وہ جسم ہے جو پیڑو کے گوشت سے اوگتا ہے اور یہ جسم رباطی ہے تجویف اس مین زیادہ ہے اور پھیلا ہوا ہے۔ اگر چہ اکثر اوقات یہ تجویفیں چسپیدہ بھی ہو جاتی ہیں اور انہیں تجویزیں جب ریح بھرتی ہے انتشار یعنی تندی پیدا ہوتی ہے اور اسی جرم کے نیچے بہت سے شرائین پھیلی ہوئی ہوتی ہیں زیادہ

اس مقدار سے جو اس عضو کا اس واسطے ملایا گیا کہ دراصل یہ عضو رباطی اور بے حس تھا۔ وہ اعضا جن سے انتشار پیدا ہوتا ہے جالینوس کے نزدیک اور ہیں اور جن پٹھوں سے یہ عضو ڈھیلا ہوتا ہے وہ اور ہیں **عضل** جو خاص قضیب کے واسطے ہیں ان کی شناخت باب تشریح **عضل** میں ہو چکی ہے قضیب میں تین مجری ہیں ایک مجرا پیشاب کی واسطے دوسرا مجرا منی کے واسطے تیسرو دی کے واسطے یہ بھی جاننا چاہیئے کہ قضیب میں انتشار کی قوت اور ریح قلب سے آتی ہے اور حس دماغ اور نخاع سے آتی ہے اور خون معتدل اور شہوت جگر سے آتی ہے اور شہوت طبعی کبھی اس کو کردے کی شرکت سے ہوتی ہے اور میری رائے یہ ہے کہ اصل اس شہوت کی قلب سے ہوتی ہے سب استشار و انتشار عارض ہوتا ہے پس اس پٹھے کے جو مجوف ہے اور جو چیز متصل اس پٹھے کے ہوتی ہے عریض اور طویل ہو کر اس لئے اس پٹھے وغیرہ میں ریح قوی داخل ہوتی ہے جس ریح کو روح شہواتی متین یہاں تک کھینچ لاتی ہے کہ اس کے ساتھ بہت سا خون اور روح غلیظ بھی کھنچ آتی ہے اور اسی سبب سے سوتے وقت چونکہ جو شرائین اعضائے منی میں ہیں گرم ہو جاتے ہیں اور ریح اور کشش اور روح اور خون کی ان رگوں میں زیادہ ہوتی ہے لہذا تندی پیدا ہوتی ہے منجملہ ان چیزوں کے جو اس انتشار پر معین ہیں وہ چیز ہے جس میں رطوبت غریبہ ہے جسے آمادگی اس بات پر ہے کہ ریح کی طرف مستحیل ہو جائے مگر یہ آمادگی ایسی نہیں ہے کہ بسہولت اور آسانی ہضم اولا اس کو ریح بناوے اور اس کو تحلیل کر کے فنا کر دے بلکہ یہ رطوبت تیسرے ہضم تک رہتی ہے اب اس وقت جا کر نضج پاتی ہے۔ استعمال جماع کا اس عضو کو قوی کر دیتا ہے اور بیکار چھوڑ دینا اس عضو کا اس کو لاغر کر دیتا ہے سبب شہوت کا حرکات اسی شہوت کے ہیں وہمی ہوں یا بسبب کثرت ریح اس خون سے جس سے منی پیدا ہوتی ہے اور آلات قضیب کے اس سے غذا پاتے ہیں پس ایسی ریح سے قضیب پھولتا ہے اور تندی پیدا ہوتی ہے اور اسی سبب سے شہوت کو حرکت ہوتی ہے اس لئے کہ عضو کی استعداد حاصل ہے اور اس لئے

کہ کچھاؤ قضیب سے تناؤ اور چبھن پیدا ہوتی ہے ایضاً جس وقت منی اعضائے جماع میں حاصل ہوئی اور زیادہ ہوئی ان اعضا سے جدا ہونے کو طلب کرے گی اور جو مواد ان اعضا میں ہیں ان کو حرکت دے گی کبھی تندی اور انتظاسر اس سبب سے ہوتا ہے کہ جو مادہ ان غدد میں در آیا ہے کہ مثانہ کے منہ کی دونوں طرف رکھے ہوئے ہیں اس مادہ میں ایک لذع اور چبھن پیدا ہوتی ہے یا اس مادہ رقیق میں جو گردہ سے مثانہ میں آتا ہے جس طرح منی کی حرکت سے بھی لذع پیدا ہوتی ہے جس وقت منی میں حدت آ جائے اور کثیر ہو اور کھنچاؤ پیدا کرے منی کا سبب مادی یہ ہے کہ چوتھے ہضم جو بروقت تقسیم پانے غذا کے اعضائے بدن میں ہوتا ہے یہ فضلہ رگوں سے اس وقت ترشح کرتا ہے۔ جب تیسرا ہضم پورا ہو چکے یہ منی مجملہ اس رطوبت کے ہے جس کی بستگی کا زمانہ بہت قریب پہنچ چکا ہے اور اسی رطوبت سے اعضائے اصلی جیسے عروق اور سرائین وغیرہ کو غذا ملتی ہے۔ بیشتر اسی رطوبت سے مقدار کثیر رگوں میں پھیلی ہوئی ملتی ہے کہ اس کا چوتھا ہضم بھی ہو چکا ہے اتنی بات باقی رہی ہے کہ رگوں کو اس سے غذا ملے یا یہ کہ ایسی غذا تک پہنچے جو اس رطوبت کے ہم جنس ہیں اور اس سے غذا پائیں اور اس وقت اس رطوبت کو زیادہ تغیر کی حاجت نہیں ہوتی اور اسی سبب سے منی اسی رطوبت سے بن کر اس عضو تک پہنچ جاتی ہے جالینوس اور اطبا کے نزدیک یہ بات ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے واسطے دو قسم کے زرع یعنی تخمہیں کہ دونوں پر لفظ منی کا باشتراک لفظی نہیں بولا جاتا ہے جس کے دو معنی ہیں ایک معنوں سے دونوں کو منی نہیں کہتے ہیں بلکہ بتو اطو اور اشتراک معنوی بولا جاتا ہے اور دونوں کے تخم میں صورت گری اور صورت پانی کی قوت ساتھی ہے لیکن اتنا فرق ہے کہ نر کی منی میں صورت گری کا مبداء زیادہ ہے اور دوسری یہ بات ہے کہ نر کی منی اوچھل کر رحم کے ان مقامات تک پہنچتی ہے پس نم رحم اس کو نگل جاتا ہے اور بشدت جذب کر لیتا ہے اور مادہ کی منی بھی اندرون رحم کے ان مقامات اور رگوں سے جو اس کے رہنے کی جگہ میں کس قدر اچھل

کر نکلتی ہے اور اسی جگہ پر ٹھہر جاتی ہے جہاں استقرار حمل ہوتا ہے۔لیکن وہ علماء جو حکیم ہیں جس وقت ان کے مذہب کا حاصل کچھ سمجھ میں آئے وہ یہ ہے کہ نر کی منی میں مبداء صورت گری کا ہے اور مادہ کی منی میں صورت۔۔۔۔کا مادہ ہے اسی طرز خاص پر جو اس منی میں ہے اس لئے کہ قوت مصورہ نر کی منی میں بکمال خوبی صورت گری کرتی ہے مشابہ اس صورت کے جس سے یہ منی جدا ہوئی ہے مگر ان کہ کوئی امر عائق اور منازع ہو اور قوت مصورہ مادہ کی منی میں بہت اچھا اثر کرتی ہوتا ہے اس کو روبراہ کر دیتی ہے طرف قبول کرنے کی صورت اس شخص کے جس سے وہ جدا ہوئی ہے لفظ منی کی جس وقت بولی جائے دو معنوں پر باشتراک بولی جاتی ہے مگر ان کے کوئی تیسرے معنی ایسے مروا لئے جائیں جو دونوں کو شامل ہوں اور ہر ایک منی نر و مادہ کی اسی معنی اور اسی صفت کے پائی جانے سے نی کہلاتی ہے جو ہر ایک میں جدا جدا پائی جاتی ہے مرد کی منی کے وہ معنی جس کو دقیق کہتے ہیں ان معنوں کی راہ سے عورت کی منی کو منی نہیں کہتے ہیں مترجم کوکھ کا علم اور قیافہ کا جو سنسکرت سے ترجمہ ہوا ہے اس کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکمائے ہند نے عورت کی منی کے نسبت بہت تحقیقات کی ہے اگر وہ باتیں صحیح ہیں اور جیسی کہ مساحقہ کرنے والی عورتیں بدوضع بیان کرتی ہیں اس قدیم تحقیقات میں جس کو شیخ بیان کرتا ہے اور حکمائے ہند کی تحقیات میں بہت فرق ہے متن خلاصہ یہ ہے کہ مرد کی منی پختہ نضج یافتہ اور غلیظ ہوتی ہے۔جس قدر مرد کی منی کو اس سے دوری ہوتی ہے اس سبب سے فیلسوف متقدم عورت کی منی کا طمث نام رکھا تا ہے حکما یہ بھی کہتے ہیں کہ مرد کی منی جس وقت عورت کی منی سے ملتی ہے اپنا فعل قوی کرتی ہے اور اس کے جرم کو کچھ زیادہ مداخلت مولود کے جرم بنانے میں نہیں ہوتی ہے اس لئے کہ مولود کا جرم بنانا یہ فعل عورت کی منی کی طرف ہوتا ہے اور خون حیض سے بلکہ زیادہ توجہ اور عنایت مرد کی منی کو روح مولود کی جرم بنانے پر ہوتی ہے اور یہ منی مرد کی مثل چستہ یہاں پر مایہ کے واسطے دودھ کے ہے جو دودھ کا پنیر بنا دیتا ہے اور خمیر اٹھا دیتا ہے

عورت کی منی بمنزلہ اصل اور جڑ ے ہے اس واسطے جرم بنانے بدن مولود کے ہر ایک قسم ان دونوں منی کی بڑھتی ہے اور زیادہ ہوتی ہے۔ بسبب پیدا ہونے خون حار رطب کے جس سے روح کی پیدائش ہوتی ہے ان دونوں مذہبوں کی صحت اور غلطی کی شناخت علم طبعی پر موقوف ہے اور طبیب کو اس سے جاہل رہنا کچھ مضر نہیں ہے ہم نے اس کا حال بخوبی اپنے اصول کتب میں مشرح بیان کر دیا ہے بقراط جو کہتا ہے اس کے جو معنی یہ ہیں کہ تمام مادہ منی کا دماغ سے ہوتا ہے اور وہ اتر کر ان دو رگوں میں آتا ہے جو کانوں کے پیچھے ہیں اور اس واسطے فصد سے ان رگوں کی مرد کی نسل منقطع ہو جاتی ہے اور عورت بانجھ ہو جاتی ہے خون ان رگوں کا جس سے منی بنتی ہے وہ دودھ کی طرح کا ہوتا ہے اور نخاع سے یہ دونوں مل گئی ہیں تاکہ ان کو دماغ سے بعد نہ ہو یا شبیہ بعد مسافت نہ ہو کہ مزاج اس خون کا بدل جائے اور دوسری طرح کا ہو جائے بلکہ یہ دونوں نخاع تک پہنچتی ہیں پھر گردے تک پھر ان رگوں تک جو انثیین ہیں پہنچتی ہیں۔ جالینوس کو اسباب کی شناخت نہیں ہوتی کہ ان رگوں کا کٹ جانا موجب عقر ہوتا ہے یا نہیں اور میری رائے یہ ہے کہ منی کا فقط دماغ سے پیدا ہونا کچھ ضرور نہیں ہے اگرچہ خمیر منی کا دماغ سے ہوتا ہے اور بقراط جو کچھ دونوں رگوں کا حال کہتا ہے وہ صحیح بھی ہو بلکہ واجب ہے کہ ہر عضو رئیس سے کس قدری ان کا راستہ ہو اور یہ بات بھی ہونی چاہیے کہ دیگر اعضا سے ترشح منی کا ان اصول اعضا کی طرف ہوتا ہے اور اس وجہ سے اعضائے مولود میں مشابہت ہوتی ہے اور یہی سبب ہے کہ عضو ناقص سے عضو ناقص پیدا ہوتا ہے اور یہ بات نہ ہوگی جب تک رگیں خوب آگاہ نہ ہو جائیں اور شہوت بسبب بخوبی شعور پہنچے رگوں کے پوری پوری استادگی نہ کرے منی کو کبھی ریح بھی دفع کرتی ہے جو اس میں ملی ہوئی رہتی ہے اور ضرور ہے اس وقت کہ یہ ریح پہلے مٹی سے خارج ہو دلائل مزجہ منی کے جو طبعی ہیں حار مزاج کی علامت یہ ہے کہ رگیں جو آلہ ذکر اور کیسہ انثیین میں ہیں بخوبی نمایاں ہوں اور موٹی ہوں اور ان میں خشونت

ہو پیڑو کا بے بال جلدی نکل آئیں اور بال سخت اور گھنے ہوں اور راوراک امور مشہی کا جلدی ہو جایا کرے جس کو پسند یہ بات ہو کہ اپنی منی کا مزاج پہچان لے مناسب ہے کہ پتی تدبیر غذا وغیرہ کی اصلاح کرے اس کے بعد اپنی منی کے رنگ میں تامل کرے بارد مزاج کی علامت یہ ہیکہ حار مزاج کی علامتوں سے مخالف ہو۔ رطب مزاج کے علامت یہ ہیکہ منی پتلی ہو اور زیادہ ہو لغوظ میں ضعف اور سستی ہوا کرے یابس مزاج کیک علامت یہ ہے کہ رطب مزاج کے خلاف ہو اور کبھی ایسے شخص کی منی میں ڈورے ڈورے سے پڑے ہوئے معلوم ہوتے ہیں حار یابس مزاج کی علامت یہ ہے کہ جو منی ثخین ہو اور تندی شہوت کے ہمراہ دقت کے تھوڑی سی مباشرت میں ہو جائے اور نطفہ اس کے جماع کرنے سے زیادہ پیدا ہوتا ہو اور جب نطفہ رہے زینہ پیدا ہو شہوت اس کی زیادہ ہو اور جلدی جلدی ہوا کرے نعوظ اس کا قوی ہو لیکن یہ شخص جماع کرنے سے فارغ جلدی ہو جاتا ہی پھر اگر حرارت اور یبوست زیادہ ہو مقدار منی کی کم نکلے گی انزال میں بھی کمی ہو گی مگر تندی و انتشار میں کثرت ہو گی پیڑو اور رانوں وغیرہ پر بال گھنے ہوں گے اور اور زیادہ ہوں گے حار رطب مزاج کی علامت یہ ہے کہ منی زیادہ ہوتی ہے بنسبت حار یابس مزاج کے مگر بال اس کے کم نکلتے ہیں اور نطفہ اس کا کم رہتا ہے کثرت جماع پر قوی زیادہ ہوتا ہے لیکن شہوت اور تندی اس کی زیادہ نہیں ہوتی ہے جماع مفرط کے ترک کرنے سے اس کو ضرر پہنچتا ہے احتلام یعنی سوتے وقت نہانے کی احتیاج اس کو زیادہ ہوتی ہے انزال بھی جلدی ہو جاتا ہے بارد رطب مزاج کیک علامت یہ ہے کہ پیڑو وغیرہ پر بال کم پیدا ہوں جماع کی شہوت دیر میں ہو منی پتلی ہو نطفہ کم ٹھہرے انزال دیر میں ہو اور مقدار کم ہو بارد یابس مزاج کی علامت یہ ہے کہ منی غلیظ ہو اور تھوڑی ہو اور حار رطب مزاج کی سب علامتوں میں مخالف ہو۔ علامت مزاجہائے غیر طبعی کے یہ ہیں کہ یہی علامات جو اوپر ہر ایک مزاج کے مذکور ہوئے ہیں پہلے اس شخص میں نہ ہوں اور پھر پیدا ہوں اور شناخت اس کی بہ تفصیل حس کے

ذریعہ سے ہوتی ہے منافع جماع کے جماع معتدل جو وقت مناسب تک کیا جائے اس کی تابع چند چیزیں ہوتی ہیں استفراغ فضول کا ہوتا ہے بدن ہلکا ہو جاتا ہے اور نمو اور بالیدگی پر بدن کو آمادگی ہوتی ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے بدن میں کسی دوسری غذا سے ایک چیز عضب کر کے لے لی ہو اس وقت طبعت اس کو قبول نہیں کرتی ہے اور اس غذا کی طلبگاری میں حرکت قوی کرتی ہے اس حرکت کی تابع تاثیر قوی ہوتی ہے جس کی اعانت وہ چیزیں کرتی ہین وج استنبا میں لکھی گئیں ہیں کبھی جماع کے تابع یہ بات ہوتی ہے کہ جو فکر غالب ہو وہ بھی دفع ہو جاتی ہے اور دلیری اور جوان مردی پیدا ہوتی ہے اور غصہ جو زیادہ ہو وہ بھی فرد ہو جاتا ہے اور ہوشمندی بڑھ جاتی ہے۔ مالیخولیا کو بھی جماع سے نفع پہنچتا ہے اور نیز دیگر امراض سوداوی کو اس سبب سے کہ نشاط اور سرور پیدا کرتا ہے اور دخان منی جو بجانب قلب و دماغ سے جمع ہو رہا ہے اس کو دور کر دیتا ہے۔ دردہائے گردہ جو امتلا کی وجہ سے عارض ہوں اور جملہ امراض بلغمی کو بھی جماع سے نفع ہوتا ہے خصوصاً اس شخص کو جس کی حرارت عزیزی قوی ہو کہ منی نکلنے سے اس کو خستگی اور ضعف نہ عارض ہو پس ایسے شخص کو جماع سے اشتہائے طعام پیدا ہوئی ہے اکثر اوقات جماع ان اورام کے مواد کو قطع کرتا ہے جو بطرف دونوں چڈھوں کے اور دونوں بیضوں کے پیدا ہوتے ہیں جس شخص کو ترک جماع سے اور منی کے بدن کے اندر گھٹے رہنے سے تاریکی بصر اور۔۔۔۔ اور گرانی سر اور دونوں کولوں میں اور چڈھوں میں درد اور ورم پیدا ہوا ہو ایسے شخص کو جماع معتدل ان بیماریوں سے شفا دیتا ہے۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ جس شخص کا مزاج مقتضے جماع کا ہو اور نہ کرے اس کا بدن سرد ہو جاتا ہے۔ اور حال اس کا خراب ہو جاتا ہے استہائے طعام اس کی ساقط ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس کا معدہ غذا کو قبول نہیں کرتا اور تے کر دیتا ہے اور جس شخص کے بدن میں بخار دخانی زیادہ ہو جماع سے اس میں کمی پیدا ہوتی ہے اور نفع ہوتا ہے اور جن مضرتوں کا احتقان بخاری ہے اس کو خوف ہوتا ہے وہ دور ہو جاتی ہیں کبھی مردوں کو بسبب ترک

کرنے جماع کے اور روکنے منی کے اور زیادہ ہونے مقدار منی کے اور مستحیل ہونے منی کے بطرف سمیت کے یہ خرابی پیدا ہوئی ہے کہ اس منی سے قلب اور دماغ تک ایک بخار ردی اور سمی پہنچتا ہے جس طرح عورتوں کو اختناق رحم عارض ہوتا ہے اور کمتر ضرر اس ترک جماع کا قبل از ان کا سمیت منی کی پھیل جاتے یہ ہے کہ بدن میں گرانی پیدا ہوتی ہے اور برودت آ جاتی ہے اور حرکات بدن دشواری سے ہوتے ہیں جماع کے ضرر کا بیان اور اس کی خرابی حالات اور اشکال کی جماع سے جو ہر غذائے بدنی کا استفراغ ہو جاتا ہے اسی جہت سے جتنا ضعف جماع سے پیدا ہوتا ہے اور قسم کے استفراغ سے نہیں ہوتا جو ہر روح سے بھی بہت سی چیز بسبب لذت کے نکل جاتی ہے اور اسی سبب سے اکثر آدمیوں کو اس وقت لذت ہوتی ہے جب ضعف میں پڑ جائیں۔ ناگوار جماع سے بہت جلد بدن میں رودت اور خشکی اور تحلیل حرارت عزیزی اور گھٹنا قوت کا پیدا ہوتا ہے اور پہلے تو اس جماع سے حرارت دخانی یہاں تک برانگیختہ ہوتی ہے کہ بال زیادہ پیدا ہو جاتے ہیں پھر اس کے بعد تبرید بدن کی زیادہ اور بصارت اور ساعت میں صعف پیدا ہو جاتا ہے اور دونوں پنڈلیوں میں سستی اور درد ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اپنے بدن کے بوجھ کی برداشت نہیں کر سکتا ہے اور کبھی اس کا حال مثانہ پوشیدہ مرگی کے اسی جماع کی وجہ سے ہو جاتا ہے اور بیشتر سودا کا غلبہ ہوتا ہے پھر صفر اور ردوا بھی ان کو عارض ہوتا ہے مگر ضعیف کہ اس کی حرکت اعضا میں اس شخص کے مشابہ چیونٹی کے چال کے ہوتی ہے سر سے شروع ہوتی ہے اور آخر پشت تک پہنچتی ہے طنین بھی اس کو عارض ہوتی ہے یعنی کان گونجا کرتے ہیں حمیات حادہ محرقہ بھی اس کو عارض ہوتے ہیں اور ان حمیات میں وہی شدائد ہوتے ہیں وجع ان حمیات سے خاص ہیں کبھی رعشہ بھی عارض ہوتا ہے اور ضعف بصر اور بیداری اور بے خوابی آنکھوں پر جھپان ایسا جیسا بروقت نزع ے ہو۔ صلع یعنی گجہ اور ابردہ یعنی بقا اور درد پشت اور درد گرہ اور درد مثانہ بھی پیدا ہوتا ہے پشت کا یہ حال ہے کہ پہلے گرم ہو

جاتی ہے اور مادہ دردکو جذب کرتی ہے قبض بھیپیدا ہوتا ہے اور کبھی قولنج بھی پیدا ہوتا ہے اور تبخیر زیادہ ہوتی ہے منہ میں اور دانتوں کچڑوں میں بوئے بدآنے لگتی ہے جس شخص کے بدن میں اخلاط ردی مراری بھرے ہوں بعد جماع کے اس کو پھر ہری آتی ہے۔ اور جس شخص کے بدن میں اخلاط باعفونت ہوں بعد جماع کے اس کے بدن سے بری بو اٹھتی ہو اور پھیلتی ہے اور جس شخص کو ضعف ہضم ہو بعد جماع کے اس کے پیٹ میں قراقر پیدا ہوگا۔ بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے بدن میں امتلا کسی مزاج ردی سے ہوتا ہے اگر یہ شخص جماع کو ترک کرے ثقل بدن اور گرانی سر اور دل تنگی پیدا ہوا اور احتلام اس کو زیادہ ہو اور اگر مرتکب جماع کا ہو معدہ ضعیف ہو جائے اور خشکی آجائے نہایت لائق ترک جماع کا وہ شخص ہے جس کو بعد جماع کے بدن میں جنبش اور سردی اور سانس میں تنگی مگر پوشیدہ آنکھوں میں گڑھے پڑجانا اشتہائے لعام کا جاتا رہنا عارض ہوتا ہو اور وہ شخص جس کے سینہ میں کوئی مرض ہو یا معدہ اس کا ضعیف ہو اس کے لئے جماع ترک کرنا بہت اچھا ہے اس شخص کے واسطے جس کا معدہ ضعیف ہو اور جو عورتیں اسقاط کرتی ہیں ان کے جماع سے بچنا چاہئے خراب اشکال جماع کے جماع کرنے کے چند اشکال ایسے کراب ہیں کہ ان سے احتز ار کرنا اولیٰ ہے ایک صورت اس کی یہ بھی جزاب ہے کہ عورت اونچے مقام پر ہو اور مرد نیچے ہو کہ اس شکل سے جماع کرنا برا ہے اور خوف عروض ارادہ یعنی پانی اترنے اور انتفاح اور قروح نائزہ کا ہے اور بدشواری چڑھنا منی کا عورت کے اندرونی جگہ میں ہوتا ہے اور شائد کہ عورت کی منی خواہ اور کوئی رطوبت ریزش کرکے مرد کے نائزہ میں چلی آئے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ منی کا روکنا اور انزال کا ٹالنا بہت ہی مضر ہے اکثر اس کی وجہ سے ایک بیضہ ناپدید ہو جاتا ہے یہ بھی واجب ہے کہ بروقت احتیاج اور تقاضائے بول براز وغیرہ دیگر فضلات کے جماع نکرے اور نہ بروقت کے ریاضت بدنی خواہ کسی قسم کی اور حرکت کے خواہ بعد کسی قوی انفعال نفسانی مثل غضب وغیرہ کے۔ اور اغلام کہ نافتیج

ہے نزدیک جمہور عقلا اور اطبا کے اور شریعت کی رو سے تو قطعاً حرام ہے اور ایک اور طریقہ اور وجہ سے ضرر اس کا کمتر بھی ہوتا ہے اگر اس امر کا لحاظ کیا جائے کہ طبعیت بروقت انعام کے محتاج زیادہ حرکت کرنے کی ہوتی ہے تب جا کر انزل ہوتا ہے تب تو یہ فعل نہایت مضر ہے اور اگر اس امر کا خیال کیا جائے کہ منی کا اخراج زیادہ دقت اور زور سے انعام کرنے میں نہیں ہوتا ہے جیسے کہ عورت سے جماع کرنے میں ہوتا ہے تو اس کا ضرر کمتر ہے اور اسی حکم میں ہی عورتوں سے مباشرت کرنا سوائے مقام فرج کے یعنی دبر میں وطی کرنا اوقات جماع واجب ہے کہ امتلائے غذا کے وقت قبل از ہضم کے جماع نہ کرے کہ ہضم کو مانع ہے اور ان امراض میں ڈالتا ہے جو اور حرکات کرنے سے بروقت امتلاء کے پیدا ہوتے ہیں اور جلد تر پیدا ہوتے ہیں اور زیادہ تر صعوبت ان امراض میں ہوتی ہے اور اگر کسی سے ضبط نہ ہو سکے اور اسی امتلاء کے وقت میں وہ مرتکب جماع کا اتفاقاً ہو جائے پس واجب ہے کہ فراغ کے بعد تھوڑی سی حرکت کرے مثلاً چہل قدمی کرے تا کہ طعام معدہ میں ٹھہر جائے اور طافی تر ہے یعنی معدہ میں اوپر لٹکا ہوا نہ رہے بعد اس حرکت کے اگر نیند آ سکے سو جائے یہ بھی ضرور ہے کہ بحالت گرسنگی کے بھی جماع سے پرہیز کرے کہ ایسے وقت جماع کرنا بہ نسبت امتلائے معدہ کے زیادہ تر مضر ہے اور طبعیت پر زیادہ تر گرانباری کرتا ہے اور حرارت عزیزی پر اس کا ضرر زیادہ متوجہ ہوتا ہے اور ذوابان اور دق کا زیادہ تر کھینچ لانے والا ہے بلکہ واجب ہے کہ جماع بروقت انحدار طعام کے معدہ سے اور پورے ہو جانے ہضم اول کے واقع کرے اور ہضم دوم بھی ہو چکا ہو اور حصم سوم کا اوسط حال ہو یعنی آغاز کے بعد اور تمام ہضم سوم سے پہلے واقع کرے ورنہ یہ حالت بحسب اختلاف اشخاص انسانی کے مختلف ہوتی ہے اور جو شخص اس بات کو کہتا ہے کہ ہر ایک ہضم تمام کے بعد جماع کرنا چاہئے اس کے قول کو نہ سننا چاہئے اس لئے کہ وہ تو خلا اور بھوک کا وقت ہے جس کی مضرت ہم نے بیان ہی کر دی ہے بلکہ عمدہ وقت جماع کا یہ ہے کہ انتشار بدن میں

شروع ہو جائے یعنی سناٹا پیدا ہوا اور ابھی کس قدر اعضا میں بقیہ غذا کا ہضم آخری سے موجود ہے جو ہضم ہو رہا ہے پس بعض آدمیوں کو یہ حالت اوائل شب میں محسوس ہوتی ہے پس ان کے واسطے تو عمدہ وقت جماع کا وہی زمانہ ہے بنظر وجوہ مذکورہ بالا اور دوسری وجہ عمدہ ہونے کی یہ ہے کہ بعد ایسے وقت جماع کرنے کے دیر تک سونا ملے گا اور قوت بوجہ سکون و آرام کے بحال خود برقرار رہے گی کسی قسم کی تحلیل بوجہ حرکات بیداری کے جو عارض ہوتی ہے عارض نہ ہوگی مرد کو تو یہ فائدہ ہوگا اور جب سو اٹھے گا قوت بحال خود عود کرے گی عورتوں کی رحم میں استقرار اور ٹھہرنا منی کا زیادہ رہے اور جب تک سویا کرے گی منی کسی طرح نہ ہلے گی جس سے استقرار نطفہ کی امید قوی پڑتی ہے واجب ہے کہ بدن بیتابی شہوت اور صحیح صحیح پوری خواہش کے جماع نہ رکے اور پوری شہوت کے یہ معنی ہیں کہ عورت کو دیکھ کر خواہ کسی کے حسن و جمال میں تامل اور فکر کر کے شہوت نہ ہوئی ہو اور نہ کسی قسم کی کھجلی اور سوزش قضیب کے پیدا ہونے سے شہوت ہوئی ہو بلکہ ہیجان شہوت کا فقط کثرت منی سے ہوا ہو اور امتلائے منی نے اس کی ہمراہی کی ہو اور صحت قوت اس کی معین ہوئی ہو تخمہ اور بدہضمی کے بعد بھی جماع سے اجتناب کریں اور بعد استفراغ ہائے قوی کے جو قے یا اسہال اور ہیضہ اور ذرب کی وہ قسم جو دفعتہً عارض ہو اس سے اور بھی دیگر اقسام حرکات بدنی اور نفسانی سے جو عارض ہو اس کے بعد بھی جماع نہ کریں اور حرکت بول اور براز اور فصد کے بعد بھی اس سے پرہیز کریں۔ ذرب قدیم یعنی اسہال کہنہ میں جماع کرنے سے کبھی خفت پیدا ہوتی لئے کہ جماع سے تخفیف پیدا ہوتی ہے اور مادہ کا جذب خلاف جہت امعا میں ہو جاتا ہے واجب ہے کہ زمانہ حار اور بلد حار میں بھی ترک جماع کریں مرد کو لازم ہے کہ جس وقت اس کا بدن گرم ہو خواہ سرد ہو اوقت جماع نہ کرے گو کہ بروقت گرم ہونے بدن کے جماع کرنا اسلم ہے بسنبت سرد ہونے بدن کے اور اسی طرح بعد رطوبت خواہ تمناک ہونے بدن کے بہتر ہے جماع کرنا بعد پیوست بدن کے بہترین

اوقات جماع کا وہی ہے کہ جو شخص اس کا بدن کیفیات چہار گانہ میں معتدل ہو اور تجربہ کرے بعد ازان کے تھوڑے زمانہ تک اسے جماع نہ کیا ہو کہ جماع کرنے سے خفت اور صحت نفس اور ذکاء حواس پیدا ہوتی ہے اور جو وقت اس کے تجربہ میں ایسا ٹھہر جائے اسی کو وقت جماع قرار دے کسکی منی سے نطفہ بنتا ہے۔ اور کسکی منی سے نہیں بنا ہے سکران یعنی مست بہوش اور شیخ کبیر السن اور لڑکا نابالغ اور کثیر الجماع کی منی سے تولد کی امید نہیں ہے اور جس کے اعضائے بدنی درست نہ ہوں کمتر اس کی منی سے لڑکا ناقص الخلقت پیدا ہوگا یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر قضیب زیادہ لمبا ہو مسافت حرکت منی کی رحم میں زیادہ ہو کر حرارت غریزی اس کی ٹوٹ جاتی ہے اس کی منی سے اکثر انعقاد نطفہ نہیں ہوتا ہے جماع کنندہ کی شناخت بعد جماع کے جو شخص پیشاب کرتا ہے اس کے بول میں ڈورے نظر آتے ہیں اور شعبہ شعبہ سپید ہوتے ہیں جو ایک دوسرے سے آمیختہ اور ملے ہوئے نظر آتے ہیں ہیں نقصان باہ کا بیان یا تو سبب اس کا خاص قضیب میں ہوتا ہے یا اعضائے جماع میں یا اعضائے مجاورہ میں جو کہ قریب اعضاء جماع کے ہیں اور مخصوص ہیں بوجہ قرب کے امر جماع میں یا بسبب قلت نفخ کے اسافل بدن میں نقصان باہ کا پیدا ہوتا ہے یا ان کے تمام بدن میں تفخ کی کمی سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے جو نقصان باہ کہ خاص قضیب میں اس کا سبب ہوتا ہے یا تو کوئی سوءمزاج اسی قضیب میں پیدا ہو یا استرخار مفرط اسی قضیب میں عارض ہو جو ضعف باہ بسبب انثیین اور اوعیہ منی کے عارض ہو یا سوءمزاج مفرد اور باقراط نہیں آجائے۔ یا ان کہ خشکی بے اندازہ ان اعضا میں لاحق ہو جائے اور یہ قسم زیادہ ردی ہے۔ یا ان کے غالب اور مستولی ان اعضا پر فقط چپیں ہو کبھی بسبب کی حرکت منی کے اور نہ ہونے لذع کے جو ہیجان شہوت کرنے والی ہے بھی نقصان باہ پیدا ہوتا ہے حتیٰ کہ بعض لوگ ایسے بھی تھے کہ منی ان کے بدن میں کثرت تھی اور جب جماع کرتے تھے انزال نہ ہوتا تھا اس لئے کہ منی ان کی جامد ہوگئی تھی اور رات کو جب سوتے تھے احتلام ہو جاتا

تھا اس لئے کہ شب کو بوجہ نوم کے اوعیہ منی ان کے گرم ہو جاتے تھے اور وہ گرمی منی میں بھی آتی تھی لہذا رقیق ہو کر بوقت احتلام کے اس کا اخراج ہوتا تھا جو نقصان باہ بسبب اعضائے رئیہ کے ہو یا تو بسبب قلب کے ہوگا کہ مادہ روح اور اس ریح کا جو منی کی پراگندہ کرنے والی ہے منقطع ہو جاتا ہے یا بجہت جگر کے ہوتا ہے کہ مادہ منی کا منقطع ہو جاتا ہے یا بسبب دماغ کے ہوتا ہے کہ مادہ قوت حساسہ منقطع ہو جاتا ہے یا بسبب گردہ ہے کہ برودت گردہ میں آ جائے خواہ گردہ لاغر ہو جائے خواہ اور قسم کے امراض معلومہ گردہ کو عارض ہوں خواہ بجہت معدہ کے بوجہ سوء ہضم کے ضعف باہ عارض ہو اور یہ سب امور یا تو بسبب ضعف مبدا کے پیدا ہوء ہوں یا بسبب سدہ ہائے مجاری کے جو درمیان مبدا اور اعضائے جماع کے ہیں۔ اکثر اوقات یہ ضعف جو بسبب جماع کے ہوتا ہے وہ تابع کسی ضربہ اور سقطہ کے ہوتا ہے جو سبب اس باہ کے ضعف کا بذریعہ اسافل اور اعضائے زیرین کے ہوتا ہے یا تو وہ بارد ہوتا ہے یا حار زیادہ خواہ یابس المزاج کی خشکی کی جہت سے نفخ معدوم ہوتا ہے نفخ بہت اچھا معین ہے باہ کے واسطے اس لئے کہ جس شخص کو نفخ زیادہ ہوا کا پیٹ زیادہ پھولتا ہے نہ اتنا زیادہ کہ ایذا رسائی کرے پس ایسے گوارہ نفخ سے الفاظ اور برانگیختہ ہونا باہ کا پیدا ہوتا ہے سوداوی مزاج کے آدمی کثیر الباہ ضرور ہوتے ہیں یہی سبب ہے کہ نفخ انہیں زیادہ عارض ہوتا ہے مجاورات اور اعضائے قریبہ کے کی وجہ سے جو نقصان باہ عارض ہوتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کی بواسیر کاٹی جائے خواہ اس کی مقعد کو اور اس طرح کا الم اور گزند جو مضرت رسانی کرے۔ اس پٹھ کے جو درمیان مقعد اور عضلہ مقعد اور قضیب کے ہو منجملہ ان امور کے جو کہ جماع کرنے سے سستی اور وہن پیدا کرتے ہیں اور وہمیہ بھی ہیں مثلاً جس سے جماع کرنا منظور ہو اس سے کسی جماع کرنے والے کو بغض ہو خواہ اس کی حشمت اور شان و ہبیت اوس پر غالب آ جائے خواہ اس کے ولین پہلے سے یہ امر راسخ ہو کہ مجھے تو اب جماع ہو ہی نہیں سکتا اور اب تو میں جماع کرنے

سے عاجز ہو گیا ہوں ۔اور خصوصاً اگر ایسا اتفاق کبھی ہو بھی چکا ہو یعنی ایک وقت اسے قصد جماع کا کیا تھا اور اور کسی سبب واقعی کی وجہس سے اس وقت اس سے جماع نہ ہو سکا پھر اب جب کبھی یہ خیال وہمی اس کو بر وقت ارادہ جماع کے ہو گا ضرور ہے کہ اسی وہم میں گرفتار ہو کر یہ شخص جماع پر قادر نہ ہو گا مترجم منجملہ ان حیل کے جو اکثر پیر زادہ وغیرہ کرتے ہیں یہ بھی ایک حیلہ قوی ہے کہ بعض اوقات کسی کو ایسی دوا وغیرہ کھلاتے پلاتے ہیں کہ مرد کو جماع کرنے سے باز رکھے خواہ تعویذ ایسے ہی پانی میں گھول کر پلاتے ہیں اور دوبارہ جب اسی شخص پر موت وہمی کا استیلا ہو گیا پھر لاکھ ہی یہ شخص قصد کرے قادر جماع پر اس عورت کے اسی امر وہمی کی وجہ سے لیھن رہتا ہے متن کبھی ضعف باہ کا سبب ترک جماع بھی ہوتا ہے کہ مدتوں کوئی شخص مجرد رہے اور اس کا نفس لذت جماع کو بھول جائے اور اعضائے منی جماع سے منقبض ہو جائیں اور طبعیت بدنی فراہم کرنے مادہ منی سے کمی کرے جیسے کہ وہ عورت جس نے دودھ پلانے سے بچہ کو اپنے کو رہا کر دیا ہو اور باوجود کہ ابھی زمانہ ایسا ہے کہ دودھ کی پیدائش اس کے لپستان مین ہو سکتی ہے مگر بوجہ چھوڑا دینے دودھ کے اب اس کی چھاتیوں میں دودھ نہیں اترتا ہے اور سوکھ جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ الفاظ کا سب وہ ریح ہے جو منی کے خواہ اور چیزوں کے علاوہ برانگیختہ ہوتی ہے برودت اور حرارت دونوں کو اس ریح سے مضادت ہے اس لئے کہ برودت مانع تولید ریح ہے اور حرارت مادہ ریح کو کبھی تحلیل کر دیتی ہے ریح کی تولید جس قدر رطوبت معتدلہ اور حرارت سے بقدر اسی رطوبت کے ہوتی ہے اتنی کسی کیفیت سے نہیں ہوتی ہے ۔منجملہ ان اشیاء کے جو معین تولید ریح ہیں گھوڑے کی سواری ہے بشرطیکہ باعتدال ہو اور خوگری بھی اس کی رھکتا ہو اور گردہ اور اعضائے متصل بگردہ مرطوب بھی ہوں خواہ اکے ہمراہ بدن میں برودت بھی ہو مگر جس شخص کے گردہ میں حرارت ہو اور یبوست اور خوگر سواری اس پر کا نہ ہو اس کی باہ کے واسطے سواری گھوڑے کی مضر ہے اور موجب عقم ہوتی ہے علامات جو

ضعف باہ بسبب استر خاء قضیب کے ہو خواہ برودت مزاج عصب اس کا باعث ہے اس کی شناخت یہ ہے کہ تندی ہوئی ہو اور تقلص ہو یعنی نہ قضیب میں استادگی پیدا ہو اور نہ سمٹنے سرد پانی میں رکھنے سے خواہ سرد پانی ڈالنے سے اور کبھی ایسے شخص کے بدن میں منی کی کثرت بھی ہوتی ہے اور بسہولت خروج منی کا ہو جاتا ہے اور کبھی ایسے شخص کو بلا ئندی کے انزال ہو جاتا ہے اور کبھی اس کے ہمراہ نحافت بدن اور ضعف اور کمزوری بھی ہوتی ہے اور شہوت میں کچھ نقصان نہیں ہوتا ہے جو ضعف باہ بسبب فصیہ کے عارض ہو یا بسبب اوراعضائے منی کے پس اگر یہ سبب برودت ان اعضا کے لاحق ہو اس کی دلیل یہ ہے کہ منی کے خروج میں دشواری ہوتی ہے اور یہ دشواری کچھ بوجہ کمی مقدار منی کے نہیں ہوتی اور برودت تلمس سے بھی اس کی شناخت کی جاتی ہے۔ اور اگر بسبب یبوست انہیں اعضا کے اور قلب منی کے نقصان باہ عارض ہوا ہے اس وقت خروج منی کا بہت دشواری سے ہوتا ہے اور کمی بھی منی میں ہوتی ہے اور اکثر اس کے ہمراہ کمزوری بدن کی بھی ہوتی ہے اور گوشت بھی بدن میں کم ہوتا ہے اور خون کی بھی کمی ہوتی ہے اور ترطیب یعنی نہلانا وغیرہ ایسے بیمار کو نافع ہوتا ہے اور اسی طرح سے غذاؤں کے ذریعہ سے رطوبت بڑھائیں اس سے بھی فائدہ ہوتا ہے جو نقصان باہ بسبب ان اعضا کے ہو جو اعضائے جماع سے مقدم ہیں پس اگر جگر اور گردے کی وجہ سے ہو اشتہا کم ہو جائے گی بلکہ ہضم اور اشتہا اور خون کی پیدائش بقدر مناسب باقی رہے گی اور قلب کی وجہ سے نقصان باہ پیدا ہو سدی میں کمی ہو گی اور پیشتر بدن تندی کے انزال ہو جائے گا نبض اس کی ضعیف اور نرم ہو گی گرمی بدن پر کم محسوس ہو گی اور اگر دماغ کے سبب سے ہو حرکت منی کی جس میں کمی ہو گی اور تقاضائے شہوت کا جو جماع پر ہوتا ہے اتنا نہ ہو گا کہ ہیجان میں آ جائے اور جوش پیدا ہو حواس کے احوال سے بھی اس قسم پر استدلال کیا جاتا ہے اور خصوصاً بصر کے ذریعہ سے اگر نقصان باہ بعد کسی چوٹ لگنے یا گر پڑنے کے جس کا صدمہ دماغ پر پہنچا ہو عارض ہو جب بھی یہی

علامات پیدا ہوں گے جگر اور قلب اور دماغ کے ضعف کی علامتیں سب اوپر بیان ہو چکی ہیں اور گردہ کے امراض گردہ میں بیان ہوئے ہیں وہاں سے پہچاننے چاہیں جو نقصان باہ اعضائے اسافل میں نفخ کی کمی سے پیدا ہو اس کی شناخت یہ ہے کہ قوی اعضا کے درست معلوم ہوں اور تندی میں فقط ضعف ہو اور قلب اور گردے میں قوت ہو اور اشتھا اچھی ہو منی بزور برآمد ہو اور جس وقت مہیج چیزوں کا استعمال کیا جائے نفع دے جو نقصان باہ بسبب قلت باہ حرکت منی کے ہو یا بسبب قلت وغدغہ کے ہو اس کی علامت یہ ہے کہ بروقت جماع کے منی زیادہ نکلے اور گرم ہو اور اکثر یہ مرض بعد عارض ہونے کسی مزاج بارد کے ہوتا ہے لیکن سزاوار ہے کہ منی بکثرت نکلے اور ٹھہری ہوئی یعنی زیادہ زور سے برآمد نہ موٹے آدمی بہ نسبت لاغر اندام کے باہمیں زیادہ تر عاجز ہوتے ہیں جس کا ارادہ بکثرت جماع کرنے کا ہو اس پر واجب ہے کہ پسینہ نکالنے کی تدبیر کمتر کرے اور اسحام ایسا جس سے پسینہ نکلتا ہے ترک کرنے فصد بھی تا امکان نہ کھلوائے دونوں قدموں کی مالش روغنہائے گرم سے کرتا رہے کہ اس تدبیر سے گردوں اور اوعیہ منی میں قوت پیدا ہوتی ہےمعالجات جس وقت معلوم ہو جائے کہ سبب اس مرض کا اعضائے رئیسہ میں ہے پس واجب ہے کہ علاج کرنے میں انہیں اعضا کا قصد کیا جائے پھر اگر یہ مرض بسبب برودت اعضائے رئیسہ کے ہو اور یہی اکثر ہوتا ہے اس وقت کوئی دوا مشرویطوس سے بہتر نہیں ہے کہ یہ نہایت قوی دوا ہے اس مرض کے واسطے بلکہ ہر ایک قسم نقصان باہ کی جو کسی عضو کی برودت سے عارض کیوں نہ ہو سب میں یہ دوا مفید ہے اور اگر ضعف جگر کے سبب سے یہ مرض پیدا ہو اس وقت دوا کو کم اور امروسیا اور سنجرنیا کا استعمال کرنا چاہئے اور اگر بدہضمی سے معدہ کی یہ مرض پیدا ہو معدہ کی تقویت کرنا چاہئے اور اگر گردے کی خراب حالی سے پیدا ہو پہلے وہی علاج کرنا چاہئے جو گھدے کے مناسب ہے اور اکثر یہ علاج گرمی پہنچانے سے پورا ہوتا ہے اس لئے پشت میں اور گردوں میں گرمی پہنچانا الفاظ کو مفید ہوتا ہے جب یہ گردے

کا علاج ہو چکے اب علاج باہ کا کرنا چاہئے خوشبو چیزیں سونگھنے کی اور جو تازہ ہوں وہ بھی ان لوگوں کو نافع ہیں ایضاً دواء المسک اور تریاق اور مثرو دیطوس بھی نافع ہے اگر یہ مرض بسبب کمی نفخ اعضائے کے اسافل کے ہو اور سبب اس کا شدت برودت اسافل کی ہو اس وقت ولک لطیف اور ان مروغات کا استعمال کرنا چاہئے جن کا ہم کو بیان کریں گے اور دارچینی کا بھی استعمال کرنا چاہئے۔ اور غذا میں حبوب جیسے باقلا اور لوبیا کھلانا چاہئے پیاس اس نمک ملے ہوئے پانی کے ہمراہ کھلانی جس میں تھوڑی سی ہینگ ملی ہوئی ہو بھی مفید ہو اور اگر نفخ میں زیادہ کمی ہو بھونا ہوا گوشت کھلانا چاہئے اور تعدیل اس کی آبزن اور مروخات اور طلاؤں سے اور دیگر اقسام کی غذاؤں سے کرنی چاہئے لازم ہے ایسی چیز کا استعمال کریں جس میں برودت اور نفخ دونوں ہوں جیسے امرود اور توت شامی باقلہ اور دودھ اور ریاست اور ضعف بدن کے سبب سے اگر یہ مرض پیدا ہو تمام بدن کی تقویت قوی غذاؤں سے کرنی چاہئے۔ جیسے یخنی اور مطنجن کے اقسام اور شراب کے اقسام اور کباب بھونے ہوئے کلے پائے کالعاب بیضہ نمبرشت شلجم اور دودھ روغن زرد میدہ کی روٹی لبوب میں جیسے لب ادام اب جوز اب ناریل پستہ چرونجی وغیرہ کہ ان سب میں گرم مصالح پڑے ہوئے ہوں اور پیاز اور پودینہ گندنا اور میتھی اور بسکھپرا ہو اس طرح بدن کی تقویت ایسے نہلانے سیکرنا چاہئے کہ ان پانیوں میں مالش کے تیل ملے ہوں جیسے روغن سوسن اور روغن بان پھر اگر حاجت زیادہ گرمی دینے کی ہو انہیں دواؤں میں تھوڑی سی مشک اور جند بید ستر وغیرہ ملانا چاہئے پھر اگر سبب اس مرض ابرودت اعضائے منی کے ہو علاج ان ادویہ مسخنہ سے کرنا چاہئے جن کو ہم بیان کریں گے اور سعوط ہائے گرم بھی اور اگر ہمراہ برودت کے خشکی بھی ہو مرطبات حارہ کا استعمال کرنا چاہئے جو از قسم خوردنی کے ہوں اور اگر سبب اس مرض کا حرارت اعضاء منی کی بافراط ہو اس وقت جس چیز سے تبرید اور ترطیب بدرجہ اعتدال حاصل ہو نفع کرے گی جیسے چکاوہی گائے اور دودھ جس مین تخم خرفہ پکایا ہوا اور اگر خشکی زیادہ ہو

مرطبات حارہ از قسم حمام کے استعمال کریں انڈے کی زردی کھلائیں اور تازہ دودھ دوہا ہوا اس میں بقدر دو خمس کے ترنجبین داخل کر کے پلائیں اور غذا میں یخنی دینی چاہیئے ترطیب روغنہائے باردہ سے کریں حتی کہ روغن کا ہو اور کدو بھی جائز ہے اگر سبب اس کا یبوست ہو بدن کی ترتیب کریں غذاؤں کے کھلانے سے تیل کی مالش دودھ کا استعمال حمام کرانا شراب رقیق پلانی اور خورش میں ایسی چیزیں تجویز کرنی جو نرم ہوں از قسم جب جو حب کے اور مریض کا دل خوش کرنا اور آرام دینا اگر سبب نقصان باہ کا قضیب کے پٹھوں کی برودت اور پٹھوں کا مسترخی ہو جانا ہے اس کا علاج وہی کرنا چاہیئے جو استرخا اور برودت مثانہ کا علاج مذکور ہو چکا ہے واجب ہے کہ بعد استفراغ کے جماع سے پرہیز کریں اور بعد تعب کے اور کسی پھوڑے وغیرہ کے چاک کرنے کے اور بعد حرکات نفسانی کے اس لئے کہ یہ سب باتیں ہر قسم کی ضعف پیدا کرتی ہیں اور اسی حاج جماع کو بھی ضعیف کرتی ہیں چاہیئے کہ پے در پے اور بکثرت جماع سے پرہیز کریں پھر اگر کسی شخص کو یہ بات عارض ہو یعنی کثرت جماع میں گرفتار ہو گیا ہو چاہیئے کہ تھوڑے دنوں سے باز رہے اس لئے کہ بکثرت جماع کرنے سے باہ قطع ہو جاتی ہے۔اور تخمہ بدہضمی سے بھی بچنا چاہیئے اور اگر بدہضمی عارض ہو غذائے سبک کا استعمال کریں اور ہضم کی جودت کی فکر کریں اور معدہ کی تقویت کریں پانی پینے میں کمی کریں اس لئے بکثرت پانی پینے سے زیادہ مضر کوئی چیز نہیں ہے واجب ہے کہ جو چیز محلل ریاح ہو اور جس چیز سے بخارات خفیف پیدا ہوتے ہیں اس سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے جیسے سداب اور مرزنجوش حرمل قرنفل مربا جوز کمون تخم فنجنکشت اور جو چیز کہ خشکی ہمراہ برودت کے پیدا کرے جیسے مسور اور خرنوب جوارش اور ترش چیزیں اور قابض چیزیں ان سے بھی پرہیز کریں کہ خشکی بھی پیدا کرتی ہیں اور جو چیز کہ زیادہ تبرید کرتی ہو مثلاً مخدرات یا کافور اور اسبغول اور گلسرخ اس سے بھی پرہیز کرے تخم خشخاش میں اگرچہ تھوڑی تخدیر ہے لیکن اس کی چکنائی اور اس کا ریاح کا برانگیختہ کرنا

اس تحدید کی تلافی کرتا ہے اور زیادہ مضر نہیں ہوتا ہے حائض کے جماع سے اور بڑھی عورت اور بیمار اور نابالغ جو پورے سن کو نہ پہنچی ہو اور جس عورت سے زمانہ دراز تک کسی نے جماع نہ کیا ہو اور باکرہ عورت کے جماع سے پرہیز کریں اس لئے کہ ان سب عورتوں کے ساتھ جماع کرنے سے اعضائے منی کی قوت میں ضعف آ جاتا ہے اور جماع کو بھی واجب ہے کہ ایسے بیمار کے سامنے اخبار اور حکایات جماع کرنے والوں اور جو کتابیں انہیں حالات میں تصنیف کی گئی ہیں پڑھی جائیں اور اشکال جماع کے جن کو آسن کہتے ہیں اور علم کوکھ میں سنسکرت سے ترجمہ کی ہوئی کتابیں اس کو بتلائی جائیں اور دکھلائی جائیں اور شبانہ روز اسی میں فکر کرتا رہے جماع بالکل ترک کردے تا یہ کہ بخوبی قادر ہو جائیں انہیں بیماروں کے قریب قریب حال ان لوگوں کا ہے جو بسبب ترک کرنے جماع کے اور اپنے تئیں روکنے سے اور مدت تک لنگوٹ بند رہنے سے سست ہو گئے ہیں ان لوگوں کو مناسب ہے کہ رفتہ رفتہ جماع کا شغل کریں اور مروغات اور مالش کی وہ دوائیں جن کو ہم بیان کریں گے ان کا استعمال کریں اور ان کے روبرو ان اسباب کا بیان کیا جائے جن کے ذریعہ سے آدمی قادر جماع پر ہوتا ہے اور اسی قسم کے حکایات بھی بیان کئے جائیں اور حیوانات کو جفتی کرتے ہوئے دیکھیں اس سے بھی تندی شہوت پیدا ہوتی ہے اور وہ تدبیر جو مخصوص ہے مہی کے نام سے وہ یہی ہے کہ تسخین وترطیب اور تفتیح اور پشت کا گرم کرنا اور گردے کا ایسا مفید امر ہے جو اس طرح کا فائدہ کرتا ہے سینکنے سے ہو خواہ مالش کرنے سے ہو روغن بان اور بنولے کے تیل سے گرم کرکے وہ دوائیں کھلانے پلانے کی جو باہبہ مشہور ہیں ان کا نفع پٹھے کے برودت میں لگانے اور پینے دونوں طرح سے ہوتا ہے وہ دوائیں جو ہضم دوم خواہ ہضم سوم میں نفخ پیدا کرتی ہیں اور گرمی پیدا کرتی ہیں وہ بھی انہیں ادویہ باہبہ میں داخل ہوں نفخ کرنا ان کا بسبب رطوبت غریبہ کے ہو اور اس سے نفع بھی پیدا ہوتا ہے اور وہ دوائیں بالخاصہ مہی ہیں اور وہ غذائیں جن کی خاصیت

باہ پیدا کرنے کی ہے اور وہ غذائیں جن سے خون گرم اور تر بکثرت پیدا ہوتا ہے اور اس میں ساتھ اس فائدہ کے نفخ اور لزوجت اور مضبوطی قوام کی بھی ہے جیسے نخود اور لوبیا اور وہ غذائیں جن کو ہم آگے ذکر کریں گے اور جن کا استعمال بوجہ احسن بعد حمام رطب کے ہے اور مالش کرنا روغن زنبق اور سوسن اور نرگس وغیرہ کے ہے۔ بیضہ نیمبرشت قبل طعام کے اس طرح چرب کھانا چاہئے کہ اس پر نمک ماہی سقنقور کا چھڑکا ہو بعد کھانے ایسی غذا کے جو بہی ہو تھوڑی سی شراب ریحانی پینی چاہیے پھر اپنی فرش خواب پر جا کر گرم پانی سے اپنی دونوں پاؤں دھو ڈالے اور مروخات اور مسوخات ایسے جو تعوظ پیدا کرنے والے ہیں ان کا استعمال کرے۔ اب ہم ان دواؤں اور غذاؤں کا بیان شروع کرتے ہیں اور اس طرف بھی اشارہ کرتے ہیں کہ ہر قسم میں ضعف باہ کے کون سی دوا مفید ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اعتماد ضعف باہ کے بارہ میں اکثر غذاؤں پر ہے بسبب اس کے کہ مادہ منی بکثرت غذا سے پیدا ہوتا ہے انتعاش قوت بھی ایسی تدبیر سے ہوتا ہے واجب ہے اس شخص پر کہ جس کی رغبت افزائش باہ کی ہے جب زیادہ ادویہ باہیہ کا استعمال کر چکے اپنے بدن کی بھی رعایت کرے پھر اگر گرمی تپ کی یا التہاب یا امتلائے بدن معلوم کرے فصد لے ڈالے اور اپنی طبیعت کی تعدیل کرے اس کے بعد پھر ادویہ ماہیہ کا استعمال کرے زیادہ مبالغہ کرنا تسخین میں جائز نہیں ہے کہ اس سے تجفیف اور خشکی پیدا ہوتی ہے جس وقت دوا اور غذا اسبہی کا استعمال کرے اور اس کے بعد ایک قدر حہ شراب ریحانی کا پی جائے ادویہ باہیہ مفردہ بزور یعنی بیج کے اقسام جیسے تخم شلجم تخم کرنب عم او ٹنگن ترمس جو چیز گاجر پودینہ بستانی تخم ہلیون تخم ترب بذور طبہ تخم حزبزہ تخم کرفس فطر اسالیون قروماناا قاقلہ دار فلفل ہیل جوزبویہ تخم کنجد تخم کتان حب الرشاد اور روغن اس کا حب الباب حب فافل حب زلم حلبہ خصوصاً وہ میتھی جو شہد میں پکا کر سو کھائی گئی ہو حبوب یعنی دانوں کے اقسام میں جیسے نخود باقلا لوبیا وغیرہ پوست کے اقسام میں سے اور گھاس جیسے دار چینی اور رنج بسیا بہ

گوکھرو طالیسفر لبوب کے اقسام میں سے جیسے حب صنوبر لسان العصافیر حرونچی حسب فلفل پستہ اور بندق گوند کے اقسام میں کتیرا اور ہینگ لگانے میں بھی اور پلانے میں بھی مفید ہے اس لئے کہ گرم ہے اور نفخ زیادہ پیدا کرتی ہے جس وقت سردی کا مارا ہوا یکشقال ہینگ شراب کے ہمراہ اپنے اس کو نفع کرتا ہے جڑیں اور لکڑی کے اقسام جیسے لوف کی جڑ اور دونوں بہمن اور زرنباد اور قسط شیریں اور خصیۃ الثعلب کہ یہ بھی نعوظ پیدا کرنے میں قوی ہے ہلیون اور بیخ سرشف اور بصل خصوصا بریان کیا ہوا اور اسقیل مشوی اور شقاقل زنجبیل خصوصاً جبکہ پرورده کی جائے۔ اور اور خولنجان حافرقرحا گوکھرو کی جڑ اور مراساروں اور بوزیدان اور مثانث لعیہ ابزیزیہ کہ یہ سب باہ کو برانگیختہ کرتی ہیں جس طرح شراب کی گرمی ساری جسم میں پہنچتی ہے۔ حیوانات میں ساہی اور ورل یعنی خواہ اور ماہی سقنقور خصوصاً اس کی دم کی جڑ اور ناف اور گردے اور اسی مچھلی کا نمک یہ مچھلی فصل ربیع میں پکڑی جاتی ہے اور ذبح کر کے اس کی اندرونی آلائش نکال کے اس میں نمک بھر کر سایہ میں لٹکا دیتے ہیں کہ سوکھ جائے جب سوکھ جائے نمک لے لینا چاہے اور مچھلی کو پھینک دے اس کا نمک بہت تھوڑا کافی ہوتا ہے بہ نسبت مقدار سقنقور کے جری اور مرباہیج کو سبز پانی کی گھاس سے نمک حار اونٹنی کا دودھ بیس دن پیا جاتا ہے ہر روز اس قدر کہ ہضم ہو جائے اور گرانی پیدا نہ کرے۔ چھوٹی مچھلیاں اور نہر کی مچھلیاں سوکھی ہوئی مقدار شربت سات درہم مچھلی کے بیضے اور مرغی کے انڈے خصوصا کبک کے انڈے اور کنجشک کے انڈے اور سب جانوروں کا بھیجا خصوصاً مرغ کے بچوں کا اور مغز کنجشک اور بط صحرائی اور چوزے یکسالہ بے میش ہمراہ نمک کے۔ منجملہ ان دواؤں کے جو بالخاصہ مفید ہیں یہ ہے بیل کا عضو تناسل سوکھا کر پیسیں اور نیمبرشت انڈے پر تھوڑا سا چھڑک کے کھا جائے ایک عجیب دوا ہے از قسم حیوانات کے پستہ دودھ چھوٹے ہوئے بچے کا سوکھا کر ایک چنے برابر تین رطل پانی میں گھول کے بارہ گھنٹے پہلے جماع سے تناول کرے اور اگر کچھ ایذا کرے سرد پانی سے نہا ڈالے ایضاً

توری سفید تین تین درہم تخم جرجیر تخم اوٹنگن دو دو درہم اسقیل مشوی اور سنقور کی ناف تین تین درہم زبان ہائے کنجشک دو درہم شکر چالیس درہم مقدار شربت چار درہم ہمراہ طلا ناحی شراب کے اور کھانا بھی اس کے ساتھ یعنی ہونا چاہئے ایضاً یہ دوا ہماری تجویز کی ہوئی ہے اور بہت قوی ہے حلیتی تخم جرجیر اور الا یچی تخم گاجر لسان العصافیہ فرو مانا ہر واحد ایک خربوزیدان فلفل ہر واحد تین جز مشک چھٹا حصہ ایک جزء کا روغن صنوبر صنعار میں لت کر کے شہد میں گوندھے یہ دوا بڑی قوت دار ہے عسل بلادر اور شہد اور گھی سب برابر لے کر اتنا پکائیں کہ جوش آ جائے پھر پینے والے کو جتنی برداشت ہو نبیند کے ہمراہ پلا دیں کہ یہ عجیب دوا ہے۔ منجملہ عمدہ دواؤں کے کہ جنکی زیادہ حرارت نہ ہو ایک یہ بھی دوا ہے کہ چھوہارا اور میتھی دونوں کو لے کر اس قدر پکائیں کہ چھوہارے پھول جائیں پر چھوہارے کو نکال کر اس کی گٹھلی الگ کر ڈالیں بعد اس کے چھوہارے کو خشک کریں اور شہد ملا کر رکھ چھوڑیں بقدر ایک جوزی کے یہ دوا کھائی جاتی ہے اور اس کے بعد نبیذ پی جاتی ہے ایضاً نصف رطل ہے اور ایک رطل چھوہارے کو خشک کریں اور شہد ملا کر رکھ چھوڑیں بقدر ایک جوزی کے یہ دوا کھائی جاتی ہے اور اس کے بعد نبیذ پیجاتی ہے ایضاً نصف رطل بن اور ایک رطل چھوہارا دونوں کو کوٹ کر دو رطل بھیڑ کے دودھ میں بھگو دیں پھر ایسی بھیگی ہوئی دوا سے تھوڑا تھوڑا ہر روز دو دن کھائیں اور اس پر دودھ پی لیں منجملہ ادویہ جیدہ کے معجون لبوب ہے جس کا یہ نسخہ ہے بادام اور بندق مقشر اور پستہ اور ناریل مقشر تراشیدہ نور صنوبر حب فلفل حب الزلم حبتہ الخضر اسب اجزا برابر نارمشک در فلفل زنجبیل مکدس اجزا یا زیادہ مگر تھوڑا زیادہ سب کو کوٹ کر قند ملا کر معجون تیار کریں مقدار شربت بقدر بیضے کے ہر روز دوسری تدبیر سونگھانے کی دوائیں اور ٹپکانے کی دوائیں پیڑو پر اور انثیین اور قضیب اور جو اجزا متصل ہیں۔ عاقر قرحا نصف درہم روغن زنبق پاکیزہ میں پلائیں اور بیشتر اس میں فربیون اور مشک ملا کر قضیب پر لگاتے ہیں اور کصیہ کے نیچے سے مقعد تک یا متصل انہیں دونوں عضو کے یا عاقر قرحا

بنولہ بھی عجیب ہے گرم مزاج کے واسطے گوکھرو کا تیل روغن خشخاش روغن کدو روغن خربزہ وغیرہ۔ یہ حقنہ ہمارا مجوزہ ہے کلے اور پائے مغاث بوزیدان شقاقل کے ہمراہ رات بھر خوب تیز آنچ سے تنور میں پکائیں اور اوپر بقدر نصف وسزن کے دودھ اور چھٹا حصہ گھی اور روغن محابے اور روغن نارجیل ہر واحد ساتواں حصہ جزء کا اور چربی گردہ سقنقور ایضاً ریچھ کی چربی جس قدر مل سکے ملائیں اور مثل ابازیر کے چھڑکی ہوئی ہوائی سے حقنہ کریں دوسرا حقنہ گوکھرو تازہ ایکمشت میتھی ایک کفدست کھیرے کے بیج گاجر کے بیج تخم جرجیر ہلیون ایک کفدست بکری کا حرام مغز اور وہ نون خصیہ کٹے ہوئے اور دماغ بکرے کے ان سب دواؤں پر دو رطل پانی ڈالیں اور شیر تازہ دو رطل ملائیں اور اس قدر پکائیں کہ گاڑھا ہوجائے ہر روز چار اوقیہ اس میں سے لے کر ایک اوقیہ روغن بطم ملا کر نہار بعد فراغت پاخانہ کے حقنہ کریں تین روز برابر دوسرا حقنہ کسی جانور کا الیہ لے کر اس کو چاک کریں اور چاک شدہ مقامات میں نصف درہم جندبیدستر کٹا ہوا رکھیں اور قسط کو اس کے تلے اوپر رکھ کر تین روز کسی بھاری چیز کے نیچے دبائیں بعد اس کو چاک کر کے مع جندبیدستر کے پگھلائیں جس قدر چربی اس میں سے نکلے بحفاظت نگاہ رکھیں اسی چربی سے ایک سکرجہ اور روغن گاؤ نصف سکرجہ طبیخ حلبہ نصف سکرجہ ملا کر حقنہ دیں عصر کے وقت سے تین گھنٹہ رات گزرنے تک پھر جب سونے لگیں تجدد حقنہ کریں اور تین دن تک اس طرح کرتے رہیں۔ حقنہ قوی بھیڑ کی سری اور تین یا چار سنگریزی اور اینٹ کے ٹکڑے اور چنے ان سب کو تنور میں پکائیں اور جس قدر پانی یا تیل اس میں سے نکلے جو خوب پکانے کے اس میں روغن بادام اور روغن حبتہ الخضر اور سقنقور کی چربی ملا کر حقنہ دیں اور بہت سے حقنہ ہیں جن کو ہم نے قرابادین میں لکھا ہے غذا خالص غذا ان بیماروں کے واسطے جو مناسب ہے وہی ہے جو گوشت جدی فربہ اور ترشی اور بھیڑ کے گوشت سے اور چنے سے تیار کی جائے اور پیاز بھی شریک ہو مگر گوشت بھونا نجائے اس لئے کہ بھوننے سے تقویت گوشت کی نہیں رہتی ہے

اور اکثرت غذائیت بھی جاتی رہتی ہے۔اور۔۔۔۔اگر چہ مری سے ترش کی گئی ہوں وہ بھی بہت عمدہ ہیں اسی طرح مرغ کے چوزے اور چڑیوں کے بچے فربہ خصوصاً انجدانیات اور بیضہ نمبرشت جس میں دارچینی اور فلفل اور خولنجان اور سفوف گوشت سقنقور چھڑکا گیا ہو اور مچھلی کا جینہ اور اس کا گوشت جو گرم اقسام کی مچھلی ہے مناسب ہے اور اگر مرض میں برودت ہو اس کے گرم مصالح یہ ہیں زنجبیل فلفل سیاہ دار فلفل قرنفل دارچینی وغیرہ اور انہیں دواؤں سے ان غذاؤں کی تقویت کرنی چاہئے۔لفتی اور کرنبی اور جزری خصوصاً جزری اقسام کی غذائیں بعد پکانے کے جید ہیں۔گوشت کی غذا یا گوشت میں پڑتی ہیں مغز کنجشک مغز کبوتر اور دودھ روغن زرد اسی طرح ہریسہ کے اکثر اقسام اور جوزبات اور کباب کے اقسام اور چانول دودھ کے ہمراہ اور گوشت بھیڑ کے دودھ کے ساتھ ایسے بیمار کی تنقل میں ہلیون جرجیر کراث حرشف پودینہ خاص کہ پڑتا ہے اس لئے کہ اوعیہ منی کی تقویت دیتا ہے اور بعد قوی ہونے کے سنبھال لینا اور روک رکھنا ان اعضا کا منی پر قوی ہوتا ہے اور شہوت میں شدت ہوتی ہے اقسام جو زیات سے عمدہ وہی قسم ہے جس میں زعفران اور میدے کی روٹی اور دودھ اور ناریل کا پانی پڑا ہو۔مجرمیں کہتے ہیں جو شخص گوشت کنجشک نر کھا کہ پانی کی جگہ دودھ پی لیتا ہو ہمیشہ اس کی منی میں انتشا زیادہ ہوگا اور تندی ہوا کرے گی یا پیاز کو گھیمیں بھون کر جب سرخ ہو جائے اور قہرا ہو جائے اس پر انڈے توڑ دے اور کھالے گرم مزاج آدمی کی غذا یہ ہے چکا دہی اور دودھ ماہی بریان گرما گرم خربوزہ کھیرا ککڑی کدو خواکہ تر و تازہ کے جملہ اقسام تا کہ ان کا ہو اور تخم کاہو تخم خرفہ ان کی منی کو زیادہ کرتا ہے اور سفیدی انڈے کی ان کو زیادہ نفع کرتی ہیں کہ منی بکثرت پیدا کرتی ہے۔دماغ اور بھیجے حیوانات کے اور کچے انڈے جو پیٹ چاک کرنے سے نکلتے ہیں اور سرطان جو نہر میں پیدا ہوتے ہیں وہ غذائیں جو دوا کے مشابہ ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک رطل دودھ میں چالیس درہم ترنجبین معتدل مزاج کے واسطے ڈال کر پکائیں۔اتنا کہ خوب

گاڑھا ہو جائے ہر روز ایک قدح پلائیں اور یہ ترکیب گرم مزاج والوں کی بھی تعدیل کرتی ہے۔ دودھ میں ملا کر خوب ہلائیں اور ایک قدح نہار پلائیں یا کھانے کے بعد پانی کی جگہ پر مگر اس کے پلانے کے بعد پانی نہ پئیں خصوصاً اگر غذا میں ۔۔۔۔ اور بھیڑ کا گوشت کھایا ہو بھی یہ ترکیب اس بھی فائدہ کرتی ہے جس کو برودت اور خشکی سے نقصان باہ ہو گیا ہو از انجملہ یہ نسخہ ہے کہ روغن گاؤ مقدار ایک کوزہ کے اور گائے کے دودھ ایک کوزہ روغن پستہ ایک کوزہ سب کو اس قدر پکائیں کہ تہائی باقی رہ جائے اور صبح کو دو چمچہ کسی شربت کے ہمراہ پی جائیں ایضاً قند ایک رطل آب پیاز ایک رطل شیر تازہ ایک رطل کو پکا کر جب گاڑھا ہو جائے ہر صبح کو بقدر ایک اوقیہ کے تناول کریں۔ نخود سیاہ کے بڑے بڑے دانہ لے کر آب جرجیر میں بھگو دیں تا کہ ان کے پھول جائیں بعد ازاں ان کو سایہ میں خشک کریں اور قند کے ساتھ پیس کر معجون بنائیں مقدار شربت صبح کو بقدر ایک جوز کے اور رات کو سوتے وقت بقدر ایک بندق کے اور قدح اس کے اوپر کوئی چیز مذکورہ بالا میں سے پئیں اور اگر اسی چنے کو گوکھرو کے پانی میں بھگوئیں اور کسی کپڑے وغیرہ کو ان کر اس کے نیچے دھوپ میں پھیلا دیں تا کہ دھوپ کے سامنے نہ رہے اور گرمی دھوپ کی پہنچے اور جب سوکھ جائے پھر اسی پانی میں بھگوئیں بعد اس کے چکی میں پیش کر بحفاظت رکھ چھوڑیں اور اس کا ستو دودھ اور قند کے ہمراہ پیا کریں۔ ایضاً تین رطل شیر تازہ میں نصف رطل ترنجبین اور نصف رطل بن کوٹے ہوئے ملا کر جوش دیں پر نرم نرم مل کر چھان لیں اور اسے چھنے ہوئے میں سے نصف رطل کسی برتن میں لے کر ہموزن ترنجبین داخل کیریں اور چند روز جس قدر ہو سکے ہضم در پچ جائے پی جایا کریں کہ یہ غذا عجیب اور غریب ہے ایضاً آب پیاز کے ہموزن شہد ملا کر جوش دیں جب پانی جلجائے فقط شہد باقی رہ جائے پس تیار ہو گیا مقدار شربت ایک چمچہ آب گرم کے ہمراہ ایضاً آتے کو آب شریں میں مثل ستو کے گھولیں اور خوب نچوڑیں بہت سے دودھ میں پکائیں اور دودھ پر آب ناریل کا اضافہ کریں اور چکنائی

گرم مصالح بقدر حاجت گھی پچاس درہم اس کا خاگینہ بنائیں اس کو کھا کر جب ہضم ہو جائے شراب قوی ریحانی پئیں حلوہ اور مٹھائیاں حب صنوبر صاف کیا ہوا دو جزء تخم خربوزہ ہر واحد یک جزء گھی میں جوش دے کر تھوڑے فلفل اور دارچینی ملا کر شہد بقدر کفایت ڈالیں دوہرا حلوہ چنے کو پانی میں بھگو دیں یا آب جرجیر کےپانی میں یا گوکھرو کے پانی میں یہاں تک کہ پھول جائیں پھر اس کو تھوڑے سے گھی میں بھونیں کہ جل نہ جائے اور ہموزن اس کی حب صنوبر کو چاک ملائیں اور شہد اس قدر ڈالیں کہ وہ گوندھ سکے اور تھوڑی مصطگی اور دارچینی شریک کریں پھر اس کے لوز کاٹ لیں دوسرا حلوہ شہد کو پکا کر گاڑھا کریں اور اس پر حب صنوبر کیا اور تخم جرجیر اور تخم گاجر دار فلفل شقاقل دارچینی اور تھوڑی سی زعفران ملا کر مثل جوارش کے تیار کریں اور اگر تخم جرجیر ے کراہت معلوم ہو اس کے عوض تھوڑی سی مشک ملا دیں۔ایک ہمارا ترتیب دیا ہوا نسخہ مجرب ہے۔حب فلفل اور بادام اور خندق اور بندق مکد پانچ جزء ناریل اور جلو زہر واحد سات جزء ہر ایک کو الگ الگ کوٹ کر ہموزن قند کا شربت ملا کر اس میں بقدر ایک حبہ مشک اور نصف درہم زعفران شریک کریں مقدار شربت پانچ درہم کہ یہ نافع ہے شراب یعنی پینے والی چیزوں کا بیان وہ مشروبات شیریں اور جن میں کہ زبیب پڑتا ہے وہی ہیں کہ خوب میٹھے منقی سے بنائی جائیں گاڑھے قوام کی ہوں کہ ان لوگوں کو زیادہ نفع کرتی ہیں اور اسی سبب سے یہ شراب جس کی ہم صفت بیان کرتے ہیں ان کو موافق ہوتی ہے گوکھرو جرجیر گاجر شلجم کو پانی میں خوب پکائیں بعد اس کے پانی کو صاف کریں اسکے بعد فی بارہ جزء پانی میں پانچ جزء قند یا شکر سرخ اور اس قدر زبیب طائفی جو خوب میٹھا ہو اور بیالیسواں حصہ اسی پانی کا ناریل کٹا ہوا ملا کر بھٹی پر چڑھا دیں تا کہ نبیذ بجائے دوسرا نسخہ دو شباب انگور لے کر فی دس من تین من اس دوا کو ڈالیں جس کو ہم بیان کرتے ہیں تخم جرجیر تخم شلجم بوزیدان تخم ہلیون اور لسان العصافیر حب فلفل لعبہ بربریہ تخم گاجر دونوں بہمن سب اجزا ہموزن ملا کر پیسیں اور ایک ڈھیلی تھیلی

میں باندھ کر دو شباب مذکور میں ڈالیں اور ہر وقت ہلاتے رہیں یہاں تک کہ اوٹھ آئے دوسری شراب گاجر اور انگور خشک بہت سے پانی میں پکائیں اور چھان لیں پھر اس اپنی میں مٹقے کو دانہ سے صاف کر کے پکائیں اور صاف کریں اور قند ڈال کر رکھ دیں یہاں تک کہ جوش آ جائے ماءہدیدی اور وہ پانی کہ جس میں لوہا بجھایا ہوا ہو وہ بھی بہت مقوی باہ ہے کثرت شہوت کا بیان کثرت شہوت اگر ہمراہ قوت بدن اور افزائش خون اور صحت مزاج اور مناسب سن کے ہو اور باہ پر خوب اقتدار ہو اور بعد انزال کے ضعف نہ ہونا ہو اس کی تدبیر میں اور توڑ دینے میں مشغول نہ ہونا چاہئے اس لئے کہ ایسی شہوت کا کم کرنا اور توڑ دینا مزاج اصلی میں سستی پیدا کرے اور قوت بدن اور صحت مزاج کو گھٹا دے گا ہاں اگر کوئی شدید ضرورت ہو اس وقت کچھ مضائقہ نہیں ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے منی کا بکثرت پیدا ہونا قلب اور بدن کو تقویت دیتا ہے اور کمی ہو جانے سے منی کے رنگ بدن کا بگڑ جاتا ہے اور قوت ذکر اور فہم میں ضعف آ جاتا ہے پھر اگر ان لوگوں کو بسبب کثرت منی کے تخلخل بدن کا عارض ہو اور پسینہ باآسانی نکلتا ہو ریاضت استعداد کا استعمال کریں اور اگر ممکن ہو سرد پانی سے نہائیں اسی شخص کی شہوت کا توڑنا درست ہے جس کو کثرت شہوت بسبب زیادتی امتلاء حرارت یا رطوبت کے ہوئی ہو پس اس امتلا کی تعدیل کریں گے اس طرح پر کہ استفراغ اس خلط کا کریں گے لیکن جس شخص کی کثرت شہوت بسبب حدت منی کے ہو یا ان کہ یہ کثرت منی کی ہمراہ ضعف بدن کے ہو اور ضعف اس سبب سے ہوتا ہی کہ اوعیہ منی قوی ہیں اس سے ان کی قوت کی وجہ سے جذب منی کا بطرف ان کے زیادہ ہوتا ہے اور اگر بدن میں کس قدر افاقہ اور توانائی ہو جیسے کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ئے کہ بعض اعضا بہ نسبت بعض کے زیادہ قوی ہوتے ہیں ایسی زیادتی منی میں بعد انزال کے کس قدر رخصت ہوتی ہے اور اگر کثرت شہوت کی بسبب کھجلی یا دانوں کے اوعیہ منی میں ہو جس طرح عورتوں کی نم رحم کی کھجلی سے اس قدر شہوت بڑھ جاتی ہے کہ ان کی شہوت میں کبھی سکون ہوتا ہے

نہیں یا کثرت شہوت بسبب نفخ کے ہوتی ہے اور اسی سبب سے کبھی ایسے قرا قر میں جو ایذا رسیاں نہ ہوا نعاظ شدید ہوتا ہے سوداوی مزاج کے آدمی کو تندی شہوت کی زیادہ ہوتی ہے۔ مردوں کی شہوت سرد ملکون میں اور سرد ہوا و سرد فصلوں میں زیادہ ہوتی ہے اور کمتر ایسے مقامات میں ان کی قوت کا یکجا کرنا ہوسکتا ہے یعنی انتشار اور تندی میں ان کو سکون نہیں ہوسکتا ہے۔ عورتوں کا حال تندی شہوت میں برخلاف مردوں کے ہے یعنی گرم ملکوں میں اور گرم ہوا اور گرم فصل میں اس کی شہوت تیز ہوتی ہے اسلئے کہ ان کی قوت جامدہ کا انتشار ان مقامات اور اوقات میں ہوتا ہے جو بوجہ برودت مزاج کے بستہ ہو رہی تھی۔ پیٹھ کے بھل سونا بھی نعوظ کو بڑھتا ہے علامات صحت بدن اور امتلاء کے علامات ایسے نہیں ہیں کہ جو پوشیدہ رہ سکیں منی کے جید ہونے کی علامت یہ ہے کہ جلدی نکلا کرے اور تیزی اور حدت بھی ہو پیشاب میں سوزش بھی ہو جائے اخراج منی کے بعد ضعف بھی عارض ہو کثرت منی اور حدت کی علامت یہ ہے کہ بدن میں وہ احوال جو قوت پر دلالت کرتے ہیں وہ نہوں اور نہ خون کی کثرت ہو اور چکنی منی کی بقدر معتد بہ نہ ہو اور بیشتر اس کے ہمراہ ضعف بھی ہوتا ہے لیکن منی زیادہ ہوتی ہے اور متواتر احتلام ہوا کرتا ہے اور جس قدر منی نکلتی ہے زیادہ ہوتی ہے اور بدن میں ضعف پیدا کرتی ہے۔ کھجلی کی وجہ سے کثرت شہوت کی علامت یہ ہے۔ کہ جماع کرنے سے شہوت بڑھے اور اکثر شہوت ہوتی ہے اور اس کے ہمراہ ایذا نہیں ہوتی ہے اور جماع کے بعد ایذا ضرور ہوتی ہے۔ نفخ کی وجہ سے کثرت شہوت کی علامتیں یہ ہیں کہ نعوظ کی شدت ہو اور پہلے کچھ ایسی چیزیں استعمال کی ہوں جن سے نفخ پیدا ہوتا ہے اور مزاج منتفخ ہونا جیسے سوداوی مزاج ہونا علاج جو کثرت شہوت امتلا حار سے ہو اس کا علاج فصد سے کرنا چاہیے اور سبک غذا دی جائے اور مبردات کا استعمال کرایا جائے اور جو کثرت شہوت امتلاء مادہ رطب سے ہو اس کا علاج وہ ہے جو مجففات حار منی کے ہم لکھتے ہیں اور اس کے ہمراہ ادویہ باہیہ بھی دی جائیں تا کہ ان دواؤں کو اوعیہ منی تک

پہنچا دیں جو کثرت شہوت حدت منی سے ہو اس کا علاج یہ ہے کہ اخلاط کی تعدیل کریں اور تبرید اخلاط کا ہو خرفہ ساگ اور تخم خرفہ وغیرہ سے کریں اور کاسنی کدو ککڑی سے اور خوا کہہ بارد اور ہرے دھنیا سے ضماد میں نیلوفر اور کائی ۔قبروطی جو سر د روغن اور تر و تازہ گھاس کے عرق سے تیار ہو کافور کا استعمال طلا کرنے میں اور پلانے میں دونوں طرح ہوتا ہے ۔اسرب کے پتر پیٹھ پر باندھے جائیں اور سر د پانی پلایا جائے فرش خواب پارچہ کتان سے تجویز کیا جائے کواہ اور اسی قسم کے کپڑے غذا مسور اور خرفہ اور جن کا ہضم قوی ہو فریض نامی غذا جو اندرونی اعضاء حیوانات سے تیار کی جائے کھلا دی جائے جو کثرت شہوت زیادتی تولید منی سے ہو اس کا علاج بھی یہی ہے کہ اوعیہ منی کی تبرید ادویہ مذکورہ بالا سے کریں جو کثرت شہوت کھجلی یا دوانوں کے سبب سے ہو اس کا علاج فصد اور اسہال مادہ حادہ سے کریں اور طلا ہائے باردہ جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں ان کو بھی لگائیں اور کبھی مخدرات کی بھی حاجت ہوتی ہے بھنگ اور برگ شوکران کا طلا کرنا بھی تجویز کیا گیا ہے سر د پانی میں بدن کا بھیگا رہنا بھی مفید ہے جو کثرت شہوت منفخات کی وجہ سے ہو اس کا علاج مبر دات سے اس وقت میں کیا جائے گا جبکہ حرارت زیادہ ہوتا کہ مادہ کی حرارت اچھی طرح بجھ جائے اور محللات ریاح سے اس وقت علاج کیا جائے اکثر یہ کثرت شہوت ہمراہ برودت شدید کے ہو اور خلط سودا کا استفراغ کی اجائے اگر یہ لوگ سوداوی مزاج ہوں مجففات منی بار د منی کی خشک کرنے والی یہ چیزیں ہیں مسور اور اس کا پانی خصوصاً جو شہدانج میں پکایا گیا ہو اگر گرم نہ ہو اور نیلوفر دھنیا تخم خرفہ نے کا نچوڑا ہوا پانی اور کھٹے دہی کا پانی اور آردبلوط سرکہ شہدانج تخم کا ہو اور اکثر قطع باہ ہو جاتا ہے اگر بکثرت کا ہو گا استعمال کریں ادہان کی قسم میں سے روغن زیتون منی کو کم کر دیتا ہے اور کافی کا لیپ کرنا اور گیاہ شوکران اور بھنگ وغیرہ کا انثیین اور مقعد پر رکھنا بھی یہی اثر کرتا ہے ۔اور اس طرح سپیدہ دھویا ہوا اور مردارنگ قیمولیا اور سرکہ سے نہیں مقامات کو لیپ کریں ایضاً یہ مرکب مفرد ہے تخم کاہو

اجوائن خراسانی اور تخم خسار تخم کاسنی اسپغول ناکوفتہ کشنیز خشک نیلوفر خشک سوائے اسپغول کے اور سب کو کوٹے اور سفوف بنالے اہل تجربہ نے امتحان کرکے لکھا ہے کہ برہنہ پا چلنے سے شہوت ساقط ہو جاتی ہے مترجم مراد یہ ہے کہ جن لوگوں کو عادت ننگے پاؤں چلنے کی نہیں ہے وہ لوگ اگر برہنہ پا چلائے جائیں ان کی شہوت ساقط ہو جائے گی مجففات منی حار کلونجی بریان اور غیر بریان تخم سداب تخم فنجنکشت فودنج فریبوں حند قوئی مرسپیپ زیرہ مرکبات میں سے معجون کمونی بھی منی کو خشک کر دیتی ہے اور اگر صاحب منی کا مزاج گرم ہو سرکہ کے ہمراہ پلائی جائے اور صنوبر مقشر بریان اور غیر بریان ہر واحد دس درہم گلنار گلسرخ ہر واحد پانچ درہم تخم سداب سات درہم تخم فنجنکشت پانچ درہم سب کو کوٹ کر سفوف بنائیں صنوبر کے داخل کرنے کی غرض یہ ہیکہ جمع ادویہ میں اتصال ہو جاءاور بریان اس واسطے کرتے ہیں تا کہ جو اس میں قوت اعانت باہ کی ہو وہ ٹوٹ جائے ایضاً تخم خرفہ تخم سداب کاہو مکد چار درہم آب مذکور میں ملائیں۔ ایضاً تخم سداب جس زبید ستر اجوائن خراسانی ہموزن اجزا میں مقدار شربت ایک درہم انیسوں ایک درہم ہمراہ شراب آب آمیختہ کے ایضاً تخم سداب ایک درہم سیون ایکد رہم جند بید ستر اجوائن خراسانی سفید ہر واحد دو درہم گلسرخ گلنار ہر واحد تین درہم کوٹ کر چھان لیں مقدار شربت دو درہم سرد پانی کے ہمراہ شراب پانی میں ملا کر ایضاً بیخ سوسن دو درہم تخم سداب تین درہم گلنار پانچ درہم اس میں سے دوغ کے ہمراہ دو درہم تناول کریں۔ ایضاً تخم کاہو ساڑھے تین درہم تخم سداب دھائی درہم اس میں س ے دو درہم ہمراہ سکنجبین کے استعمال کریں ایضاً تخم سداب ایک درہم گلنار دو درہم فنجنکشت ایک درہم یہ سب ایک ہی خوراک ہو ایضاً دوائے مرکب جو حار ہے بیخ سوسن خشک شدہ حبق جبلی اور مرمکد ایک درہم مفر بیون نصف درہم تخم سداب تخم گاجر تخم فنجنکشت مکد ایک درہم سب کو کوٹ پیس کر علیحدہ کرلے مقدار شربت ایکدرہم ایضاً اس گھانس کی جڑ جس کا نام خصی الکلب مشہور ہے اور تخم شہدانج بری مکد آٹھ مثقال تخم فنجنکشت

ترش شدہ دو مثقال تخم کرنب الا ایک مثقال مقدار شربت سب سے ایک مثقال ہمراہ شراب سیاہ کے جو قابض ہو اس دوا کی تعریف قدماء اطبا رنے کی ہے کثرت درد منی اور ندی ارودی کا بیان اس کثرت کا سبب یا تو خود منی میں ہوتا ہے یا اوعیہ منی میں ہوتا ہے یا گردے میں ہوتا ہے یا ان عضل میں ہوتا ہے جو حافظ منی ہیں یا مبادی میں ہوتا ہے جو سبب کہ منی میں ہوتا ہے یا تو بسبب کمی جماع کے ہو یا بکثرت مولدات منی کا استعمال کیا گیا ہو کہ جب مقدار اس کی بڑھ جائے اور یہ افزونی اعیہ منی کو گزند پہنچا کر محتاج کرے گی اس طرف کہ منی کے دفع کرنے پر قوی حرکت کرے اسی حال میں بہ اوعیہ منی پر شامل ہیں اور اس کیفیت کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ مجرا جس طرف سے فضلہ منی دفع ہوتا ہے اس کا منہ کھل جاتا ہے یا سبب اس کا رقیق ہونا منی کا ہے کہ مثل اور پتلی چیزوں کے ٹپکا کرتی ہے یا بسبب حدت اور تیزی منی کے لذع پیدا ہو کر طبعیت محتاج اس کی دفع کی طرف ہوتی ہے وہ سب جو اوعیہ منی میں ہوتا ہے یا ضعف ماسکہ ہے یا قوت دافعہ میں شدت ہوئی یا کوئی اور مرض مرکب تشنج سے ہو یا تمدد جو مضطر کرے بطرف حرکات بد کے پس دافعہ حرکت کرکے منی کو اس طرح نکال دے جیسے کسی اور موذی کو نکال دیتی ہے جس طرح تے عارض ہوئی ہے جس وقت کوئی موذی معدہ میں ایسا ہو جو طعام کو الٹ پلٹ دے خلاصہ یہ ہے کہ تشنج خود تو عاصر ہو اور نچوڑنا پیدا کرتا ہے اور نچوڑنے سے بہندگی خروج منی وغیرہ کا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تشنج اوعیہ منی کا سیتال منی ہے اور تشنج عنصل مقعد کا حابس ہے اس لئے کہ عنصل مقعد جس کے واسطے پیدا کئے گئے ہیں اور اوعیہ منی نچوڑنے کے لئے یہ بات بسبب استرخائے اوعیہ منی کے پیدا ہو کہ اس وجہ سے منی کے روئے پر فادر نہوں یا مجاری میں اتسع عارض ہوا ہو کہ اس کی وجہ سے ان فضلات کا خروج ہو جایا کرے۔ یا عضل حافظہ میں کوئی ایسا سبب عارض ہو کہ تشنج پڑ جائے یا سترغا گردے میں عارض ہو اس لئے کہ اگر شدت شہوت سے گردے کی چربی پگھل جاتی ہے۔ با کثرت جماع کی وجہ سے

جماع کرنے والوں کے پیشاب میں بعد پیشاب کے ایک ایسی چیز نکلتی ہے کہ کپڑے سے لپٹ جاتی ہے اور یہ خراب علامت ہے بدن اور قوت دونوں میں سستی پیدا کرتی ہے مبادی میں سبب کی یہ مثال ہے کہ جیسے جماع کے بارہ میں فکر زیدہ کیا کرے خواہ حکایات جماع کے زیادہ سنا کرے یا اس کے دل میں خواہش پیدا ہو جماع کرنے کی اس طرح پر یا اس عورت سے جو مثل اور مانند مطبوع طبع کے ہو پس اعضا متحرک ہو فعل جماع کی طرف تحریک ضعیف کر کے پس مذی نکل آئے یا قوی حرکت کریں کہ (انزال ہو جائے کبھی عورتوں کو بہت ایذا اس سبب سے ہوتی ہے کہ نم رحم ان کا ڈھیلا ہو جاتا ہے اور ان کے اوعیہ منی میں ضعف آ جاتا ہے اس پر دلیل یہ ہوتی ہے کہ جو اسباب اوپر ذکر کیے گئے علامات اگر خروج مذی وغیرہ کا بسبب کثرت مذی کے ہو اس کے بعد ضعف نہیں ہوتا ہے اور نہ منی میں کمی ہوتی ہے باوجود کثرت جماع کے ہاں اگر بدن ضعیف ہو یا اوعیہ منی قوی ہوں اس وقت علامت یہ ہوگی کہ جو کچھ از قسم مذی وغیرہ نکلتا ہے وہ زیادہ ہوگا اور قوام اس کا درست ہوگا اور کس قدر ضعف بھی بدن کو پہنچے گا اگر ان چیزوں کا نکلنا بسبب رقت منی کے ہو اس پر غائبہ رقت منی ازروئے مشاہدہ دلالت کرے گا اور اگر یہ مرض بسبب حدت اور تیزی منی کے ہو یہ تیزی بروقت نکلنے منی کے محسوس ہوگی پھر اکثر سوزش بول کی بھی ہوا کرے گی اور رنگ اس کا زردی مائل ہوگا اور وہ اسباب سابقہ بھی اس پر دلیل ہوں گے جو از قسم غذا اور حرکت کے ہیں۔ اگر یہ مرض بسبب ضعف آ جانے کے آلات میں عارض ہو یا ماسکہ ضعیف ہوگئی ہو بدن استادگی کے انزال ہو جایا کرے گا اسی طرح اگر استرخا ہو گیا ہو جو قسم بسبب تشنج کے عارض ہوتی ہے پھر اس کے ہمراہ نعوظ بھی ہو اور اس طرح وہ قسم جو شدت قوت دافعہ کی وجہ سے عارض ہو کر اس کے بعد استرخا اور تشنج واقع ہو اس کی علامت وہی ہے جو بطور مضبوط بیان ہو چکی ہے علاج غذا میں کمی کریں اور استفراغ مادہ کریں اور استعمال ان چیزوں کا جن کو ہم اوپر لکھ چکے ہیں کہ منی کو سبک کرتی ہیں کہ منی کو سبک کرتی ہیں

اور اس میں کمی پیدا کرتی ہیں اور وہ علاج کریں جو اس کی تیزی کی تعدیل کرے شیخ اور استرخا کا علاج ہم بیان کر چکے ہیں اور معلوم ہو چکا ہے مگر رقت منی کا درست کرنا ایسی چیزوں سے ہو سکتا ہے جس میں قبض اور تسخین بھی ہو اور اس کے ہمراہ ادویہ مجففہ بھی ملی ہوں اور ان سب کا بیان اوپر ہو چکا ہے کہ پلانے کے لائق کون کون سی دوا ہے اور طلا کے قابل کون چیز ہے قوت واقعہ کی تسکین مبردات اور مخدرات سے کی جاتی ہے مگر مخدرات سے بہت کم ہونے چاہیں نفاع بھی بہت عمدہ چیز ہے منی کے غلیظ کرنے کے واسطے اور تقویت اعضائے منی کے واسطے اطبا کے کتب میں چند مرکبات ایسے درج ہیں جن سے حبس در در منی کیا جاتا ہے اور اکثر ان میں سے ایسے ادویہ ہیں جو زیادتی منی میں پیدا کرتی ہیں کثرت احتلام اس کا سبب اس کا منجملہ اسباب کثرت در در منی کے ہوتا ہے اور اکثر لوگ تعب اور ریاضت نہیں کرتے بیشتر انکی حرکت سوائے وقت خواب کی اور کسی وقت نہیں ہوتی ہے خصوصاً جب پیٹھ کے بھل سوئیں خواہ اس طرح سے جس کی علت اور علاج کے بیان میں ہم فارغ ہو چکے ہیں اور علاج اس مرض کا بھی وہی علاج ہے جو اوپر لکھا گیا اور سیسہ کے پتر پشت پر باندھنے کو تاثیر قوی ہے احتلام کے روکنے میں مگر بیشتر یہ تدبیر گردہ کو مضر ہوتی ہے پس لازم ہے کہ اس کی بھی رعایت کریں اس طرح فرش ہائے مبردہ پر سونا اور برگ بید سادہ وغیرہ اک بچھونا کرنا بھی مفید ہے۔ منی کی کمی اور سوت ہو کر نکلنا یہ مرض ایسے اسباب سے پیدا ہوتا ہے جو صند اسباب در در منی کے ہیں اور اکثر انہی لوگوں کو یہ مرض دامنگیر ہوتا ہے جو لوگ تعب اور ریاضت میں زیادہ مبتلا ہوں اور علاج اس مرض کا وہی ہے جو باہ کا علاج ہے اور منی کا خیط اور ڈوری کی شکل سے برآمد ہونا اس کا علاج مرطبات سے کرنا چاہئے تدبیر اس شخص کی جسے کثرت جماع سے ضرر پہنچا ہو ایسے شخص کو چاہئے کہ تقویت معدہ اور جودت ہضم کی تدبیر کی طرف متوجہ ہو اور یہ تدبیر بذریعہ ان مشروبات کے اور طلا اور ضمادہائے مذکورہ کے کرے جو باب معدہ میں بیان ہو چکی ہیں تا کہ اس کے ضعف

معدہ کا تدارک ہو جائے جو بروقت جماع کرنے بنظر ضرورت کے اس کو عارض ہوتا
ہے۔ اور یہ تدارک ادویہ قلبیہ سے کرنا چاہئے اور اعضاء باہیہ پر انہیں ادویہ میں س
ے ادویہ مبردہ قابضہ منی کا استعمال کرے جن کو ہم آئندہ لکھیں گے اور مشروبات وہی
استعما کرے جو مضاد اور مخالف منی کے ہیں اور اپنے فرش کو اب اور مالش بدن کے
واسطے ان چیزوں کو اختیار کرے جو مریض فرلیموس یعنی کثیر الباہ جن کا استعمال کرتا
ہے اور جوشِ تولید منی کرتی ہے اس کو قطعاً چھوڑ دے اور اوپر کے اعضائے بدنی کی
ریاضت ہمیشہ کرتا رہے جیسے موگری وغیرہ سے بدن کا کوٹنا خواہ گیند کھیلنا یا پتھر کا اٹھانا یہ
بھی واجب ہے کہ ایسے لوگ جماع کے چھوڑنے میں کو اہ کم کرنے میں جلدی نہکریں
بلکہ رفتہ رفتہ کمی کریں اس طرح پر کہ مثلاً اگر اول شب کسی رات کو جماع کریں ایکدن
یا دو دن تک آئندہ ایام سے شب تک تاوقت سونے کے جو معمولی ہو باز رہیں خواہ اس
رات کے بعد تک اور غذا کی اصلاح اس زمانہ ترک جماع میں کرتے رہیں اور بعد
جماع کے سو جائیں بعد اس کے عدد ایام مذکور ترک جماع میں اسی نسبت سے ترک
کے زمانہ میں اضافہ کرتے جائیں اور شغل ان کا لہو لعب میں طبعیت بہلنے کے واسطے
رہے وہ غزا جوان کے ضعف کا ترک کرے نان پاکیزہ ہو جو کسی اچھے شربت میں ڈبو
کے کھائی جائے تدبیر اس شخص کی جس کو جماع کی وجہ سے بصارت میں اور حواس میں
ضرر پہنچا ہو اور تمام سر میں کو اہ بعض اجزائے سر میں گزند پہنچ کر رعشہ پیدا ہو گیا ہو ان
لوگوں کی تسخین اور ترطیب میں غذاہائے جیدہ سے مشغول ہونا چاہئے ایسی غذائیں
ہوں جن کی تھوڑی مقدار میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے اور حمام کرایا جائے عطر
سونگھانے میں زیادہ اہتمام رہے اور تدبیر سے غفلت نہ کی جائے سولانے میں کوشش
کی جائے آرام اور آسائش اور دلچسپی ناچ رنگ وغیرہ سے ہر وقت رہے۔ بھیڑ کا دودھ
اور گائے کا دودھ ایسے بیمار کی تقویت دینے اور پیدا کرنے میں حرارت غریزی کے
زیادہ معین ہے اور نہار اٹھ کر بقدر ہضم ہو جانے کے پیا جانے اور پینے کے بعد پھر سو

جائے۔ واجب ہے کہ ریاضت استعداد کا بھی استعمال کرے اگر مثرودیطوس یا دواء المسلک کا بافراط ترطیب کر کے استعمال کیا جائے اس سے بھی انعاش قوت ہو جاتا ہے پھر اگر ضعف بصر کا ظہور بسبب کسی آفت دماغ کے ہوا ہو واجب ہے کہ سر پر مالش مثل روغن بنفشہ وغیرہ کے ہمیشہ کی جائے اور سعوط بھی ایسے ہی روغن کا اور ٹپکانا ایسے ہی روغن کا ناک میں اور ٹپکانا ایسے ہی روغن کانوں میں کرتے رہیں اور میٹھے پانی میں غوطہ لگا کر آنکھیں کھول دے اور ٹھہرا رہے اور اگر رعشہ پیدا ہو گیا ہو اور مادہ رطوبت زیادہ ہو شحم حنظل اور قثاء الحمار اور فطوریوں سے سہل اور بعد سہل اور بعد مسہل کے پٹھے کا علاج مروخات قوی سے کریں جن میں عنبر اور مشک اور روغن بان داخل ہو اور روغن قسط اور سوسن اور روغن سعد اور محب اور روغن ابہل اور جو روغن گرم کہ اس میں قبض بھی ہو اس سے پٹھے کی تدبیر کریں اور اگر مادہ نہ ہو انہیں مروخات سے علاج کریں جو خاص رعشہ کے واسطے ہیں جس شخص کو بعد جماع کے رعشہ عارض ہوتا ہو جاؤشیر کو آب مرزنجوش میں جس قدر برداشت کر کے پیئے اور آب مرزنجوش کی مقدار ایک اوقیہ تک کی ہے کثرت انعاظ جو بسبب شہوت کے نہ ہو اور فریسموس کا بیان سبب قریب بکثرت سید ھنے ہونے اور تجانے قضیب کا یہ ہے کہ ریح غلیظ بجانب اعضائے جماع بکثرت ہوتی ہے اور اس کثرت کا سبب یا تو خاص عصبہ مجوفہ میں ہوتا ہے یا شرائیں اور اوعیہ منی سے اسی عصبہ میں وارد ہوتا ہے خواہ دونوں سبب ساتھی موجود ہوتے ہوں اور مادہ اس ریح کا رطوبت کثیرہ ہوتی ہے اور فاعل اسی رطوبت کا تھوڑی سی حرارت ہوتی ہے اور یہ مادہ مستحکم ہے اور ثابت ہے اوعیہ منی میں یا جہاں یہ پیدا ہوتا ہے وہاں پر ثابت ہو اور راسخ نہ ہو اور کس طرح کیوں نہ ثابت رہنا اس ریح کا اور قوی ہونا اس کا یا سبب برودت کے ہوگا یا بسبب غلیظ ہونے اس ریح کے اور کبھی سبب فاعلی اور مادی کا اور اسباب آلیہ کا معین اور بھی کچھ ہوتا ہے مثلاً قضیب کی جلد میں تکاثف ہو کر تحلل کو منع کرے یا ان رگوں کے منہ پھیل جائیں جو

قضیب کی طرف آ رہی ہیں جس طرح یہ پھیلنا رگوں کے منہ کا اس شخص کو عارض ہوتا ہے جو اپنے دونوں کولوں کو زور سے باندھا کرے یا جو شخص مدت تک جماع کو چھوڑ دے تو اس کی منی مینا ورریح میں حرکت قوی پیدا ہوگی اور بیشتر یہ حرکت فریسموس تک پہنچے گی اور کبھی ان سب چیزوں کی اعانت اسباب متقدمہ بھی کرتے ہیں یا وہ اسباب غذائی گرم اور تیز نفخ پیدا کرنے والے سے ہوں جیسے نخود اورانگور زردی بیضہ اوروہ غذا جو دونوں صفت کو جامع ہے جیسے جرجیر اوروہ غذا جس میں خاصیت تولید منی کی ہے جیسی شراب تازہ یا اسباب حالات کے اقسام سے ہوں جیسے پیٹھ کے بھل زیادہ سونا کہ منی کو پگھلا کر ریح بنا دیتا ہے یا دونوں کولوں کو ازا بند اور عمامہ وغیرہ سے کس کر باندھنا کہ اس سے رگوں کے منہ پھیل جاتےہیں اور فریسموس کی کیفیت یہ ہے کہ ان اسباب میں سے کوئی چیز قوی ہو کر تندی شہوت میں پیدا کرے اور سختی سے ایسا دگی قضیب کی ہوا کرے اگرچہ شہوت اور حاجت جماع کی نہ ہو اور بعد قضائے حاجت جماع کے یہ تندی پیدا ہو کبھی قضیب میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بڑھنا شروع کرتا ہے اور بالیدگی اس میں آ جاتی ہے یا زیادہ لمبا ہو جاتا ہے بسبب ریزش مواد کثیرہ کے اور اکثر سبب بڑھنے احرارت ہوتی ہے۔فریسموس کا تو نام اپلاح طب میں اس مرض کی طرف نقل کیا گیا ہے تصور کرنے سے صورت اس شخص کی کہ جس کا آلہ ذکر ایستادہ ہو اور اس کے ساتھ ایک گردہ بازی کر رہا ہو۔ یہ مریض ایسا ہے کہ اگر اس کا علاج نہ کیا جائے تو اس کے اوعیہ نی میں تمدد اور ورم گرم پیدا ہو کر اس کو قتل کرتا ہے علامات اکثر ان چیزوں کے علامات پر واقف کاری ہو سکتی ہے اگر اصول اور قواعد کلیہ پر نظر کی جائے جس قدر اس وقت تک بیان ہو چکے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر ریح کا تولد خود قضیب میں ہوتا ہے اس سے پہلے اختلاج قضیب میں زیادہ ہوگا اور اگر ایسا نہ ہو پس سبب قضیب سے اوپر ہوگا اور یہاں تک اتر کے پہنچا ہوگا اور شرائیں اوعیہ منی سے قضیب میں آیا ہوگا علاج ہر وقت سیدھے رہنے قضیب کا علاج انہیں طریقوں سے

کرنا چاہئے جن کو ہم نے نفخ کے منع کرنے میں تجویز کیا ہے مشروبات کی قسم سے ہوں خواہ طلا کرنے کی قسم سے ہوں لیکن فریسموس کا قاعدہ علاج یہ ہے کہ فصد اور قے کے ذریعہ سے استفراغ کیا جائے اسہال کبھی تجویز نہ کیا جائے اس لئے کہ اسہال سے خوف اسبابکا ہو کہ مواد اوپر سے نہ اوتارلائے اور اس واسطہ واجب ہوتا ہے کہ ریاضت اوپر والے اعضا کے طباقات وغیرہس ے کھیلس ے کی ہو اور جماع کو بالکل ترک کر دے سوائے ایسی ضرورت کے کہ کوئی مضرب جماع کے ترک کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس کے بعد تبرید اوڑھنے بچھونے کی چیزوں میں گلسرخ اور بید سادہ کے ذریعہ سے طلا اور قیروطی کہ جس کی تبرید قوی ہو جیسے اوپر مذکور ہو چکے ہیں۔ اسی طور پر کرنی چاہئے اور سیسے کے پتر باریک پیڑو پر باندھنے بچھونے کی چیزوں میں گلسرخ اور بید سادہ کے ذریعہ سے طلا اور قیروطی کہ جس کی تبرید قوی ہو جیسے اوپر مذکور ہو چکے ہیں۔ اسی طور پر کرنی چاہئے اور سیسے کے پتر باریک پیڑو پر باندھے جائیں۔ پلانے کی دوائیں سرد ہوں اور نیلوفر اور کافور اور کاہو سے زیادہ غذا دیجائے اور جو چیزیں برودت میں اشیاء مذکور کیچ میں ہیں یعنی ان میں تبرید کس قدر کم ہے اور بعد کم کرنے مادہ ریح کے کبھی یہ بھیجائز ہے کہ استعمال ایسی چیز کا کریں جو بدن سخونت کے تلطیف پیدا کرتی جیسے نطولات بابونجیہ اور فنجنکشت اور اس وقت مثل سداب اور تخم فنجنکشت وغیرہ کے بھی استعمال کر سکتے ہیں بعد اس کے کہ قطع مادہ ہو جائے شراب سفید اور رقیق کا پلانا جائز ہے جماع کو بالکل ترک کر دے اور اس کے بارہ میں کچھ فکر نہ کرے جس کی طرف دیکھنے سے شہوت غالب ہوتی ہے اس کی طرف نہ دیکھے۔ ہاں جس شخص کو فرلبسموس بسبب ترک جماع کے عارض ہوا ہو جیسا ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اس صورت میں تو علاج یہی ہے کہ جماع کرے غذا اس بیمار کی جیسے سورو غیرہ اور ترش چیزوں کے کھانیمیں افراط نہ کرے اس لئے کہ بیشتر ان سے نفخ پیدا ہوتا ہے عطیوط کا بیان اس کو کہتے ہیں کہ جماع کرتے وقت جب اس کو انزال ہو جائے پاخانہ کی طرف

سے ایک سوکھی سی مینگنی گر پڑے اور اپنی مقعد کو مینگنی گرانے سے اس وقت روک نہ سکے۔ اکثر یہ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ شوق جماع ان کو زیادہ ہوتا ہے اور لذت ان کو زیادہ ملتی ہے استراحت بھی زیادہ کرتے ہیں اس لئے کہ ان کی روح کا تحلل زیادہ ہوتا ہے اور بدن انکے اکثر ڈھیلے اور پلپلے ہوتے ہیں علاج ایسے بیمار کی تدبیر میں واجب ہے کہ مراہم ارضماد ہائے قابضہ کا استعمال کرے جن سے عضل کی تقویت پیدا ہو جیسے روغن ناردین خاص کر اور روغن سرد اور روغن ابہل یہ نسخہ مرہم کا بہت عمدہ ہے بہی کا تیل اور حنا کا تیل لے کر کہربا اور اقاقیا اور سوسن خشک اور رمنڈ یکوپیسیں اور دونوں تیل ملا کر مرہم تیار کریں اور ہمیشہ عضل مقعد پر لگاتے رہیں حمول یابس جو پاخانہ کو روکتے ہیں ان کا بھی استعمال کیا جاتا ہے خصوصاً وقت جماع کرنے کے مثلاً ایک شیاف رامک اور مازو اور کندر اور گلنار سے بنا کر حمول کریں۔ ایضاً روغنہائے قابضہ کا بھی حمول کیا جاتا ہے۔ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان لوگوں کو غذا میں جودت کی تجویز کی جائے اور تبرید کا لحاظ ان کی غذاؤں میں ہے اور لطیف کی جائے یہ ایسی تجویز ہے کہ جس کو اس مرض خاص میں کچھ دخل نہیں ہے ہاں اگر غذا سے مراد یہ ہو کہ جو غذائے قابض یہ لوگ کھاتے ہیں اس میں ان تدبیروں کا خیال کیا جائے تو ہوسکتا ہے اس طرح جو حقنہ بادسومت اور برودت پیدا کرنے والے کہ اطبا ان بیماروں کے واسطے بیان کرتے ہیں میری رائے میں ان سے بھی کچھ فائدہ نہیں ہے۔ بلکہ واجب ہے کہ ان حقنوں سے بھی وہی ادویہ قابضہ مراد لی جائیں جو ہم کچھ کہہ چکے ہیں اور پوری توجہ کی جائے اس طرف کہ ان کی منی کی حدت ٹوٹ جائے اور ان کے دل اور دماغ کی تقویت کی جائے

علت ابنہ کا بیان ابنہ درحقیقت وہ بیماری ہے جو پیدا ہوتی ہے اس شخص کے بدن میں جس کی عادت یہ ہے کہ مردوں سے وطی کراتا ہو اور شہوت وہمیاس کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ شخص کو جماع کرتے ہوئے دیکھے اور جو منی کہ اس کے بدن میں ہے اس کا جاری اور متحرک ہو کر نکلنا جو ہر وقت انزال کے ہوتا ہے آنکھوں کے سامنے آجائے کہ اس

وقت اس کی شہوت میں بھی حرکت پیدا ہو پھر جب اس کی شہوت میں حرکت پیدا ہوئی اگر اس کے ساتھ کوئی اور شخص جماع کرے یہ بھی منزل ہو جائے گا یا اس کے عضو تناسل میں ایستادگی پیدا ہو گی کہ جماع کرنے پر دوسرے فریق کا یہ حال ہے کہ جب ان سے کوئی مرد جماع کرتا ہے اس وقت ان کو انزال نہیں ہوتا بلکہ ایستادگی ان میں پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کی وجہ سے وہ شخص اور دوسرے کے ساتھ جماع کرنے پر قادر ہو جاتا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ یہ بیماری سقوط نفس اور خبث طبیعت اور خرابی عادت اور زنانہ پن سے پیدا ہوتی ہے اور اکثر ایسے زنانوں کے اعضائے جسمانی نہایت خوبصورت ہوتے ہیں بہ نسبت مردوں کے اعضا کے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اور جو کچھ اس بیماری کی نسبت بیان کیا جاتا ہے سب باطل ہے اور بڑا جاہل وہ آدمی ہے جو ان بیماروں کے علاج کرنے کی خواہش کرے اور کسی علاج سے اس مرض کو دور کرے کیونکہ ان کی بیماری کوئی مرض طبعی نہیں ہے پھر اگر کوئی علاج ان کو مفید ہے اور قواعد علم اخلاق کے ذریعہ سے درست ہو سکتا ہے وہ یہی ہے کہ ان کی شہوت جماع کرانے کی توڑ ڈالی جائے اور اس توڑنے کی تدبیر یہی ہے کہ طرح طرح کے رنج ان کو پہنچائیں جائیں بھوکوں مریں سونے نہ پائیں قید شدید میں گرفتار ہیں مارتے مارتے بیدم ہو جائیں بس یہی ان کا علاج ہے۔ بعض طبیب کہتے ہیں کہ سبب ابنہ کا یہی ہے کہ وہ پٹھ حساس جو قضیب میں آتا ہے ان لوگوں میں اس کے دو شعبے ہو جاتے ہیں باریک شعبہ جو قضیب کی جڑ سے مل جاتا ہے اور غلیظ شعبہ حشفہ تک آتا ہے پس باریک شعبہ نہایت زیادہ کھل جانے کا محتاج ہوتا ہے تب جا کر اس کو حس ہوتی ہے پس چاہئے کہ یہ بیمار کسی دوسری سے جماع کرا کر اس باریک شعبہ میں کھجلی پیدا کرائے تب جا کر اس کی شہوت اور تندی ظہور پکڑے اور معاملہ جماع پر قادر ہو یہ قول اس طبیب کا بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے اور پہلے جو ہم نے لکھا ہے وہی معتمد علیہ ہے ایک ایسے گروہ سے جن کو کس قدر علم تھا اور حظ وافر صنعت ہذا میں رکھتے تھے اور مداخلت ان کی تاریخ حالات انسان

میں زیادہ تھی ان سے عجیب عجیب حکایتیں ایسے لوگوں کی سنی گئی ہیں خنثی کا بیان ایک تو خنثی وہ ہوتا ہے جس میں نہ مردوں کے اعضائے خاص ہوتے ہیں نہ عورتوں کے اور ایک قسم خنثی کی ایسی ہوتی ہے کہ جس میں دونوں طرح کے عضو ہوتے ہیں مگر دونوں عضو ضعیف اور پوشیدہ نہیں ہوتے ہیں بلکہ ایک ضعیف اور پوشیدہ ہوتا ہے مردوں کا عضو ہو یا عورتوں کا اور دوسرا عضو اس کے برخلاف قوی اور ظاہر ہوتا ہے ایک راہ سے پیشاب کرتا ہے دوسری سے نہیں کرتا ہے اور ایک قسم خنثی کی وہ ہے کہ جس میں دونوں علامتیں برابر ہوتی ہیں مجھی خبر پہنچی ہے کہ بعض خنثی ایسے بھی ہیں جو فاعل اور مفعول دنوں ہوتے ہیں مگر میں ایسی گپوں کو بہت کم سچ جانتا ہوں اکثر خنثی کا علاج اس طرح سے کیا جاتا ہے جو عضو ان میں پوشیدہ ہے اور زیادہ نمایاں نہیں ہے اسے کاٹ ڈالیں بعد اس کے اندمال زخم کی تدبیر کرکے مطمئن ہو جائیں۔ معذور ہونا طبیب کا ان باتوں کے بیان میں جو تعلیم کرتا ہے تدبیر زن اور مرد کی اور تنگی فرج اور تسمین ذکر کی کچھ عار و ننگ طبیب کو نکرنا چاہئے جس وقت بیان کرے ان تدبیروں کو جن سے ذکر کا بڑھانا اور فرق کا تنگ کرنا عورتوں میں لذت پیدا کرتا ہے بخوبی ہوسکتا ہے اور یہ بے شرمی اس واسطے اختیار کیجاتی ہے کہ تدبیروں کے ذریعہ سے نسل انسانی کیک افزائش ہوتی ہے اور بقاء نوع انسانی اس کے وسیلہ سے متصور ہے اس لئے کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ضب کے چھوٹے ہونے کے سبب سے عورت کو جماع میں لذت نہیں ملتی کیونکہ اس چھوٹائی میں لذت کا ملنا خلاف عادت ہے اور جب لذت نہ ملے گی تو عورت کو انزال نہ ہوگا جب انزال نہ ہوگا تو لڑکا نہ پیدا ہوگا۔ اور یہ بھی اکثر ہوتا ہے کہ اگر قضیب چھوٹا ہو عورت اپنے شوہر سے نفرت کرتی ہے اور دوسرے مرد کی خواستگاری کرتی ہے اور بدکار ہو جاتی ہے اس طرح اگر فرج میں تنگی نہ ہو تو مرد اپنی عورت سے خوش نہیں رہتا اور نہ عورت اس مرد سے راضی ہوتی بلکہ ہر ایک کی خواہش تبدیل جفت کی ہوتی ہے مرد کی تو یہ خواہش ہوتی ہے کہ کوئی ایسی عورت ملے جس کی فرج میں تنگی ہو

اورعورت کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ کوئی مرد ملے کہ جس کا ذکر موٹ ہو اس طرح لذت بڑھانے کی تدبیر سے عورتوں کا انزال جلدی ہو جاتا ہے اس لئے کہ عورتیں اکثر اوقات دیر میں نزل ہوتی ہیں اور مردوں کے انزال سے پیچھے ان کا انزال کی لذت پوری ہو جائے لہذا الاؤنہیں ہوتی یہ بھی ایک سبب ہے کہ چونکہ وہ عورتیں مرد کے جلدی نزل ہو جانے سے اپنی بیخودی شہوت پر باقی رہ جاتی ہیں پس ان کو تلاش ہوتی ہے ایسی بدکار عورتوں کی جو مساحقہ کرتی ہوں اور چپٹی لڑانی ہوں اس لئے کہ چپٹی لڑانے میں چونکہ دونوں عورتیں ہوتی ہیں اور ان دونوں کا انزال ساتھ ہی ہوتا ہے۔ حاجت برآری ایسی عورتوں کی زیادہ ہوتی ہے جن کے مرد جلدی نزل ہو جاتے ہیں یا جن کے تضیب موٹے نہ ہوں ملذذات مردوں اور عورتوں کے کے جو چیزیں دونوں کو لذت دیتی ہیں وہ تو یہ ہیں کہ ہینگ کو باکبانہ کو منہ میں رکھ کر جو لعاب دہن پیدا ہو یا شیرہ آملہ اور شہد میں سقمونیا ملا کر خواہ سونٹھ اور فلفل شہد میں ملا کر سوپاری کو چھوڑ کر قضیب پر لگا دیں اس لئے کہ سوپارے پر ایسی دواؤں کا لگانے سے کچھ فائدہ نہیں ہے تعظیم ذکر پہلے کھرے کپڑے سے قضیب کو ملے اس کے بعد چربیان یا گرم اقسام کے تیل کی مالش کریں اور دودھ کا قضیب پر ٹپکانا خصوصاً بھیڑ کے دودھ کا اس کے بعد زفت کا چمٹانا تاکہ خون کو جذب کرے اور ریانی لزوجت کی وجہ سے جس قدر کہ خون جذب کیا ہے اس کو روک لے اور دسومت کی وجہ ے اس خون کو بستہ کر دے یہ تدبیر اول روز اور آخر روز میں کرنی چاہئے زفت کے چمٹانے کی کیفیت اور اس کا تفصیلی بیان اس فن میں کتاب الزنیت کے بیان ہو ہوگا جہاں رہم نس میں بدن کا ذکر دیں گے۔ جونک کو سوکھا کر اگر اس کا طلا کریں یا کیچوا سوکھا کر اور جلاب جو ایک قسم لبلاب کی ہے کہ اس میں دودھ بھی ہوتا ہے اور باردوج کا پانی اس طرح چرکہ سوکھی ہوئی جونک لے کر ایک ناریل میں جس کے اندر پانی بھرا ہو یعنی کچا ہو رکھ کے ایک ہفتہ تک اور زیادہ اس سے رہنے دیں تاکہ ان کو خشک ہو جائے پھر اس کو پیس کر بدستور طلاء کریں فرج کی

تنگ کرنے والی دوائیں عود اور سعد اور راسن رامک تھوڑی سی مشک ان سب کو پیس کے کسی اونی کپڑے میں جو یسوسن مین ڈبویا گیا ہو خوب لگا کر عورت اپنے مقام نہانی میں رکھے۔ایضاً مازو خام دو جزءفقاح اذخر ءفقاح اذخر ایک جزء کسی باریک چھلنی میں چھان کر کتان کے کپڑے کو شراب میں بھگو کر حمول کریں واجب ہے کہ ان فتیلوں کو تیار کر کے ایسے برتن میں رکھیں جس کا منہ بند ہو اور ایک فتیلہ کو بعد دوسرے کے استعمال کرے کہ اس کے استعمال سے بکارت وہ بارہ پلٹ آتی ہے۔ایضاً پوست صنوبر کوفتہ چار جزءپھٹکری دو جزءسعد ایک جز شراب ریحانی میں کتان کے ٹکڑوں کو بھگو کر حمول تیار کریں اور منہ بند کیے ہوئے برتن میں رکھیں اور ایک کو بعد دوسرے کے استعمال کریں کہ یہ دوا نہایت عمدہ ہے۔مسمنات یعنی عورت کیمقام نہانی کے فربہ کرنے والی دوا مشک اور زعفران کو شراب ریحانی مین جوش دے کر خرقہ کتان کو اس میں تر کر کے استعمال کرے کہ اس سے تلطیف بھی پیدا ہوتی ہے۔کرم دانہ بھی اس بارہ میں عجیب نفع پیدا کرتا ہے۔دوسرا مقالہ ان اعضا کے ان حالات کا بیان جن کو باہر سے لگاؤ نہیں ہے اور خصیوں کے ورم ہائے گرم اور ان چیزوں کا ورم جو خصیوں سے قریب ہیں جیسے مقعد کے کنارہ کا حلقہ جس میں چنت پڑتی ہے ورم خصیہ کا بیان ورم کبھی خصیہ میں ہوتا ہے اور کبھی کیسہ خصیہ میں ہوتا ہے اس کا چھونا ممکن ہے اور اس کی سختی او رنرمی اور رنگ کا حال دریافت کرنا آسان ہے اور جو ورم خصیہ میں ہوتا ہے اس کے ان حالات کا دریافت کرنا مشکل ہے۔محسوس وہی ورم ہوتا ہے جس میں ورم کیسہ تک پہنچ جائے۔ کبھی ورم کیمبرا ہ تپ بھی ہوتی ہے اسلیئکہ عضو شریف ہے اور قلب سے ملا ہوا ہے اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ کیسہ پھٹ جاتا ہے پسیضہ گر پڑتے ہیں اور پھر پلٹ جاتے ہیں اور دونوں خصیہ معلق ہو جاتے ہیں اور دونوں خصیہ معلق ہو جاتے ہیں پھر وہ شگاف بھر جاتا ہے اور ایک سخت کیسہ نیا پیدا ہو جاتا ہے پہلے نہ تھا۔اکثر خصیہ سڑ جاتا ہے پس اس شخص کو خصی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ سڑ اند پھیل نہ جائے اکثر اوقات ورم خصیہ

سے کھانسی پیدا ہو جاتی ہے پس مادہ بطرف سینہ کے منتقل ہو جاتا ہے علاج واجب ہے کہ پہلے فصد کی جائے ورطبیعت نرم کی جائے خصوصاً ایسی دواؤں سے جو نیچے کی طرف مستعمل ہوتی ہیں اس لیئے اگر حمولات کا استعمال ہو گا بہت بڑا نافع ہو گا اور مادہ کھینچ کر مقعد کی طرف آ جائی گا بیشتر دوبارہ فصد لینے کی بھی حاجت ہوتی ہے کہ ہاتھ کی فصد کھول کر دوبارہ صافن کی کھولی جائے۔ واجب ہے کہ جانب درد کی رعایت کی جائے پس جس طرف درد ہو اسی جانب کی فصد کھول جائے اور اگر دونوں خصیہ میں درد ہو جس قدر خون لینا ضرور ہے دونوں ہاتھ کی فصد لے کر نکالیں۔ غذا سبک دینی ضروری ہے گوشت بالکل ترک کر دینا چاہیئے۔ اسی طرح جو غذا مشابہ گوشت کے ہو اور تدبیر لطیف کرنی چاہیئے پہلے عضو متورم پر سرکہ اور گلاب میں چیتھڑے بھگو کر استعمال کیئے جائیں اور لعاب ہائے باردہ اور عصارات باردہ کا استعمال کیا جائے اور ادھر ورم میں زیادتی شروع ہو اور اسی قسم کے ضمادات اور طلا کا استعمال شروع کیا جائے نسخہ ضماد کا آب مکوئے سبز آب کدو آب نے تازہ خاص کر آب کاسنی سبز آرد جو باقلا کس قدر زعفران اور روغن گل ایضاً کا کنج آرد جو مسور کا آٹا ایضاً برگ نے آرد باقلا روغن گل ہمارے تجربہ کی یہ دوا ہے۔ آرد باقلا اور بنفشہ پسا ہوا ہموزن لے کر ملائیں اور ضماد کریں اور اگر حرارت اور درد زیادہ ہو اس وقت احتیاج اکی بھی ہو گی کہ رادعات مثل برگ بنگ وغیرہ کی آمیزش کریں اور اگر اس ورم میں کس قدر صلابت ہو اور زمانہ ابتدا سے تجاوز ہین نکیا ہو اس وقت واجب ہے کہ ایسی دواؤں سے تدبیر کریں جن میں انضاج بھی ہو رجہ ابتدا کے لائق ادویہ منضجہ میں آرد باقلا اور بابونہ اور خطمی ہمراہ لعاب تخم کتان اور میفتح کے ہے۔ ایضاً آرد جو شہد اور پانی کے ساتھ ایضاً برگ کرنب اور آرد جو زردی بیضہ اور روغن گل کے ساتھ۔ جب تحلیل کی حاجت ہو اور بڑھنا ورم کا ٹھہر جائے نہایت مجرب یہ دوا ہے۔ بڑا منقے بیج نکال کر اور زیرہ دونوں کو پیس کر لیپ تیار کرے اور لگائے یا برگ کرنب اور میتھی دونوں پکا کر یا آردو باقلا اور

منقی تازہ بیج نکال کر اور زیرہ سب پانی ملی شراب میں جوش دیں اور پیس کر طلا کریں یا آرد جو اور گاء کا گوبر تھوڑا سا کندر اور آب مکوئے سبز سرکہ میں بھگوئیں۔ یا چھوہارے کی گٹھلی جلا کر اس کی راکھ اور خطمی ہموزن اجزا کو سرکہ میں گھول کر خاکستر کرنب اور سفیدی بیضہ یا زردی اس کی یا جنگلی کھیرے کی جڑ شراب عسل اور پسی ہوئی میلیٹھی کو مثل مرہم کے بنائیں یا متھے پانچ حصہ ابلے ہوئے بن پسے ہوئے ڈیڑھ حصہ کرنب تو حصہ علک الصنوبر تین حصہ کو شہد سے ملائیں ایضاً۔ اس ورم کے واسطے جس کے ہمراہ قرحہ بھی ہو چاندی کا میل روغن زیتون میں اس قدر پکائے کہ اس کا قوام گاڑھا ہو جائے بعد اس کے اس پر موم اور ہرتال بڑھا کر چھولے پر سے اتارلیں۔ ایضاً علک الانباط اور اشق ہموزن اور روغن سوسن گائے کا گھی بقدر کفایت بیخ فودنج سویق کے ہمراہ۔ ایضاً میتھی اور السی شہد اور پانی کے ہمراہ ایضاً پرانی شراب کی تلچھٹ سویق کے ہمراہ ایضاً وہ دوائیں جو ہم نے اورام باردہ کے واسطے لکھی ہیں۔ ایضاً ایسے ورم کے واسطے جس کے پختہ کرنے کی حاجت ہے اور ورم بارد کے واطے اور اس ریح کے واسطے جو خصیہ یں ہو یہ دوا ہے نخود سیاہ اور مویز ایک ایک جزء بچھوؤں کو جلا کر اس کی راکھ نصف جزء اس کا ضماد کرے اور روغن زنبق کا نایزہ میں ٹپکانا بھی اس مرض میں نفع کرتا ہے۔ اور بارد اورام کو اس دوا سے خصوصیت ہے۔ اس طرح مجیٹھ کا لگانا بھی نافع ہے۔ اگر ورم وبیلہ ہو گیا ہو پس جائز ہے کہ کیسہ کے کسی مقام پر چاک کرے مگر متصل مقعد کے چاک کرنا جائز نہیں ہے کہ اکثر ناصور پیدا ہو جاتا ہے واجب ہے کہ ہمیشہ چاول کا آٹا پانی میں گھول کر اس زخم پر رکھا کریں تاکہ پک جانے سے اور تحلیل ہو جانے سے منع کرے اور آخر میں تھوڑی سی مشک روغن زنبق میں گھولکر نایزہ میں پچکاری کے ذریعہ سے پہنچ جائیں کہ یہی کافی ہے۔ خصیہ کے ورم بارد کا بیان اکثر اوقات یہ ورم اسوقت عارض ہوتے ہیں جب سوء القینہ اور استسقے میں گرفتار ہو علاج وہی ادویہ منضجہ جو ورم گرم میں مذکور ہو چکے ہیں ان میں سے آرد باقلا پسی ہوئی میتھی

ہے علاج جس وقت یہ بیماری ظاہر ہو واجب ہے کہ فصد کی جائے اور پچھنے لگائے جائیں جونکیں چسپاں کی جائیں پھر سہل دیا جائے اور ایک ہی دفعہ نہیں ورنہ کوئی مادہ اعضاء علیا تک اتر آئے گا بلکہ تھوڑا تھوڑا بہ نرمی سہل دیں جیسا آب لبلاب اور المتاس یا آب چقندر آب برگ ملو اد املتاس کے ہمراہ اور گھونگھے کے شوربے کھلائیں اور سرد تر کاریوں کے شوربے جو ملیں اور ملطف ہیں جیسے پالک اور بتھوہ وغیرہ اور حقنہ ان دواؤں سے تجویز کریں لپستان آلو بخارا خطمی چقندر شیر خشت سرد دواؤں کے طلا کرنے میں زیادہ مبالغہ کرنا چاہئے کہ اعضائے جماع اور پشت پر لگاتے رہیں تا کہ شوگران فیمولیا اور جملہ ادویہ جن کی شناخت فرمانیوس گرم اور ورم انثیین گرم میں ہو چکی ہے نیلوفر کی جڑ اور اصل السوس کو اس مریض کے مزاج سے نہایت موافقت ہے انثیین اور قضیب کے درد کا بیان سوء مزاج مختلف بارد اور حار سے اور ریح سے اور ورم سے اور چوٹ لگنے سے اور کسی صدمہ سے پیدا ہوتا ہے علامات اگر سوء مزاج سے ہو گا تمدد شدید نہ ہو گا اور گرمی سردی اس کی بذریعہ جس کے دریافت ہو گی گرم میں سوزش ہو گی اور سرد میں خدر ہو گا اور زیادہ بھی نہ ہو گا ریحی درد کی ہمراہ تمدد ہوتا ہے اور بدن گرانی کی ایک جگہ سے دوسری جگہ ہٹ جاتا ہے اور یہ سب قسمیں اپنے اپنے سبب اور علامات کے ہمراہ ہوتی ہیں علاج ہر ایک قسم کے درد کا علاج ظاہر ہو سکتا ہے اس بیان سے جو خصیہ کے تبرید اور تسخین کے بارہ میں بیان ہوا یا اس کی ورم کا علاج خواہ اس کے ریح کی تحلیل کا علاج یاد کرنا چاہئے اگر برودت شدید ہو اس کا علاج یہ ہے کہ ریندڑی کے تیل میں فربیون کو گھول کر استعمال کریں اور اگر التہاب اور شورش زیادہ ہو عصارات مبردہ کہ اس میں شوکران اور افیون بھی ہو استعمال کرنا چاہئے۔ چوٹ لگنے سے اور صدمہ سے اگر درد ہوتا ہو پہلے فصد لے کر پھر جو عضو درد کر رہا ہے اس پر مبردات رادعہ رکھیں جن میں قبض نہ ہو ورنہ ریذا ہو گی بلکہ ان مبردات مکین تلیین کی قوت ہو جیسے بنفشہ کدو نیلوفر وغیرہ اور بعد اس کی لعاب خطمی اور بابونہ وغیرہ کا استعمال کرین ایضاً رائج اور

مرسرد پانی کے ہمراہ اورتخم کتان سرد پانی میں گوندھ کر یا گھی میں علک الانباط سب ہموزن خصیوں کے بڑھ جانے کا بیان کبھی دونوں خصیہ بڑھ جاتے ہیں نہ بطور ورم کے بلکہ بطور فربہی اور شادابی کے جیسی دونوں پستان عورتوں کے بھی اس طرح بڑھتے ہیں علاج ایسی سرد دواؤں سے علاج کرنا چاہئیں جن سے باکرہ عورتوں کے پستانوں کا خواہ ان عورتوں کے پستان کا علاج کیا جاتا ہے جن کے پستان بہت بڑے ہو جاے ہیں اور وہ دوا چپکنے والی ہوتا کہ چھوٹ نہ جائے اور نہ گر پڑے جیسے شوکران کو بھنگ ملا کر طلا کرنا اور اس طرح جو دوا کہ قوت غاذیہ میں ضعف پیدا کرے سیسہ کے ٹکڑوں کو آپس میں رگڑنے سے جو برادہ گرے اس کو ہرے دھنیا کے پانی میں گھول کر لگانا چاہیے کرنڈا اور ٹوٹی ہوئی چکی کا پتھر رگڑ کر جو برادہ گرے وہ بھی اس میں ملا لیں۔ اگر ہروقت روغن زنبق کو نایزہ میں پچکاری سے ٹپکاتے رہیں یہ بھی اس مرض کو سفید ہوتا ہے اور اپنی معتدل مقدار پا اس عضو کو پھیر لاتا ہے۔ خصیہ کا اوپر چڑھ جانا اور چھوٹا ہو جانا کبھی خصیہ کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ سمٹ جاتا ہے اور چھوٹا ہو جاتا ہے اس سبب سے کہ برودت اور ضعف کا غلبہ اس پر ہو جاتا ہے اور اکثر غائب بھی ہو جاتا ہے اور چڑھتے چڑھتے پی کی اس جھلی تک پہنچ جاتا ہے جس کو مراق کہتے ہیں تا کہ ان میں پیشاب دشواری سے ہوتا ہے اور پیشاب کرتے وقت درد ہونے لگتا ہے تقیر بول پیدا ہوتی ہے علاج مروخات اور ضمادات گرم جو مقوی ہوں اور جذب کی قوت ان میں ہو کہ جس کا بیان الفاظ میں ہو چکا ہے انہیں کو استعمال کرے۔ اگر خصیہ غائب ہو جائے اور اپنی جگہ سے چلا جائے اس کا علاج یہ ہے کہ ہمیشہ استحمام کریں اور پے در پے آبزن کرتے رہیں اور کبھی احتیاج اس کی بھی ہوتی ہے جس کو قدیم زمانہ کے طبیبوں نے ذکر کیا ہے نایزہ میں ایک نلی داخل کر کے پھونکیں تا کہ اس کا بدن نرم ہو جائے اور خصیہ اتر آئے دوائی اور صلابات صفن کا بیان کبھی خصیہ کی تھیلی اور اس کے گرد جو چیزیں ہیں ان میں گرہن گرہین سی پڑ جاتی ہیں اور پیچیدہ ہوتی ہیں۔ اور بہت

سی ہوتیہیں اور کبھی ان میں ریح بہت سی بھر جاتی ہے اور متواتر اختلاج پیدا ہوتا ہے اور اکثر عضو پر ورم صلب آجاتا ہی کہ وہ از قسم اورام بادوہ کے ہوتا ہے۔ اور اکثر یہ بات بائیں طرف پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ بائیں جانب اس کی ضعیف ہوتیہے اور ایک رگ بھی اس طرف زیادہ ہے جس میں ریزش مواد کی ہوتی ہے علاج اس کا علاج وہی ہے جو اورام صلب کا علاج ہے استرخائے صفن کا بیان کبھی صفن لانبا اور ڈھیلا ہوجاتا ہی اور اس وجہ سے ایک بات خراب پیدا ہوتی ہی جس کا ذکر برا ہے علاج ہمیشہ نطول کریں ایسی سرد دواؤں کا جو قابض ہیں لیپ بھی انہی دواؤں کا کریں اور جماع میں کمی کریں بعض طبیب ایسے بھی گزرے ہیں جو تھوڑی سی مقدار صفن کی کاٹ کر اور عضل صفن بھی کس قدر کاٹکر باقی ماندہ کو ڈورے سے سی دیتے تھے تاکہ حجم اس کا بقدر معتدل ہوجائے اور احتیاط کی عمدگی یہ بھی ہے کہ پہلے سی لیں اس کے بعد عضل کو کاٹیں اور اور فتوق کا بیان ہم نے اس تیسری کتاب کے اخیر میں ایک باب جداگانہ قیلہ اور فتق کے بارہ میں لکھا ہے وہاں اس کو دیکھنا چاہئے دونوں خصیہ اور ذکر کے سمٹ جانے کا بیان یہ بات نہایت سردی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے یا بالکل قوتِ ساقط ہوجائے جیسے بیماران امراض حادہ کو اور انہیں مقامات میں اس کا بیان کریں گے قروح خصیہ اور ذکر اور مبداء مقعد کا بیان ان مقامات میں جو قروح پیدا ہوتے ہیں نہایت خراب اور بہت پھیلنے والے ہوتے ہیں اس واسطے کہ یہ اعضا ایسی صورت پر ہیں کہ بہت جلد ان اعضا کی طرف عفونت آتی ہے اس لئے کہ ہوا کا گزر ان اعضا تک نہیں ہوتا ہے یعنی ہوا سے آڑ میں ہیں اور حرارت اور رطوبت کی طرف ہروقت رہتے ہیں فضول کے مجاری سے قریب ہیں بعض وجوہ سے اندرون شکم کے قروح اور منہ کے قروح سے بھی ان کو مشابہت ہے بہت خراب اور زبون وہ قرحہ ہے جو قضیب کی جڑ کے عضل میں اور مقعد میں ہو اور یہ خرابی اس وجہ سے ہے کہ یہ قرحہ تجفیف قوی کا محتاج ہے اور س کی یا این میں کہ قرحہ پڑ چکا ہے شدید اور قوی ہے اکثر اوقات یہ قرحہ اس کا محتاج ہوتا ہے کہ

قضیب کاٹ ڈالا جائے جس وقت کہ قروح میں عفونت بڑھ جائے اور پھیل جائیں
علاج جو قرحہ حشفہ یعنی سپارے میں ہو اس کو تجفیف کی زیادہ حاجت ہے بہ نسبت اس
قرحہ کے جو غلاف اور جلد قضیب پر ہو اس لئے کہ سپارے کا مزاج زیادہ خشک ہے یہ
قرحہ یا تروتازہ ہیں یا پرانے ہو چکے ہیں اور ان میں سے قروح خبشیہ بھی ہوتے ہیں
تازہ قرحہ کے واسطے کوی دوا اس سے بہتر نہیں ہے کہ مردارسنگ اور اقلیمیا شراب سے
دھوئی ہوئی اور توتیا کا استعمال کریں اور اسی کے قریب یہ بھی ہیکہ موتی پیس کر چھڑکیں
کدہ ے سوختہ عجیب نفع کرتا ہے اور پھٹکری کی راکھ اور توتیا کا چھڑکانا اور سرد پانی ملا کر
طلا کرنا چاہئے۔ لیکن اگر قرحہ میں تری زیادہ ہو اور ریپپ پڑ چکی ہو اس وقت ان
دواؤں س زیادہ قوی دواؤں کی حاجت ہے جیسے تانبے کا کشتہ اور چھلکے درخت صنوبر
صنعار کے جلے ہوئے اور اگر احتیاج گوشت اوگانے کی ہو کندر بھی انہیں دواؤں میں
ملا دینا چاہئے یہ دوائے مرکب اس قرحہ کے واسطے ہے جو زیادہ تخفیف کا محتاج ہے اور
گوشت بھی پیدا کرتی ہے نسخہ اس کا یہ ہے کہ توتیا صبر انزروت کندر مشادنج غرب نامی
درخت کی لٹیں جس کو ڈاڑھی کہتے ہیں جلی ہوئی سفید پھٹکری سرخ پھٹکری جلی ہوی
مازو گلنار اقاقیا سب اجزا ہموزن نگار کسی ایک دوا کی وزن سے ڈیوڑھا انارترش کی کلی
ایک جزء روغن گل میں مرہم تیار کریں دوسرا نسخہ خبث الحدید مردارسنگ دم الاخوین
کاغذ سوختہ پھٹکری سوختہ روغن گل ملکیں ضماد تیار کریں خواہ مرہم بنائیں یا قرص تیار
کریں۔ اور اگر قرحہ پرانا ہو گیا ہو اس میں کندر اور دقاق کندر یعنی اس کا برادہ اور ایلوہ
سب اجزا ہموزن داخل کریں اور اگر قرحہ اکال ہو یعنی سڑ گیا ہو اس کو یہ نسخہ بھی نفع کرتا
ہے آدمیوں کیبال کی راکھ اور انجدان اور پہاڑی مسور سب پیس کر ذرور اور ضماد تیار
کریں۔ ایضاً اس سے بھی قوی ہے دونوں قسم کے ہرتال کی راکھ سات جزء چونہ پتھر کا
تیس جزء بے بوجھایا ہوا اقاقیا بارہ جزء سرکہ اور تازہ اسپغول میں گوندھ کر قرص
تیار کریں اور سایہ میں خشک کر کے استعمال کریں اس کو یہ نسخہ بھی نفع کرتا ہے آدمیوں

کے بال کی راکھ اور انجدان اور پہاڑی مسور سب پیس کر ذوور اور ضماد تیار کریں۔ ایضاً
اس سے بھی قوی ہے دونوں قسم کے ہرتال کی راکھ سات جزء پر چونہ پتھر کا پیس جزء
بے بوجھایا ہوا اقاقیا بارہ جزء سرکہ اور تازہ اسپغول میں گوندھ کر قرص تیار کریں اور
سایہ میں خشک کر کے استعمال کریں۔ اس نسخہ سے زیادہ قوی اور پہلے نسخہ سے قوی تر یہ
نسخہ ہے دونوں ہڑتال اقاقیا زنگار مویزج پھٹکری کی راکھ فلفل ان سب سے قرص تیار
کرے ھر اگر قرحہ بھدا ہو گیا ہو اور سیاہ پڑ گیا ہو بہتر یہ ہے کہ کاٹ ڈالے اور جتنی جگہ
خراب ہو گئی ہے سب کو جدا کر کی نکال ڈالیں اس کے بعد ایسے مرہم لگائیں جو گوشت
پیدا کریں قضیب کے قروح کا بیان ان کا علاج بھی وہی ہے جو قروح مثانہ کا علاج
ہے اور کبھی ایسی دوا کی بھی حاجت ہوتی ہے جس میں کاغذ سوختہ پڑا ہو اس کا نسخہ یہ
ہے کہ کاغذ سوختہ پھٹکری بھنی ہوئی اقلیمیا مغسول بعد دھونے کے اور پوست درخت
صنوبر صنعار اور کندر انہیں دواؤں کے قرص تیار کریں اور پچکاری وغیرہ سے زخم کے
اندر پہنچائیں قضیب کی کھجلی کا بیان یہ کھجلی ایسے مادہ گرم سے ہوتی ہے جو قضیب میں
اترتا ہے یا کوئی عرق گرم جو قضیب کی جانب سے ترشح ہوتا ہے پس کھجلی اٹھتی ہے
علاج اس مادہ کو دور کر دینا چاہئے فصد اور اسہال کے ذریعہ سے بعد اس کے یہ مرہم
استعمال کیا جائے اقاقیا اور مامیثا ہر واحد نصف درہم نوشادر ایک دانگ صبر ایلدا تگ
زعفران نصف دانگ اور سب دواؤں کو ہموزن اشنان سب دواؤں کو کوٹ چھان کر
روغن زنبق ملا کر مرہم تیار کریں کہ یہ مجرب ہے کبھی اس کھجلی میں سکون اسطرح پیدا
ہوتا ہے کہ حمام میں جا کر سرکہ اور روغن گل بیروزہ اور نطرون اور پھٹکری کو طلا کریں اور
اگر زیادہ خراب کھجلی ہو اسی دوا میں تھوڑی سی مویزج داخل کریں پھر جب حمام سے
نکلے انڈے کی سفیدی شہد ملا کر لگائے اور اگر کوئی دوا نفع نہ دے اور فصد اور استفراغ
ہو چکا ہو لازم ہے کہ ران کی اندرونی جانب میں پچھنا لگائے اور قریب قریب اسی
مقام کے اور جونکیں بھی اسی جگہ لگانی چاہیں قضیب کے اورام حار کا علاج یہ علاج بھی

قریب قریب انثیین کے اورام حارہ کے ہے لیکن قضیب کے ورم قابض دواؤں کے متحمل زیادہ ہیں ان اورام کی خاص نسخہ میں سے ایک نسخہ ہے پوست انار خشک گلسرخ سوکھا ہوا مسور سبکو پانی میں پکائیں جب مہرا ہو جائے روغن گل ملا کر پئیں اور استعمال کریں ایضاً قیمولیا آب مکوئے سبز کے ہمراہ اس طرح سے گل ارمنی اور مسور اور برگ کا کنج قضیب کے اورام باردہ کا علاج اس کا بیان بھی قریب ہے' انثیین کے اورام باردہ کے عالج سے اور یہ ورم سوء القینہ اور استسقا میں اکثر ہوتا ہے منجملہ مجربات کے ایسے ورم کے واسطے چھوہارے کی گٹھلی پسی ہوئی دو جزء خطمی ایک جزء سرکہ میں پیس کر ضماد کریں اور وہ دوا جو بھوسی اور اشق سے بنائی جاتی ہے اور ورم صلب انثیین کے علاج میں مذکور ہو چکی وہ بھی اس کے مناسب ہے اور بہت مناسب اس دوا کے واسطے ہوتی ہے جب قضیب میں ورم صلب عارض ہو شقاق جو قضیب میں اور اس کے گرد پیدا ہو اس کا علاج بھی وہی جو شقاق مقعد کے علاج میں لکھا گیا بہت جلد نفع کرنے والی یہ دوا ہے کہ قیمولیا اور توتیا اور پسی ہوئی مہندی سب ہموزن لے کر موم اور زردی بیضہ اور روغن گل ملا کر مرہم تیار کریں قضیب کے درد کا بیان یہ درد مختلف اسباب سے پیدا ہوتا ہے اور اکراوقات پیشاب کے بند ہونے سے عارض ہوتا ہے۔ شفا اس درد سے نرم حقنہ لینے سے اور فقط آب جو ہمراہ جلاب کے پلانے سے ہوتی ہے اور بزور کے پاس نہ جانا چاہئے تاکہ فضول کا جذب نہ ہو جائے بعد حقنہ دینے کے پیڑو اور قضیب کے گرد اس قدر سینکیں کہ جلد نرم ہو جائے اس کے بعد نیمگرم پانی اس مقام پر گوائیں اور بنفشہ کو طلا کریں کہ یہ تدبیر نافع ہے ثالیل جو ذکر پر ہوں مسے کاٹ ڈالنا چاہئے اور بعد کاٹنے کے خون بند کرنے والی دوا لگائی جائے اور پھر عام مسوں کا علاج کیا جائے علاج ان دانوں کا جو مشابہ توت کے ہوں اور اس گوشت کا جو انہیں مقامات پر بڑھ جائے نسخہ بورہ سوختہ خاکستر چوب انگور پانی ملا کر نرم نرم پئیں اور اسی دانہ پر جو مثل توت کے ہے لگائیں خواہ کوئی اور دانہ جو مشابہ اس کے ہو۔ جب دوا کارگر نہ ہو اس

دانہ کو کاٹ ڈالیں اور زنگار اور سرخ پھٹکری اس پر چھڑکیں پھر اس دانہ میں خرابی زیادہ ہو بے داغ دینے کے چارہ نہ ہو گا تر چھا ہونا ذکر کا پہلے نرم کرنے والی روغن سے ذکر کو نرم کریں جیسے تل کا تیل اور روغن سوسن اور روغن نرگس اور لطیف چربیاں جو معلوم ہو چکی ہیں جیسے مرغ کی چربی اور بط کی چربی حرام مغز ساق گاؤ اور نیل گاؤ وغیرہ اور موم اور اتیخ اور ان چیزوں کا استعمال حمام میں کریں یا حمام کے باہر اور مقام پر اور حقنہ بھی انہی دواؤں کی پچکاریوں سے دیں اور بہ نرمی سیدھا کرتے رہیں تا کہ سیدھا ہو جائے اور کجی جاتی رہے۔

اکیسواں فن عورتوں کے اعضاء منی کے احوال کا بیان:

اس فن میں چار مقالہ ہیں پہلا مقالہ قواعد کلیہ کا بیان اور بچے کا رحم پیٹ میں نطفہ قرار پانا اور بچہ جنے کے بیان میں رحم کی تشریح ہم کہتے ہیں کہ عورتیں تولید منی کا آلہ یہی رحم ہے جو اصل خلقت میں مردوں کے آلہ ولیدی سے مشابہ ہے کہ وہ ذکر ہے مگر فرق اتنا ہے کہ مردوں کا آلہ تولید منی باہر جسم کے نظر آتا ہے اور پورا ہے اور عورتوں کا آلہ تولید منی ناقص ہے اور اندرون جسم کے بند ہو رہا ہے اس طرح کہ گویا کہ ذکر الٹ کر اندر چلا گیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رحم کی جھلی بمنزلہ کیسہ خصیہ کے ہے اور رحم کی گردن بمنزلہ قضیب کے ہے دونوں خصیہ یا بیضہ بھی عورتوں کے واسطے اس طرح مخلوق ہوئے ہیں جیسے مردوں کے واسطے لیکن مردوں میں بڑے بڑے ہیں اور کھلے ہوئے لانبے گولائی کی طرف مائل اور عورتوں میں چھوٹے چھوٹے اور گول گول ہیں مگر چپٹے زیادہ ہیں اور فرج یعنی مقام نہانی میں عورتوں کے دونوں طرف رکھے ہوئے ہیں ایک ہی قوت سے یعنی کوئی ان دونوں میں کمزور نہیں ہے جیسے مردوں کا بایاں خصیہ کمزور ہوتا ہے عورتوں کے دونوں خصیہ الگ الگ ہیں کہ ہر ایک سے ایک جھلی لپٹ کر خاص اور ہی ہے ایک ہی تھیلی میں دونوں جمع نہیں ہوئے ہیں ہر ایک جھلی جوان پر لپٹی ہے ایک جرم عصبی ہے جس طرح مردوں کے واسطے اوعیہ منی درمیان بیضہ اور درمیان اس راہ کے

قضیب کی بڑے جو جدھر سے منی نکلتی ہے اس طرح عورتوں کا اوپر سے درمیان ان کے دونوں خصیوں کے اور درمیان ارادہ کے ہے جدھر منی وغیرہ گرتی ہے اندرون رحم تک ہے لیکن مردوں کا ظرف منی بیضہ سے شروع ہوکر اوپر کو چڑھتا ہے اواس مغاک میں جا کر بند ہو جاتا ہے جس سے علاقہ بیضہ کا اترتا ہے پایا جاتا ہے درخکا ایک وہ علاقہ لپٹا ہوا ہے اور تہہ بہ تہہ ہے اس کے بعد پھر وہ ظرف نیچے اتر کر متورب ہو جاتا ہے اور میں کھجلی آ جاتی ہے اور چند پیچ اور گھماؤ اس میں پڑتے ہیں کہ انہیں پیچیدگی کے مقام پر نفخ منی کا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ پھر پلٹ آ کر اس مجری تک پہنچتا ہے جو ذکر کی جڑ میں دونوں جانبو نے بنی ہوئی ہے اور جو چیز کو قریب اس جڑ کے ہے کہ اس تک بھی مثانہ کی گردن پہنچتی ہے۔ اور یہ راہ مردوں کے بدن میں لانبی ہے اور عورتوں کے جسم میں چھوٹی ہے عورتوں میں دونوں بیضوں کی جگہ مائل ہو کر دونوں حاضرہ تک اس طرح پہنچتی ہے جیسے دو سینگھ بچھے ہوئے ہیں اور چالیین تک اونچے ہو گئے ہیں اور دونوں کے کنارے بخوبی ارتبین سے مل گئے ہیں اور جماع کرنے کے وقت تن جاتے ہیں اور اس کچھاؤ کی وجہ سے گردن رحم کے واسطے قبول کرنے منی کے برابر کر دیتے ہیں اسطرح کہ اس کو دونوں طرف سے کھینچ کر اس میں وسعت پیدا ہوتی ہے اور کھل جاتا ہے اور منی وہاں تک پہنچ جاتی ہے اور یہ دونوں سینگھ عورتوں میں بہ نسبت مردوں کے زیادہ چھوٹے ہوتے ہیں اور اس بات میں بھی اختلاف ہوتا ہے کہ اوعیہ منی عورتوں میں بیضوں سے متصل ہوتے ہیں اور انہی دونوں زیادتیوں میں جیسے سینگھ سے مشابہ ہم نے لکھا ہے ایک شے ایسی نافذ ہوتی ہے جو ہر ایک بیضہ سے ہوگئی ہے اور دعاء مذکور تک منی کو گراتی ہے اور انہیں دونوں کا نام قاذف المنی رکھا گیا ہے جو عورتوں کے بدن میں بیضوں تک پہنچتا محسوس نہ ہو اور نہ اچھا تھا اور نہ دونوں بیضوں سے ان کی آمیزش ہوئی اور اگر ایسا کیا جاتا تو ہر آئینہ یہی دونوں بیضوں کو ایذا رسانی کرتے بروقت تنجانے اور کھنچنے کے کیوں کہ انہیں سختی زیادہ تھی بلکہ ان دونوں میں ایک واسط

پیدا کیا گیا ہے جس کا نام بندمبسوس ہے اور جس کا فائدہ بروقت اندرونی الجا کے ہوتا ہے رحم کے اندر ایک کنارہ گول عصبی مزاج کا ہے پھر اس کے واسط میں ایک دوال چرمی بھی ہے اور دوال پر ایک زائدہ بھی بنایا گیا ہی رحم میں بہت سی رگیں پیدا کی گئی ہیں جن کا برآمد ہونا ان میں رگوں سے ہوتا ہے جن کو ہم نے بیان کیا ہے پس اسی جگہ پر بوجہ کثرت رگوں کے جن میں کے واسطے سازوسامان مہیا ہے اور فضول حیض کے اسطے اور رار کی جگہ ہے رحم کی بندش صلب کے بہت قوی اور کثیر رباطات سے تا جانب ناف اور مثانہ اور چوڑی ہڈی کے اوپر تک کی گئی ہے لیکن پھر بھی وہ رحم بہت زہت بہ نسبت اپنی رباطات کے اور بہ نسبت ان چیزوں کی جو رحم سے متصل ہے از قسم پھٹے اور رگوں کی جن کا بیان تشریح عصب اور عروق میں مذکور ہو چکا۔ رحم کی پیدائش جو ہر عصب سے اس واسطے کی گئی تا کہ وقت شامل ہونے جن میں کے کوب کھنچے اور بروقت بچہ پیدا ہو جانی کے خوب سمٹے اور چوٹا حجم ہو جائے اور اس کی تجویف پوری نہ ہو جائے جب تک تمام نمو کو نہ پہنچ جائے جس طرح دونوں پستانوں کا بھی یہی حال ہے کہ ان کا حجم بھی پورا نہیں ہوتا ہے جب تک تمام نمو کو نہ پہنچ جائیں اس لئے کہ یہ تجویف قبل اس زمانہ کے بیکار رہتی ہے اور محتاج الیہ نہیں ہوتی ہے اور اسی واسطے تا کتخدا لڑکیوں کا رحم بہت چھوٹا ہوتا ہے جب تک باکرہ رہیں بہ نسبت دوشیزہ عورتوں کے اسی عضو کے واسطے آدمیوں میں دو تجویف ہیں اور غیر انسان میں بہت سی تجویفیں ہیں جن کا شمار پستان کی سروں سے کیا جاتا ہے اور مقامات اس تجویف کے مثانہ کے پیچھے ہیں اور فصل اور جدائی تجویف کی مثانہ پر اوپر کی طرف سے ہوتی ہی جس طرح مثانہ اس تجویف پر زائد اور جداگانہ نیچے کی طرف سے ہوتا ہے اور معاء کے آگے سے ہوتا ہے تا کہ ایک فرنگاہ نرم تیار رہے اور حفاظت کی جگہ میں ہو اسطور کی خلقت میں اس عضو کی غرض اولی رحم کی طرف متوجہ نہیں ہے بلکہ جنین کی طرف سے اور یہ فرشگاہ ناف کے قریب سے آخر حنفد فرج تک تیار ہوتی ہے اور گردن بھی یہی ہے رحم کی گردن کا طول

معتدل اکثر عورتوں میں میں انگل سے گراره اذنگل تک ہوتا ہے اور بیچ میں اس گھنی کے ساتس انگل سے لے کر دس انگل تک کبھی اسسے چھوٹا اور لانبا بھی ہوتا کے جماع کرنے اور نہ کرنے کی وجہ سے اور اس کی شکل مقداری اس طرح کی ہوجاتی ہے جس شخص کے جماع کرنے کی یہ عورت فوگر ہونو درحم کا طول بھی قریب قریب اسی مقدار کے ہوتا ہے اور اس قدر طولانی ہوتا ہے کہ اوپر کی تینوں معاء کومس کرتا ہے۔ رحم کی خلقت دوطبقوں سے ہوتی ہے۔ اندرونی طبقہ قریب اس کے ہوگیا ہے کہ رگوں کی خلقت سے مشابہ ہوجائے اور خشونت اس طبقہ کی اس وجہ سے ہومنہ اور رگوں کے جو گریوں کے طور پر رحم میں ہیں فقرہ رحم بھی کہلاتے ہیں انہیں نقروں سے جنین کی جھلیاں متصل ہوتی ہیں اور انہیں سے خون حیض رہتا ہے اور انہیں نفروں سے جنین غذا پاتا ہے ظاہری طبقہ رحم کا قریب عصباتی ہونے کی ہے اور ہر ایک طبقہ ان دونوں سی کبھی سمٹتا ہے اور کبھی پھیلتا ہے ادی استعداد سے جو اس کی طبیعت میں ہے خارجی طبقہ سادہ ہے اور ایک ہی جسم ہے اور داخلی طبقہ گویا دونوں قسموں پر شامل ہے کہ دونوں الگ الگ ہیں اور باہم چسپیدہ نہیں ہیں اسطرح کو اگر اندرونی طبقہ بطور پوست کے ادنا رلیا جائے تو بیرونی بلند بھی اس کے ساتھ اوڈھر جائے۔ رحم غلیظ اور نخین بھی ہوتا ہے جیسے کہ موٹا ہوجاتا ہے اور یہ بات رحم کو ایام حیض میں عارض ہوتی ہے پھر جب عورت حیض سے پاک ہوگئی دبلا اور خشک ہوجاتا ہے رحم مین ایسی نرمی ہے کہ جس قدر جنین بڑھتا ہے اس قدر رحم بھی بڑھتا ہے اور پھیلتا ہی بقدر حبثہ جنین کے اور جس وقت کسی عورت سے جماع کیا جائے رحم کی مدافعت اور پیش آمد فرج کے منہ تک ایسی ہوتی ہی جیسے کہ وہ براہ طبیعت شایق ہوکر باہر نکل آتا ہے اگر کوئی شخص کہے کہ رحم کی خلقت عصبانی حی اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اس کی پیدائش دماغی پٹھے سے ہے بلکہ مطلب اس کا یہ ہے کہ اس کی پیدائش ایسے جسم سے ہے کہ بشابہ پٹھے کے ہے کہ سفیدی اور کون اس میں نہیں ہے اور دراز ہوکر نرم ہوگیا ہی اور ایک پٹھ دماغ سے اس

میں آتا ہے اس میں حس پیدا ہوتی ہے اور اگر عصبانی ہونے کے اس میں آثار زیادہ ہونے دماغ کی مشارکت اس کو زیادہ ہوتی رحم کی گردن عصروتی ہے جیسے گرہ پر گرہ پڑتی ہوئی کہ اس تلے اوپر ہونے سے گندہ ہو کر اس کی سختی اور عصروف ہونے کی صفت بڑھتی ہے اور تحمل اور برداشت زمانہ حمل میں زیادہ ہوتا ہے۔ اسی عضو میں ایک مجری ایسا ہے جو متقناس ہے فرج کے اس منہ کے جو باہر ہے اسی مجری میں مقدار کافی منی کی پہنچتی ہے اور خون حیض بھی اس طرف سے نکلتا ہے اور لڑکا بھی اس طرح سے پیدا ہوتا ہے۔ رحم کا منہ زمانہ آبستنی میں بہت تنگ ہو جاتا ہے اتنا تنگ ہوتا ہے کہ سلائی کا سرا بھی اس میں داخل نہیں ہوسکتا ہے پھر وقت پیدا ہونے بچے کے خداوند تعالیٰ کے حکم سے پھیل جاتا ہے اسی طرف سے جنین نکلتا ہے پیشاب کی راہ عورتوں کے واسطے اس کی اور جگہ مقرر ہوئی ہے اور وہ قریب نم رحم کے ہے متصل اوپر کے مقامات کے بائیں طرف ہٹی ہوئی ہے اور بعض عورتوں میں داہنی طرف رحم کی گردن کے ہے قبل از آلہ بکارت توڑ دیتی ہے اور جو خون ان میں بھرا ہوتا ہے اس طرف سے نکل جاتا ہے جنین کے پیدا ہونے کی کیفیت جس وقت رحم منی پر شامل ہوا یعنی مرد کی منی اس میں ٹھہر گئی تو پہلی حالت منجملہ حالات حمل کے خواہ استقرار نطفہ کی جو رحم میں پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ منی میں پھین سا اوٹھتا ہے اور یہ باقت قوت مصورہ کے فعل سے پیدا ہوتی ہے اور در حقیقت حال زبدیت کی تحریک ہے قوت مصورہ کی طرف سے اس لئے کہ منی میں روح نفسانی اور طبعی اور حیوانی تینوں موجود ہیں پس قوت مصورہ ہر ایک روح کو اس کے معدن تک حرکت دیتی ہے تا کہ اسی معدن میں یہ روح ٹھہر جائے اور جس روح سے جس عضو کی خلقت مناسب ہے' اس سے پیدا ہو جائے اسطرح جیسا ہم نے کتب اصول طبعیات میں توضیح کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس طرح تمام یہ پھولی ہوئی مقدار درمیان اور وسط تک رطوبت کے پہنچتی ہے اور اس کو آمادگی اور فراہمی ایسی جگہ ہوتی ہے جہاں پر قلب اس مولود کا پیدا ہوگا اور اسی حصہ کے

درستی کا سامان پہلی پہل ہوتا ہے پھر اس جگہ کے داہنی طرف اور اس کے اوپر کی طرف دو پھولی پھولی چیزیں اٹھتی ہیں جیسے اسی جگہ سے برآمد ہوئی ہیں ایک زمانہ تک بعد اس کے یہ دونوں زیادتیاں جدا جدا ہو جاتی ہیں اور پہلا مقام پھولا ہوا قلب کے واسطے علقہ بن جاتا ہے اور بائیں جانب والا جگر کے واسطے علقہ ہو جاتا ہے اور اخیر نفحتہ سفیدی مائل خون سے بھر کر ظاہر تک اس رطوبت کے پہنچتا ہے جو پھیلی ہوئی ہیں اور اس کے بعد ایک نفخ ریحی اسمیں سوراخ کرتا ہی تا کہ اس کی مدد رحم سے اور روح اور خون سے پہنچے اور ناف پیدا ہوتی ہے سب سے جو چیز پیدا ہوتی ہی یہی دونوں ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے لیکن وہ نفحہ جو قلب اور جگر اور دماغ کے واسطے ہیں ان کی خلقت ناف کی خلقت پر مقدم ہے لیکن تمام خلقت سے متاخر ہے اور یہ وہ مسئلہ ہے جس کی تحقیق ہم نے کی ہے اور جس کو ہم کتب اصول علم طبعی میں بیان کیا ہے اور جو خلاف اس مسئلہ میں ہے اس کو بھی لکھ دیا ہے جس وقت منی ٹھہر جاتی ہے اور اس میں پھین اٹھتا ہے وہ پھین غر یعنی جم جانے تک پہنچتا ہے جو قلب کے بننے کے واسطے کافی ہے۔ اس وقت ایک جھلی عورت کی منی کی حرکت سے مرد کی منی تک پیدا ہوتی ہے اور یہ بے لگاؤ ہوتی ہے کہ رحم سے اس کو کچھ تعلق نہیں ہوتا ہے سوائے تقریر جذب غذا کے اور جنین اس جھلی کی ذریعہ سے جبھی تک غذا پاتا ہے جب تک یہ جھلی پتلی ہے اور جب تک تھوڑی غذا کی حاجت ہے لیکن جس وقت یہ جھلی سے چند قسمیں اور جھلی بن جاتی ہیں مذہب حق یہی ہے کہ سب سے پہلی جو عضو پیدا ہوتا ہے وہ صلب ہے اگرچہ بقراط سے اس کی بھی حکایت کی گئی ہے کہ پہلا عضو جو پیدا ہوتا ہے وہ دماغ ہے اور دونوں آنکھیں اور اس حکایت کا سبب یہ ہی کہ انڈے میں جس وقت بچہ پڑتا ہے اس کی یہی صورت ہوتی ہے مگر قلب اولی پیدائش کی چیزوں میں ہر شے کے ظاہر اور جلی نہیں ہوتا ہے ایک فضول بیان کرنے والا آدمی بعد زمانہ بقراط کے ایسا بھی گزرا نے سے جس کا قول یہ ہے کہ سب سے پہلے جو عضو پیدا ہوتا ہے رائے صائب یہی ہے کہ جگر ہو اس لئے کہ

پہلا فعل بدن کا تغذی ہے جو بسہولت ہو اس رائے کو صائب قرار دینا اور جو کچھ اس بارہ میں اس کہنے والے نے کہا ہے اس کا غلط ہونا تجربہ کی راہ سے ظاہر ہوتا ہے اس لئے کہ جن لوگوں کو توجہ اس مرض خاص کے دریافت کرنے میں ہے انہوں نے کبھی اس کے قول قیاسی کے مطابق مشاہدہ نہیں کیا اور فساد ائے یہ ہے اگر نفس الامر میں اسی کے قول کے بناء پر ایسا ہی ہوتا ہے کہ پہلی خلقت اسی عضو کی ہوتی جس کے فعل کو سبقت کی احتیاج ہے اور اگر وہ عضو پہلے نہ پیدا ہو تو غذا پانا بدن کا بقول اس شخص کو جاننا چاہئے کہ کوئی عضو حیوانی غذا نہیں پاتا ہے اگر اس سے تمہید حیات کی بذریعہ حرارت عزیزی کے نہ ہو اور جب یہ بات ضرور ہوئی تو پھر ایسے عضو کا مخلوق ہونا جس سے حار عزیزی اور روح حیوانی میں پھیلتی ہے قبل خلقت غذا دینے والی عضو کے ضرور ہوگا اس لئے کہ قلب سے حار عزیزی اور روح حیوانی جگر میں بھی تو آتی ہے اور قوت مصورہ بروقت صورت گری کے محتاج تغذیہ کی نہیں ہے جب تک ایسا تحلل نہ واقع ہو جس کا ضرر بخوبی محسوس ہو لہذا احتیاج روح حیوانی اور حار عزیزی کی پہلے ہوگی تا کہ صورت گری کا فعل قائم ہو۔ اب اگر یہ کہنے والا یوں کہے کہ فعل قوت مصورہ کو بذریعہ آلات کے حاصل ہو پس اسی طرح قاذیہ بھی ہمراہ مصورہ کے تولید خدا بجہت آلات کے کرتی ہے پھر کیوں تقدیم وجود پر اس کو غلبہ نہ ہوا یہ تو ہو چکا اب دوسرا حال یہ ہے کہ خون کا نقطہ صفاق میں ظاہر ہوتا ہے اور اس کا بڑھنا صفاق میں کس قدر حسب ہو لیتا ہے تو اسی حالت میں وہ پھولے ہوئے نفاضات ان میں سے جو دموی ہیں ان کا استحالہ دمویت کی طرف ہوتا ہے اور جو ریحی ہیں ان کا استحالہ ناف کی صورت کی طرف محسوس ہوتا ہے اور تیسرا استحالہ منی کا حلقہ کی طرف ہوتا ہے اور بعد اس تیسرے استحالہ کے مضغہ بن جاتا ہے اب اس وقت اعضائے رئیسہ کا انفعال محسوس اور ظاہر ہوتا رہا ہے اور ان کی ایک مقار محسوس ہوتی ہے اس کے بعد استحالہ یہاں تک تمام ہوتا ہے کہ صلب اور اعضائے اولی بن جاتے ہیں اور یہ بات شروع ہوتی ہے کہ بعض اعضا بعض

سے الگ الگ ہو جاتے ہیں اسی کے بعد وہ استحالہ ہے جس میں وشائج معلومہ اور طرح طرح کی بناوٹیں ہونے لگتی ہیں اور اطراف بدن کے خط اور نشانیاں پڑنے لگتی ہیں مگر پوری جدائی ان کو ابھی نہیں ہوتی ہے اور جو اوعیہ اور ظروف بدن میں ہیں ان کے بھی نشانات بن جاتے ہیں اس کے بعد پھر یہاں تک استحالہ ہوتا ہے کہ اطراف بدن پیدا ہو جاتے ہیں ہر ایک استحالہ کے واسطے خواہ دو استحالہ کیواسطے مل کر ایک مدت اور زمانہ ہے جس پر یہ استحالہ موقوف ہے اور یہ زمانہ ایسا نہیں ہے کہ جس میں استحالہ اختلاف نہ ہو اور باینہمہ نر اور مادہ میں بحالت جنین ہونے کے یہ بہت مختلف ہوتی ہے کہ عورتوں کی صورت گری میں بہت دیر لگتی ہے اہل تجربہ اور امتحان کی اسبارہ میں بہت سی رائیں ہیں کہ درحقیقت ان میں کچھ خلاف نہیں ہے اس لئے کہ ہر شخص نے ان میں سے وہی حکم لگایا ہے جو اپنی امتحان اور مشاہدہ میں دیکھا اور یہ بات محال نہیں ہے کہ جس کو ایک آدمی نے امتحان کیا ہو دوسرے کا امتحان اس کے مخالف واقع نہ ہو اس لئے کہ یہ سب باتیں اکثری ضرور ہیں اور اکثری میں تخلف ہو بھی سکتا ہی زعوہ کی مدت یعنی جس زمانہ میں کف منی میں اٹھتا ہے چھ دن ہیں یا سات دن ہیں اور انہیں ایام میں مصورہ تصرف نطفہ میں بے استمداد رحم کے ہوتا ہے اور اس زمانہ کے بعد پھر رحم سے مدد کی خواستگاری ہوتی ہے خطوط اور نقطہ اس زمانہ کے تین دن کے بعد پڑتے ہیں کہ مجموع نو دن ہو جاتے ہیں زمانہ ابتدا سے اور ایک دن کا آگاہ پیچھا بھی ہوتا ہے پھر اس نو دن کے بعد چھ دن گزر کر جو پندرھواں دن علوق سے ہے ساری مقدار نطفہ میں نفوذ مویت کا ہوتا ہے پس علقہ ہو جاتا ہے اور بیشتر ایک دن خواہ دو دن آگے پیچھے بھی علقہ بنتا ہے اس پندرہ دن کے جدید رطوبت گوشت بن جاتی ہے اور گوشت کے ٹکڑوں میں بخوبی تمیز ہونے لگتی ہے اور تینوں اعضاء اصلی آپس میں ظاہر بظاہر جدا ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے مماس ہونے سے دور ہو جاتا ہے اور رطوبت نخاع کی پھیلنے لگتی ہے اور بیشتر تقدم اور تاخر دو یا تین دن کا ہوتا ہے پھر اس زمانہ کے سات

دن کے بعد یعنی چونتیسویں روز سر دونوں سونڈھوں کے پاس جدا ہو کر بن جاتا ہے اور اطراف پسلیوں اور شکم سے ایسے متمیز ہو جاتے ہیں کہ بعض جنین میں چار دن کے بعد محسوس ہونے لگتے ہیں اور چالیس دن میں خلقت پوری ہو جاتی ہے۔ اور کسی شاذونادر جنین میں پینتالیس دن میں خلقت پوری ہوتی ہے اور کم سے کم پچتیس دن مین بھی یہ خلقت پوری ہوتی ہے۔ تعلیم اول میں یہ بات مذکور ہے کہ جو حمل چالیس دن کے بعد گر پڑے اگر اس کی وہ جھلی جس میں وہ لپٹا ہوا ہوا ہے چاک کر کے سرد پانی میں رکھی جائے ایک چھوٹا سا جسم ایسا نمایان ہوگا جس کے اطراف بدن بخوبی متمیز ہوں گے۔ نرینہ مل تمام خلقت پانی میں مادہ کے حمل سے پہلے جلدی کامیاب ہوتا ہے اور شائد کہ تیس دن میں مسورنگری نرینہ حمل کی تمام ہو جاتی ہے۔ وضع حمل یعنی بچہ پیدا ہونے کا زمانہ نصف سال خواہ چھ مہینے کا ہے کم سے کم اور اس کا بیان قریب آتا ہے۔ نر اور مادہ احال انہیں مدتہائے مذکورہ ہیں جس صد پر ہوتا ہے یہ ایک ایسی بات ہے جس کو گروہ اطبا نے بطور مشہور اور مبالغہ کے ذکر کیا ہے سب سے پہلے منی کو جو سانس لینے والی کا سہارا پہنچتا ہے اور سب سے پہے قوت مصورہ جو عمل کرتی ہے وہ یہی ہے کہ حار عزیزی کو جمع کرتی ہے پھر ان چیزوں کو جو مکارج اور منافذ ہیں یعنی جدھر سے کوئی چیز نکلتی ہے یا نفوذ کرتی ہے ان کی صورت گری ہوتی ہے پھر اس کے بعد غاذیہ اپنا عمل شروع کرتی ہے۔ اور بعض طبیبوں کے نزدیک یہ بات ہے کہ جنین کبھی منہ کی راہ سے سانس لیتا ہے اور پھر اکثر تنفس اس کا اس وقت ہوتا ہے کہ جب رحم میں اوراک کرے اور اس قول پر کچھ دلیل نہیں ہیں ہے اور بعض طبیبوں کے نزدیک یہ ہے کہ جنین پر جس وقت دوچند زمانہ اس کی صورت یابی کا گزر جائے حرکت کرنے لگتا ہے اور جب اس کی حرکت کرنے کے زمانے دوچند زمانہ گزر جائے یعنی ابتدائے علوق سے سہ چند زمانہ گزر جائے اس وقت اس کی ولادت ہوتی ہے مترجم مراد یہ ہے کہ اگر کسی جنین کو ابتدائے علوق سے مثلاً تین مہینے کے بعد حرکت کرنے کی قوت پیدا ہو تو روز حرکت

پیدا ہونے کے چھ مہینے گزر کر وہ پیدا ہوگا اور ابتدائے زمانہ علوق سے پورے نو مہینے کے بعد اس کی ولادت ہوگی وقس علیٰ ہذا متن دودھ عورت کے پستان میں اس وقت پیدا ہوتا ہے کہ جس وقت سے جنین حرکت کرنے لگتا ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اوسط اور معتدل زمانہ جنین کی صورت بن جانے کے پینتیس دن ہیں پس ستر دن کے بعد حرکت شروع کرے گا اور دو سو دس دن کے بعد پیدا ہو جائے گا اور کبھی اس سے چند روز آگے پیچھے بھی ولادت ہوتی ہے اس لئے کہ صورت یابی کا زمانہ پینتیس دن سے کم اور بیش ہو جاتا ہے پس ایام تضعیف بھی بڑھ جاتے ہیں اور اگر صورت یابی پینتالیس دن میں تمام ہو اور نوے دن گزر کر حرکت کرے پھر تو دو سو نوے دن کے بعد پیدا ہوگا جس کے نو مہینے ہوتے ہیں اور کبھی اس حساب میں بھی چند ایام کی کمی اور بیشی بموجب بیان سابق ہوتی ہے مگر یہ ایسی باتیں ہیں کہ محصل یعنی صاحب استدلال کے نزدیک کوئی حکم قطعی ان پر نہیں ہوسکتا ہے۔ جو لڑکا آٹھ مہینے کا پیدا ہو بشرطیکہ خلقت بھی اس کی تمام ہو اکثر حکم اس کا یہی ہے کہ زندہ نہ رہے گا بنا بر اس بیان کے جو آگے معلوم ہوگا۔ تمام خلقت اس کی اور تمام خلقت کے بعد پیدا ہوتا اسی حساب سے جو اوپر مذکور ہوا اسطرح پر کہ چالیس دن میں صورت یابی تمام ہو اس کے بعد اسی دن میں حرکت ہو اور چالیس دن میں کمی اور بیشی اسی طور پر ہوئی ہے جیسا اوپر معلوم ہوا اطبا کہتے ہیں کہ ساقط شدہ حمل میں تر بچہ کا حمل ایسا نہیں پایا گیا ہے جو قبل تیس دن کے صورت یابی میں پورا اور تمام ہو گیا ہو اور نہ مادہ جنین ایسا پایا گیا جس کی صورت یابی چالیس دن سے پہلی ہوتی ہو یہ بھی انہیں کا قول ہے ستوان سالڑکا اس کو قوت اور استعداد ہو جاتی ہے یا ان میں کہ ابھی سات ہی مہینے گزرے ہوتے ہیں اور نو مہینے کا لڑکا اور دس مہینے کا پیدا ہوتا ہے اور ہم زمانہ حمل اور وضع حمل کی مدت ے واسطے ایک باب جداگانہ اس مقالہ میں لکھیں گے جو اس مقالہ کے بعد آتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون حیض کی تقسیم حاملہ عورتوں کے بدن میں تین قسم پر ہوتی ہے ایک قسم تو غذائے جنین میں صرف ہوتی

ہے ایک قسم پستان کی طرف چڑھ جاتی ہے جس کا دودھ بنتا ہے ایک قسم بطور فضلہ کے رہتی ہے وقت نفاس تک جو بعد ولادت کے خون برآمد ہوتا ہے جنین پر تین جھلیاں لپٹی ہوئی ہوتی ہیں ایک تو مشیمہ ہے اور یہ وہ جھلی ہے جنین پر لپٹی ہوئی جس میں جال بندی رگوں کی ہوتی ہے۔ متحرک رگیں اس کی دو رگوں تک پہنچنے والی ہوتی ہیں اور ساکن رگیں اس کی ایک رگ تک پہنچتی ہیں جس کا نام یلدس ہے دوسری جھلی اور اس کو لغافی بھی کہتے ہیں کہ پیشاب جنین کا اسی کی طرف گرتا ہے اور تیسری جھلی کا نام سقار ہے اور یہ مقبض عرق ہے یعنی پسینہ اس طرف سے آتا ہے جنین کو کسی اور ایسے ظرف کی حاجت نہ ہوئی جدھر سے براز دفع ہوا کرے اس لئے کہ جو غذا اس کو ملتی ہے بہت پتلی ہوتی ہے اور اس میں سختی ہوتی ہے اور نہ ثفل ہوتا ہے اور بیشتر اس غذا سے مائیت بول خواہ پسینہ کی جدا ہوتی ہے۔ بہت قریب تر جھلی جنین کے بدن سے وہی تیسری جھلی ہے اور وہ تینوں جھلیوں سے زیادہ پتلی ہے تا کہ جو رطوبت جنین میں راسخ ہے اس کو جمع کر لے اور اس ساری رطوبت کے ہونے میں بڑا فائدہ ہو اس لئے کہ سخت جھلی اگر ان اعضاء مذکورہ سے جو ابھی تازہ تازہ بنی ہیں مماس ہوتی چونکہ ابھی ان اعضا میں سختی نہیں آئی تھی ضرور قرحہ پڑ جاتا وہ جھلی جو باہر کی طرف متصل جنین کے ہے اور وہی لفافی بھی ہے اسی لئے کہ مشابہ لفافہ کے ہے یہ جھلی ناف سے نفوذ کرتی ہے۔ اور کجلل ریزش بول احلیل سے نہیں ہے اور اس مقام کی گرد ایک عضلہ ہے جس کی روانی بہ ارادہ ہوتی ہے اور اخر تک اس جھلی کی تعاریج اور پیچیدگیاں ہیں وقت اس کے استعمال کا وہی وقت ولادت کا ہے اور جس وقت تصرف شروع ہوتا ہے۔ لیکن یہ منفذ وسیع ہے اور ماخذ اس کا سیدھا اور درست ہے پیشاب کے واسطے ایک مقبض خاص جداگانہ بنا گیا ہے اس لئے کہ اس میں تیزی اور حدت ہوتی ہے اور یہ بات ظاہر ہے پیشاب میں اور رگوں کی رطوبت میں بو اور سرخی رنگ کا فرق ظاہر ہے اور اگر پشمہ سے بھی ملاقی ہو جائے ہر آئینہ کچھ ضرور پہنچے کبھی یہ مقبض اس رطوبت کو بھی لے لیتا ہے جس پر رگیں

شامل ہوتی ہیں مشیمہ کے واسطے دو باریک جھلیاں ہیں جن میں جال بندی رگوں کی ہورہی ہے اور ہر قسم کی رگ انہیں سے دونوں رگوں کے ہر قسم تک پہنچتی ہے یعنی شرائیں دو دو دونوں تک ان رگوں کی رسائی ہوتی ہے اور وہ کی رگ جس وقت داخل ہوتی ہے چھوٹی مسافت سے جگر تک پہنچ جاتی ہے اور یہ دونوں داخل اور مدخول مل کر ایک ہو جاتی ہیں تا کہ سلامت حال میں زیادہ رہیں اور محدب جگر کی طرف دور ہو جاتی ہے تا کہ مراد کی گزرگاہ سے مزاحمت نہ کرے جانب تعصیر سے اور حقیقت حال یہ ہے کہ یہ رگ جگر سے اگتی ہو اور ناف تک مشیمہ سے جدا کرتی ہے اور اس مقام پر اس میں جدائی پیدا ہو کر دو رگیں بن جاتی ہیں اور یہاں سے نکل جاتی ہے اور مشیمہ میں متحرک ہو کر ان رگوں ے منہ تک جاتی ہے جو رحم میں ہیں ان رگوں میں دو باتیں پیدا ہوتی ہیں ایک یہ کہ جن سوراخوں اور منہ کی پاس یہ رگیں ملی ہیں اس مقام پر یہ باریک ہوتی ہیں گویا کہ یہ دونوں کنارہ میں فروع اور شاخوں کے اور یہ بھی ہے کہ ان کا سرخ ہونا پہلی اسی مقام پر اس سبب سی ہوتا ہے کہ اس کا منیت اور جائے روئیدگی اسی جگہ سے ہے اس لئے کہ خون کو یہ رگیں اسی مقام سے پاتی ہیں۔ پھر اگر اس کی وسعت ثقب کا اعتبر کریں یہی متوہم ہوتا ہے کہ اصل ان کی جگر سے ہے اور اگر استحا سلہ ان کا بطرف خونخی اعتبار کیا جائے یہ بات متوہم ہوگی کہ اصل ان کی مشیمہ ہی ہی مگر اعتبار اول خواہ اولے اور پسندیدہ اعتبار وہی اعتبار ثقبہ اور متافذ کا ہے۔ رہی استحالات پس یہ کمالات ہیں ان سطحوں کے واسطے جو ان سوراخ اور ثقبوں کو محیط ہیں اسطرح چہ دونوں شریان بھی جس وقت مشیمہ سی ابتدا کرتی ہیں اسی طرح پائی جاتی ہیں کہ جیسے وہ دونوں شریان ناف سے اس شریان تک نافذ ہوتی ہیں جو شریان جگر کی ے اور پشت پر گزری ہے اور قوت گرفتہ ہونا دونوں شریان کا مثانہ پر ہے اس لئے کہ مثانہ قریب تر اعضا کا ہے واسطے استناد اور تکیہ بنانے ان دونوں شریان کے اور انکے سلامت رہنے کا باعث مثانہ اچھی طرح ہوتا ہے بعد اس کے پھر یہ دونوں شریان اس شریان میں جا کر نافذ ہوتی ہیں جو

آخر حیات تک حیوان گے نہیں ٹوٹتی اور پھٹتی ہے پس یہ بیان تو خلاصہ ہے ظاہر قول اطبا کا اور حقیقت حال یہ ہے کہ یہ دونوں رگیں گویا دو شعبے ہیں جن کا منبت حقیقی شریان ہے اور اسی قیاس اور قاعدہ پر جس کا ذکر ابھی ہو چکا ہے اور اطبا یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ دونوں شعبے لائق طولانی ہونے کے اس قدر نہ ہوئے کہ قلب تک پہنچ جاتے اس لئے کہ وہاں تک پہنچنے میں ان کی مسافت زیادہ طولانی تھی اور بہت سے جو ہر اعضا ان کی نکاس کے روبرو پڑتے تھے اور چونکہ ان دونوں کو قریب مسافت پر ایک ایسا عضو یعنی شریان متصل ہونے کو بہم پہنچ گیا جو قلب سے ملا ہوا ہے اب اس کے ذریعہ سے بالواسطہ ان کو اتحاد قلب سے ہو گیا لہذا ابلا واسطے اصال سے جو اتحاد ان کو قلب سے ہوتا اس کے محتاج نہ رہے طاب یہ کہتے ہیں کہ شریان اور ورید جو دونوں قلب اور یہ ہیں نافذ ہیں چونکہ ہر واحد ان کا ان دونوں شعبہ ہائے مذکورہ سے ایسے وقت میں تنفس کا نفع عظیم دیتا ہے اسی جہت سے صرف کیا گیا ہر واحد اور شریان اور ورید کا ان دونوں شعبوں کے غذا ایں نفع دینے کے واسطے لہذا ای ان دو کا شریان اور ورید کا منفذ واسطی دوسرے کے بنایا گیا جو بر وقت ولادت کے بند ہو جاتا ہے یہ بھی اطبا کا قول ہے کہ یہ یعنی پھیپھڑا اکثر جنین کا جو سرخ ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جنین میں تنفس نہیں ہوتا بلکہ غذا اسی جنین کو خون سرخ سے ملتی ہے اور بیشتر ہوا کی مخالطت اور آمیزش اسے سفید بھی کر دیتی ہے اطبا کا قول یہ بھی ہے کہ نفائفی جھلی عورت کی منی سے مخلوق ہوئی ہے جو مرد کی منی سے بہت قلیل مقدار میں ہے انہی سبب سے یہ جھلی باوسعت نہ ہوئی اور طولانی اس لئے بنائی گئی تا کہ جنین تک اسفل مقامات رحم میں پہنچے اور جملہ رطوبات سے صاف اور پاک ہونے کی وجہ سے یہ جھلی ضرور ہوا کہ تنہا ہو کر جائے ریزش عرق اور پسینہ کی مقرر کی جائے اور یہ سب باتیں ان طبیبوں کی بناوٹ کی ہیں جن کا ثبوت نہیں ہو سکتا ہے۔ جنین کے قلب پر جس وق مزاج تر ہونے کا پہلے پہنچے پھر سب اعضا پر یہی مزاج قابل ہوتا ہے اور ذکوریت میں یہ جنین اپنے باپ کا مزاج حاصل کر لیتا

ہے اور کبھی اس کے تر ہونے کا سبب سوائے مزاج پدر کے اور کچھ ہوتا ہے یا تو وہ کوئی حال احوال رحم سے ہو یا کوئی مزاج ہے جو منی کو عارض ہوتا ہے خاص کر کے اور وجہ یہی وجہ ہے کہ جس وقت جنین تر ہوتیمیں مشابہ اپنے باپ کی ہوتا ہے واجب نہیں کہ اور جملہ امور میں اور سائر اعضا میں بھی اس کو اپنے باپ سے مشابہت ہو بلکہ بسا اوقات ان اعضا میں اپنی ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔ شبیہ شخص کے تابع شکل ہوتی ہے۔ اور محض تر ہونا اس کے تابع شکل جنین ہوتی بلکہ مزاج اس کا تابع ہوتا ہے۔ بیشتر قلب جنین کا مزاج مچل مزاج باپ کے ہوتا ہے جو اور اعضا میں بھی پہنچ جاتا ہے استعداد شکل کی راہ سے جنین کا یہ حال ہے کہ قبول مادہ کا اطراف بدن میں صرر مائل بطرف شکل مادری کے ہوتا ہے اور اکثر مصورہ کو ایسی بھی قدرت ہو جاتی ہے کہ منی پر غالب آ کر اور اس کی صورت گری بذریعہ تخطیط کے کر کے شکل پدری کی صورت فائض کر دیتی ہے مگر پھر بھی مصورہ عاجز ہو جاتی ہے کہ مزا کو مثل مزاج پدر کے نہیں کر سکتی ہے ایک گروہ علما نے کہا ہے اور جواز اور امکان کی دارہ سے اس امر کو باہر نہیں تجویز کیا ہے مراد یہ ہے کہ اگر کیفیت مندرجہ ذیل واقع ہو متناع عقلی اس میں نہیں ہے اور وہ بات یہ ہے کہ منجملہ اسباب شبیہ اور صورت ہونے ماں باپ کے علاوہ جنین کی صورت کسی اور انسان کی بھی ہو سکتی ہے جس کی صورت خیال اور وہم میں باپ خواہ ماں کے بروقت علوق اور نطفہ ٹھہرنے کی مرتسم ہوئی ہو بشرطیکہ وہ صورت انسانی ممکن بھی ہو قد و یعنی بانٹھا ہونے کا سبب کبھی نقصان قد کا سبب یہ ہوتا ہے کہ قلت مادہ کی پہلے سے ہوتی ہے خواہ غذا کی کمی بروقت علوق کے ہوتی ہے خواہ رحم کے واسطے مثلاً رحم کی کوتاہی اور چھوٹا ہونا کہ اس کی وجہ سے جنین پھیلنے کی جگہ نہیں پاتا ہے کہ اعضا اس کے بڑھیں جیسے بعض پھلوں کی بھی ایسی ہی کیفیت ہو جاتی ہے اگر کسی قالب وغیرہ میں بحالت خام ہونے کے پڑ جائیں کہ پھر اسی صورت کے ہو جاتے ہیں جس قالب میں وہ پڑ گئے ہوں اور اس سے بڑھ کر مقدار ان کی نہیں ہوتی توام اور جوڑا پیدا ہونے کا سبب کثرت منی کی ہے کہ دونوں

بطن رحم میں اس کثرت سے گرتی ہے کہ دونوں بھر جائے ہیں اور جدا جدا ہر ایک بطن کو پورا لقمہ اس کا منی سے مل جاتا ہے اور کبھی اختلاف سے دو مرتبہ کے انزال سے بھی قوام نطفہ پیدا ہو جاتا ہے اگر دونوں انزال ایسے وقت ہوں کہ حرکت رحم کی جذب منی میں دونوں مرتبہ ایک ہی شوق سے ہوئی ہو اس لئے کہ رحم کو بروقت جذب کرنے منی کے حرکات پے در پے عارض ہوتے ہیں جیسے کوی ایک لقمہ بعد لقمہ کے تناول کرتا ہے اور جیسے مچھلی سانس پر سانس لیتی رہتی ہے اس طرح رحم بھی منی کو بدفعات قعر رحم کی طرف دفع کرتا ہے اور ہر دفع میں ایک جذب کرنا منی کا خارج بدن سے ہوتا ہے اور یہ طلب کرنا رحم کا منی کو اس لئے ہوتا ہے تا کہ دونوں منی فراہم ہو جائیں اور یہ ایسی بدیہی بات ہے جس کو مندفق خواہ جماع کنندہ بھی بذریعہ حس کے معلوم کر لیتا ہے اور تیز عورتیں بھی اگر ان شعور اچھی طرح ہو جس کے ذریعہ سے معلوم کر لیتی ہیں یہ دفعات خالص اور یکساں نہیں ہوتے بلکہ ان میں اختلاج اور پھڑکن بھی ہوتی ہے جیسی ہر ایک ان دونوں میں سے مرکب چند حرکات سے ہے مگر ہر ایک دفعہ بدن چند مرتبہ کی پھڑکن ار اختلاج کے تمام نہیں ہوتا ہے بلکہ بعد ہر ایک جملہ اختلاجات کی جو بمنزلہ واحد تصور کرنا چاہئے کس قدر سکون ہو کر پھر دوبارہ ایسے سکون کے زمانہ مین جو درمیان ریختہ کرنے قضیب کی منی کو ہوتا ہے اور ہر ایک مزہ ثانیہ یعنی دفعہ دوم قوت میں ضعیف تر اور شمار میں کمتر از روئے عدد اختلاجات کے ہوتا ہے بیشتر یہ مرات تین خواہ چار سے زیادہ ہوتے ہیں اور اس طرح عورتوں کی لذت بھی دو چند سہ چند بڑھتی ہے۔ اس لئے کہ وہ لذت یاب اپنی منی سے بھی ہوئی ہیں اور مرد کی منی جوان کے قم رحم میں حرکت کرتی ہے اور باطن رحم تک جاتی ہے اس سے بھی ان کو لذت ملتی ہے بلکہ ان کو نفس حرکت رحم ہی لذت کثیر دیتی ہے اس شخص کی قول کی تصدیق نہ کرنی چاہئے جو کہتا ہے کہ عورتوں کی لذت اور تمام لذت ان کی یہ دونوں باتیں مرد کے انزال پر موقوف ہیں شاید اس خص کی رائے میں یہ بات سمائی ہے کہ اگر مرد کا انزال نہ ہو عورت

فقط اپنے انزال سے کچھ بھی لذت نہ پائے گی اور اگر مرد کا انزال ہو جائے اور عورت کے رحم میں ایسی حرکتیں نہ پیدا ہوں خواہ پیدا تو ہوں مگر انہیں سکون نہ ہونے پائے اس وقت عورت کو تھوڑی سی لذت ملے گی کہ ویسی لذت مرد کو بھی قبل حرکت کرنے ان کی منی کے ہوتی ہے جو مشابہ کھجلی اور دغدغہ کے ہے جو دوی میں پیدا ہوتا ہے پس اس کی تصدیق نہ کرنی چاہئے اور نہ اس قول کی جو وہ کہتا ہے کہ مرد کی منی جس وقت عورت کے رحم پر گرتی ہے اس کی حرارت اور بھڑک بجھا دیتی ہے جیسے ٹھنڈا پانی جس وقت گرم پانی پر گرے کہ جوش کھا رہا ہو۔ اس لئے کہ یہ اطفاء حرارت ہر وقت نہیں ہوتا ہے بلکہ جسطرح چہ ہم نے بیان کیا ہے اس وقت ہوتا ہے جب عورت نزل ہو اور مرد کی منی کو چوس جائے خواہ بلع کر جائے بقور مرد کے انزال کے اور سوائے اس وقت کے اور وقت ایسی قوت اس کو نہیں ہوتی ہے جس کا شمار کیا جائے۔ اکثر اوقات ریزش منی کی ذکر سے ترینہ نطفہ کے ہمراہ مادہ نطفہ کے ریزش کرتی ہے پس اس وقت دونوں ریزشین باہم آمیختہ ہو جاتی ہیں اور بعد ان ریزشوں کے چند ریزشیں ایسی ہی یکے بعد دیگری ہوتی ہیں اس وقت عورت کے چند نطفوں سے پیٹ رہ جاتا ہے اس لئے کہ ہر ایک اختلاط بجائے خود ایک نطفہ جداگانہ ہے اور کبھی دونوں منی مل کر دونوں منقطع ہو جاتی ہیں خواہ ایک منقطع اور بے اثر ہو جاتی ہے اور ایک سے نطفہ رہ جاتا ہے اور وہ ایک منی وج منقطع ہو جاتی ہے وہی ہوتی ہے جو پہلے رحم میں گری ہو اور یہ انقطاع اور بے اثر ہو جانا اس کی کسی ریحی خواہ اختلاجی سبب سے ہوتا ہے خواہ کوئی اور سبب اسباب متفرقہ سے ہو پس اس وقت ہر ایک منی جداگانہ اپنے اپنے طور پر باکار خواہ بیکار ہو جاتی ہے اور کبھی یہ بات پھیل جانے خواہ کھل جانے جھلی کے ہوتی ہے اس وقت بہت سی منی ایک ہی شے خواہ بطن واحد رحم میں آ جاتی ہے ایسا نطفہ تمام نہیں ہوتا اور تا حیات اور زندگی کے زمانہ تک اس کا استقرار پہنچتا ہے اور اکثر قبل اس واقعہ کے خواہ ازیں قبیل اور حوادث کے جو استقرار نطفہ ہوتا ہے شائد ناکامی اس میں کمتر ہوتی

کے بدن میں نہ آئے پس نویں مہینے تک رہے گا۔ پھر اگر آٹھویں مہینے میں نکل آئیں پس باہر نکل آئے گا اور قوائے جسمانی اس کے ابھی کمزور ہوں گے اور قوت متولدہ کی وجہ سے اس کی پیدائش نہ ہوگی بلکہ اور سب موذی سے باہر نکلا ہوگا جس کی ایذا ابھی ضعیف ہے یعنی اس قدر نہیں ہے کہ مہلک ہو۔ جنین کا باہر آنا بدن اس کی نہیں ہوتا ہے کہ جھلیاں پھٹ جائیں اور رطوبت جوان میں ہے دور یختہ ہوجائے اور یہی رطوبت جنین کو پھسلا کر باہر کی طرف ہٹادی اور سر کی بھل اوندھا ہو کر ولادت طبعی میں باہر آ جائے تاکہ بسہولت اس کا انفصال اور جدائی رحم سے ہوسکے جو مولود دونوں پاؤں کے بھل پیدا ہوتا ہے۔ یعنی پہلے اس کے پاؤں نکلتے ہیں وہ اپنے ضعف اور ناتوانائی کی وجہ سے اسطرح پر نکلتا ہے کہ اس مین قوت انقلاب اور الٹنے کی رحم کے اندر نہیں ہوتی اور یہی سبب ہے کہ اس شکل کی ولادت میں خطرہ ہے اور اکثر ایسا مولود کامیاب صحت اور آثار حیات سے نہیں ہوتا جنین کا حال قبل ازینکہ حرکت نکلنے کی کرے یہ ہے اکثر اپنے چہرہ سے دونوں پاؤں پر ٹیک لگائے ہوئے ہوتا ہے اور دونوں ہتھیلیاں اس کی دونوں گھٹنوں پر ٹکی ہوئی ہوتی ہیں اور ناک اس کی دونوں زانوں کی درمیان ہوتی ہے اور دونون آنکھیں اس کی دونون زانو پر رکھی ہوئی اور دونوں زانوں کو آگے کی طرف ملائے ہوئے اپنی گردن اور چہرہ کو اپنی ماں کے پشت کی طرف جھائے ہوئے جیسے کہ اب الٹا چاہتا ہے اور کلا کھانے پر مستعد ہے اور یہ وضع اس کے واسطے بچانے اور حمایت قلب کی ہوتی ہے اور اس طرح سے کھڑا ہونا بچہ کا رحم میں انقلاب اور پلٹ کھانے کا زیادہ موافق ہے یہ شکل جنین کی تو اکثروں کی مشاہدہ میں آئی ہے اس کے علاوہ ایک قوم نے یوں کہا ہے کہ مادہ بچہ کے منہ کا رکھ رکھاؤ مذکورہ بالا کے خلاف ہوتا ہے اور جو اوپر مذکور ہوا یہ انداز نرینہ مولود کا ہے الٹ جانے پر اور پلٹ کھانے پر جنین کے اوپر کے اعضا کا بھاری ہونا اور سر کا بڑا ہونا خاص کر معین ہوتا ہے اور جس وقت جنین رحم سے جدا ہوتا ہے رحم اس قدر کھل جاتا ہے کہ اتنا کبھی نہیں کھلتا

ہے اور ضرور ہے کہ مفاصل میں بھی انفصال عارض ہو اور یہ امر فقط عنایت الٰہی کا ہو کہ مہیا کر دی ہے خدائی اسی وقت خاص کے واسطے اور لطف یہ ہے کہ یہ رحم اس قدر کھل جاتا ہے اس قدر اس میں انفصال آ جاتا ہے کہ قریب انفصال طبعی کے پہنچ جاتا ہے اور یہ فعل منجملہ افعال قوت طبعیہ کی ہے اور بھی قوت مصورہ سے متعلق ہے اور ایک متصل اور ملی ہوئی شے کا جو از طرف خالق تعالٰی کے چسپاں پیدا ہوئی ہو ہمیشہ جتنا نمو اور بالیدگی جنین کو ہوتی ہے اس قدر پھیلتا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ لطف خدا کا ہے برتر ہے وہ اللہ جو حقیقی بادشاہ ہے اور بہت اچھا بابرکت ہے خدا کہ اچھی پیدائش کرنے والوں میں سب سے زیادہ خوشنما ہی خالق ہے۔ اب حاصل اور خلاصہ ان سب بیانات کا یہ ہوا کہ سبب پیدا ہونے بچہ کا احتیاج اس کی ہوائے کثیر اور غذائے کثیر اور غذائے کثیر کی طرف ہے اور اس وقت کہ جب اس کی آگاہی قوی ہوتی ہے کہ اپنے لئے جگہ اور مکان وسیع کو طلب کرتا ہے اور نسیم خوشگوار اور غذائے وافر کی طرف اس کو رغبت ہوتی ہے اور تنگ جگہ سے مثل رحم کے گریز کرتا ہے اور گھٹی ہوئی ہوا اور کمی غذا سے بھاگتا ہے جس وقت پیدا ہوتا ہے اس کو نیند اور بیداری میں پوری امتیاز نہیں ہوتی اور جب ان دونوں میں ایسی امتیاز آ جاتی ہے بعد چالیس روز ے پھر ضحک پیدا ہوتا ہے اور ہنسنے لگتا ہے امراض رحم کا بیان رحم کو جمیع امراض مزاج اور امراض آلیہ اور مشترکہ عارض ہوتے ہیں اور حبل یعنی حمل کے امراض جو خاص رحم سے ہی متعلق ہیں بھی لاحق ہوتے ہیں مثلاً حاملہ نہ ہونا خواہ حاملہ تو ہو مگر اسقاط کر دے یا ان کہ حمل بھی بری طرح سے نہ ہو جننے میں دشواری ہو خواہ بچہ جدا ہونے کے بعد خود زچہ مر جائے یا بچہ رحم کے اندر بروقت وضع حمل کے مر جائے حیض کے امراض بھی رحم عورات کو عارض ہوتے ہیں جیسے کہ حیض نہ آئے خواہ تھوڑا سا آئے یا خراب اور زردی قسم کا خون آئے خواہ وقت معمول کے خلاف اور وقت میں آئی خواہ بافراط اور کثرت سے خون آئے امراض خاصہ بھی اس کو ہوتے ہیں اور امراض مشترکہ بھی اسطرح کہ رحم کو بشرکت اور اعضا کے

امراض ہوں اور کبھی رحم کی شرکت سے اوراعضا میں امراض پیدا ہو جاتے ہیں جیسے کہ اختناق رحم میں یہی صورت ہوتی ہے جب رحم میں امراض کی کثرت ہوتی ہے جگر بھی ضعیف ہو جاتا ہے اور مستعد اس امر کا ہوتا ہی کہ جگر میں استسقا پیدا ہو دلائل امزجہ رحم کے حرارت مزاج رحم کے دلائل یہ ہیں تلخی دہن اور مشارکت بدن کی حرارت میں بھی رحم کی حرارت پر دلیل ہوتی ہے اور کمی حیض کی اور رنگ خون حیض کا بھی حرارت رحم پر دلیل ہوتا ہے خصوصاً اگر پارچہ کتان پر لے کر رات بھر رکھ چھوڑیں اور پھر سایہ میں اس کو سوکھائیں اور پھر دیکھیں کہ سرخ ہے یا زرد ہے کہ دلیل حرارت اور غلبہ صفرا پر ہو گی خواہ غلبہ خون پر تا کہ ان کو وہ کپڑا سیاہ ہو گا یا سفید اس وقت ان دونوں مزاج کے ضد پر دلالت ہو گی مگر سیاہی اس میں اگر بوئے بد کے ساتھ ہو اور عفونت کے ساتھ اس وقت حرارت پر دلیل ہو گی اور ماسوا اس کے دلیل برودت پر ہے کبھی استدلال حرارت رحم پر اطراف جگر کی دردہائے مختلفہ سے بھی کیا جاتا ہے اور ان زخموں سے اور قروح سے بھی استدلال کیا جاتا ہے جو رحم میں حادث ہوتے ہیں عورت کے دونوں ہونٹھوں کی خشکی اور بالوں کا زیادہ ہونا اور پیشاب کا اکثر رنگیں ہونا اور نبض کی سرعت یہ بھی حرارت رحم پر دلیل ہے دلائل برودت رحم کے حیض کا بند ہو جانا خواہ کمی حیض کی اور خون حیض کا رقیق ہونا اور سفید ہونا خواہ سیاہی اس میں زیادہ ہونی مثل سوادسوداوی کے اور ایام طہر یعنی خون نہ آنے کا زمانہ زیادہ رہنا اور پہلے اس وقت سے جس وقت طبیب استدلال کر رہا ہے غذاہائے غلیظ کا استعمال ہو چکا ہو خواہ مادہ غلیظ ہو اور پہلی اس سے بکثرت جماع کرا چکی ہو یا اوپر کی طرف رحم میں خدر اور سن کا ہونا پیڑو وغیرہ پر بالوں کی کمی پیشاب میں رنگ کا بہت کم ہونا اور جو رنگ ہو وہ خراب ہوا کرے یہ سب دلائل برودت مزاج رحم کے ہیں دلائل رطوبت رحم کے حیض کا رقیق ہونا اور سیلان رطوبت میں کثرت اور اسقاط کر دینا بچہ کا اس کی بڑھنے کے ساتھ ہی بلاتوقف اور درنگ کے دلائل یبوست رحم کے خشکی اور سیلان رطوبت میں کمی ہونی عقر اور عسر حبل کا بیان عقر

یعنی بانجھ ہونے کا سبب یا تو مرد کی منی میں ہوتا ہے یا منی میں عورت کی ہوتا ہے یا اعضائے رحم میں یہ سبب ہے یا قضیب کی اعضا میں سبب عقر کا ہے اور آلات منی میں یا مبادی میں یہ سبب ہوتا ہے جیسے خوف اور غم کا مستولی ہونا اور فزع اور اچانک ڈر جانا خواہ دردہائے سر اور ضعف ہضم اور تخمہ سے عقر ہوتا ہے یا وطی کرنے میں کوئی خطا اور سوء تدبیر ایسی ہوتی ہے جس سے نطفہ قرار نہیں پاتا ہے منی میں جو سبب ہوتا ہے وہ سوء مزاج مختلف جو قوت تولید منی میں ہے حار پیدا ہو خواہ بارد اور بارد سوء مزاج بوجہ برودت طبعی کے عارض ہو خواہ طول احتباس منی سے جو امر قاصر ہے یعنی خلاف طبیعت کے ہو خواہ رطوبت یا ان کہ یبوست کی وجہ سے یہ سوء مزاج پیدا ہو اور اس کا سبب غذائیں ایسی جو موافق طبع منی کے نہ ہوں خواہ ترش چیزیں کہ وہ بھی از قسم انہیں اشیا کے ہیں جو برودت اور یبس پیدا کرتی ہیں۔

کبھی سبب عقر کا جو منی میں ہے ایسا یبس ہوتا ہی جو مانع تولید نہیں ہوتا مگر نطفہ کے قرار پانے میں دشوری پیدا کرنے والا اور غذا جنین کو قوم رحم کی طرف سے آتی ہے اس کو فاسد کرنے والا ہوتا ہے کبھی سبب مرد کی منی میں ہوتا ہے کہ مرد کی منی میں مخالف اثر تاثیر عورت کی منی کے ہوتا ہی اور متعدد واسطے قبول اثر عورت کی منی کے ہوتا ہی خواہ مشارک اثر میں عورت کی منی سے ہوتا ہے بنابر اختلاف ہر دو مذہب کے جو اس مسئلہ میں ہے اور دونوں منی زن و مرد سے لڑکا پیدا نہیں ہوتا اور اگر ہر ایک کی منی کا اثر بدل دیا جائے یعنی جو اثر مرد کی منی میں بوجہ سوء مزاج کے آ گیا ہے وہ عورت کی منی پیدا کر دیا جائے اور عورت کی منی کا اثر بدل دیا جائے مرد کی منی کے اثر موجود سے اس وقت کیا عجب ہے کہ عقر جاتا رہے اور لڑکا پیدا ہونے کی امید ہو سکے کبھی یہ بات ہوتی ہے کہ دونوں منی میں ایسا اختلاف ہوتا ہے بوجہ سوء مزاج کے کہ ایک منی دوسری منی سے آمیختہ ہو کر قوام معتدل جس کو قابلیت استقرار نطفہ کی بہم پہنچے نہیں پیدا کرتی ہے بلکہ آمیزش سے ہر دو منی کی فساد بڑھ جاتا ہے اور اگر دونوں کا مزاج بدل دیا جائے اس

وقت ہر ایک منی میں ایسی بات بوجہ تضاد مزاجین کے پیدا ہو جائے گی اور ایسی صفت آ جائے گی جس کو اعتدال اسی قسم کا ہوگا جو مولود بنانے والے منی کو درکار ہے اور اس خرابی سے دونوں منی جدا ہو جائے گی جس سے ولادت نہیں ہوتی ہے نابالغ لڑکے کی منی اور مست منوالے اور جو شخص تخمہ میں گرفتار ہو اور پیر فرتوت کی منی اور جس کو باہ زیادہ ہوتی ہیاس کی منی اور جس شخص کا بدن صحیح نہیں ہے اس کی منی یہ سبب انہیں اقسام کی ہیں جن سے نطفہ نہیں قرار پاتا ہی اس لئے کہ منی ہر عضو سے بہ کر عضو تناسل میں آتی ہے پس عضو سلیم کی منی بھی سلیم ہوتی ہے اور عضو سقیم کی منی سقیم ہوتی ہے بناء بر قول بقراط کے اور یہ سارے احوال خرابیوں کے مرد اور عورت دونوں کی منی میں موجود ہو سکتے ہیں۔ اطبا نے یہ بھی کہا ہے کہ منجملہ ایسا فساد منی کے یہ بھی ایک سبب ہے کہ نابالغہ لڑکیوں سے جماع کرنا اور یہ امر مفسد مدلل کسی دلیل سے نہیں ہو سکتا ہے ہاں بالخاصہ اگر یہ فساد پیدا ہوتا ہی تو ہو رحم میں جو سبب عقر اور بانچ ہونے کا ہوتا ہے وہ یا تو ایسا سوء مزاج ہے جو مفسد منی کا ہو اور اکثر برودت ایسی جو منی کو منجمد اور بستہ کر دے جیسے کہ سرد پانی پینے سے عورتوں کو چونکہ ان کا رحم زیادہ سرد ہو جاتا ہے یہی خرابی پیدا ہوتی ہے اور اس طرح مردوں کو بھی ٹھنڈا پانی پینے سے یہی بات ہو جاتی ہے یہی سرد پانی اجزء طمث میں بھی تغیر عظیم پیدا کر دیتا ہے ارمسام طمث کو بھی اقدر تنگ کر دیتا ہے کہ جنین تک خون حیض برائے غذا وہی نہیں ہیں پہنچ سکتا ہے اور اکثر یہ سرد مزاج رحم کا ہمراہ کسی مادہ اور رطوبت کے ہوتا ہے۔ جو اپنے مخالطت اور آمیزش کی وجہ سے منی کو فاسد کر دیتی یا کوئی مزاج رحم میںایسا ہو جو مجفف منی ہو خواہ محلل ہو یا مرطب ایسا ہو جو ازلاق پیدا کر کے ماسکہ میں ضعف پیدا کرے اور یہ سوء مزاج اکثر عارض ہوتا ہی یا سوء مزاج قوت جاذبہ منی میں خرابی پیدا کرتا ہے کہ پھر بقوت واجبی جذب منی کا رحم سے نہیں ہوتا ہے خواہ یہ سوء مزاج ایسا ہو کہ مجاری غذا میں تنگی بوجہ برودت کے آ جائے یا بسبب حرارت کے خواہ بسبب یبوست کے اربیشتر رحم کا یبس اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ مشابہ

سوکھی ہوئی کھالوں کے ہوجاتا ہے یا سوء مزاج رحم کا ایسا ہو کہ غذائے صبی اور جنین کو فاسد کردے خواہ جنین تک اس غذا کو پہنچنے نہ دے اس لئے کہ رحم میں انضمام اور پیوستگی شدید بوجہ پیوست خواہ برودت کے آ گئی ہو خواہ ان کہ قروح کا التحام اور گوشت بھر جانا یا گوشت زائد از قسم مسہ وغیرہ کے ایسا ہی پیدا ہو جائے جو وصول غذا کو روکے یا ان کہ پیوست مشیمہ پر اس قدر غالب ہو کہ منافذ غذا کو بند کردے رحم بارد و رطب میں منی کو وہ امور عارض ہوتے ہیں جو دانہ اور تخم کو زمین تر اور ترائی میں عارض ہوتے ہیں اور رحم گرم وخشک میں منی کو وہ باتیں عارض ہوتی ہیں جو چونہ اور گچ کی زمین میں دانہ دار تخم کو عارض ہوتی ہیں یا بسبب انقطاع مادہ کے جو حیض کا خون ہے جس وقت رحم گرم وخشک میں منی کو وہ باتیں عارض ہوتی ہیں جو چونہ اور گچ کی زمین میں دانہ دار تخم کو عارض ہوتی ہیں یا بسبب انقطاع مادہ کے جو حیض کا خون ہے جس وقت رحم اس کے جذب کرنے سے عاجز ہو اور اسی خون کے پہنچانے میں جنین تک یہ مرض پیدا ہوتا ہے یعنی عورت بانجھ ہوجاتی ہے یا ان کہ میلان اور اپنی جگہ سے ہٹ جانا رحم کو عارض ہو کر خواہ انقلاب اور پلٹ جانا خواہ منضم ہوجانا نم رحم کا خواہ ان کے رحم میں کوئی پھندا خواہ کوئی شے قبل ولادت کے از قسم سدہ یا صلابت خواہ گوشت زائد مسہ کے شکل کا ہو خواہ ثولولی نہ ہو یا گوشت کا پر ہو جانا گوشت کے قرحہ وغیرہ کے بھرنے سے اور برودت سے جو قبض اور سکڑ جانا پیدا کرے اور ازیں قبیل کے اور بہت سے امور جو موجب سدہ پڑنے کے ہیں ان سے آمد غذائے جنین کے رک جائے خواہ پیوست کے اسباب اور جو ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ نفوذ منی کا ہونے نہیں پتا۔ یا چپیدگی رحم میں بعد حاملہ ہونے کے ایسا ضعف ہوتا ہے کہ جنین کو ٹھہرا نہیں سکتا یا چربی کی زیادہ کثرت ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے جنین یا نطفہ ٹھہر نہیں سکتا کبھی تمام بدن کی سرکت سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور کبھی فقط رحم میں یہ اسباب عارض ہوتے ہیں یا ثرب میں خواہ تنہا رحم میں اور جس وقت ثرب پر چربی زیادہ آ جائے تو ایک فشار پیدا ہوگا کہ منی کو نچوڑ کر نکال دے گا اور یہی

فعل اس کا باعث عقر کا ہوگا یا نہایت لاغری سے بدن کے یا فقط رحم کی لاغری سے یا اور کوئی آفت رحم میں از قسم ورم یا قروح یا بواسیر کے پیدا ہونا زائد گوشت ایسے پیدا ہو جائیں جو مانع استقرار نطفہ کے ہوں اکثر فم رحم میں ایک سخت چیز ایسی پید ہو جاتی ہے مثل قضیب یعنی پتلی چھڑی کے جو مانع دخول ذکر اور منی کے ہوتی ہے یا قرحہ اس طرح مندمل ہوتے ہیں کہ رحم کیک ساری جگہ کو بھر دیتے ہیں یا ان رگوں کے منہ کو سخت کر دیتے ہیں جدھر سے کون حیض رحم میں آتا ہے یا خشونت رحم کی مانع استقرار نطفہ کے ہوتی ہے لیکن وہ سب عقر کا جو اعضائے تولید میں ہوتا ہے یا تو ضعف ہو جائے اوعیہ منی میں یا تو فساد آجائے خواہ منی کو بزور ریزش کرنے میں فساد آجائے اریہی حال اس شخص کا ہے جس کے خصیہ ڈھیلے ہو جائیں یا شوکران کا ضماد خصیوں پر کرتا رہے یا کافور کی مقدار کثیر تناول کرے جو سبب عقر کا قضیب میں ہوتا ہے مثلاً اصل خلقت میں چھوٹا ہو یا یہ سبب مرد کے فربہی کے گوشت قضیب میز یادہ ہو جائے خواہ مرد اور عورت دونوں کی فربہی سے فم رحم دور مسافت پر ہو جائے یا درست ہو کر قضیب رحم میں بیٹھ نہ سکے یا قضیب میں کجی آجائے پس مجرا منی کا جو قضیب میں ہے محاذات سے فم کے ہٹ جائے اس سبب سے منی کی ریزش فم رحم تک نہو مبادی میں اسباب عقر کے ان کو تو ہم یگان یگان شمار کر چکے ہیں اور کہہ چکے ہیں کہ یہ بات ضروری ہے کہ اعضائے ہضم اور اعضا روح قوی ہوں تب نطفہ کا ٹھہرنا آسانی سے ہوگا خطا طاری یعنی افعال اور حرکات میں مرد اور عورت دونوں کی خطا اس کے اوقات بھی مختلف ہوتے ہیں ای کتو یہ ہے کہ انزال پہلے ہو جایا کرے اور دوسرے کا بعد اس کے اب اگر مرد کا انزال پہلے ہو جاتا ہے تو عورت اس طرح رہ جائے گی منزل نہ ہوگی اور اگر عورعت پہلی منزل ہو جاتی ہے ت مرد کا انزال بعد عورت کے انزال کے ہوگا اور عورت کا فم رحم حرکات جذب منی سے ٹھہر جائے گا اس حال میں کہ منہ اس کا کھلا ہوگا مرد کی منی کے انتظار میں اور یہ منہ کھلا رہنا مکرسہ کر رہوا کرے گا حالانکہ جذب شدید

اس میں ہوگا جو بروقت انزال عورت کے محسوس ہوگا اور یہ فعل رحم سے عورت کے جو خاص بروقت اس کے انزال کے ہوتا ہے کہ اس کا منہ کھلا رہتا ہی یا تو اس کا سبب یہ ہے کہ مرد کی منی جذب کرے ہمراہ اس رطوبت کے جو اسی عورت کے اوعیہ منی باطنی سے رحم میں بہتی ہے اور دخل تک پہنچتی ہے جیسا کہ ایک قوم کی یہ رائے ہے یا یہ سبب منہ کھلے رہنے کا ہے کہ اپنی منی کو خود جذب کرے اگر امر حق وہی ہے جس کو دوسری قوی اطبا کی کہتی ہے ان کا یہ قول ہے کہ منی عورت کی اگرچہ اندر پیدا ہوتی ہے لیکن خارج تک نم رحم کے اس کی ریزش ہوتی ہے پھر اس کے بعد نم رحم اس کو پی جاتا ہے تا کہ حرکت رحم کی خاص اپنی منی کے جذب میں جس وقت ہو پس جو منی باہر سے یعنی اور بدن سے اس میں آتی ہے اسے بھی اس منی کے ہمراہ جذب کرے یعنی مرد کی منی کو عورت اپنی منی کے ہمراہ جذب کرے بعد اشتمال یعنی قریب زمانہ قرار پانے نطفہ کے جو خطا پیدا ہوتی ہے اس کی یہ صورت ہے کہ جیسے بعد انزال دونوں عورت مرد کے جو ٹھیل وقت پر ہوا ہو زیادہ ہلنا چلنا کودنا عورت کرنے لگے یا کوئی صدمہ چوٹ وغیرہ اس کو پہنچے یا انزال کے بعد چٹ پٹ کھڑی ہو جائے ازیں قبیل اور حرکات جو بعد بستگی نطفہ کے عورت سے ہوں یا مثلاً کوئی خوف اس پر طاری ہو اور سبب اسباب اسقاط کے جو باب اسقاط میں بیان ہوں گے بقراط کہتا ہے کسی مرد کا مزاج زیادہ سرد عورت کے مزاج سے نہیں ہوسکتا یعنی کسی اعضاء رئیسہ کا مزاج اور مزاج اولی مرد کا اور مزاج صحیح مرد کی منی کا عورت کے ان مزاجوں سے زیادہ سرد نہیں ہوتا سوائے اس مزاج عارضی کے جو مرد کو عارض ہو یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ جو عورت حاملہ ہوتی ہے اور اس کے اولاد پیدا ہوتی ہے اس کے امراض بہت کم ہوتے ہیں بہ نسبت بانجھ عورت کے لیکن ایسی عورت کو ضعف بدنی بہ نسبت بانجھ عورت کے زیادہ ہوتا ہے اور بڈھی بہت جلدی ہو جاتی ہے اور بانجھ عورت کو امراض زیادہ لاحق ہوتے ہیں اور بڈھی دیر میں ہوتی ہے اور زیادہ حصہ اس کے عمر کا مشابہ جوان عورتوں کے ہوتا ہے یعنی اکثر اوقات عمر اس

کے جوانی سے مشابہ ہوتے ہیں علامات اس بات کی علامت کہ عقر دونوں منی عورت اورمرد سے کس کی منی سے پیدا ہوتا ہے اس کے بارہ میں بہت سے اقوال ایسے کہے گئے ہیں۔ جن کی صحت معلوم ہے اور نہ ان پر کوئی حکم صحیح کیا جاسکتا ہے مثلاً اطبا نے کہا ہے کہ مرد اور عورت دونوں کی منی کا پانی میں ڈال کر امتحان کریں جس کی منی پانی کے اوپر تیرتی رہے اور ڈوب نہ جائے عقر اسی کی طرف سے ہوگا یہ بھی اطبا نے کہا ہے کہ دونوں مرد عورت کا پیشاب کاہو کی جڑ پر ڈالیں جس کے پیشاب ڈالنے سے کاہو کی جڑ خشک ہو جائے اسی کی طرف سے عقر پیدا ہوتا ہے از آنجملہ ایک یہ بھی تجربہ بیان کیا ہے کہ سات دانہ گیہوں کے اور سات دانہ جو کے اور سات دانے باقلا کے لے کر مٹی کی برتن میں رکھیں اور مرد سے خواہ عورت سے کہیں کہ اس برتن میں پیشاب کرے جس کے پیشاب میں یہ دانے جم جائیں اس کی طرف سے عقر نہ ہوگا ایک آدھ تجربہ اس سے بھی زیادبعد از قیاس بیان کیا ہے بہت اچھا تجربہ جو عورت کے واسطے لکھا ہے وہ یہ ہے کہ عورت کے رحم کو دھونی دیں اسطرح کہ کسی چنگیزدان وغیرہ میں خوشبو چیزیں جلا کر بندھوائیں عورت اپنے کو اس سے دھونے لے اگر خوشبو اس دھونے کی اندر رحم سے ہو کر عورت کے منہ تک یا نتھونوں تک پہنچے پس سبب عقر کا عورت کی طرف نہ ہوگا اور اگر نہ پہنچے تو معلوم کرنا چاہئے کہ اس کے رحم میں خواہ اور مقامات میں جن کو توالد اور تناسل سے لگاؤ ہے سدے اور اخلاط خراب پڑ گئے ہیں کہ وہی سدے وغیرہ مانع حاملہ ہونے کے ہیں یا خوشبو دھونے کی نہیں آنے دیتے۔ اطبا کہتے ہیں کہ عورت ایک جو لہسن کا اپنی شرمگاہ میں رکھ کر دیکھے کہ اس کی بو اور مزاہ منہ میں خواہ ناک میں معلوم ہوتا ہے ای نہیں اگر نہیں معلوم ہوتا ہے تو وہی خود بانجھ ہے۔ زیادہ تر دلالت اس تجربہ کی خوشبو وغیرہ معلوم ہونے یا نہ ہونے سے اسی بات پر ہے کہ اس کے رحم وغیرہ میں سدے ہیں کہ نہیں پھر اگر سدے ہونے گے تو اس کے بانجھ ہونے کی یہی دلیل ہے اور اگر سدے نہ ہوئے پھر بھی اولاد نہ ہوتی ہو پس دور نہیں ہے کہ بانجھ ہونے کے

اور بھی اسباب ہوں موانع حمل کے اور بھی تو اس کے بانجھ ہونے کی یہی دلیل ہے اور اگر سدے نہ ہوئے پھر بھی اولاد نہ ہوتی ہو پس دور نہیں ہے کہ بانجھ ہونے کے اور بھی اسباب ہوں موانع حمل کے اور بھی بہت سے ہوتے ہیں۔ جو عورت حیض سے پاک ہو جائے اور بعد پاک ہونے کے اس کے رحم کا منہ تر باقی رہے ایسی عورت مزلقہ ہے یعنی نطفہ پھسل کر اس کے رحم سے گر جاتا ہے علامات منی اور اعضاء منی کے باعتبار مزاج کے ان کی شناخت جیسا اوپر معلوم ہو چکا منی کی سردی اور گرمی جو چھونے سے معلوم ہو اس سے بھی ہوتی ہے اور بھی عورت جو اپنے رحم سے بقوت لامسہ دریافت کرتی ہے اور منی کے خاثر یعنی بھر بھری ہونے سے خواہ روکھے پن سے خواہ اس کی پتلی ہونے سے بھی شناخت ہوتی ہے اور پیڑو کے بالوں کی کمی بیشی سے اور منی کے رنگ و بو سے اور نبض کی سرعت اور بطور سے اور قارورے کی زیادہ رنگین ہونے سے خواہ کمی رنگ سے اور بدن کے مشارکت سے بھی شناخت ہوتی ہے رطوبت اور یبوست کی شناخت اسطرح ہوتی ہے کہ اگر منی کم اور گاڑھی ہو تو یبوست ہوگی اور منی زیادہ ہو یا پتلی ہو تو رطوبت ہوگی صحیح مزاج کی منی وہی ہے جو سفید ہو لس دار اور براق کہ اس میں چمک ہو اور مکھیاں اس پر بیٹھیں اور اسے کھالیں اور بو اسکی مثل شگوفہ خرما کے ہو یا مثل یا اس میں اور ۔۔۔ کے ہو۔ خون حیض اور اس کے اعضا کی علامت مزاج اس پر استدلال جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا ہے یوں کیا جاتا ہے حرارت اور برودت پر استدلال بذریعہ لمس کے کیا جاتا ہے اور رنگ خون کا بھی دیکھتے ہیں کہ وہ زردی اور سیاہی مائل ہے یا کدورت اور سفیدی لئے ہوئے ہے پیڑوں کے بالوں کے احوال سے بھی استدلال کیا جاتا ہے رطوبت اور یبوست پر کثرت اور رقت خون سے حیض کے استدلال کرتے ہیں دونوں آنکھوں میں ورم سا ہونا اور ان میں تیرگی ہونی اس سے بھی استدلال کی اجاتا ہے اس لئے کہ آنکھیں بقراط کے نزدیک رحم پر دلالت کرتی ہیں اگر حیض کم ہو اور غلیظ ہو تو یبوست ہوگی جو عورت حیض سے پاک ہو جائے اس کے رحم کا

مہ خشک نہ ہو بلکہ بریانی رہے ایسی عورت حاملہ کبھی نہ ہوگی فربہ ہونا اور لاغر ہونا اور چربی کا زیادہ ہونا قضیب کا چھوٹا ہونا اور کج ہونا اور تر نامی لگ جو قضیب کے اندر ہے اس کا چھوٹا ہوا رحم کا لٹ پلٹ جانا مرد اور عورت دونوں کے انزال کے حالات یہ سبب ایسی باتیں ہیں جو اختیار اور امتحان سے پہچانی جاتی ہیں جو فرج عورت کی ایسی ہو کہ اس کی ثرب نامی جھلی پر چربی زیادہ ہو اس کی شناخت یہ ہے کہ بروقت دخول کے اس میں تنگی معتد بہ ہوتی ہے اور وہ قرون یعنی سینگ کے مثل زیاتیاں جو تشریح میں بیان ہو چکیہیں ایسی فرج میں چھوٹی چھوتی ہوتی ہیں اور بطون اس کے اونچے اور بلند ہوتے ہیں سانس کی تنگی اس کو بروقت ہر ایک حرکت دخول کے ہوتی ہے یا یہ مراد ہے کہ ایسی عورت کو ربو اور ضیق النفس ہوتا ہے اور تھوڑی سی بو سے اس کو ایذا ہوتی ہے رحم کے میلان اور خمیدہ ہونے پر دلیل رہے کہ اندرون فرج بند ہوتا ہے اور اگر رحم کا منہ محاذی فرج کے نہ ہو پس یہ رحم مائل ہے یعنی کج ہے جس عورت کا رحم ہو گیا ہو یا الٹ گیا ہو اس کو بروقت جماع کرانے کے ایک درد محسوس ہوتا ہے تدبیر اور علاج تدبیر اس بات کی دو طرخ منقسم کی گئی ہے پہلے حاملہ بنانے کی تدبیر اور اس میں تلطیف کرنے دوسرے ان اسباب کا معالجہ جو حمل کے مانع ہیں لیکن بانجھ عورت اور مرد جو از سروئے خلقت کے عقیم ہو اور وہ شخص جس کا مزاج اپنے جفت کے مخالف ہو اور اس کا محتاج ہو کہ اس کا جفت مناسب اس کے مزاج کے بدل دیا جائے اور وہ شخص جس کا آلہ ذکر چھوٹا ہو ایسے اشخاص کی کچھ دوا نہیں ہوسکتی اس طرح وہ عورت جس کے مہانین اور رگوروں کے منہ زخمون کے اندمال سے بند ہوگئی ہوں کہ اب رحم تک خون حیض نہ آ سکے اس طرح وہ عورت جو محتاج شوہر بدلنے کی ہو اس کا علاج طبیب سے متعلق نہیں مگر ان سب امور معلومہ کی تدبیر علاوہ طب کے اور طرح سے ہوسکتی ہے حاملہ بنانے کی تدبیر تفصیل یہ ہے کہ عمدہ اوقات جماع کو اختیار کرے جن کو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اور اوقات میں سے اخیر زمانہ حیض و اختیار کرے مراد یہ ہے کہ ادھر عورت حیض

سے پاک ہو اور فوراً ہمبستر ہو جائے اور اس وقت جماع کرے جس کو ہم نے ذکر کر دیا ہے واجب ہے کہ دونوں مرد اور عورت جماع کرنے اور کرانے کو اتنے زمانہ تک ترک نہ کریں کہ دونوں کی منی میں فساد برودت کا آ جائے اور اگر ایسی بات فساد منی کی پیدا ہو چکی ہو اس وقت جماع ایسی غرض سے نکریں کہ نطفہ ٹھہر جائے گا بلکہ غرض جماع سے یہ ہو کہ خراب منی نکل جائے پھر چند روز جماع کو ترک کر دیں تا زمانیکہ بخوبی معلو ہو جائے کہ اچھی منی پھر فراہم ہو گئی ہے اور اسی طرح جب اطمینان ہو جائے اب پھر رعایت اسی بات کی کریں کہ جماع روں زمانہ طہر میں واقع ہو اب یہی حال ہے کہ ہر ایک بدن میں ایک مدت دوسری قسم کی ہوتی ہے جب ایسا وقت جماع کا مناسب بہم پہنچے چاہئے کہ مرد عورت دونوں پہلے دیر تک مساس کریں خصوصاً ان عورتوں کے ساتھ جن کے مزاج میں کچھ خرابی نہ ہو۔ اس طرح مساس کریں کہ پہلے مرد عورت کے دونوں پستان کو بہ نرمی چھوئے اور اس کے پیڑو پر گدگدائے اور اس سے اس قدر ملے اور پھر ہٹ جائے کہ بالکل چسپیدہ نہ ہو جائے پھر جب وہ عورت شہوت سے بیخود ہو جائے اور سرور اور نشاط اس سے پیدا ہو اب اس سے چمٹ جائے اسطرح کہ درمیان اس کے سرہ کا اوپر سے اسے دکھلائی دے رہا ہو اور اسے گدگدائے کہ یہ مقام عورت کی لذت کا ہے اب اس بات کا انتظار کرے کہ وہ عورت خود کب چمٹتی ہے اور آنکھیں کب سرخ ہو جاتی ہیں اور سانس اس کی چڑھنے لگتی ہے اور کلام میں کب اس سے اختلاط پیدا ہوتا ہے یعنی پوری بات اب اس کے منہ سے نہیں نکل سکتی ہے اب اس وقت مرد اپنی منی کو مقابل نم رحم عورت کے گرائے اور اتنی جگہ اس کے رحم میں چھوڑ دے جہاں اس کی منی ٹھہر سکے اور اتنی زیادہ نہ چھوڑ دے کہ اس میں ہوا کا اثر پہنچ جائے اس لئے ہوا فوراً منی کو فاسد کر دیتی ہے اور اس قابل نہیں رکھتی ہے کہ اس سے نطفہ قرار پائے اور بچہ پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس وقت منی تنگ جگہ میں چھوڑی جاتی ہے لیکن قضیب سے جس وقت گرتی ہے اس وقت قضیب چسپیدہ اس

جدار سے ہوتا ہے جو مقابل اس ہے رحم میں ہوتو اکثر منی ضائع ہو جاتی ہے بلکہ واجب ہے کہ جس وقت منی گرائی جائے نم رحم تک پہنچے اور نا رزہ پر مخرج منی بند نہ ہو جائے بعد اس کے انزال کے پھر اس عورت کو تھوڑی دیر چمٹائے رہیں اور بعد اس کے اس کو اس زور سے لپٹے جو نہایت زور سے لپٹنا کہلاتا ہے تاکہ معلوم ہو جائے اس کو کہ اندرونی مقامات نم رحم کی حرکت سے ٹھہر گئی ہیں اور چڑھی ہوئی سانس اس کی اب درست چل رہی ہے اور بعد اس کے تھوڑا سا ٹھہر جائے اور وہ اس وقت عورت اس شکل پر ہو جائے گی کہ اس کی ٹانگیں اوپر کی طرف سے ملی ہوئی اور ایڑیوں کی طرف سے دور دور رہوں گی دونوں کو لے اس کے رانوں تک اٹھے ہوئے اور پشت کی طرف اترے ہوئے یا جھلے ہوں گے اب اس وقت عورت کو چھوڑ کر الگ ہو جائے اوور عورت کو اس طرح چھوڑ دے کہ دونوں ٹانگیں اس کی ملا دے اور سانس اپنی وہ عورت روک لے اور اگر ہر کت کے بعد عورت کراہنے لگے اور بناوٹ نہ کرتی ہوتو یہ بات نطفہ کے قرار پانے پر بتاکید دلالت کرے گی اور اگر پہلے جماع کرنے سے عورت کو اسی قسم کی دھونی دی گئی ہو یہ بات بہت مناسب ہو گی نطفہ ٹھہرنے کے واسطے یا حمول بھی اسی قسم کے ہو چکے ہوں خصوصاً وہ گوند کی چیزیں جو زیادہ گرم نہ ہوں جیسے گوگل وغیرہ کہ ان کا حمول جماع سے پہلے کر لیا جائے منجملہ ان تدبیروں کے جنا نفع عجیب ہے وہ یہ ہے کہ عورت کو نیچے کی طرف سے رحم کے ایسی گرم چیزوں سے دھونی دی جائے جو خوشبو ہوں اور یہ عورت بوناک سے سونگھنے نہ پائے پھر ایک تے طولانی لے کر ایک سرا اس کا گرم راکھ میں رکھے اور دوسرا اس کے رحم میں اتنی دیر تک کہ اس کی گرمی سے رحم کو ایذا نہ پہنچے کہ ناگوار ہوو راسی حالت پر عورت سو جائے یا اتنی دیر تک بیٹھی رہے کہ جتنی اس کو قدرت ہے بعد ازاں اسطرح اس سے جماع کی اجائے موانع حمل کے دور کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ اگر مانع ہرارت اور اخلاط گرم ہوں استفراغ کیا جائے اور مزاج کی تعدیل کھانے پینے والی چیزوں سے کریں جو معلوم ہو چکی ہیں اور رحم پر ایسے قیروطی کا

استعمال کریں جو اس کے حرارت کی تعدیل کرے از قسم عصارات اور لعابات اور روغن ہائے سرد کے اور اگر برودت اور رطوبت سے حمل نہ ہوتا ہو اس کا علاج اسی طرح سے کریں جس کو ہم آگے لکھیں گے اور یہی بات اکثر ہوتی ہے اور اگر بسبب ہٹ جانے فم رحم کے اپنی جگہ سے حمل نہ ہوتا ہو ہٹ جانے کا علاج کریں اور پچھنے اسی جگہ پر لگائیں جس کا بیان اسی مقام پر کیا گیا ہے صافن کی فصد اسی جانب کی کھولیں جدھر کی فصد بموجب بیان آیندہ مناسب ہے اگر سبب منع گل کا چربی کی کثرت ہو ریاضت کا استعمال کی اجائے اور غذا کی تلطیف کی جائے اور نہانا ایس جو تری پیدا کرے اس کو ترک کر دیں سوائے میاہ حمات یعنی ایسے پانی کے جو گرمی اور خشکی پید اکرتے ہیں۔ اور استفراغ بذریعہ فصد کے اور حقنہ ہائے حادہ سے کریں اور مجففات مسخنہ جیسے تریاق مثرودیطوس کو متناول کریں شراب رقیق سفید کو بالکل چھوڑ دیں اور سرخ شراب جو خالص اور قوی ہو تھوڑی سی پیا کریں۔ فرزجہ ان کے واسطے یہ ہے عسل مادی روغن سوسن اور مر۔ اگر یہ مرض بسبب ایسے ریاح کے پیدا ہوا ہو جو اچھی طرح منی کو ٹھہرنے نہیں دیتے اس کا علاج کمونی سے کرنا چاہئے اور انیسون تخم کرفس تخم سداب سے خصوصاً سداب کو ماء الاصول کے ہمراہ اور فرزجہ جو انہیں دواؤں سے بنایا گیا ہو محللات ریاح جیسے جند بید ستر تخم سداب تخم منجکشت اگر سبب منع حمل کا یبوست کی شدت ہو اس کے واسطے حقنہ ہائے مرطبہ کا استعمال کریں اور حمول ایسی چربیوں کا جو ملین ہوں اور دودھ پلایا جائے خصوصاً شیر گوسپند اور چکنے شورے کھلائے جائیں اگر سبب منع حمل کا تنگی فم رحم کی ہو واجب ہے کہ ہمیشہ سیسہ کی سلائی اس میں ڈالا کریں اور رفتہ رفتہ اس سلائی کو موٹا کرتے جائیں تاکہ رحم کا منہ پھیل جائے اور مرہم ہائے ملین اس پر ملتے رہیں جماع بکثرت بھی اس عورت سے کیا جائے کرم کلمہ کھانا اس کو نفع کرتا ہے کرفس اور زیرہ اور انیسون کا استعمال کیا جائے اگر سبب منع حمل کا جو قابل علاج ہے وہی ہوت اہے جو برودت اور رطوبت سے ہو اور اکثر وہ دوائیں

جن سے حمل ٹھہرنے کی خاصیت کیا امید کی جاتی ہیں وہی دوائیں ہیں جو برودت اور رطوبت کی تلافی کرتے ہیں یعنی حار یابس ہوتی ہیں استفراغ رطوبت کا اگر رطوبت سچ مچ ہے ایارج کے اقساما اور حمولات اور حقنون سے کرنا چاہئے مشروبات معجون ہائے گرم جیسے مثرودیطوس اور تریاق مشیاوریطوس اور دوائے سکنجبین پینے کی دواؤں میں یہ دوا ایسی ہے جس کے چند خواص ہیں وہ یہ ہیں کہ عورت ہاتھی کا پیشاب پیے یہ نہایت عجیب الاثر ہے حاملہ کردیتے ہیں اور چاہئے کہ اس کا استعمال قریب جماع کے کیا جائے ایضاً برادہ دندان فیل بھی فوراً نفع کرتا ہے تخم سیسالیوس بھی نہایع عمدہ ہے کہ یہ دوا مادہ چوپاؤں کو بھی پلائی جاتی ہے بچہ دینے کی غرض سے فرزجہ جو بنائے جاتے ہیں بلسان اور روغن بادام روغن سوسن سے لفظ سیاہ کی فرزجہ بھی بنائے جاتے ہیں مرغابی کی چربی صوف میں لگا کر فرزجہ کریں۔ نکھ اور مشک سنبل سعد اور سعتر اجوائن زوفا خفیط الثعلب دار شیشعان جوز السرو جب الغار سک حماما ساذج فرومانا اور جو دوا کہ مسخن اور قابض ہو خصوصاً اس عورت کے واسد طے جس کے رحم سے بچا پھسل کر گر جاتا ہو چستہ کا حمول کرنا خصوصاً خرگوشت کا چستہ مصطگی کے ہمراہ بعد حیض سے پاک ہونے کے حمول کرنا معین حمل کا ہوتا ہے یا ہمراہ روغن بنفشہ کے اس کا حمول کریں۔ اس طرح حمول تلخہ آہوئے نر کا بنا بر قول طبیبوں کے خصوصاً اگر اس کے ہمراہ خصیہ لثلب بھی ملایا جائے اور شہد بھی داخل ہو حمول کرنا بھیڑ کے پتے کا یا خرگوش کے پتے کا یا شیر کے پتے کا بھی مفید ہے۔ یہ فرزجہ نہایت عمدہ ہے زعفران سنبل مصطگی جند بیدستر روغن ناردین کے ہمراہ ایضاً مرچا ردرہ ایرسا خرگوش کی مینگنی ہر ایک دو درہم ان سے فرزجہ بلوطیہ تیار کریں اور حمول کریں اور حمول کریں اور تیسرے دن بال ڈال کریں ایضاً شہد مصفے سکنج مقل روغن سوسن بہ فرزجہ بہت عمدہ ہے زعفران حماما اکلیل الملک مکد ساڑھے تین درہم اور شادنج فرومانا مکد ایک اوقیہ مرغابی کی چربی انڈے کی زردی دو اوقیہ روغن ناردین نصف اوقیہ بعد حیض سے پاک ہونے کے کسی آسمانی رنگ کے کپڑے میں اس دوا کو

لگا کر حمول کریںاور ہر روز نیا بدلتے رہیں ایضاً لہسن سوکھا ہوا یا تر اس پر روغن گل اور سرکہ ڈال کر اس قدر پکائیں کہ مہرا ہو جائے اور سرکہ کا پانی جل جائے پھر کسی کپڑے میں اس دوا کو لگا کر حمول کریں کہ یہ بھی اچھی تدبیر ہے اکثر احتیاج ہوتی ہے کہ قبل استعمال فرزجہ کے ایسے حقنے کیے جائیں کہ جن میں تھوڑا سا تخم خطل بھی داخل ہوتا کہ رطوبت نکال دے اور فرج میں عورت کی صمغ کندر کا حمول کریں تا کہ رطوبت کو نکال دے بخورات کہ قرص مر اور حب الغاری بنائے جاتے ہیں اور ہر روز انہیں کی دھونی دی جاتی ہے ایضاً ہرتال مرغ جوز السرو دمعیہ سائلہ ملا کر کسی چنگیر دان میں رکھ کر اول طہر میں تین دن تک پے در پے دھونی دیں اس طرح مر اور میعہ سائلہ اور ریروزہ حب الغار کلونجی مقل زوفا علامات حبل اور حکام حبل کا بیان حمل ٹھہر جانے کی علامت پر دلالت وہی باتیں کرتی ہیں جو اوپر مزکور ہو چکیں کہ مرد اور عورت کا انزال ساتھ ہی ہو اور ایک حالت بعد انزال کے ایسی پیدا ہوتی ہے کہ مثل فتور کے جماع کے پیچھے اور رسو پیاری ایسی نکلتی ہے جیسے عورت کے رحم نے اس کو چوس لیا کہ یہ سوکھی ہوتی ہے کس طرح کی تری اس پر نہیں ہوتی ہے اسی حالت کے پیچھے رحم کا منہ شدت مل جاتا ہے اسطرح کہ نوجوان آدمی اس میں دخول نہیں کر سکتے اور اسی طرح نم رحم اوپر کی طرف اٹھ جاتا ہے آگے کی طرف جھکا رہتا ہے۔اور سمٹنا رحم کا اس انداز پر ہوتا ہے کہ اسمیں سختی نہیں ہوتی ہے اور نہ اس طرف کے اعضا میں خشکی زیادہ ہوتی ہے خون حیض کا آنا ایام معمولی میں بالکل بند ہو جاتا ہے کہ ایک زمانہ تک نہیں آتا ہے۔یا تھوڑا سا بھی آ گیا۔کم کم زدہ درمیان ناف اور تمام نہانی عورت کے جو فاصلہ پر ہوا کرتا ہے عسر بول اور بدشواری پیساب ہونا اکثر عارض ہوتا ہے جماع سے کراہت ایسی عورت کو بعد حاملہ ہونے کے ہو جاتی اور برا جانتی ہے پھر اگر اس سے جماع کی اجائے نزل نہیں ہوتی ہے اور وقت جماع کے زیر ناف درد ہونے لگتا ہے اور متلی بھی اس وقت پیدا ہوتی ہے جو حاملہ نرینہ بچہ کی ہے اس کو نبض جماع سے زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت اس عورت

کے جو مادہ بچے کی حاملہ ہواس لئے کہ دختر کی حاملہ اکثر جماع سے کراہت نہیں کرتی پھر
اس کے بعد عموماً حاملہ عورتوں کو کرب اور کسل بدن کا بھاری ہونا خبث نفس یعنی بدولی
تھوڑی متلی کھٹی ڈکار ھریری دردسر گھمنی تاریکی چشم خفقان لاحق ہوتا ہے۔ پھر اس کے
بعد ایک مہینہ خواہ دو مہینہ گزر کر خراب چیزوں کی اشتہا کا ہیجان رہتا ہے اور آنکھ کی
سفیدی میں زردی اور سبزی آجاتی ہے اور اکثر اس کی آنکھوں کے ڈھیلے اندر گھس
جاتے ہیں اور گڑھے پڑ جاتے ہیں اور پلکیں ڈھلی ہو کر گر جاتی ہیں اور تیز نگاہ سے
دیکھنے لگتی ہیں آنکھوں کے ڈھیلے سبک ہو جاتے ہیں اور اکثر عورتوں میں آنکھوں کی
سفیدی میں غلظت آجاتی ہے زردی نہیں ہوتی ہے مگر رنگ بدل جانا آنکھوں کا ضرور
ہے اور اس طرح ایسے آثار کا حادچ ہونا جو طبیعت سے خارج ہیں اگر چہ یہ آثار حمل
زینہ میں کمتر ہوتے ہیں حمل دختر میں زیادہ ہوتے ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حاملہ ہونے
کے سبب سے درد پشت اور دونوں کولوں کے درد میں سکون پیدا ہو جاتا ہے اس سبب
سے کہ حمل کے سبب سے رحم میں گرمی آجاتی ہے پھر بچہ پیدا ہو جائے وہ درد پلٹ آتا
ہے اکثر اس کے پستان اس شکل سے بدل جاتے ہیں جو پہی سے تھی کہ پھیل جاتی ہیں
اور جو رگیں پستانوں پر ہیں وہ نہ رد ہو جاتی ہیں یا سبز ہو جاتی ہیں اکثر حالات میں یہ
بات حاملہ عورتوں کو پیدا ہوتی ہے کہ ان کے بدن ڈھیلے ہو جاتے ہیں بسبب بند
ہونے حیض کے اور بہ سبب زیادہ تحبس ہونے اس مقدار حیض کے جس کی جنین کو
حاجت ہے اور یہ بات ابتدائے ایام حمل میں ہوتی ہے کہ جنین چھوٹا ہوتا ہے اور غذا
لینے یں ضعیف ہوتا ہے پھر جب اس کا جثہ بڑھا اور پوری غذا افضلہ حیض سے پانے
لگا حاملہ کے تیور درست ہو جاتے ہیناور بدن کا ڈھیلا پن جاتا رہتا ہے جو اعراض اوپر
مذکور ہوئے حیض کے رک جانے کی ان میں سکون آجاتا ہے۔ پندرہ برس کے سن سے
جو لڑکی حاملہ ہو جائے اس کے مر جانے کا اندیشہ ہے اس ئے کہ رحم اس کا چھوٹا ہے اسی
طرح جو حاملہ عورت پانزدہ سالہ سے بڑی ہیں اگر اس کو زمانہ حمل میں ہمی حادہ یعنی

شدید تپ عارض ہو یہ بھی اسکی قاتل ہے دو سبب سے ایک تو یہ بات ہے اس تپ کی وجہ سے جنین کو سوء مزاج لاحق ہوتا ہے اور وہ ضعیف ہے متحمل نہیں ہو سکتا ہے اور یہ بھی سبب ہے کہ غذا جنین کی اس کو فاسد کر دیتی ہے اور اس جہت سے کہ خون حیض تپ کے زمانہ میں اگر جنین تک نہ پہنچے جنین ضعیف ہو جائے گا اور اگر پہنچے یہ حاملہ ضعیف ہو جائے گی اسی طرح اگر حاملہ عورت کے رحم میں ورم گرم پیدا ہو اگر فلغمونی ہو تو اکر امید اس کی ہوتی ہے کہ جنین ہلاکت سے بچ جائے اور اس کی ماں بھی بچ جائے لیکن مافرا نہایت خراب اور مہلک ورم ہو حاملہ عورتوں کے حاملہ ہونے کی شناخت کے لئے چند تجربہ مقرر کئے گئے ہیں از آنجملہ ایک یہ بھی ہے کہ سوتے وقت یہ عورت دو اوقیہ شہد ہموزن آب باران ملا کر پی جائے اگر اس کے پینے سے پیٹ میں مڑوڑا ہو تو حاملہ ہے اگر مڑوڑا نہ ہو تو حاملہ نہیں ہے سبب اس کا یہ ہے کہ احتباس نفخ یعنی کمزور جھلی وغیرہ اک بشرکت آنت کے ہوتا ہی علاوہ یہ ہے کہ اطبا اس دوا کے ایسے اثر سے تعجب کرتے ہیں حالانکہ یہ نہایت مجرب ہے اور صحیح ہے سوائے اس عورت کے جو شہد اور ایسے پانی پینے کی پہلے سے خوگر ہو کہ اس پر یہ تجربہ پورا نہ اترے گا۔ ایضاً دوسرا تجربہ یہ ہے کہ دن بھر اسے فاقہ دیا جائے اور شام کے قریب چند کپڑے اسے اوڑھا ر بشرطیکہ منہ اس کا کھلا رہے کسی مونڈھے کرسی وغیرہ پر بٹھائیں اور نیچے کسی دیگچی وغیرہ میں خوشبو سلگائیں اور اس دھوئیں کو کسی ٹونٹی یا نے وغیرہ سے اس کے رحم میں پہنچائیں پس اگر دھواں اور خوشبو اس کے منہ اور ناف تک پہنچے تو حاملہ نہ ہو گی تیسرا تجربہ یہ ہے کہ بروقت گرسنہ ہونے حاملہ کے ایک لہسن اس کے مقام نہانی میں رکھیں کہ سو جائے جب سو اٹھے اگر لہسن کی بو اور مزہ اس کے منہ میں نہ ہو تو حاملہ نہ ہو گی اور یہ بھی تجربہ ہو سکتا ہے جس کو ہم نر بنانے اور خواہ مادہ بتانے بچہ کے باب میں بیان کریں گے زراوند کا شہد کے ہمراہ حمول کیا جائے ۔ حاملہ عورتوں کا پیشاب زمانہ اول میں یعنی تین مہینے تک زرد مائل بہ کبودی ہوتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشاب کے اندر دھنی ہوئی روئی کا

گالہ رکھا ہوا ہے کبھی حاملہ ہونے پر وہ پیشاب دلالت کرتا ہے جس کا قوام صاف ہوتا ہی اوراس کے اوپر ایکدھواں مثل کہرے کے چھایا ہوانظر آتا ہے خصوصاً اگر اس میں ایک گول گول دانہ سا ہو کہ اترتا اور چڑھتا ہو آخر زمانہ حمل میں یعنی ساتویں مہینے سے مثلاً کبھی ان کے پیشاب میں سرخی ظاہر ہوتی ہے بجائے اس کبودی کے جو اول حمل میں تھی اگر حاملہ عورت کے قارورہ ہلانے سے کوورت اس میں آجائے تو اخر زمانہ حمل کا ہے والا پس اول زمانہ حمل کا ہوگا سبب نر اور مادہ ہونے بچہ کا نر ہونے کا سبب نطفہ میں مرد کی منی ہوتی ہے اوراس کا گرم ہونا اورزیادہ ہونا اور جماع کا اول طہر اتفاق واع ہونا ورزور سے منی کا داہنی طرف کھچ کر آنا اس لئے کہ داہنی جانب بدن کی منی زیادہ گرم ہوتی ہے اورقوام بھی گاڑھا ہوتا ہے اور داہنے گردے سے اس کی آمد شروع ہوتی ہے جو زیادہ گرم ہے اور بہت شاداب ہے یا بلند ہے اور جگر کے نزدیک ہے اوراس طرح اگر یہ منی رحم کے داہنے جانب گرے اور یہی حال عورت کی منی کا ہے اپنے خواص میں اور پنی جھگ میں سرد ملک اور فصل بارد اور راوتر ہری ہوا نطفہ کے نر ہونے پر معین ہوتی ہے ورصندان تینوں کے نطفہ کے مادہ ہونے پر معین ہوتی ہیں اس طرح جوانوں کا نطفہ اکثر زینہ اولاد کا سبب ہوتا ہے اورلڑکپن کا اور شیخوخت کا برعکس ہے بعض طبیبوں نے کہا ہے اگر مرد کی منی داہنے جانب سے عورت کے رہ کے داہنے طرف جائے نرینہ بچہ پیدا ہوگا اور اگر مرد کی منی بائیں طرف سے عورت کے رحم کے بائیں طرف جائے لڑکی پیدا ہوگی اور اگر مرد کے بائیں طرف رحم کے داہنے جانب میں جائے ایسی لڑکی پیدا ہوگی جس میں علامت مرد کی بھی ہوں اور اگر مرد کے دہانے طرف عورت کے رحم کے بائیں جانب میں جائے ایسا بچہ پدیا ہوگا جس میں آثار عورتوں کے بھی ہوں گے یعنی مخنث سبھی ہوگا ایک طبیب حاذوق کا یہ قول ہے کہ حمل جس دن عورت حیض سے نہائے اس کے پانچویں دن تک نرینہ ہوتا ہے پھر چھٹے دن سے آٹھویں دن تک کے حمل سے دختر پیدا ہوتی ہے پھر نویں دن سے گیارہویں دن

تک لڑکا پیدا ہوتا ہے پھر بارھویں دن سے دوسرے حیض تک درمیانی زمانہ میں خنثی پیدا ہوتا ہے جو عورت فرزند زینہ سے حاملہ ہے اس کا خون بہت گرم ہوتا ہے بہ نسبت حاملہ بدختر کے علامات حمل کے نر اور مادہ ہونے کے نر سے جو عورت حاملہ ہوتی ہے اس کا رنگ اچھا ہوتا ہے اور دل خوش زمادہ ہوتی ہے چہرہ مہرہ اس کا پاکیزہ ہوتا ہے بھوک اچھی لگتی ہے اعراض میں اس کے سکون ہوتا ہے داہنے طرف رحم کے گرانی محسوس ہوتی ہے اس لئے کہ اکثر نر کی پیدائش اسی منی سے ہوتی ہے جو داہنی طرف رحم کے گری ہو اور یہ بات یا تو اس سبب سے ہوتی ہے کہ قبول کرنا داہنے جانب کا پہلے ہوتا ہے یا اس وجہ سے کہ ریزش منی کی اپنے بیضہ سے ہوتی ہ جس وقت نر ینہ جنین حرکت شروع کرتا ہے داہنے جانب شروع کرتا ہے اور پہلی پستان بڑھنے شروع ہوتی ہیں اور ان کی رنگت کا بدلنا آغاز ہوتا ہے فرزند نرینہ کے پیٹ رہنے میں یہ سب کچھ داہنے جانب سے ہوتا ہے خصوصاً داہنے پستان کے منہ میں یہ آثار نمایاں ہوتے ہیں اور اسی داہنی چھاتی میں دودھ پہلے اترتا ہے اور اسی سے پہلے دھار دودھ کی چھوٹتی ہے اور دودھ اس کی چھاتی سے دوبا جاتا ہے گاڑھا اور لسّ لسا ہوتا ہے اور پتلا پانی سا نہیں ہوتا ہے تا کہ ان کے اگر فرزند زینہ کے حمل کے دودھ کا ایک قطرہ لے کر آئینہ پر ٹپکائیں اور دھوپ میں اس کو دیکھینا ایسا نظر آئے گا جیسے پارہ کی بوند ہے یا موتی کا دانہ ہے نہ بیہر گا نہ بیٹھے گا کہ چپٹا ہو جائے ۔ پستان کا سر ازینہ حمل میں روز بروز سرخی پکڑتا جاتا ہے ایسا سیاہ نہیں ہوت ہے جس کی سیاہی گاڑھی ہو جائے اور اس کے دنوں پاؤں کی رگیں بھی سرخ ہوتی ہیں سیاہ نہیں ہوتی ہیں اس کی داہنی نبض میں امتلا اور تو اتر زیادہ ہوتا ہے اہل تجربہ کہتے ہیں کہ جب یہ حاملہ ٹھہری ہوئی ہو اور اٹھنے یا چلنے کا ارادہ کرے پہلے داہنے پاؤں کو حرکت دے گی اور یہ تجربہ صحیح ہے اور کھڑے ہوتے وقت داہنے ہاتھ کو ٹیک کر کے کھڑی ہوگی اور داہنا ہاتھ اس کا حرکت کرنے میں سب اور تیز ہوتا ہے لڑکا ماں کے پیٹ میں ابتدائے حمل سے تین مہینے کے بعد حرکت کرتا ہے اور لڑکی

چار مہینے کے بعد اہل تجربہ کہتے ہیں کہ منجملہ حیلون کے شناخت حمل نرینہ کی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ زراوندا ایک مثقال پیس کر شہد ملا کر سبز کپڑے میں بتی بنا کر حمول کریں صبح سے دوپہر تک اور عورت نہار منہ رہے کچھ کھانے نہ پائے اب اگر اس کا تھوک میٹھا ہو جائے تو حمل نرینہ ہے اور اگر تھوک کڑوا ہو جائے تو لڑکی کا حمل ہے اور اگر بدستور پھیکا بنا رہے تو یہ حاملہ نہیں ہے اس حیلہ میں میرے نزدیک نظر ہے اور اس کی صداقت رجربہ کی محتاج ہے یا زیادہ بحث کرنے کی حاجت ہے اس شخص نے جس نے اس تجربہ کی تعلیم کی ہے حمل کے دختر ہونے کی علامات یہ ہیں جو حمل کے نر ہونے کے مخالف ہوں اور اگر عورت کے دونون پاؤں میں زخم زیادہ ہوں خصوصاً دونوں پنڈلیوں میں یا پاؤں میں ورم بکثرت ہو اس وقت دختر کے پیدا ہونے پر زیادہ یقین کرنا چاہئے کبھی نرینہ حمل بھی ایسی لڑکی کا ہونا ہے جو لڑکا ضعیف اور خوار ہوتا ہے اور بہت خراب حالی میں ہوتا ہے اور اس کے علامات حاملہ عورت میں قوی دختر کے علامات سے زیادہ خراب ہوتے ہیں لڑکا پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے اس کا بند ہونا پچیس دن سے لے کر تیس دن تک دیکھا گیا ہے مگر ان کہ اس عورت کو کوئی بیماری ہو اور لڑکی کے پیدا ہونے کا خون پینتیس دن سے چالیس تک دیکھا گیا ہے اور یہی بات اکثر ہوتی ہے طبیبوں کے تجربہ میں یہ بھی آچکا ہے کہ اگر حاملہ عورت کا دودھ پانی کے اوپر ڈال دیں اور ترتا رہے نیچے نہ ڈوبے تو لڑکا نرینہ پیدا ہوگا اور گر ڈوب جائے اور پانی کے اوپر نہ ترے تو لڑکی پیدا ہوگی نطفہ کے زنبانے کی تدبیر واجب ہے کہ مرد اور عورت دونوں گرم مزاج کا عطر لگا کر خواہ گرم دھونی لے کر یا گرم غزا کھا کر اپنے اپنے بدن گرم کرلیں اور مثرودلیطوس کو تناول کریں اور تجورات اور فرزجہ جو اوپر ذکور ہو چکے اگر ان کے حاجت ہو اور حقنہ ہائے مذکور بشرط حاجت ان کا بھی استعمال کریں تا کہ تسخین پیدا ہو اور مروخات مذکورہ کی الش بھی کی جاتی اس شخص کے ول کی طرف التفات تکرنا چاہئے جو کہتا ہے کہ عورت کی منی کا ضعیف ہونا واجب ہے واسطے تولد بچہ نرینہ کے بلکہ

صحیح یہ بات ہے کہ زینہ حمل کے واسطے ضرور ہے کہ عورت کی منی ثخین اور قوی اور حار ہو کہ ایسے قسم کی منی کو اولےٰ اور انسب ہے جو نطفہ زینہ کو قبول کرے لیکن واجب ہے کہ عورت کی منیس سے مرد کی منی زیادہ عاجز نہ ہو اور زیادہ کمزور نہ ہو بلکہ ضرور ہے کہ مرد کی منی عورت کی منی سے زیادہ قوت تر ہونے کی رکھتی ہو واجب ہے کہ ایک مدت تک جماع کو ترک کر دے اور یہ ترک کرنا جماع کا اس نظر سے نہ ہو کہ اب جماع کو اس نے چھوڑ دیا ہے اور رغبت دلی کو نفرت سے بدل دیا ہے اس لئے کہ ایسے قصد سے ترک جماع کرنے میں بموجب بیان بالا کے منی فاسد ہو جائے گی زیادہ پانی پینے سے بھی پرہیز کرے اور تھوڑا تھوڑا پیا کرے اور غذائے ہائے قوی اور مسخنی کھایا کرے بعد ان تدبیروں کے مرد کو چاہئے کہ اپنی منی کا امتحان کرے جب تک کہ رقیق ہے جاننا چاہئے کہ ابھی علاج کی حاجت باقی ہے پھر جب منی غلیظ ہو جائے اس کے بعد بھی صبر اتنی دیر تک کرے کہ چند روز گزر جائیں اور اسی تدبیر گزشتہ پر استمرار کرتا رہے تا کہ ان کے منی اس کی قوی ہو جائے اور بوجہ مشاریت جمع ہو جاتے یعنی ایسی طاقتور ہو جائے کہ رحم عورت کا اس کی منی کو بوجہ اجتماع اجزا اور غلاظ پی سکے اور باہر نہ گرا دے ایسی درستی اور اصلاح قوام منی کے بعد عورت سے ہم بستر ہو اسی طریقہ سے جو اوپر مذکور ہو چکا ہے اور جس جگہ ہم بستر ہو نہایت خوشبو اور معطر ہو عطر ہائے گرم کی خوشبو سے جیسے مشک اور زعفران اور عود ہندی خام اور کافور کی خوشبو سے پرہیز کرے اور نہایت مسرت اور سرور کی حالت میں ہو اور نہایت خوش دلی کے ساتھ اور جتنے امور باعث رنج و ملال کے ہیں سب سے الگ ہو اور انکار اور تردد کے گرد پیرامون نہ ہو اور اپنے دل میں تصور وہری سے انہیں مردوں کا خیا کرے جو بڑے طاقتور ستیزہ خو ہوتے ہیں اور اپنے آئینہ خیال میں ایسے مرد کی صورت کو لائے جو پوری خلقت پر ہے اور جس کی ہیبت اور دبدہ زیادہ ہوتا ہے ایسے شخص کی صورت کا خیا کرتے کرتے جماع کرنا ہے تا کہ ان کے جماع سے فارغ ہو جائے علامات قیس مذکر کیقیس مذکروہ شخص

ہے جو مرد قوی البدن اور معتدل اس کا گوشت ہو نرمی اور سختی میں منی اس کی غلیظ ہو اور بکثرت اس کے بدن میں منی ہو اور گرم مزاج اس کی منی کا ہو دونوں انثیین اس کے بڑے بڑے ہوں رگیں اس کی ابھری ہوئی اور کھلی ہوئی ہوں جماع کرنی راس کو زیادہ قوت اور اقتدار ہو اور جماع کرنے کے بعد ضعیف اور ناتوان نہ ہو جاتا ہو داہنے جانب سے اپنے اعضا تناسل کی منی کو گراتا ہو اس لئے کہ اہل تجربہ بھی سانڈ چھوڑنے کا پیشہ کرتے ہیں داہنے بیضہ کو سانڈ کے مضبوط کر دیتے ہیں تا کہ اسی داہنے طرف سے یہ سانڈ منی گرائے اور بچہ گھوڑے وغیرہ کا نر پیدا ہو پھر اگر لڑکا پی داہنے بیضہ کو پھولاتا ہو پس وہ مذکر ہے ورنہ مونث ہے اور اس طرح جس لڑکے کے احتلام بدن کسی آفت کے ہو اور جلدی ہوتا ہو یعنی منی کی کسی آفت اور خرابی سے اس کو احتلام نہ ہوتا ہو تو وہ لڑکا مذکر ہوگا اور اولاد ذکور اس کی زیادہ ہوگی علامات ان عورتوں کے جو فرزند نرینہ زیادہ جنتی ہیں ایسی عورتیں جن کے فرزند نرینہ زیادہ پیدا ہوں ان کی شناخت یہ ہے کہ رنگ اس کا معتدل ہوتا ہے اور لحنہ یعنی چہرہ مہرہ ان کا بھی معتدل ہوتا ہے بدن ان کا نہ زیادہ سخت اور روکھا ہوتا ہے ار نہ زیادہ نرم ڈھیلا خون حیض ان کا نہ ایسا رقیق اور پتلا ہوتا ہے جو قیحی کی طرح کا ہو اور نہ زیادہ قلیل اور مائی ہوتا ہے اور بہت کم اور گاڑھا ہوتا ہے کہ زیادہ غلیظ ہو رحم کا منہ ایسی عورتوں کا مقابل اور محاذی فرج کے ان کے ہوتا ہے اور ہضم ان کا جید اور خوب ہوتا ہے رگیں ان کی نمایاں اور ظاہر ہوتی ہیں اور خوب بھری ہوئی اور ابھری ہوئی حواس اور حرکات ایسی عورتوں کے اس قدر درست ہوتے ہیں جو مناسب اور لائق بحال صحیح اور تندرست آدمیوں کے ہوتے ہیں ہمیشہ روانگی شکم یعنی ملین پاخانہ ان کو بطور دست کے نہیں آتا اور نہ ہمیشہ قبض شکم رہتا ہے آنکھیں ان کی سرمہ گون ہوتی ہیں نہ ان کے کس قدر کبود چشم ہوں یہ عورت خوش مزاج ہنس مکھ ہوتی ہے اور خوش زاج اور ہنسوڑ آدمیوں کو پسند کرتی ہے اور سہلیاں اور ہمجولیاں خواصین اپنی بھی اس طرح کی چاہتی ہیں جو ہری بھری ہوں اور جو تازہ سن جوانی خواہ

سن بلوغ کو پہنچی ہوں حاملہ یہ عورتیں بہت جلد ہوتی ہیں اس لئے کہ حرارت انہیں قوی ہے اور چربی ان کے رحم میں کم ہے اور رطوبت بھی ان کے رہ میں کم ہے جو عورتیں کہ ان کا ہضم جلدی پورا و جائے وہ زیادہ لائق ہیں نر بچہ پیدا کریں گی اور جو عورتیں کہ زمانہ ان کے حیض می کم ہے اور رطوبت بھی ان کے رحم میں کم ہے جو عورتیں کہ ان کا ہضم جلدی پورا ہو جائے وہ زیادہ لائق ہیں نر بچہ پیدا کرنے اور جو عورتیں کہ زمانہ ان کے حیض سے پاک ہونے کا تھوڑا ہے مثلاً بائیں دن تک نہ وہ عورتیں جن کا زمانہ طہر کا چالیس دن تک ہو توام پیدا ہونے کا سبب اور حمل پر حمل رہنے کی علامت دو بچے ساتھ پیدا ہونے کا سبب کثرت منی کی ہوتی ہیاور اس کا دو نطفہ کی طرف تقسیم پانا خواہ دو سے زیادہ نطفوں کی طرف اور دونوں تجویفون میں رحم کی منی کا پڑنا دولڑکے جو ساتھی پیدا ہوں ان کا زندہ رہنا زیادہ نہیں دیکھا گیا یعنی کمتر زندہ رہتے ہیں اور بہت سے مر جاتے ہیں توام لڑکوں کا الگ الگ پیدا ہونا اگر ہوتا بھی ہے ت بیچ میں دونوں کی ولادت کے بہت دنوں کا فاصلہ نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ اکثر ان کی پیدائش ایک ہی جماع سے ہوتی ہے اور بہت کم یہ بات ہے کہ ایک جماع سے حمل رہ جانے کے بعد دوسرے جماع سے پھر نطفہ ٹھہرے اگر کبھی ایسا اتفاق ہوتو انہیں عورتوں میں ہوگا جن کے بدن فربہ اور شاداب ہوں اور بالوں کی ان کے بدن میں کثرت ہو اور خون کی زیادتی ہو اس لئے کہ حرارت ان کی قوی ہے اور یہ وہی عورتیں ہیں جن کی قوت بدنی کے سبب سے ایام حمل میں بھی ان کو خون حیض آتا ہی اور اسقاط نہیں کرتی باوجود یہ کے رحم کا منہ کھل جاتا ہے اور اکثر زمانہ حمل میں چند مرتبہ ان کو حیض اتا ہے دو مرتبہ خواہ زیادہ دو مرتبہ سے پھر اگر کسی حاملہ عورت کو دوسرا حمل رہ جائے اور یہ عورت بہت ناتوان نہ خواہ اس عورت کے جس کے رحم کا منہ زیادہ قوی ہونے کے سبب نہ کھل گیا ہو ان دونوں صورتوں میں کوف اس بات کا ہوتا ہی کہ پہلا نطفہ ضعیف ہو گیا ہے پس وہ دوسرے حمل کو بھی خراب کردے گا۔ ایضاً اگر قوی عورتوں میں دوسرا حمل رہ جائے

اس وقت یہ خوف ہوگا کہ اگر دونوں نطفہ ایک ہی طرف رحم کے قرار پائے ہیں دونوں
میں تنگی کی زحمت پیدا ہوگی جس کا انجام اکثر بطرف تپ کے ہوتا ہے چہرہ پر بھربھری آ
جاتی ہے اور بہت سے امراض پیدا ہوتے ہوئے ایک حمل ان دونوں سے گر جاتا ہے
توام کے علامات اور دو سے زیادہ بچہ پیدا ہونے کے بنا پر قول طبیبوں کے مجرب یہ
بات ہو چکی ہے کہ پہلے جو لڑکا پیدا ہو اس کی ناف جو دونوں طرف لپٹی ہوتی ہے پس
اگر اس کی ناف میں شکن یا سلوٹیں اور گرہن نہ ہوں تو سوائے ایک لڑکے کے دوسرا
لڑکا پیدا نہ ہوگا اور اگر ناف میں لکریں وغیرہ ہوں انہی کے شمار پر حمل کو متعدد شمار کرنا
چاہئے تنہا ایک بچہ پیدا ہونے کی علامت قریبہ جس وقت حاملہ عورت کا زمانہ ولادت
قریب پہنچتا ہے تو ایک گرانی زیر شکم ناف کے نیچے اور پیٹھ میں اسے معلوم ہوتی ہے اور
یک در درانوں کی جڑ میں اور حرارت شکم میں معلوم ہوتی ہے اور نم رحم میں نفخ شدید
محسوس ہوتا ہے اور تری بھی نم رحم میں آ جاتی ہے جب یہ علامتیں ظاہر ہو جائیں پس
زمانہ ولادت کا نزدیک پہنچا پھر جس وقت موتڈھا اس کا ڈھیلا ہو جائے اور ناک کے
بیچ کی ہڈی پھول جائے اور زیادہ پھولن اس میں آ جائے اب زمانہ حمل کے نزدیک
ہونے میں کچھ کلام نہیں باقی ضعف جنین کے علامات جنین کے ضعیف ہونے پر اس کی
ماں کی بیماریاں دلالت کرتی ہیں اور جو استفراغ کے اقسام اس کی ماں کو عارض ہوئے
ہوں خصوصاً پیہم خون حیض کا جاری رہنا جو زیادہ زمانہ عادت تک رہے یعنی اتنے دنوں
تک اگر کیسکو حیض آئے تو بہ ندرت اور قلت ہو اور بر سبیل اس کے ہو جو جنین کی غذا
سے بچ رہتا ہو اس طرح پہلے مہینے میں حمل کے دودھ کا پیدا ہو جانا کہ اگر چھاتی کو نچوڑ
دیں دودھ نکل آئے یہ بات بھی اس کے ضعیف ہونے پر دلالت کرتی ہے کہ بخوبی
حرکت نہ کرتا ہو اور یا یہ کہ غیر وقت حرکت کرنا ہو مولود کے ضعیف ہونے کی علامت
جنین جس وقت پیدا ہو اور ناف اس کی کھلی ہوئی نہ ہو اور نہ اس کو چھینک آئے اور نہ
اس کے بدن میں حرکت ہو اور جس بھل پیدا ہوا ہے دیر تک اس طرح پڑا رہے اور پلٹا

نہ کھائے یہ لڑکا ضعیف ہے زندہ نہ رہے گا دوسرا مقالہ حمل اور وضع حمل کا بیان نطفہ کی خلقت پیدا ہونے کا زمانہ اور حرکت کرنے کا زمانہ اور ولادت کا زمانہ ان سب کو تو ہم نے باب تشریح اور مابعد اس باب کے بیان کر دیا ہے اور انہیں مقامات میں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ساتواں مہینہ اول مہینوں کا ہے جس میں ولادت جنین قوی خلقت اور قوی مزاج کی ہوتی ہے ایسا اس کا مزاج ہے کہ اس کی خلقت جلدی پوری ہوئی ہے اور حرکت جلدی کرنے لگتا ہے اور باہر نکلنے کی خواہش جلد کرتا ہے اکثر جو لڑکے کم اس مدت کے پیدا ہوں مر جاتے ہیں اس کا سبب یہی ہوتا ہے کہ حرکات شدید کی برداشت ضعف خلقت میں کرتے ہیں اس لئے کہ سات مہینے سے کم کا لڑکا مثلاً ششماہا لڑکا اگرچہ اصل خلقت میں قوی ہو پھر بھی اس کی تکون اور رحم میں خلقت تمام ہونے کا زمانہ قریب ہوتا ہے مگر آٹھویں مہینے جو لڑکا پیدا ہو وہ اکثر ہلاک ہو جاتا ہے اور کمتر زندہ رہتا ہے پھر اگر وہی لڑکا ست مہینے کا تنہا زندہ رہے یہ بات نہایت نادر ہے اور لڑکی آٹھ مہینہ کی تو بہت کم تر زندہ رہتی ہے اور بعض شہروں میں تو آٹھ مہینے کا لڑکا ہرگز نہیں زندہ رہتا ہے اس لئے کہ ایسے لڑکے ان کا حال اس بات سے خالی نہیں ہے یا تو ان کی خلقت کا پورا ہونا اور حرکت کرنا اور شوق پیدا ہونا ولادت کا اس وقت تک متاخر ہوا ہے یہ بات دلالت کرتی ہے کہ قوت اصل خلقت میں ان کے قوی تھے پھر اگر انہوں نے مقتعد ان حرکات کا کیا کہ رحم میں گرفتار نہ رہیں اور یہ قصد ان کا زمانہ تمام خلقت میں ہوا ہے تو یہ لوگ زیادہ ضعیف ہوں گے بہ نسبت اس مولود کے جو قصد کرتا ہے حمل سے باہر نکلنے کا اول زمانہ اتمام خلقت میں بجائے کہ قوت اس کی قوی ہوتی ہے جیسے وہ لڑکی جو ساتویں مہینے پیدا ہوتی ہیں اور اگر یہ لڑکے ایسے نہ ہوں بلکہ ان کی خلقت اور حرکات اور ان کی ہیئت شائق بطرف ولادت کے ہو کہ جلدی پیدا ہوں اور حرکت ان کی بطرف پیش آمد کے آٹھویں مہینہ سے پہلے تمام ہو چکی ہو تو ایسا جنین اسی حالت میں ہو گا کہ اپنے جائے امن اور ماوی اسے نکلنے کا قصد کرتا ہو گا اور الٹ پلٹ کر چکا ہو گا

اوراس کے اس نقلاب سے جس میں یہ اپنی غرض کو نہیں پہنچا ہے اس کو کوئی نہ کوئی مرض ضرور ہوگا اور یہ اس طرح الٹا ہوا رحم میں رہے گا جب تک کہ پھر دوبارہ اس میں قوت آئے پر اس کو اس کے ضعف قوت ہی نے عاجز کر دیا تھا جو باہر نہ نکل سکا اور ضرور اس کو وہ چیز عارض ہو گی جو ایسی جنین ضعیف کو عارض ہوتی ہے جو متعدد حرکات مختلفہ کا کرے اور یہ خرابی اس وقت عارض ہوگی کہ جہاں جانے کا اس کو ارادہ ہے وہاں تک بسبب ماندگی اور کس اور عاجز ہونے کے نہ جا سکے پس ضرور بیمار ہو جائے گا اور ضعیف ہو جائے گا اور قوت اس کی گھٹ جائے گی پھر جب ایسے وقت پیدا ہوا تو اس خراب حالی میں اس کا حکم اسی مولود کا ہو گا جو بیمار اور ضعیف ہے اور اس کا حکم یہ بھی ہیکہ اس کی زندگی کی امید نہ رکھنی چاہیئے پس آٹھویں مہینے کا مولود بھی اسی حکم میں داخل ہو گا نویں مہینے کا مولود اگر اس کی خلقت تمام ہو کر مشتاق حرکت اور باہر آنے کا ساتویں مہیں ی ہوا ہو اور کسی سبب سے قادر باہر آنے پر نہ ہوا بلکہ رحم میں باقی رہ گیا اور آٹھویں مہینے اس کو وہی خرابیاں درپیش آئیں گی جو ابھی ہم کہہ چکے ہیں پس ایک مہینے میں اس کو انتعاش یعنی بیداری قوت ایسی پیدا ہو جائے گی کہ اس کی قت پھر آئے گی اور پھر اپنی الٹ پلٹ میں درست ہو کہ ایسا ہو جائے گا کہ پھر دوسرا پلٹ کھا کر استحکام کے ساتھ حرکت کرے گا اور جس وقت پیدا ہو گا بصحت اور سلمات ہو گا اور اگر ایسا نہ ہو بلکہ اسی نویں مہینے میں حرکت ہوئی ہو اس کا حکم ہر ایک مولو ضعیف کا حکم۔ یقیناً ہے اکثر دسویں مہینے جولڑ کا پیدا ہوتا ہے اس کا یہی سبب ہے کہ نویں مہینے خواشتگار باہر نکلنے کا کرے اور دسویں مہینے تک قوت پانے کا انتظار رحم میں کرتا ہے تا کہ ان کے دسویں مہینے اس کو پوری قوت آجائے اور یہ بات بہت شاذو نادر ہوتی ہے اور یا ان میں ضعف قوت پر بھی دلیل ہوتی ہے تدارک ضعف کا ساتویں مہینے سے دسویں مہینے تک ہوتا رہے تدبیر کلی حاملہ عورتوں کی واجب ہے کہ ان کی طبیعت نرم کرنے پر توجہ ہمیشہ رہے مگر معتدل طور پر تکیین کی جئے کہ چکنی چکنی یخنی پلائی جائیں اور شیر خشت وغیرہ اس وقت

دی جائے جب قبض بہت ہو ریاضت معتدل بھی کرتے رہیں اور نرم رفتار سے چلا کریں زیادہ چلنا پھرنا اسقاط پیدا کرتا ہے اور اس ریاضت کا حکم اس واسطے دیا جاتا ہے کہ ان کے بدن میں امتلا ہے اس لئے کہ خون حیض بند ہو کر فضول کی کثرت ان کے بدن میں ہو گئی ہے۔ حمام کے پاس نہ جانیں پائے بلکہ حمام کرنا ان کے اوپر گویا کہ حرام ہے ہاں جس وقت زمانہ ولادت قریب ہو اس وقت حمام کر سکتی ہیں سر میں تیل نہ ڈالنے پائیں اس لئے کہ اس سے نزلہ پیدا ہوتا ہے پس کھانسی آئے گی اور بچہ کو جنبش ہو گی کہ آمادہ اور متعد گرنے پر ہو جائے گا اور اسقاط کا خوف سے بافراط حرکت کرنے اور کودنے پھاندنے اور چوٹ لگنے اور گر پڑنے سے اور خصوصاً جماع کرنے سے اور زیادہ پیٹ بھر غذا کھانے سے اور غصہ کرنے سے احتیاط اور اپنے کو بچائے رہیں اور کوئی چیز ان پر ایسی نہ وارد کی جائے جس سے رنج و ملال پیدا ہوتا ہے اور جتنے اسباب اسقاط کے ہیں سب ان سے دور کئے جائیں خصوصاً پہلے مہیں ے اور بیس دن تک علی الخصوص پہلے ہفتہ میں اور تین دن تک نطفہ ٹھہرنے کے دنسے ان پر حرام ہے کسی حرکت دینے والی چیز کے پاس نہ جائیں اس مقام پر نظر کرنا چاہئے جو ہم حفظ جنین کے بارہ میں لکھا ہے۔ ان شراسیف کے نیچے نرم نرم پارچہ صوف سے اوڑھانے یا پھنانے کی تدبیر کریں غذا ان کی نان پاکیزہ یخنیوں کے ہمراہ اور جتنی تیز اور تلخ چیزیں ہیں ان سے پرہیز کریں جیسے کبر ترمس اور زیتون خام اور جو چیز حیض کی مدر ہے اس سے پرہیز کریں جیسے لوبیان چنا کنجد۔ اور کھانے کی خواہش بروز استقرار نطفہ ہو بقراط کہتا ہے کہ پانی میں ستو گھول کر پئیں اس لئے کہ جو کا ستو اگرچہ نفخ پید اکرتا ہے مگر غذاء بدن جھٹ پٹ بن جاتا ہے۔ شراب ان کے واسطے ریحانی رقیق اور کہنہ مناسب ہے اور بقراط کہتا ہے شراب سیاہ پئیں اور شاید بقراط کی مراد اس سے یہ ہے کہ شراب سیاہ رقیق ہو اور غلیظ نہ ہو پس اس کی سیاہی بسبب فقت کے ہو گی نہ اس سبب سے کہ اس میں درد زیادہ ہو۔ نقل تفکہات ان کے واسطے زبیب اور بہی شیریں

اور مارو دجو اشتہا پر آ گاہی پیدا کرتا ہے اور سیب میخوش اور انار میخوش ادو یہ ان کے واسطے جیسے جوارش لولو جسکا یہ نسخہ ہے موتی مسلم جن میں سوراک نہ ہوا یک درہم عاقر قرا حا یک درہم زنجبیل مصطگی ہر واحد چار درہم زرنیا ددرونج تخم کرفس شیطرج الا یچی جوز بوا سباسہ قرفہ ملکہ دو درہم لہمن سفید بہمن سرخ فلفل دار فلفل ملکہ تین درہم دارچینی پانچ درہم شکر سیلمانی کا وزن دواؤں کے برابر مقدار شربت ایک ملعقہ کہ اس معجون سے اس کے رحم کی حالت کی اصلاح ہو جائے گی اور معدہ کی حالت بھی اچھی ہو گجائے گی واجب ہے کہ ان کے معدہ کی طرف توجہ زیادہ رہے اور تقویت معدہ کی برابر چلی جائے اسطرح کہ ان کو قلقند میں عود اور مصطگی وغیرہ کھلاتے رہیں اور جوارشین جو بہت سی شکر سے خوشبو اور لطیف دوائیں ملا ر بنائی گئی ہوں اور زیادہ تیز نہ ہوں ان کا بھی استعمال چلا جائے اور ضمادائے قابضہ جو گرمی پدیا کرنے والے ہوں اور خوشبو ہوں وہ بھی لائے جائیں نفسا کی تدبیر جو خون بعد ولادت کے آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں ا ور وہی عورت نفسا ہے واجب ہے کہ جس وقت لڑکا پیدا ہو جائے کوشش کرے کہ تمام کون حیض نکل جائے اور غذا کی اصلاح کرتی رہے اور دفعتہً تدبیر غلیظ کی طرف انتقال نہ کرے ورنہ تپ پیدا ہو جائے گی اور قوت مغیرہ جو اس کے جگر میں ہے ضعیف ہو جائے گی پیاس بڑھ جائے گی بیشتر استتقا پیدا ہو جائے گا پھر اگر ان خرابیوں کے ہمراہ جگر بھی اس کا سخت ہو گیا اس کے بچنے کی امید نہ رہے گی ایام نفاس کے واسطے حرکات اور دورات ہوتے ہیں ابتدا ان کی اس وقت ہوتی ہے جس وقت سے حاملہ پر اضطراب اور درد پیدا ہوتا ہے اگر مریض بیس دن تک جاوز کر جائے خواہ چوبیس دن تک اور بیماری نفاس کی ابھی تک قائم ہے جاتی رہتی ہے اور پھر پلٹ آتی ہے اس بات کو دلالت ہوگی کہ دیر میں یہ مرض جائے گا ضرور ایسے مریض کا استفراغ کرنا چاہئے عبدن بحران نہ ہو بشرطیکہ ضعف نہ ہوا ہو اور اگر ضعف ہے تو پہلے اسہال نہ کرنا چاہئے اشتہاء حوامل کا بیان جس وقت اشتہا حاملہ عورت کی ساقط ہو جائے زیادہ چکنی

چیزوں کے ترک سے فائدہ ہوگا اور زیادہ میٹھی چیزوں کو ترک کرے اور پتلی چیز کھانے کا استعمال کرے اور پانی پینے میں درمیانی حالت اختیار کرے اور شراب ریحانی فقط تھوڑی سی ان کی اشتہا کی مصلح ہے اور جو متلی اور قے زیادہ ہوتی ہے اسے بھی فائدہ کرتی ہی دواؤں میں مفید ہے وہی دوا ہے جس میں قبض اور لطیف حرارت ہو جیسے عصبی الراعی کسی شراب میں جوش دے کر اس کا زلال پلایا جائے زراوند کھانا کھانے سے پہلے خواہ پیچھے تھوڑی سی کھانی بھی مفید ہے ضمادہائے معروفہ جو مقوی معدہ کے ہیں ان کی ساخت بھی اور بھنگ قصب الزریرہ اور سنبل سی شراب ریحانی ملا کر ہوتی ہے اور کبھی اس میں تخم کرفس اور انیسوں رازیانہ بھی داخل کیا جاتا ہے خصوصاً اگر درد اور نفخ بھی ہو جب اشتہا اس عورت کی بہت خراب ہو جائے اس وقت اس کے معدہ کا تنقیہ ایسی گلقند سے کرنا چاہئے جو وردفاسی سے بنایا گیا ہو بعد اس کے ترش چیزوں سے اور حب انگور سے یا شربت انگور سے جو شہد بنایا گیا ہو اس کی اصلاح کرے یا وہ شربت شکر سے بنایا گیا ہو کہ ان چیزوں کا نفع بہت زیادہ ہوتا ہے اور جنین کو بھی فائدہ کرتی ہے نشاستہ سوکھا ہوا بھی مفید ہے ان عورتوں کے واسطے جن کو مٹی کھانے کی خواہش ہوتی ہے کبھی یہ عورتیں تیز چیزوں سے مثل رائی وغیرہ سے نفع پاتی ہیں کہ یہ تیز چیزیں خلط ردی کو قطع کر دیتی ہیں اور اشتہا یعنی بھوک کھول دیتی ہیں یہی تدبیر نہایت درجہ کی ہے کہ ان کی بھوک کھول دینے کے واسطے جب ان کی بھوک اور اشتہا صادق پنیر کھانے کی ہو کوئلے کی آگ پر اس کو بھون کر کھانا چاہئے کہ پرہیز اس سوکھے ہوئے پنیر سے اچھا ہے جو خشک ہو کر تیز ہو گیا ہو اور اس میں تلخی آ گئی ہو اس لئے کہ پہلی تدبیر تفتیح کا فعل زیادہ کرتی ہے دوسری سے بھوک بڑھتی ہے ریاح جو ان کے معدہ میں اٹھتے ہیں اور دوردریچی جو ہوتا ہے اس کے واسطے یہ جوارش کھلانی چاہئے زیرہ کرمانی پہلے سرکہ میں بھگوئیں اس کے بعد بھون ڈالیں اور کندر اور صعتر فارسی ہر واحد ایک جزء جندبیدستر تین جزء کا سفوف تیار کریں اور نصف مثقال سے ایک

مثقال سے ایک مثقال تک پھانک جائیں کھانا کھانے کے بعد جو قے ان کو ہوئی ہے چاہئے کہ بعد غا کے ایسی چیزیں دی جائیں جس میں عطریت اور قبض بھی ہو جیسے بھنی ہوئی بہی خصوصا جس بہی میں عود ہندی کی کرچین گاڑ کر بھونیں ہاتھ پاؤں کا دبانا ہمیشہ ان کا چلا جائے اور معدہ پر ضمادہائے معلومہ کی مداومت رہے اور منہ میں ان کے انار دانہ اور پودینہ کی پتی پڑی رہے اور تھوڑی میعہ اور گل ارمنی ان کی متلی کو روکتی ہے خفقان حوامل کا بیان اکثر جو ایسی عورتوں کو بہر عارض ہوتا ہے بشرکت نم معدہ کے ہوتا ہے اور بسبب کسی خلط کے جو معدہ میں ہو اور اکثر اس میں تخفیف اسطرح ہوتی ہے کہ آب گرم ایک ایک گھونٹ پیے اور ریاضت خفیف اتنی کرے جو نم معدہ سے جو کچھ اس میں ہے اس کا انحدار کردے تدبیر بند کرنے حاملہ عورتوں کے حیض کی وہ قابض دوائیں کہ جن میں خوشبو نہ ہو پانی میں جوش دے کر آبزن کیا جائے جیسے مسور پوست انارگلنار مازو دبلوط وغیرہ اور کبھی مازو اور گلنار اور پوست انار اور انجیر خشک سے سرکہ ملا کر پیڑو پر ضماد کریں حوامل کے پاؤں پر کی سوجن اور پاؤں کا ڈھیلا پن اگر ہو جائے ان پر برگ کرنب کا لیپ کریں اور نبیذ سرکہ میں ملا کر طلا کریں اور اترج کو جوش دے کر ان پر لگائیں خواہ ان کہ قیمولیا کو بھی لگا دیں تے کو سرکہ میں پیس کر اور پھٹکری سرکہ کے ہمراہ بھی لگائی جاتی ہے اسقاط کا بیان اسباب اسقاط کے یا تو بادی اور خارج ہوتی ہیں از قسم ضربہ وسقطہ خواہ ریاضت جو بافراط ہو یا کود پھاند بشدت واقع ہوئی ہو خصوصاً پیچھے کی طرف کودنا اور پھاندنا کہ ایسی حرکت سے اکثر جو منی قریب بستہ ہونے کے ہوا سے گرا دیتی ہے خواہ کوئی الم الام نفسانی سے جیسے زیادہ غصہ کرنا یا خوف شدید خواہ حزن اور ملال شدید یا برودت اور حرارت ہوا کی بحد افراط پہنچے۔ ازیں قبیل حاملہ کے واسطے بری بات ہے کہ حمام میں دیر تک ٹھہرے کہ اس کی سانس پھول جائے اور بڑی بڑی سانس آنے لگے اس لئے کہ حمام جس طرح بسبب ازلاق کے اسقاط کر دیتا ہے اس طرح کبھی اس نظر سے بھی اسقاط کرتا ہے کہ جنین کو محتاج ہوائے سرد کا

کر دیتا ہے اور کبھی حدوث اسقاط بوجہ ضعف جنین کے جو سر د ہوا کے نہ پانے سے حمام میں عارض ہوتا ہے اور استرخا اور تحلل کی وجہ سے ڈھیلا پن اس کے بدن میں آ جاتا ہے اور مادر جنین کے جسم میں بھی استرخا پیدا ہوتا ہے یا سبب اسقاط کا امراض اور سقیم حالی اور زیادہ بھوک کا ہونا خواہ استفراغ زائد کسی خلط کا ہو جانا خواہ زیادہ خون کا کسی دوا کے استعمال سے نکل جانا فصد کرنے سے زیادہ خون کا نکل جانا یا خود بخود بدن کسی ظاہری سبب کے اخراج خون کا ہو جانا خواہ ان کہ خون حیض بکثرت خارج ہو جائے خصوصاً بعد ساتویں مہینے کے اور جس قدر لڑکا بڑا ہو گا یعنی زمانہ حمل کا زیادہ گزر چکا ہو گا اس قدر فصد کا ضرو زیادہ ہو گا۔ خواہ امتلائے شدید اور تخمہ زیادہ جو مفسد غذا ہو یعنی غذائے ولد کو فاسد کو دے خواہ کوئی سدہ ایسا ڈال دے براہ آمد غذائے جنین کی بند کر دے یا بسبب کثرت جماع کے رحم کو حرکت بطرف خارج کے زیادہ ہو کر اسقاط عارض ہو خصوصاً ساتویں مہینے کے بعد کثرت سے نہانا اور حمام کرنا بھی مزلق ہے اور رحم کو ڈھیلا کر دیتا ہی اور اسقاط پیدا کرتا ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ حمام بہ سبب استرخا کے اور محتاج کر دیئے جنین کے ہوائے سرد کی طرف بھی مسقط ہوتا ہے جیسا کہ ہم ابھی بیان کیا ہے یہ سبب اسباب جو مذکور ہو چکے اسباب بادیہ کا طبقہ ہے کبھی اسقاط بسبب جنین کے ہوتا ہے مثلاً اکی موت کسی سبب سے منجملہ اسباب موت جنین کے آ جائے اب طبیعت کو استکراہ اس کے رحم میں باقی رہنے سے ہو گا خصوصاً جب صدید کی رطوبت اس سے جاری ہو گی کہ اس وقت زیادہ استکراہ طبیعت پیدا ہو گا اور رحم کو لذع کر کے ایذا بھی پہنچائے گا۔ خواہ این کہ جنین ضعیف ایسا ہو کہ ٹھہر نہ سکے۔ خواہ بسبب ان جھلیوں کے جو کہ جنین پر لپٹی ہیں اور لفافہ کہ جس وقت یہ لفافے اور جھلیاں پھٹ گئیں خواہ ڈھیلی ہو گئیں اور جو رطوبت ان میں بھری ہوتی ہے وہ ریختہ ہو گئی رحم کو ایذا دے گی اور دفعتہً متحرک ہو کر ضرور جنین کو پھسلانے پر معین ہو گی خواہ اسقاط رحم کے سبب سے ہوتا ہے کہ رحم کا منہ کشادہ ہو جائے اور انضمام میں اسی رحم ے کمی آ جائے خواہ یہ سبب ان

رطوبات میں پیدا ہو جو رحم میں ہوتی ہیں خواہ نہ میں ان رگوں ے جن کا نام نقر ہے پس جنین پھسل جائے اور بھاری ہو کر اسقاط ہو جائے کبھی اسقاط بسبب جمہ سوء مزاج رحم کے کسی ای قسم سے عارض ہوتا ہے یہ سوء مزاج حرارت سے ہو خواہ برودت سے ہو خواہ یبوست سے اور جنین کی غذا میں کمی ہونے سے سوء مزاج رحم کی وجہ سے کبھی نم رحم کی ریح کی وجہ سے اسقاط ہوتا ہے اور ورم ماشرا خواہ صلابت اور سرطان سے بھی استسقا ہوتا ہے کبھی رحم کے قروح کی وجہ سے اسقاط پیدا ہوتا ہے اکثر جو اسقاط کہ حمل کے دوسرے مہینہ خواہ تیسرے مہینہ ہوتا ہے بسبب ریح اور رطوبت کے ہوتا ہے جو ان رگوں کے منہ پر ہوتی ہے جن کا نام نقر ہے اور پھر انہیں رگوں نے بناوٹ مشیمہ کے رگوں کی ہے جب یہ رگیں تر ہوئیں جو چیز ان سے اس کی بافت ہوئی ہے خواہ مخواہ ڈھیلی ہو جائے گی پس جنین کا اسقاط ہو جائے گا تھوڑی سی محرک کی حرکت سے وہ محرک ریحی ہو خواہ گرنی اور بوجھ کسی قسم کا ہو کبھی اسقاط بہ سبب سوء مزاج حار کے جو مجفف ہو خواہ بارد ایسا ہو جو منجمد ہو کر یعنی بستہ کرنے والا ہو اوس سے بھی ہو جاتا ہے۔ ایضاً منجملہ اباب اسقاط کے اول زمانہ بستگی نطفہ میں رقت اور پتلا ہونا منی کا ہوتا ہے اصل خلقت اور مزاج میں یعنی وہ منی دراصل رقیق ہو کہ اس سے پہلے جھلی کی خلقت نہیں ہو سکتی ہے اور اگر ہوتی ہے تو بہت ضعیف ہوتی ہے جو ہر وقت پھٹ جانے کے محل خوف میں ہوتی ہے جب خون جذب کرے اور چھٹے مہینے خواہ اس کے بعد ایسے رطوبات جو رحم میں بھر جاتے ہیں ار جن میں ان کی وجہ سے پھسلنے لگتا ہے اسی سبب سے اسقاط ہو جاتا ہے اور ایک گروہ اطبا کا یہ قو ہے کہ چھٹے مہینے کے بعد اکثر اسقاط ریح کی وجہ سے ہو جاتا ہے اور صحیح ان دنوں میں وہی پہلا قول ہے بعد اس مدت معلومہ کے اسقاط اکثر بسب ضعف کے ہوتا ہے جو سردی کی وجہس ے ہو جاوے یہ بھی مقولہ طبیبوں کا ہے کہ بہت دبلی عورت جس وقت حاملہ ہو قبل اپنے فربہ ہونے کے اسقاط کر دیتی ہیں اس لئے کہ اس کے لاغر بدن کو جس قدر غذا پہنچتی ہے بدن اپنے فربہی میں اس کو استعمال کرتا ہے اور اپنی قوت

کے پھیر لانے میں ایسے بدن کو اتنی غذا درکار ہوتی ہے کہ اس میں سے کچھ بھی جنین کی غذا دینے کے واسطے نہیں بچتا ہے پس جنین ضعیف ہو کر گر جاتا ہے جن ملکوں میں بہت زیادہ سردی یعنی اعتدال سے بڑھی ہوئے اور اس طرح وہ فصل جس کی سردی زیادہ ہو اس میں بھی اسقاط زیادہ ہوتا ہے اور اس طرح عسر ولادت اور اس طرح حاملہ عورتوں کا مر جانا ایے ملک اور فصل میں زیادہ ہوتا ہے جنوبی ملکوں میں بھی اسقاط کی کثرت ہوتی ہے اسی طرح جنوبی ہوا جب چلے اور شمالی ہوا کے وقت میں اسقاط بہت کم ہوتا ہے مگر این کہ سردی اتنی زیادہ ہو کہ جنین کو ایذا دے۔ اگر شتائے جنوبی حار گزرنے کے بعد ربیع شمالی ایسی آئے جس میں پانی کم برسے اس وقت ایسے حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے جن کا زمانہ وضع حمل ربیع ہوتا ہے اور یہ اسقاط بہت تھوڑے سبب سے ہو جائے گا اور اگر لڑکے پیدا بھی ہوں گے تو ضعیف پیدا ہوں گے۔ درد جیسے کہ بروقت اسقاط کے عارض ہوتے ہیں وہ بہت شدید تے ہیں بہ نسبت اس درد کے جو بروقت ولادت کے ہوتا رہتا ہے اس لئے کہ اسقاط ایک امر غیر طبعی ہے علامات خود علامت اسقاط کی یہ ہے کہ پستان چھوٹے ہونے لگتے ہیں اور اس کے ابھار میں کمی ہو جاتی ہے بعد اس کے خوب ابھر چکے ہوں اور جو ابھار صحت بدن کی علامت ہے اس میں آ چکا ہو رہا ایسا ابھار پستان کا جس میں نرمی ہو اور سختی نہ آئے اس کی اصلاح طبیعت از کود کر لیتی ہے جب تک کہ وہ اترنے نہ پائے اور چھوٹی نہ ہونی پائے بدن خوف اسقاط کے جو پستان دنوں پستانوں سے ڈھل جائے یا چھوتی ہو جائے اور اپنے پورے ابھار پر اتی نہ رہے پس اس حاملہ عورت کا رحم تو ام اسی جانب کا لڑکا اسقاط کرے گا جدھر کی پستان کا ابھار جاتا رہا ہو اگر دودھ چھاتی سے زیادہ برآمد ہو اور متواتر اتنا بہا کرے کہ چھاتی لاغر ہو جائے اس بات کا خوف ہو گا کہ جنین ضعیف ہو گیا اور شائد اس کا اسقاط ہو جائے۔ ای طرح اگر رحم میں درد بکثرت ہوا کرے جب بھی خوف اسقاط کا ہے اگر چہرہ پر سرخی تپ میں زیادہ آ جائے لرزہ آنے لگے سر بوجھل ہو جائے ماندگی تمام بدن

پر غالب ہو جائے۔ آنکھوں کے ڈھیلوں کے اندر درد محسوس ہو یہ باتیں اس کی دلیل ہیں کہ اسباب اسقاط کے پورے پورے پیدا ہو چکے اور اس عورت کے پہلے خون حیض جاری ہو کر پھر اسقاط ہو گا اس طرح اور اسباب قوی اسقاط کے جو اوپر مذکور ہو چکے جس وقت پورے پورے پیدا ہو جائیں اسقاط پر دلیل ہوں گے۔ سوء مزاج کے اقسام اور قروح اور اورام اور رطوبات ان سب کی شناخت اسی طرح کی جاتی ہے جو مکرر بیان ہو چکی ریح کے سبب سے جو اسقاط ہوتا ہے اس کی شناخت علامات ریح سے ہوتی ہے کہ تمدد بدن ثقل کے ہو یا انتقال ریح کا ایک جگہ سے دوسری جگہ ہونا یا زیادتی ریح کی نفخ پیدا کرنے والی چیزوں کے تناول سے ہو اسباب بادیہ جو خارج بدن پیدا ہو کر اسقاط کرتی ہیں ان کی شناخت ظہور سے انہیں اسباب کی ہوتی ہے موت جنین کی اس پر دلالت اس طور پر ہوتی ہے کہ ایک بے لگاؤ لٹکی ہوئی چیز پیٹ میں بھاری جیسے پتھر ایک طرف سے دوسری طرف چلتی پھرتی ہو خصوصاً جب یہ عورت پہلو پر لیٹے اور ناف حاملہ کی ابھر آتی ہے حالانکہ اس سے پہلے اس میں گڑھا تھا پستان ڈھل جاتی ہے اور چھوٹی ہو جاتی ہے بیشتر صدیدی رطوبات بدبو بہنے لگتی ہے اور ان سب علامتوں پر تاکید اس سے ہوتی ہے کہ حاملہ عورتوں کو ایسے امراض حادہ لاحق ہوں جن کی حرارت سے ایذائے شدید پہنچے اگر ان بیماریوں کو غذا نہ دی جائے بھوک سے جنین مر جائے اور اگر غذا دی جائے حاملہ کو مرض بڑھ جائے اور بھی بہت سے امراض سخت کا لاحق ہونا موت جنین پر دلالت کرتا ہے کبھی بر وقت موت جنین کے خواہ اس کی موت سے پہلے یہ بات ہوتی ہے کہ حاملہ کی آنکھ اندر کی طرف بیٹھ جاتی ہے اور یہ حالت جنین کے مرنے پر خوف دلانے والی ہے اور سفیدی میں آنکھ کی تیرگی آ جاتی ہے کبھی حاملہ کا کان سفید ہو جاتا ہے اور اس کی ناک کا سرا بھی سفید ہو کر شفاف سرخی پکڑ لاتا ہے اور ایک حالت مشابہ استسقائے لحمی کے پیدا ہو جاتی ہے جنین کی حفاظت اور اسقاط سے بچانے کا بیان جنین کا تعلق رحم سے اسی طرح کا ہے جیسے پھل کو درخت سے تعلق ہے۔

اور جس طرح پھلوں کے گر جانے کا خوف درختوں سے زیادہ تر اسی زمانہ میں ہوتا ہے جو زمانہ پھلوں کی پیدائش کا ابتدائی ہو اور ابھی وہ سخت نہیں ہوئے اور نہ ان کی ٹھنیاں سخت ہوئی ہیں اور دوسرا زمانہ پھلوں کے گر جانے کا خوف اک وہ ہے کہ اب قریب ٹپکنے کے آ چکے اور رسیلے ہو گئے یہی حال جنین کا ہے کہ اس کے گرنے کا خوف بھی یا اتبدائے انعقاد نطفہ میں ہوتا ہے یا قریب زمانہ ولادت کے پس واجب ہے کہ انہیں دونوں وقت میں اسباب مذکورہ اسقاط سے بچایا جائے دوائے سہل بھی اسقاط کے اسباب میں داخل ہے پس واجب ہے کہ دونوں زمانہ مذکورہ بالا میں سہل نہ دیا جائے یعنی چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں مہینے کے بعد سہل نہ دینا چاہئے اور درمیان ان دونوں زمانہ کے مسہل کا دینا اسلم ہے اور بروقت ضرورت کے دے سکتے ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان دونوں وقتوں میں بھی حاملہ کے سہل دیئے اور خون نکالنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ جنین کا مزاج اپنی ماں کے سوءمزاج سے بگڑ نہ جائے مگر یہ بھی بہ نرمی و سہولت سہل فصد کی تجویز کرنی چاہئے کبھی کسی عورت کا یہ حال ہوتا ہے کہ قبل کسی زمانہ آبستن ہونے کے پورا پورا حیض اس کو نہیں آتا اور فضول حیض اس میں بھرے ہوتے ہیں لہذا ابتدائے زمانہ حمل میں اس کا تنقیہ کر دینا واجب ہے، اگر نہ کیا جائے جنین کو فاسد کر دے گا اس تنقیہ میں بھی بہت نرمی کرنی چاہئے اور پینے کی دوائے سہل نہ دینی چاہئے بلکہ حمول کرنی چاہئے اور حمول بھی قم رحم کے اس طرف پہنچے بلکہ رحم کی گردن تک رہے جیسا تنقیہ کرتا ہو دفعتہً نہ کیا جائے بلکہ دفعہ دفعہ کر کے ۔۔۔ کثیرہ میں پورا تنقیہ کیا جائے ۔ اگر کسی عورت کی نسبت یہ خوف ہو کہ بسبب امزجہ خراب یا اورام اور قروح کے یا بسبب ریح وغیرہ کے اسقاط کر دے گی اس کا علاج ہر قسم کا اسی طور پہ کرنا چاہئے جیسا معلوم ہو چکا ہے اور اگر اسقاط کسی سبب خارج سے کرتی ہو خیال کرنا چاہئے کہ وہ سبب خارجی اگر ایسا ہے کہ کسی مزاج میں تحریک پیدا کرتا ہے تو اس مزاج کی تعدیل کی جائے اور اگر اس کے سوا اور کس طرح کا سبب ہو اور اس میں یہ بات ہو

کہ رحم کی طرف کوئی مادہ حار مائل کئے دیتا ہے جس سے ورم پیدا ہونی کا خوف ہے اس وقت علاج رادعات سے کی اجائے اوران چیزوں سے جو ورم کی مانع ہیں اور بسا اوقات اسہالسی بھی علاج کیا جاتا ہے اور اگر وہ سبب ایسا نہ ہو بلکہ وہ سبب ایسا ہو کہ اس کی جہت سے جنین کو ایسی ایذا اور ایسا ام پہنچے گا کہ جس سے جنین گر جائے گا یا مر جائے گا واجب ہے کہ اس کا علاج ایسی دواؤں سے کریں جو حافظ جنین ہیں جن کا ہم آگے ذکر کریں گے۔ رطوبتوں میں پھسل جانے کا سبب جو اکثر پیدا ہوتا ہے اس کے واسطے واجب ہے کہ زمانہ حمل میں حقنہ ہائے ملینہ جن سے فضلہ براز باہر نکل جائے پہلے استعمال کرکے اس کے بعد پچکاریاں اور مدرات بول اور رحم کا تنقیہ ہو جائے استعمال کئے جائیں ایک حقنہ عمدہ اسی فائدہ کے واسطے سعتر کا شم اجوائن سوئے کی پتلی پتلی شاخیں بابونہ سداب گوکھرو میتھی سب ہموزن لے کر تین رطل پانی میں جوش دیں جب آدھا جل جائے اس میں سے ایک رطل سے کم لے کر روغن ناردیں اور روغن رازقی روغن کنجد ایک سکرجہ ڈال کر حقنہ کریں اور چار دن تک برابر اسی وزن سے حقنہ کرتے رہیں ایضاً اندرائن کا پھل لے کر اس میں سوراخ کرکے بیج نکال ڈالیں اور روغن سوسن بھر کے ایک شبانہ روز رہنے دیں بعد اس کے گرما گرم راکھ پر رکھیں تا کہ ان کے تیل کھولنے لگے پھر اتار کر صاف کریں اور نیم گرم عورت کے اگلے مقام نہانی میں حقنہ کریں یہ دوا عجیب ہے، اس ازلاق کے واسطے جو رطوبت سے وہتا ہے سہالت میں سے پہلے ماءالاصول روغنبید انجیر ڈال کر پلائیں یا گوکھرو میتھی جوش دے کر روغن بید انجیر ڈال کر پلائیں اور ہر دس دن میں ایک مرتبہ تھوڑے سے حب منتن بھی کھلانے چاہیں یا حمول کی طرح سے صوف وغیرہ میں اور بڑے معجون اور دوائے سکبینج و ہر ثا شجر نیا ہر تین دن یا پانچ دن میں ایک مرتبہ اسی طرح دواءالمسک اور دوائے بزور ایضاً فشور کندر اور سعد دونوں پارہ پارہ کئے ہوئے ہر واحد ایک جزء ہر نصف جزء پانی سات گونا وزن دوا کا لے کر اس قدر پکائیں کہ چوتھائی پانی باقی رہے اب اس کو چھان

کر چار اوقیہ لے کر ہر تین دن میں ایک مرتبہ حقنہ کرے یہ حقنہ بعد اس زمانہ کے کرنا چاہئے کہ عورت کی شرمگاہ سے رطوبت کا استفراغ ہو چکا ہو بخورات جیدہ میں سے مقل ملک الانباط اشق کلونجی چاہیں سب ملا کر دھونی دیں چاہیں الگ الگ مگر بعد تنقیہ کے یہ دھونی دینی چاہئے سنبل اور زعفران اور مصطگی اور مرداسنگ اور جند بید ستر اور مقل وغیرہ کا روغن ناردیں یا بط کی چربی ملا کر سبز کپڑے میں لگا کر حمول کرنا چاہئے جو تدبیریں مقدم بیان ہو چکی ہیں ان کے بعد خرگوش کے چستہ کا حمول کریں حافظ جنین ماں کے پیٹ میں جس وقت کوئی آفت مزاج گرم یا ورم وغیرہ کے نہ ہو وہی ادویہ قلبیہ ہیں جیسے زرمباد ورد رنج دونوں بہمن اور مفرح دوالمسک مثر دویطوس ایک دوا جو مانع اسقاط ہے اس کا نسخہ ہے درونج زرنبا و جند بید ستر سہینگ بھنگ مشک الائچی خورد مازو طباشیر مکد ایک درہم زنجبیل دس درہم مقدار شربت ہر روز ایک مثقال سرد پانی کے ہمراہ اور پہلے اس دوا سے ایسے گرم حقنہ دئے گئے ہیں جن میں معتر اور بابونہ میتھی سویا اجوائن وغیرہ پڑی ہو تدبیر اسقاط اور مردہ بچہ نکالنے کی کبھی ہم کو احتیاج حمل گرا دینے کی بعض اوقات میں ہوتی ہے از آنجملہ وہ وقت بھی ہے کہ چھوٹی لڑکی حاملہ ہو جائے اور لڑکا پیدا ہونے سے خوف اس کے مر جانے کا ہو از انجملہ یہ ہے کہ نم رحم میں کوئی آفت ہو یا گوشت کی زیادتی ہو جس کی وجہ سے جنین کے نکلنے میں تنگی ہوتی ہے کہ بچہ کو ہلاک کر دے از آنجملہ جس وقت بچہ ماں کے پیٹ میں مر جانے اس کا بھی گرانا واجب ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر چار دن درذ رہ رہے اور بچہ کے پید اہونے میں دشواری ہو اس وقت یقین کرنا چاہیے کہ جنین مر چکا ہے کہ اب اس وقت اس کی ماں کے بچانے کی تدبیر کرنی چاہئے جنین کی زندہ رہنے کی فکر جانے دو بلکہ اس کے نکالنے اور گرا دینے کی تدبیر کرنی چاہئے اسقاط جنین کبھی چند حرکات سے ہو جاتا ہے اور دواؤں سے بھی ہوتا ہو دواؤں سے یہ فعل دو طرح سے ہو سکتا ہے ایک تو یہ جنین کو قتل کریں اور بقویت اور ار حیض کریں دوسری یہ کہ بسبب ازلاق کے نکال دیں۔

جنین کی قتل کرنے والی دوائیں دو ہیں جو تلخ ہوں اور اور ارحیض کریں کہ وہ بھی تلخ ہوتی ہیں اور مزلق دوائیں وہی ہیں جو نرہوں اور ان میں لزوجت ہو پلانے کے ذریعہ سے بھی استعمال کی جاتی ہوں اور بطور حمول کے بھی حرکات کے اقسام میں سے فصد بھی ہے خصوصاً صافن کی فصد بعد باسلیق کے بہت سی خشکی اور بھوک پیدا کرنے کے بعد اور ریاضت اور کودنا پھاندنا جو زیادہ ہو اور بہت بھاری بوجھ اٹھانا اور تنقیہ کرنا اور چھینک پیدا کرنا۔ عمدہ تدبیر اس کی ایک یہ بھی ہے کہ حاملہ عورت کے فم رحم میں کاغذ کی بتی بنا کر رکھیں یا کوئی پر یا لکڑی کا ٹکڑا جس میں پھٹی ہوئی جگہ بقدر ریشہ اشنان کے ہو یا سداب کے یا عرطنیثہ یا مرض کے ہو کہ اس تدبیر سے ضرور اسقاط ہو جائے گا خصوصاً یہ لکڑی وغیرہ کسی ایسی دوا سے آلودہ کریں جو اسقاط کرنے والی ہو جیسے قطران اور شحم حنظل وغیرہ اسقاط کرنے والی دوائیں مفرد بھی ہیں اور مرکب بھی ہیں ادویہ مفردہ کو ہم نے ان نقشوں میں ذکر کیا ہے جو ادویہ مفرد کے واسطے جلد ثانی میں ہیں اور ادویہ مرکبہ کو قرابادین میں ذکر کریں گے مگر اس جگہ پر ہم دونوں قسم کی دوائیں ایسی بیان کرتی ہیں جن کا اثر اسقاط میں زیادہ ہو ادویہ مفرد ایسے جو شدت حرارت سے دور ہیں جیسے افسنتین اور شاہترہ اور ادویہ مفرد جو گرم ہوں جیسے تخم شیطرج کہ حرف سے مشابہ ہیں اور اس کی بو ایسی ہے کہ جس وقت حمول کیا جائے اسقاط کر دیتی ہے۔ تخم حرمل بھی پلانے میں اور حمول کرنے میں اسقاط کرنا ہے روغن بلسان اور روغن بان کا جس وقت حمول کریں جنین اور شیمہ کو نکال دیتا ہے ہینگ اور بیروزہ یہ بھی دونوں قوی ہیں اور بخور مریم بھی اس بارہ میں بہت قوی ہے پلانے میں ہو خواہ حمول کرنے میں ہو یہاں تک کہ ایک گروہ اطبا نے کہا ہے کہ اس گھاس پر حاملہ کا چلنا موجب اسقاط ہے عصارۂ بخور مریم کا اگر پیٹ پر طلا کیا جائے جنین کو فاسد کر دیتا ہے چہ جائیکہ اس کا حمول کیا جائے اسی طرح عصارہ تمام عرطنثیات کے اگر اشنان فارسی تین درہم پلائی جائے یہ بھی اسقاط کرے گی اسی دن جس دن پلائی جائے اور اگر گرم دانہ دو درہم پلا جائے لڑکا بھی

جو چھوہارے کے ساتھ پکائی گئی ہو اس کو پلائیں اور مشیمہ کی اصلاح کریں فرزجہ ایک یہ ہے کہ لب کرمدانہ اور اشق سے ملا کر فرزجہ تیار کریں اور حمول کریں اسی طرح اس کو آب سداب چار اوقیہ روغن جوز خالص ایک اوقیہ میں پلائیں کہ اسقاط کردے گا اس دوا کو بھی ہ نے چند مرتبہ آزمایا ہے۔ اسی رح ایک قوم کا کمام ہے کہ مرد جس وقت اپنے سپارے پر مر اور صبر اور شحم حنظل آب سداب مین گھول کر لگائے ایک دوا خواہ سب کو بعد سوکھ جانے دوا کے جماع کرے اور انزال دیر میں کرے اور جب منزل ہو جائے ایک گھنٹہ اس طرح ٹھہرا رہے بس اس ترکیب سے بھی اسقاط ہو جاتا ہے جیسا ان لوگوں نے کیا ہے۔ ایضاً یہ فرزجہ قوی ہے عصارہ قثا رالحمار نوفراط بیل کے تلخہ میں لت کر کے حمول کریں کہ اس سے مردہ اور زندہ دونوں طرح کا جنین گر جاتا ہے یہ فرزجہ یونس حکیم کا مجوزہ ہے خریق سیاہ مویزج بخورمری حب ماذریون شحم حنظل اشق سب داؤں کو پیس سوائے اشق کے کہ اس کو پانی میں گھول لیں اور پسی دواؤں کو اس میں ملائیں اور کبھی اس میں تلخہ تر گاؤ سوکھا ہوا ایک جزء بھی ملا لیتے ہیں۔ اور اس کی فرزجہ تیار کریں یہ فرزجہ بھی قوی ہے نوشادر پسا ہوا دس درہم اشق تین درہم اشق محلول میں ملا کر فرزجہ تیار کریں اور عورت اس کا حمول کرے اور تمام رات دونوں پاؤں اپنے اونچے کیئے رہے اسطرح کہ اونچے تکیہ پر پاؤں ہوں ایضاً طبخ افسنتین اور اس قدر عصارہ سداب اور اس قدر جوشاندہ ابل ریڈی کا تیل ملا کر کسی رحم کے لائق پچکاری کے ذریعہ سے استعمال کریں اور واجب ہے کہ یہ نے پچکاری وغیرہ کی چکنی ہو اور گردن اس کی لمبی ہو اس قدر جتنی لمبی گردن کا رحم اس عورت کا ہے جس کا علاج کیا جاتا ہے اور ایسی بھی ہو کہ نم رحم میں داخل ہو جائے اور عورت کو محسوس ہو جائے کہ یہ پچکاری اندرونی مقام رحم میں داخل ہو گئی ہے پس ایسے اوصاف کی نے وغیرہ سے اس دوا کا داخل کرنا چاہئے جو قاتل جنین کی ہوتی ہے اور پھسلا کر س کا اخراج کر دیتی ہے بعض قدیم طبیبوں کی تدبیر جنین کو نکالنے کی اور اس کو چاقو وغیرہ سے کاٹ ڈالنے کی جس وقت لڑکا پیدا ہونے

میں دشواری ہو دیکھنا چاہئے کہ ابھی عورت بسلامت باقی رہ سکتی ہے کہ نہی پس اگر عورت بسلامت رہ سکتی ہے اس کی علاج پر ہم جرات کریں گے ورنہ علاج سے باز آئیں گے اس طرح جس عورت حاملہ کی حالت ردی ہو کہ اس کو غشی کے ہمراہ سہر اور نسیان جوڑ بندوغیرہ اکاتر جانا عارض ہوتا ہے اور اگر اس کو چلا کر پکاریں شائد جواب ندے کی پھر جب بہت زور سے آوازیں تو بہت ضعیف آواز سے بولتی ہے اور پھر اسے غش آ جاتا ہے اور بعض عورتیں ایسی ہیں جن کو تشنج کے ہمراہ تمدد پیدا ہوتا ہے ہاتھ پاؤں ان کے کھنچے جاتے ہیں اور پٹھے میں ان کے اضطراب پیدا ہوتا ہے اور غا کھانے سے باز رہتی ہیں نبض ان کی ضعف صغیر اور متواتر ہوتی ہے اور جو عورت نچنے والی ہے اس میں کوئی خرابی امور مذکورہ بالا سے نہیں پیدا ہوتی پس مناسب ہے کہ عورت کسی تخت وغیرہ پر پیٹھ کے بھل لٹائی جائے اور سرہانا اس کا نیچا ہو اور دونوں پنڈلیاں پاؤں کی اونچی ہوں اور بہت سی عورتیں اس کو دونوں طرف سے تھامے رہیں۔ اور اگر عورتیں نہ آسکیں اور تنہا ہو چاہئے اس کا سینہ تخت اور پلنگ وغیرہ سے ایک طرف باندھ دیں تاکہ بروقت جذب اور کشش سے تڑپنے میں اس کا بدن ادھر ادھر ہلتا نہ پھرے بعد اس کے دائی جنائی اس کے رحم کی گردن کے اوپر جو بطور چھت کے ہو اس کو کھولے اور بایاں ہاتھ اپنا تیل سے مل کر ایسی انگلیاں چار دن ملا کر سیدھی کرلے ان میں خم نہ باقی رہے بعد اس کے پانا ہاتھ انگلیوں سمیت اس کے رحم کے منہ کی اندر ڈالے اور انہیں انگلیوں سے گردن رحم کو ہلا دے تیل لگا لگا کر اور تلاش کرے کہ وہ کونسی جگہ ہے جہاں ضارات یعنی کانٹا نبور وغیرہ لگا کر جنین کھچا جا سکتا ہے اور بلند مقامات کو تلاش کرے جس مقام پر رضات کے گڑونے کا موقعہ ہے اور یہ مقامات اس جنین میں جو سر کے بھل پیدا ہونے والا تھا دونوں آنکھیں اور منہ اور سر کے پیچھے گدی اور جنک اور ٹھڈی کے نیچے چنبر گردن جسے منسلی کہتے ہیں اور وہ مقام جو پسلی کے قریب ہیں اور شراسیف کے نیچے یعنی کولے کے پاس ہے۔ اور جو بچہ پاؤں کے بھل پیدا ہونے

اسی ترکیب سے سر کو نکالیں جیسا ہم کہہ چکے ہیں جو بچے کسی ایک پہلو پر نکال لئے جاتے ہیں اگر ممکن ہو کہ برابر نکل آئیں تو انہیں راہوں سے چلنا چاہئے جن کو ہم نے بیان کیا ہے ورنہ تمام جنین کو اندر کاٹ کاٹ کر نکالنا چاہئے بعد استعمال ان تدبیروں کے اور نکل آنے جنین کے پھر وہ اقسام علاج کے کرنی چاہیں جو رحم کے ورم گرم کے واسطے مقرر ہیں پھر اگر جنین کے اخراج کے بعد خون جاری رہے اور بند نہ ہو وہی علاج کرنا چاہئے جو باب نزف الدم میں لکھا گیا ہے

تدبیر حاملہ کے بعد اسقاط کے

جب عورت بچہ کا اسقاط کر دے چاہئے کہ مقل اور زوفا حرمل علک البطم سعد اور سفید رائی کی دھونی دیں تا کہ خون بہہ جائے اور گاڑھا ہو کر رک نہ ہے کہ درد پیدا کرے اور ایذا دے مشیمہ نکالنے کی تدبیر جس کو چھوڑ کہتے ہیں جو حیلہ اس کے نکالنے مین غیر دوائی کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ چھینک لائی جائے انہیں چیزوں سے جن کے سونگھنے سے چھینک آتی ہے اور نتھنے اور منہ بند کر دیئے جائیں تا کہ پیٹ میں تناؤ اور کھچاؤ پیدا ہو اور مشیمہ پھسل کر نیچے اترے جب نمایاں ہو جائے آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا اسے کھنچیں اور درشتی نہ کرین تا کہ ٹوٹ جائے۔پھر اگر خوف ٹو جانے کا ہو جس قدر نکل آیا ہے اور رہا تھا اس تک پہنچ سکتا ہے۔اس کو عورت کی ران میں نرم بندش سے باندھ دے اور راور پھر چھینک پیدا کرنے کی تدبیر کرے اگر مشیمہ کے نکلنے میں دیر ہو اس کو زیادہ کھنچنا نہ چاہئے بلکہ اس کو اوپر کی طرف سے رانوں میں اسطرح پر باندھ دے کہ اب پھر اوپر نہ چڑھ سکے اور اگر رحم کے اندر مچا ہوا ہو اس کے جدا کرنے میں نرمی کرنی چاہئے اور خفیف حرکت سے اس کو ادھر ادھر ہلانا چاہئے تا کہ رباطات اس کے ڈھیلے ہو جائیں اور اس تدبیر میں درشتی ہرگز نہ کی جائے اگر مشیمہ کا نہ نکلنا بسبب بند ہونے اور سمٹ جانے نم جم کے ہو خاص کر اس کی تدبیر ایسی کرین کہ کھل جائے یا انگلی ڈال کر یا قیروطی ہائے گرم جن سے نم رحم ڈھیلا ہو جائی ایسی شکل سے جس میں سیدھا ہونا

عورت کا ممکن ہو استعمال کرے کبھی اس کو چت لٹا کر اس تدبیر کا کرنا آسان ہوتا ہے
اور کبھی مروخات اور ضمادات ملینہ رحم سے باہر لگانا جیسے ناف کے نیچے خواہ ریڑھ کے
نیچے بھی اس پر معتین ہوتا ہے اور کبھی فقط دائی کو انگلیوں کا اندر پھیلا دینا کافی ہو جاتا ہی
پھر اس کی وہی تدبیریں چھینک لانے اور دھونے دینے کی اور پلانے کی کرنی چاہیں
اور جو حیلہ مناسب ہو وہ کیا جائے اس لئے کہ مشیمہ بہت جلد متعفن ہو جاتا ہے اور بدبو
پیدا کرلاتا ہے اور ایسے تدرات قوی سے جو مناسب ہوں بھی استعانت کرنی چاہئے
اور اس آبزن کا استعمال کریں جس میں اشنان کو جوش دیا ہو کہ وہ مشیمہ کو گرا دیتا ہے
مرہم باسلیقون کو رحم میں ٹپکانے سے بھی شیمہ گر جاتا ہے اس لئے کہ یہ مرہم اس کو مل
کر نکال دیتا ہے جس وقت مشیمہ نکال لیا جائے روغن گل وغیرہ کا استعمال کرنا چاہئے
منجملہ ان چیزوں کے جو مشیمہ کو پھسلانے پر معتین ہوتی ہیں یہ بھی ہے کہ تازہ پھول
گلاب کا اس میں خطمی چھوڑ کر پلائی جائے یا کس قدر رورق بازی پلائیں خواہ حمول
کریں اور اس کے اوپر ان دواؤں کا استعمال کریں جن کو ہم نے باب اسقاط جنین میں
لکا ہے اور فرزجہ اور بخورات کا بھی استعمال کریں بخورات جیدہ میں سے ایک یہ جور
ہے خریق سفید کی دھونی دی جائے اور کبوتر کی بیٹ کی دھونی دی جائے اور زراوند کی
دھونی دی جائے بعض قدیم طبیبوں نے دائی جنائی کو اجازت دی تھی کہ اپنے ہاتھ میں
چیتھڑے لپیٹ کے رحم میں ڈال کر مشیمہ کو نکال لیں یہ علاج ایذادہندہ ہے اگر مشیمہ
نہ نکلا تو متعفن ہو جاتا ہے اور بعد بہت دنوں کے نکلتا ہے لیکن عورت کو ایک خراب
حالت عارض ہوتی ہے یہ سبب اس کے برے بخارات مشیمہ سے دماغ اور لقب معدہ
تک چڑھتے ہیں پس واجب ہے کہ ان بخارات کی ایذا روکنے کے واسطے کو شبو دھونی
کی جائیں اور میسوسن پلائی جائے اور دواء المسک کھلائی جائے اور معدہ اور قلب پر
ادویہ قلبیہ جو کو شبو ہیں ان کا طلا کیا جائے بعض قدیم طبیبوں نے اخراج مشیمہ کے بارہ
میں جو کچھ کہا ہے اس کو بلفظہ ہم لکھتے ہیں لادبندوس حکیم کہتا ہے اگر مشیمہ رحم میں بچہ

کے نکلنے کی نبد باقی رہ جائے پھر اگر رحم کا منہ کھلا ہے اور مشیمہ بے لگاؤ ہے اور لپٹ کر گول گول ہو کر رحم کے ایک جانب میں آ رہا ہے اس کا نکلنا آسان ہے چاہئے کہ بائیں ہاتھ کو گرم کر کے تیل لگا کر قابل زچہ کے رحم کے اندر ڈالے اور شیمہ کو ڈھونڈے یہاں تک کہ مل جائے گا پھر اگر رحم کی گردن سے ملا ہوا پائے اس کو سیدھا نہ کھینچے کہ سیدھا کھینچنے سے رحم کے پلٹ جانے کا خوف ہے اور زیادہ زور سے بھی نہ کھینچے بلکہ مناسب یہ ہے کہ پہلے اس کو آہستہ آہستہ داہنے بائیں ہٹاتے رہیں اور ہٹانے میں زور نہ کریں بعد اس کے کھینچنے میں کس قدر بر زور زیادہ کر کرے کہ مشیمہ اب اس وقت الگ ہو جائے گا لپٹا نہ رہے گا اور اگر رحم کا منہ مل گیا ہو اس وقت وہی اقسام علاج کے کرنی چاہئے جن کو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اقو راگر قوت ضعیف نہ ہو گئی ہو ایسی چیزوں کا استعمال کریں جن سے چھینک آتی ہے۔ اور بخورات خوشبو داؤں ے کسی دیگ میں دی جائے اگر رحم کا منہ کھل جائے تو ہاتھ ڈال کر مشیمہ نکال لینا چاہئے جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے پھر اگر ان چیزوں کے استعمال سے اور ان تدبیروں سے نہ نکلے کچھ اداس نہ ہونا چاہئے اور نہ دل میں اس کا زیادہ خیال کرنا چاہئے اس لئے کہ بعد تھوڑے دنوں کے یہ خود گھل جائے گا اور مثل مائیت خون کے گلابی رنگ پانی ہو کر بہہ جائے گا لیکن اس کی بو کی خرابی سے دردسر پیدا ہوتا ہے اور معدہ خراب ہو جاتا ہے اور کرب معدی پیدا ہوتا ہے لہذا مناسب یہی ہے کہ اسکے نکالنے میں جلدی کی جائے اور لازم ہے کہ دھونی کے دینے میں کمی نہ کی جائے ایسی چیزوں سے جو اس کے مناسب ہیں۔ یہی حکیم کہتا ہے کہ ہم تجربہ کیا ہے حرف کی دھونی اور انجیر خشک کی دھونی کریں اس کے سوائے ایک اور حکیم نے جو کچھ کہا ہے اس کو بھی ہم بجنسہ لکھتے ہیں وہ یہ کہتا ہے کہ تیز دوائیں جیسے سداب فراسیوں قیسوم روغن سوسن روغن حنا اس قدر کہ خشک دوائیں ان میں تر ہو جائیں بعد اس کے ان سب دوائیوں کو لوہے کی دیگ میں رکھ کر اس کے منہ کو بند کر دیں اور چھوٹے چھوٹے سوراک اس میں کریں اور ان سوراخ میں

چھوٹی چھوٹی چھوچھیاں لگا کر دیگ کے نیچے آنچ کریں جب جوش آ جائے دیگ کو اتار لیں اور کوئلوں پر رکھیں اور وہ کرسی جس پر عورت بٹھائی جائے گی قریب دیگ کے لائیں اور وہ چھونچھی جو اس میں لگی ہو عورت کی شرمگاہ میں رکھیں اور بہت سے کپڑے اسے اوڑھا دیں اور ایک گھنٹہ اور دو گھنٹہ تک اس طرح بیٹھی رہے تا کہ ان کے مشیمہ اپنی جگہ چھوڑ دے پھر اگر یہ تدبیر کافی نہ ہو اور مشیمہ کے نکالنے سے اثر بخار اضعیف ہو پس لازم ہے کہ وہ ضمادات لگائیں جو جنین کو گرا دیتے ہیں بعد دھونے دینے کے ان ضمادات کا اثر قوی ہوتا ہے اور قوت ان کی زیادہ نفوذ کرتی ہے۔ منع حمل کا بیان چھوٹی لڑکی جس پر لڑکا پیدا ہونے سے خوف ہو اور وہ عورت جس کے رحم میں کوئی مرض ہو اور وہ عورت جس کے مثانہ میں ضعف ہو کہ جن میں کے بوجھ سے اس کا مثانہ پھٹ جائے گا پس بماری سلسل البول کی ہو جائے گی اور پیشاب کے روکنے پر تمام عمر قادر نہ ہیگی ایسی عورتوں کی واسطے منع حمل کی تدبیر کرنی واجب ہے منجملہ تدبیرات کے ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ جماع ایسے طرح سے نہ کریں کہ جس سے حمل رہ جاتا ہے جس کی صورتیں اوپر ہم بیان کر چکے ہیں اور یہ بھی تدبیر ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے انزال میں اختلاف وقت کیا جائے اور مرد بعد انزال کے بہت جلد انزال کے بہت جلد عورت سے جدا ہو جائے اور اس کو اجازت دے کہ بعد فراغ کے کھڑی ہو جائے اور پیچھے کی طرف سات مرتبہ سے نو مرتبہ تک اوچھلے کو دے کہ اس اوچھلنے سے اکثر یہی ہوتا ہے کہ منی گر جاتی ہے لیکن ابھرنا اور حرکت کرنا اور پیچھے کی طرف اور آگے کی طرف کودنا اس سے تو اکثر منی ٹھہر جاتی ہے کبھی منی کے پھسلا کر نکالا دینے پر یہ تدبیر بھی معین ہوتی ہے کہ چھینک پیدا کی جائے۔ منجملہ ان چیزوں کے جن کی رعایت کرنی واجب ہے یہ ہے کہ قبل جماع کے قطران کا حمول کیا جائے اور مرد اپنے ذکر پر اس کو مل لے اور اسی طرح روغن بلسان اور سفیدے کی خاصیت ہے اور یہ بھی ہے کہ قبل جماع یا بعد جماع کے انار کا مغز جو اندر سے نکلتا ہے اور سوئے کا حمول کریں اور رفقاح کرنب اور تخم

کرنب کا حمول قبل جماع کے یا بعد جماع کے اس کے واسطے قوی ہے اور بروقت خون حیض سے پاک ہونے کے اور خصوصاً جس وقت قطران میں ڈالا جائے یا کسی اور جوشاندہ میں یا عصارہ فوتنج میں ورق غرب کا حمول بعد طہر کے کسی صوف میں خصوصاً کہ جس وقت وہ صوف آب برگ غرب میں ڈبویا گیا ہو اس طرح شحم حنظل ہزار چشتان خبث الحدید کبریت سقمونیا تخم کرنب سب ہموزن لے کر قطران مل اکر حمول کریں فلفل کا حمول بعد جماع کے مانع حمل کا ہوتا ہے اس طرح ہاتھی کی لید تنہا یا ہمراہ بجربہ کے اواوقات مذکورہ میں پلانے کی دوا یہ ہے کہ آب باوروج تین اوقیہ پلانے سی منع حمل ہوت اہے رجا یعنی جھوٹے حمل کا بیان کبھی عورتوں کو ایسے امراض لاحق ہوتے ہیں کہ حامہ سے مشابہ ہو جاتی ہے مثلاً خون حیض رک جانا چہرہ کا رنگ بدل جانا اشتہا ساقط ہو جاتی رحم کا منہ مل کر بند ہو جانا کبھی کس قدر صلابت بھی ہو جاتی ہے اور کبھی صلابت کے ہمراہ تمام رحم سخت ہو جاتا ہے دونوں پستان پھول جاتے ہیں اور بھر جاتے ہیں کبھی دونوں میں ورم بھی آ جاتا ہے اور اس کے پیٹ میں ایک ایسی چیز حرکت کرتی ہے جیسے بچہ پھر رہا ہے اور اس کا حجم بھی بچہ کے جسم کے مانند معلوم ہوتا ہے اور دبانے سے داہنے بائیں ہٹنا بھی ہے کبھی یہی صورت چار پانچ برس تک باقی رہتی ہے اور اکثر یہی ہوتا ہے کہ آخر عمر تک یہی کیفیت اس کی رہتی ہے اور علاج نہیں قبول کرتا ہے کبھی اس عورت استسقا کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور پیٹ پھول جاتا ہے مگر مائل بہ سختی ہوتا ہے نہ ایس احال جو استسقا طبلی میں ہوتا ہے کہ پیٹ بجانے سے ڈھول کی ایسی آواز آئے کبھی اس عورت کو حیض بھی آ جاتا ہے اور دردزہ بھی اٹھتا ہے مگر لڑکا نہیں پیدا ہوتا ہے اور بیشتر اس درد کا سبب یہ ہوتا ہے کہ حیض کی رگوں میں کھنچاؤ اور نفخ بھی پیدا ہو جاتا ہے اس وجہ سے بچہ نہیں جنتی ہے اور کبھی ایک گوشت کا لوتھڑا جنتی ہے مختلف صورت کا جس کے اقسما کا قاعدہ نہیں منضبط ہو سکتا ہے۔ اور کبھی فقط ریح نکل کر رہ جاتی ہے اور کبھی جو بہت سے فضول مجتمع ہو چکے ہوں ہمراہ اس خون کے نکلتی ہیں

جس کی آمد بند ہو چکی تھی رجا ان سب قسموں میں وہی دوسری قسم ہے اور اسی کا نام مولی بھی ہے اور سوائے دوسری قسم کے اور کسی قسم کو مولی نہیں کہتے ہیں اور زبان فارسی میں بادوروں میں بھی کہتے ہیں اس گوشت کے ٹکڑے پیدا ہونے کا سبب بنظر حدس صحیح کے دو معلوم معلوم ہوتے ہیں ایک تو مواد کی کثرت ریزش جو بطرف رحم کے ہوتی ہے یا ان کہ حرارت اس کی شدید ہے دوسرے جماع ایسا کہ جس مین عورت کے رحم میں منی پہنچتی ہے اور پھر اس کو غذا بھی مدد ملتی ہے مگر بسبب نہ ہونے قوت کے مرد کی منی میں خلقت جنین کی پوری نہیں ہوتی ہے علامات جو علامتیں ایسی کہ رجا یعنی جھوٹے حمل کے ان اقسام میں اور سچے حمل میں تمیز پیدا کر دیں وہ یہ ہیں کہ یہ شے رجا میں جو متحرک ہوتی ہے وہ ایک ہی وقت متحرک ہو کر پھر نہیں حرکت کرتی ہے اور پیٹ کی سختی بھی اس مرض میں زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اس عورت کے پیٹ کے جو سچی حاملہ ہو اور یہ بھی ہے کہ مرض رجا میں عورت کے ہاتھ پاؤں زیادہ ڈھیلے ہوتے ہیں اور پتلے زیادہ ہوتے ہیں وہ علامات جو رجا میں اور دیگر اقسام جو اوپر بیان ہوئے ان میں تمیز دیں یہ ہیں کہ رجا میں تو ہم اس بات کا ہوتا ہے کہ جنین پیٹ میں ہے اور ایک جسم ملا ہوا رحم میں محسوس ہوتا ہے اور اکثر رجا میں وہی بات عارض ہوتی ہے جو ورم رحم میں قولنج کے اعراض سے پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ اعورنا مے آنت میں رجا سے تنگی پیدا ہوتی ہے پس وہ تنگی درد شدید پیدا کرتی ہے۔ علاوہ بدین اکثر اوقات رجا کے ہمراہ ایک قسم کا ورم اورام قولنجی سے بھی ہوتا ہے۔ قولنج رجائی میں تمری اور معجون شہریاران وغیرہ سے اسی جہت سے فائدہ ہوتا ہے کہ ایسے معجون اس درد کو بھی دور کرتے ہیں اور رجا کو بھی نکال دیتے ہیں علاج تدبیر اس کی یہ ہے کہ حرکت کم کی جائے اور ریاضت چھوڑ دی جائے پیٹھ کے بل سونا کہ جس سے اعضائے زیرین ملے رہیں اور مواد کی ریزش جانب اسفل نہ ہونے پائے و اگر حاجت فصد اور استفراغ اور قے کی ہو کرنا چاہئے اور تمام علاج اورام کے جو حابس خون ہیں اور مرخیات سے بطور ضماد کے یا سینک کے

خواہ نطول اور آبزن کے کرنی چاہئے اران دواؤں سے جو اسقاط کرتی ہیں بعد ان تدبیروں کے کہ بسا اوقات جو مادہ رجا کرنے والا ہے اس کو خواہ اس کے مشابہ کو یہ دوائیں فنا کردیں گی اور اکثر اوقات تو اس کو ساقط کردیں گی اور اکثر اس مرض کی دشواری دور کرنے میں فقط لوغاذیا کا استعملا کافی ہے اور روغن کلکانج بھی اس مرض میں بہت نفع کرتا ہے لڑکے کی پیدائش کی شکل طبعی اور غیر طبعی کا بیان ولادت کی شکل طبعی یہ ہے لڑکا سر کے بھل باہر نکلے سامنے کئے ہوئے سر ونم رحم کے کس طرف جھکا ہوا نہ ہو دونوں ہاتھ اس کے اپنی رانوں تک پھیلے ہوئے ہوں سوائے اس شکل کے اور جسطر ح پر لڑکا پیدا ہو وہ شکل طبعی نہیں ہے قریب اس شکل کے یہ بھی ہے کہ بچہ کے پاؤں پہلے نکلیں اور ہاتھ اس کے دونوں زانوں پر کھلے ہوئی رکھے ہوں۔ پھر اگر سر اس کا نم رحم کے سامنے سے ہٹ کر لگا یا ہاتھ اس کے دونوں زانوں سے جدا ہو کر باہر آئے اور پاؤں نکل آئے اور ان کے ہمراہ ہاتھ نہ نکلیں اس طرح سے بچہ کا نکلنا اچھا نہیں ہے بری شکل سے بچہ کا نکلنا کبھی تو جنین اور مان دونوں کو قتل کرتا ہے اور کبھی ماں بچ جاتی ہے اور بچہ مر جاتا ہے اس لئے کہ بچہ کو ایک مشقت شدید پہنچتی ہے۔ اور نکلتے نکلتے بچہ کو ورم بھی عارض ہو جاتا ہے اگر زاؤ ولادت میں دیر ہو جائے اور پھنسا رہے کہ تین دن کے اندر پورا باہر نہ نکل سکے کبھی خراب شکل پر بچہ کا پیدا ہونا ورم رحم ایسا پیدا ہونا ورم رح ایسا پیدا کرتا ہے جو قاتل ہو پس بچہ تو باہر نکل آتا ہے اور ماں مر جاتی ہے اور کبھی بری شکل کے پیدا ہونے میں لڑکے کو اختناق عارض ہوتا ہے کہ اسی سے وہ مر جاتا ہے عسر ولادت کا بیان ولادت میں دشواری یا بسبب حاملہ کے ہوتی ہے یا بسبب جنین کے یا بسبب رحم کے یا بسبب مشیمہ کے یا بسبب قریب قریب کے اعضا اور مشارکات کے یا سبب وقت ولادت کے ہوتی ہے یا قابلہ کے سبب سے یا اسباب بادیہ سے جو خارج بدن ہیں حاملہ عورت کے سبب سے عسر ولادت یون ہوتا ہے کہ ضعیف ہو اور بیماروں کی تکلیف اٹھا چکی ہو بھوکی بہت رہی ہو یا بہت کم سن لڑکی ہو

ابھی اس کو عادت حمل یا وضع حمل کی نہ ہوئی ہو بلکہ یہ پہلا ہی لڑکا ہوگا پس اس کا کوف زیادہ کرتی ہے کہ درد بھی بشدت ہوتا ہے یا بڈھی یا ضعیف ہے یا گوست اس کے بدن میں بہت ہے یعنی بہت موٹی ہے اور جس مقام میں بچہ ہے وہ تنگ ہو رہا ہے کشادہ نہیں ہوتا اور قادر لڑکے کے باہر لانے پر بروقت پیدائش کی اسطرح پر کہ اچھی طرح نچوڑ کر خالی کر دے مع عضلات اشکم کے ہو یا درد پر بہت کم صبر کرتی ہو اور الٹ پلٹ زیادہ کرتی ہو اور زیادہ کراہنا اور بے چینی ہونے کے حال میں ہو کہ اس سبب سے تغیر شکل ولادت میں ایسا پیدا ہو گا جو موافق شکل طبعی کے نہیں ہو مولود کے سبب سے عسر ولادت یا براہ جنس مولود ہوتا ہے اس لئے کہ دختر کی ولادت فی الجملہ پسر کی ولادت سے زیادہ دشوار ہوتی ہے۔ یا بہت بڑا ہو گیا ہے یا لڑکے کا سر بڑا ہوگیا ہے یا اس کی جھلی موٹی ہوگئی ہے یا چھوٹا بہت ہے اور ہلکا ہے کہ بقوت نیچے کو نہیں اترتا ہے یا اس کی خلقت میں ایسا تغیر ہو گیا ہے کہ مستوی خلقت نہ رہا جو بہ آسانی پھسل کر باہر آ جائے مثلاً اس کی بدن میں دو سر ہیں یا کئی جنین کا حمل ہے جو آپس میں تنگی اور مزاحمت کرتے ہیں کہ کبھی پانچ جنین سے بھی پیٹ رہ جاتا ہے بلکہ بیشتر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بہت سے بچے چھوٹے چھوٹے مختلف اقسام کے ہوتے ہیں اور اکثر ایک تھیلی میں بہت سے بچے پیٹ میں رہتے ہیں اور تھیلی کی تھیلی نکل آتی ہے۔ کبھی دشواری ولادت اس سبب سے ہوتی ہے کہ جنین مردہ ہے اپنی حس و حرکت سی جو بدو اپنی ولادت پر نہیں دے سکتا ہے یا ضعیف اس قدر ہے کہ اپنی حرکت سے نکلنے پر مدد نہیں پاتا کبھی عسر ولادت اس سبب سے ہوتا ہی کہ جس شکل سے جنین نکلنا چاہتا ہے وہ شکل طبعی نہیں ہے مثلاً پاؤں کی طرف سے نکلے یا کسی پہلو کے بھل نکلے یا پہلے اس کے ہاتھ نکلیں یا جھکا ہوا دونوں زانو پر اور دونوں رانوں پر سر ڈالے ہوئے نکلے اور یہ بات بسبب فساد حرکت جنین کے پیدا ہوتی ہے یا اس سبب سے کہ اس کی ماں نے بہت سی پچھاریں کھائی ہیں اور بہت سی الٹی پلٹی ہو وقت ولادت کے با تمام زمانہ کل میں کس وقت

ولادت میں سستی ڈالنے کا ایک یہ بھی سبب ہے کہ دروازہ نیچے کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے اور سانس کی آمد رفت بری طرح سے ہو۔ جو عسر ولادت رحم کے سبب سے ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مثلاً رحم چھوٹا ہو یا تنگ ہو کہ اس میں گنجائش بہت کم ہو یا خشک زیادہ ہو جنین اس میں پھسل نہ سکے یا منہ اس کا اصل خلقت میں تنگ ہو یا زخموں وغیرہ کے بھرنے سے فم رحم میں تنگی آ گئی ہو خواہ اور اسباب تنگی کے اس میں ہوں یا اس میں کوئی مرض امراض ردیہ سے ہو جیسے فلغمونی قروح یا ثقاق یا بواسیر یا ان کہ یہ عورت پہلے رتقا ہے یعنی اس سے جماع نہیں ہو سکتا تھا بعد اس کے نم رحم کی جلھی اس کی پھاڑی گئی مگر پوری نہیں پھٹی تو اس کا بھی حال وہی ہے جو اس عورت کا ہوتا ہے جس رحم اصل خلقت میں تنگ ہو مشیمہ کے سبب سے وج عسر ولادت ہوتا ہے وہ اسطرح ہے کہ مشیمہ بہت زیادہ گندہ ہونے کے نہ پھٹے۔ پس جنین نکلنے کی راہ نہ پائے یا ایسا بودا اور کمزور ہو کہ جلدی پھٹ جائے اور جتنی رطوبتیں اس میں بھری ہیں قبل جنین کے نکلنے کے نہ جائیں اب جنین پھسلنے کی جگہ نہ پائے۔ گردو جوار کے اعضا کے سبب سے عسر ولادت یوں ہوتا ہی جیسے مثانہ میں کوئی ورم ہو یا کوئی دوسری آفت ہو پیشاب کے رک جانے وغیرہ سے یا آنتوں میں خشک فضلہ بھرا ہو اور زیادہ ہو یا آنت میں ورم ہو یا قولنج اور قسم کا ہو یا بواسیر یا شقاق مقعد کا ہو یا کمر عورت کی پتلی ہو وقت ولادت کے خرابی سے عسر ولادت یوں ہوتا ہے کہ جنین قصد پیدا ہونے کا جلدی کرے اور اپنے پیدا ہونے میں اس کو تشدد ہو اور جو ایذا اس کو رحم میں رہنے سے ہے اس نے صعوبت ایسی ڈالی ہو کہ اب ٹھہر نہیں سکتا ہے جیسے یہ بات کاثر پیدا ہو جاتی ہے بلکہ ایک رتج دقت دشواری ولادت کے اسی قسم کی عارض ہوتی ہے اس لئے کہ قوت جنین کی اگرچہ قوی بقدر اس کی حس کے ہے لیکن بقدر حاجت کے وہ قوت ضعیف ہے یعنی جس قدر قوت کی حاجت اس کو باہر آنے میں ہے اتنی نہیں ہے اسباب خارجی کے سبب سے عسر ولادت یوں ہوتا ہے کہ مثلاً سردی زیادہ پڑے کہ اعضائے ولادت میں انقباض پیدا ہو اور سکڑ جائیں اور

اسی سبب سے بلاد شمالی اور زہری ہوا میں عسر ولادت زیادہ ہوتا ہے اور جو ملک بارد میں اور جو فصلیں بارد ہیں ان مین ولادت لجنتی ہوتی ہے۔ اکثر عسر ولادت کے سبب سے پیٹ میں گڑھے پڑ جاتے ہیں اور مراق کی جھلی پھول کر نمایاں ہو جاتی ہے یا گرمی زیادہ ہو کہ استرخا قوت میں زیادہ وجائے یا کوئی غم اس کو پہنچے یا یہ کہ عورت خوشبو میں ڈوبی رہتی ہو اور زیادہ سونگھتی ہو کہ اس کا رحم ہمیشہ اوپر کی طرف کھچتا رہتا ہے اور اس وجہ سے مناسب نہیں ہے جس وقت عورت کو عسر ولادت عارض ہو اور اس کی وجہ سے سقوط قوت ہو گیا ہو کہ اس کو حاجت سے زیادہ خوشبو سونگھائی جائے تا کہ قوت ساقط اس کی واپس آئے۔ اکثر عسر ولادت جو بسبب ایسی برودت کے پیدا ہوتا ہے کہ اس سے قبض یا تکثیف ہو جاتی ہے اس کی وجہ سے یہاں تک نوبت پہنچتی ہے اور کبھی مر ولادت کی خرابی یہاں تک پہنچتی ہے کہ مراق بطن پھٹ جاتی ہے اور یہ بات جب ہوتی ہے کہ تکاثف میں افراط ہو دشواری اور آسانی سے ولادت کی شناخت اگر ولادت سے پہلے یا قریب زمانہ ولادت کے دروزہ آگے کی طرف اور پیٹ اور پیڑو کی طرف مائل ہو ولادت میں آسانی ہو گی اور اگر دردزہ پیچھے اور پشت کی طرف مائل ہو ولادت میں دشواری ہو گی تدبیر اس عورت کی جس کو دردزہ اٹھے جب حاملہ قریب چھٹنے کے ہو واجب ہے کہ ہر وقت گرم پانی سے نہلائیں اور آبزن کریں اور افضل طریقہ اس کا یہ ہے کہ حمام سے باہر نہائے تا کہ ضعف نہ ہو جائے پس بدن ڈھیلا ہو جائے تمریخ پیڑو اور پشت کی شرمگاہ کی روغن شبت اور بابونہ اور خیری وغیرہ سے کی جائے اور خوشبو چیزوں کا حمول کرتی رہے اور پتلے قوام کی قیروطی اس کے شرمگاہ میں ٹپکائی جائے اس طرح اور تیل کے اقسام جو مرخی ہیں اور لعابات مرخیہ اور چربیاں پتلے قوام کی جیسے مرغیوں کی چربی اور مرغابی فربہ کی چربی یہ سب نیم گرم ہوں سرد نہ ہوں اور مائل بحرارت ہوں خصوصاً اگر اس کی فرج میں خشکی ہو یا تمام بدن پر مع فرج کے خشکی غالب ہو اور واجب ہے کہ عسر ولادت کے خیال سے ایک مہینہ کا ہر روز نہار منہ اٹھ کر

لعابات پیا کرے جیسے لعاب بہدانہ لعاب تخم کتان کے ہمراہ اس طرح بروقت دردزہ کے آب حلبہ پلایا جائی اوراس کی غذ املیں ترکاریوں سے ہواور یخنی اور فربہ جانوروں کے گوشت اورفربہ مرغیاں قابض چیزوں کا کھانا اس پرحرام ہومشک اورعطر سے اس کی فرج کوخوشبو کرنا چاہئے جب زمانہ ولادت کا پہنچ جائے اوردروزہ شروع ہوجائے قیل مقدار چیزوں کا کھانا اس پر حرام ہے مشک اورعطر سے اس کی فرج کوخوشبو کرنا چاہئے جب زمانہ دلادت کا پہنچ جائے اوردروزہ شروع ہوجائے قلیل مقدار چیز کھائے جس میں غذائیت زیادہ ہواوراس کے اوپر شراب بے ریحانی پیئے۔ بعد اس کے واجب ہے کہ عورت ایک گھنٹہ بیٹھے اور دونوں پاؤں اپنے دراز کردے پھر پیٹھ کے بھل ایک گھنٹہ لیٹے پھر دفعتہً کھڑی ہوجائے اور زینہ وغیرہ پر چڑھے اوراترے پھر جس وقت رحم کا منہ تھوڑا سا پھولے اور پھولنے کے بعد اس کا بڑھنا شروع ہوجائے اور کھلنے لگے پس واجب ہے کہ چلا چلا کر کراہنا شروع کرے جہاں تک اس کو طاقت ہو خصوصاً بروقت پھٹنے اس جھلی کے جس میں سے بچہ نکلتا ہے اور بہ تکلف چھینک پیدا کرے اور منہ اپنا جس قدر ممکن ہو کھل دے اور ہوائے کثیر بذریعہ اششاق کے اندر پہنچائے جتنی زیادہ پہنچا سکے کہ یہ ترکیب جنین اور مشیمہ کو نکا دیتی ہے۔ بہت بہتر ایسی چیز جس پر زچہ بٹھائی جائے بروقت پیدا ہونے بہ کے وہ کرسی ہے کہ جس کے پیچھے گاؤ تکیہ لگا ہو اوراس کرسی پر بعد کھل جانے رحم کے بٹھلان چاہئے اور اگر عورت موٹی ہوا قدر چیئے جس طرح دھوبی کپراد ھوتے وقت چلاتا ہے سر اپنا جھکا دے اور دونوں رانوں اپنے پیٹ کے نیچے رکھ لے تا کہ اس کا نم رحم مع فرج کے سیدھا ہوجائے بعد اس کے اس کی فرج کوروغنہائے ملینہ مذکورہ سے پوچھنا چاہئے۔ واجب ہے کہ اس کی فرج کو کشادہ کیا جائے اور انگلیوں سے کھولی جائے جب ایسا کیا جائے اور اس کا پیٹ خوب دبایا جائے بعد جلد جنے گی جیسے چوپائے جانوروں کے بہت جلد بچہ ہوتا ہے پھر جس وقت مشیمہ دکھلائی پڑے اور معلوم ہوجائے کہ اب جنین قریب نکلنے کے ہو پس اگر مشیمہ

بوجہ گندگی کے پھٹا نہ ہونا خون سے یا آسیہ نام آلہ سے اس کو چاک کر دینا چاہئے اور وائی خبائی یا خود حاملہ اس کو اپنی انگلیوں میں زمیس ے دبائے رہے تاکہ یہ آلہ جنین تک پہنچ کر اس کو ایذا نہ دے یہاں تک کہ سارا مشیمہ پھٹ جائے ۔اور رطوبت بہنے لگے پھر اگر مشیمہ کے پھٹنے میں جلدی ہو جائے اور جنین ابھی پورا اس سے جدا نہیں ہوا ہو اور زمانہ طولانی گزر گیا اور فرج عورت کی خشک ہوگئی واجب ہے کہ اس پر مزلق چیزیں اور قیروطی رقیق ٹپکائیں اور لعاب اور پگھائی ہوئی چربیاں اور انڈے کی زردی اور سفیدی تدبیر اس عورت کی جس کو ولادت حمل میں دشواری ہو سوائے طریقہ دوا کے میں کہتا ہوں جس وقت عسر ولادت ہو اس کو لذیذ خوشبو سونگھانی چاہئے اور قدرے قلیل خوشبو سونگھائی جائے اگر قوت اس کی ضعیف ہو اور مارالحم اور غذا ہائے جیدہ بمقدار قلیل دینی چاہئے جیسے بیضہ نیم برشت وغیرہ اور چند پیالہ شراب ریحانی پاکیزہ اس کو پلائے جائیں پھر اس کو بٹھا دیں اور اس کے بیٹھنے کی جگہ کی درستی اور تعدیل کریں اگر جاڑوں کی فصل ہے بہت سی آگ روشن کر دیں اور اگر گرمیوں کے دن میں پنکھوں وغیرہ کی ہوا دیں اور اگر گرمیوں کے دن میں پنکھوں وغیرہ کی ہوا دیں اور کمر کمر تک نیم گرم پانی میں جو مائل بحرارت ہو اس کو بٹھانا چاہئے ۔خصوصاً اس دیگ میں جس میں ایسا پانی بھرا ہو دس جزء فوتنج کو اس میں جوش دیں اور ایک شیاف کا اس پر حمول کریں جیسے مرکا شیاف اور مالش اس کے پیڑو پر اور اعضائے ولادت کی کریں اور پیٹھ کی مالش قیروطی سے کریں اور نیم گرم چربیوں سے خصوصاً کہ عسر ولادت کا سبب برودت ہو اس طرح لعابات کا استعمال کرنا چاہئے کبھی اس کی بھی حاجت ہوتی ہے کہ اس کی فرج میں حقنہ کیا جائے اسطرح کہ اس سے کہا جائی جس وقت وہ چت لیٹی ہو کہ اپنے دونوں کولوں کے نیچے ایک نہالچہ رکھ لے اور دونوں پاؤں اس کے اونچے کر دیئے جائیں اور دونوں رانیں اس کی الگ الگ کر دی جائیں جس قدر ممکن ہے بعد اس تدبیر کے اس کی فرج میں ادویہ مزلقہ وغیرہ زور سے پہنچائے جائیں ایسی پچکاری

کے ذریعہ سے جس کی نے طول برابر طول رحم کے ہو یا اس سے زیادہ اور ایک گھنٹہ تک اس کو بحال خود چھوڑ دیں تا کہ عورتوں کو نظر آ جائے کہ اس کے رحم کا منہ کھل گیا ہے اور رطوبات نے بہنا شروع کیا اب اس وقت اس عورت کو کپڑے اوڑھا دیں اور اونچے پر چڑھائیں اور کرسی مذکور پر بٹھائیں اور حکم کریں کہ اپنی زیر شکم کو زور سے سوتے اور نچوڑ لے اور بے تکلف لڑکا جن پر اپنی طبیعت کو آمادہ کرے اور اپنی کمر کو نہیگاہ تک دبائے پھر یہ عورت قریب ہے کہ بچہ جن دے کبھی احتیاج ہوتی ہے کہ اس کی فرج کو لولب نامی آلہ سے کھولیں تا کہ اس کے رح کا منہ کھولیں تا کہ اس کے رحم کا منہ کھل جائے واجب ہے کہ زچہ کے لٹانے کی شکلوں کا امتحان کیا جائے اور دیکھا جائے کہ اس کو اوندھا منہ کے بھل لٹانا یا چت لٹانا یا کسی پہلو پر لٹانا ان شکلوں میں سے کونسی شکل ایسی ہے کہ لڑکے کا منہ قریب فرج کے آ جاتا ہے اور ولادت میں آسانی ہوتی ہے خبردار رہنا چاہئے کہ دائی بنائی کو کبھی اختیار نہ دے کہ سختی سے حاملہ عورت کے ساتھ پیش آئے یا مزلق دواؤں سے عورت کی فرج کو بھر دے اگر یہ تدبیریں کارگر نہ ہوں پھر دواؤں اور بخورات اور حمولات سے مدد لینی چاہئے جس وقت کسی حاملہ کو صبح سویرے ادویہ مسہل ولادت گولی وغیرہ پلائی گئی ہوں اور لڑکا پیدا نہ ہو جائے کہ ٹھیک دوپہر کو بوسیا اور چنے کا گاڑھا گاڑھا پانی روغن کنجد میں ملا کر پلائیں پھر اگر شام ہو جائے اور لڑکا پیدا نہ ہو کس قدر حمولات جن کا ہم آگے ذکر کریں گے رکھ کر وہ عورت سو رہے پھر جب صبح ہو جائے چند بخورات جن کو ہم بیان کریں گے اس سے دھونی دی جائے پھر دوبارہ اس کو وہی دوا پلائین جو گزشتہ صبح کو پلائیں جو گزشتہ صبح کو پلائی تھی پھر اگر اس سے بھی نفع نہ پہنچے اور ناف پر حاملہ کے آب سداب میں گندم دیوانہ پیس کر طلا کریں۔ اور اگر درد کی زیدتی ہو خصوصاً سردی کے سبب سے فرج میں عورت کے کوئی روغن گرم کا استعمال کریں جس کو ہم نے قرابادین میں ذکر کیا ہے بہت قدیم اور پرانے زمانہ کے طبیبوں نے جنین کے نکالنے کا ایک حیلہ از قسم حرکات کے ذکر کیا ہے

ہم نے اس کو نہیں بیان کیا اس لئے کہ اس کے فائدہ کرنے کی آملو امید نہ تھی تدبیر اس عورت کے جس کے بچہ کا پاؤں سر سے پہلے نکلے واجب ہے کہ اس عورت کے ساتھ نرمی کی جائے اور بچہ کو بہت نرمی سے چھوئیں اور اس کے پاؤں کو آہستہ آہستہ الٹیں پلٹیں تا کہ اس کے سیدھا بیٹھ جانے اور دونوں پنڈلیاں تھوڑی تھوڑی اونچی کریں تا کہ ان کے سروں کا اپنی جگہ درست ہو کر بیٹھے اور اگر ان باتوں میں سے کچھ نہ ہو سکے بہت سی پٹیوں سے اس کو باندھیں اور جتنا دھڑ اس کا رحم سے نہیں نکلا ہے اس کو نکالیں پھر اگر بدن کاٹنے کے نہ نکل سکے وہی تدبیر کیں جو مردہ بچہ کے بارے میں ہم نے لکھی ہے تدبیر اس عورت کی جس کا لڑکا کسی پہلو پر پیدا ہو اس کی تدبیر بھی وہی ہے جو ابھی بیان ہوتی ہے اور اوپر کی طرف اٹھا کر اس کو درست اور برابر کر دیں اور بٹھانے میناور الٹنے میں نرمی کریں تدبیر اس عورت کے جس کے رحم میں ورم ہو قیروطی اور روغنوں کا استعمال کریں اور اس کے بعد وہ معاملہ اس سے کرنا چاہئے جو ان عورتوں سے کیا جاتا ہے جن کے بچہ فربہ ہوں آسانی سے پیدا ہوئے ہوں یا سختی سے تدبیر اس عورت کی جس کے لڑکا پیدا ہونے کی دشواری بچہ کے بڑے ہو جانے سے ہو واجب ہے کہ دوائے جنائی اس لڑکی کی گرفت میں اور کھینچنے میں نرمی کریں اور تھوڑا تھوڑا کھینچیں اور اگر یہ بھی کارگر نہ ہو تو کاٹکرا نکالیں اور وہی تدبیر کریں جو مرے ہوئے بچہ کی ہے تدبیر اس عورت کی جسکو عسر ولات بسبب بچہ کے مر جانے کے ہو ایسی بڑی شکل پیدا ہو کہ اس کے جینے کی امید نہ ہو ان کے دواؤں کا استعمال کرنا چاہئے جو مردہ بچہ کو نکال دیتی ہے جیسا کہ اوپر کہا گیا اور آئندہ کہی جائیں گی اگر یہ تدبیر کارگر نہ ہو سبسور سے پکڑ کر ذرا ذرا سے ٹکڑے کاٹ کر نکال دیں اور بہت جلدی کریں کہ پھولنے نہ پائیں اور اگر اس کا بڑا ہو تو اس کے چاک کرنی یا کاٹنے میں ایسی تدبیر کریں کہ جو رطوبت اس کے سر میں ہے وہ بہ جائے حاملہ عورت کی غشی کی تدبیر واجب ہے کہ اس کے منہ پر پانی چھڑکیں اگر یہ خوف نہ ہو لڑکا اوپر چڑھ جائے گا اور اس کی

قوت کو خوشبو سونگھانے سے بیدا کرنا چاہئے اور ماء اللحم اور شراب اس کو خوشبو چیزیں ملا کر پلائیں ادویہ مسہلہ ولادت تمام ایسی دوئیں جو چھوٹے کیڑوں اور کدو دانہ کو نکالتی ہین وہی دوائیں جن کو نکال دیتی ہین اگر عورت کو پوست امتاس چار مثقال پلائیں اس وقت بچہ پیدا ہو جائے گا جب تک اور جندبیدستر کا پلانا بھی بہت نافع ہے دارچینی بھی بہت عمدہ ہے کہ دروزہ اور ولادت دنوں میں آسانی پیدا ہوتی ہے ایضاً جوشاندہ برگ خطمی رومی ہمراہ ماء العسل کے بھی ولادت آسانی سے کرتا ہے آب حلبہ سے بھی ولادت میں سہولت ہوتی ہے یہ بھی دوا جید ہے پرسیاوٗشان کو پیس کر کسی شراب میں بھگوئیں اور کوئی روغن مناسب ملا کر پلائیں اس طرح مشکطر اشیع بھی مفید ہے حبوب و تسہیل ولادت میں بکار آمد ہین انھی سے ایک یہ حب ہے جس کو بعض نوخیز قدیم اطبا نے تجویز کیا تھا اور متاخرین نے دعویٰ کیا کہ میرا نسخہ ہے دارچینی ابل مکد دس درہم سلیخہ مبعدہ ہر واحد سات درہم قرفہ مزراوند مدحرج قسط تلخ مکد پانچ درہم میعہ افیون مکد دو درہم مشک چہارم ایک درہم کی اسی کی گولی بنائیں اور تین مثقال یہ گولیاں ہمراہ دو اوقیہ شراب کہنہ کے پلائیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ افیون کی تعداد کم کردی جائے اور بجائے دو درہم کے ایک ہی درہم ڈالی جائے دوسری گولی ابہل دس درہم سداب پانچ درہم حرمل چار درہم حلتیت اشق مجیٹھ مکد تین درہم ان دواؤں کی گولیاں بنائیں اور ایک درہم کسی ایسے جوشاندہ کے ہمراہ پلائیں جو جوادر حیض کرتا ہو جیسے ابہل شکطر اشیع اور مجیٹھ کا جوشاندہ یا لوبیائے سرخ کا جوشاندہ سداب کے نچوڑے ہوئے پانی میں ملا کر پلائیں یہ حب بہت عمدہ ہے ابہل دو درہم ہینگ نصف درہم مجیٹھ نصف درہم یہ ایک مقدار شربت ہے ایضاً زراوند طویل فلفل مر سب ہموزن لے کر گولیان بنائیں مقدار شربت تین درہم ایک اوقیہ آب ترمس کے ہمراہ روزانہ ہے کہ اس سے اسقاط ولادت ہو جاتا ہے اور رحم پاک بھی ہو جاتا ہے اس کے مثل جملہ قوائد میں یہ بھی دوا ہے مقل ازرق مر ابہل سب کی گولیاں بنائیں اور استعمال

کریں کہ اسقاط کردے گی اور ولادت باآسانی ہوگی۔ یہ معجون بہت عمدہ ہے کہتے ہین کہ اس کا مثل نہیں ہوسکتا مرجند بیدستر میعہ مکدا یک مثقال دارچینی نصف مثقال ابہل نصف مثقال شہد ملا کر معجون تیار کریں مقدار شربت دو مثقال اور بہتر یہ ہے کہ اس معجون کو کسی شربت میں ملا کر پئیں کہ نہایت درجہ کا فائدہ ہوگا ضمادات اور طلاؤں کا بیان شحم حنظل عصارہ رطبہ عمدہ دوا ہے اور اسی میں عصارہ سداب بھی ملایا جائے اور تھوڑی سی مر اس میں داخل کر کے پیڑو سے ناف تک طلا کریں حمولات قوی اوتارنے میں اس چیز کے جو چھوٹ کر رحم یں رہ جاتا ہے صوف کا ٹکڑا عصارہ شحم حنظل اور سداب میں ڈبوئیں اور حمول کریں یا زراوند کو صوف کے ٹکڑے میں آلودہ کر کے حمول کریں یا نجور مریم سے ہمول کریں یا مویزج کو یا قثاالحمار کو یا کندش کو ایک ایک شیاف خربق جاؤشیر تلخہ زگاؤ کا حمول کریں کہ زندہ یا مردہ جیسا بچہ ہوگا پیدا ہوجائے جو دوائیں کہ براہ خاصیت یہ فعل کرتی ہین وہ ہیں جس عورت کو عسر ولادت ہو اس سے کہا جائے مقناطیس اپنے بائیں ہاتھ میں رکھے یا گدھے کا سم جلا کر اس کی راکھ کو طلا کرے یہ نہایت مفید ہے یا گدے کا سم جلا کر اس کی دھونی لے اس طرح گھوڑے کی سم کی خاصیت ہے اس طرح ماہی شور کی آنکھ کی دھونی بعض کا یہ مقولہ ہے کہ اگر مونگا داہنی ران میں عورت کے لٹکا جائے عسر ولادت کو نافع ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر حاملہ کی ران پر میعہ خشک جس کو اصطرک افریقی کہتے ہیں لٹکایا جائے اس کو دروازہ نہ ہوگا یہ بھی کہتے ہین کہا گر زعفران کو پیس کر گھولیں اور اس سے کوئی نقش وغیرہ کی صورت رکھ کر اس کو پہنائیں مشیمہ نکل آئے گا دھونے مرکی اگر دی جائے تو یہ بھی بہت عمدہ ہے دوسری دھونی دی جائے۔ سانپ کی کچل کی دھونی دینی یا کبوتر کی بیٹ کی دھونی سے بھی سہولت ولادت میں ہوتی ہی اور بسا اوقات کیچل کی دھونی سے جنین مر جاتا ہی جاؤشیر کی دھونی تنہا دینے سے بھی ولادت میں سہوتل ہوتی ہی اور اسی طرح باز کی بیٹ کی دھونی یہ بھی دھونی یہ بھی لڑکا جس وقت پیدا ہولے اس وقت دی جائے بہت

نفع دیتی ہے اور یہ ایسی بات ہے کہ جس کے بیان سے ہم فن کلیات میں فارغ ہو چکے اسی مقام پر اس کو دیکھنا چاہئے نفساء کے احوال کا بیان نفاس کا زمانہ زینہ اولاد کے بعد تیس دن سے زیادہ نہیں رہتا ہے اور لڑکیوں کی ولادت کے بعد چالیس دن تک یا اس سے کچھ زیادہ رہتا ہی نفاس والی عورت کو بہت سی بیماریاں عارض ہوتی ہیں لیسے خون کا جاری رہنا یا خون کا بند ہو جانا۔ زیادہ خون جاری ہونے سے سقوط قوت کی نوبت پہنچتی ہے اور خون بند ہونے سے ایسی ایسی تپین پیدا ہو جاتی ہیں جن کا علاج دشوار ہوتا ہے اور ایسے اورام پیدا ہوتے ہیں جیسے خون کا جاری رہنا یا خون کا بند ہو جانا۔ زیادہ کون جاری ہونے سے سقوط قوت کی نوبت پہنچتی ہے اور کون بند ہونے سے ایسی ایسی تپین پیدا ہو جاتی ہے جن کا علاج دشوار ہوتا ہے اور ایسے اورام پیدا ہوتے ہین جو بدشواری علاج قبول کرتے ہیں۔ کبھی اس عورت کو پھوڑے بکثرت عارض ہوتے ہیں عسر ولادت کے سبب سے اور کبھی اس کا پیٹ پھول جاتا ہے اور اکثر مر جاتی ہیں نفاس کا خون سیاہی میں زیادہ ہوتا ہی خون حیض سے اس لئے کہ یہ زمانہ دراز تک بند رہا ہے کثرت نفاس کا علاج جس وقت خون نفاس کا زیادہ آئے واجب ہے کہ اس کے ہاتھوں کو پٹی باندھ دیں اور اس کے پیٹ پر چیتھڑے سرکہ میں بھگو کر رکھیں اور شیاف گلنار اور کہربا اور گلسرخ اور کندر کا شراب میں ملا کر رکھیں۔ اور کافور جن داؤں میں ملتا ہے ان سے اجتناب کریں کہ ایسی دوائے رحم میں خرابی پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ رحم عضو عصباتی ہے۔ منجملہ ان دواؤں کے جن کو خون نفاس روکنے کی خاصیت ہے یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر سور کا فضلہ صوف میں لپیٹ کر اسکی ران میں لٹا دیں تو خون بند ہو جائے گا۔ نفاس کے کم آنے کی تدبیر جس وقت حاملہ لڑکا جنے یا اسقاط کر دے اور خوف اس بات کا ہو کہ خون اسے کم آئے گا یا کمی آمد خون کی ظاہر ہو جائے تو صائب تدبیر یہ ہے کہ اس کے خون کی اورار میں کوشش کی جائے اور خون پتلا کر دیا جائے اس لئے کہ اگر یہ بند ہو جائے گا اورام پیدا کرے گا۔ چھینک لانا بھی اس کے واسطے نافع ہے۔

اور دھونیوں کے اقسام میں سے یہ ہے کہ حرمل اور رائی اور مر اور مقل کی دھونی دیں۔ ایضاً شور مچھلی کی دھونی یا گدھے کے سم کی یا گھوڑے کے سم کی دھونی دیں پھر اگر ان چیزوں سے کچھ فائدہ نہ ہو تو فصد صافن کی ضرور ہے تا امتلا اور ورم پیدا ہو کے ضرر کو منع کردے اور بیشتر اس فصد ہے کہ تپ کو بھی فائدہ کرتا ہے اور حیض بھی نہیں بند کرتا ہے اس طرح انار شیریں بھی اچھا ہے۔ اگر ان کی تپ حیض کے بند ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے کہ جس فصد صافن کا علاج کیا جائی نفع ہوگا۔ نفساء کے پیٹ پھولنے کا علاج معجون وہمر سا کھلائی جائے اور رکلکانج بھی مفید ہے اور سکنجبین اور معتر اور مستطگی ہموزن کو استعمال کریں درد رحم کی تدبیر زچہ کے رحم میں جتنے اقسام کے درد ہوتے ہیں ان کی غرض سے اس عورت کو نیم گرم پانی میں بڑھانا چاہئے اور مقامات معلومہ کی تمریخ روغن بنفشہ سے جو شیریں اور نیم گرم ہو کر کرنی چاہئے رحم کے زخم کی تدبیر مرہم سفید وغیرہ سے اس کا علاج کریں اور جو مرہم قابل ایسے زخموں کے ہیں جو اعضائے عصبی میں ہوتے ہیں ان سے علاج کریں دوسرا مقالہ تمام امراض رحم کے بیان میں سوائے ان امراض کے جو اورام کے اقسام سے ہیں خواہ حکم میں اورام کے ہیں احکام حیض کا بیان حیض کی قسم معتدل جو اپنی مقدار میں نہ کم ہو نہ زیادہ اور کیفیت بھی اس کی معتدل ہو اور اسی زمانہ میں جاری ہو جو کہ عادت براہ طبیعت اس عورت کے ہے اور ہر مرتبہ جب آئے اسی ایام معموی میں اس عمدگی سے آتا ہو ایسا حیض اس عورت کی صحت کا سبب ہوتا ہے اور اس کے بدن کا تنقیہ ہر ای امر مضر او رموذی سے کرتا ہے جو مضر اس کو براہ کیفیت ار مقدار کے ہو اس طرح اس عورت کے عفیفہ اور پاکدار منی رہنے کا اور شہوت جماع از حد بڑھنے کو روکتا ہے۔ معتدل زمانہ حیض کا یہ ہے کہ بیس روز کا طہر یعنی زمانہ خون نہ دیکھنے کا گزر کر خون حیض آتا ہو اور بیس روز تک ان کی حد ہے یعنی زمانہ طہر سے حیض سے تیس روز تک بھی کھچ جاتا ہے اس سے زیادہ اور کم مثلاً پندرھویں روز خواہ سولھویں روز یا سترھویں روز حیض کا آنا یہ امر طبعی نہیں ہے۔ جب

خون حیض اپنی طبیعت حالت سے متغیر ہو جائے بہت سے امراض کا سبب ہو گا کمتر یہ بات ہے کہ حیض اپنے زمانہ اعتدال میں متغیر ہو جائے تغیر حیض کے مضاء جو بوجہ زیادتی آمد خون کے ہیں عورت کا ضعیف ہونا اور سحنہ کا متغیر ہونا اور نطفہ کے روکنے پر کمتر قادر ہونا اسقاط زیادہ کر دینا جو اولاد اس کی ہو وہ بھی ضیف ہو اور بعد ولادت کے حبس خون ہو جایا کرے احباس حیض کے ضرر اور حیض کی کمی آمد کے مضار یہ ہیں کہ بہت سے امراض کا ہیجان ہوتا ہے وہ امراض جو امتلائی ہیں اورام پر اس عورت کو آمادگی ہو جاتی ہے اور دوسرا تمام اعضا کا درد اور تاریکی چشم اور کدورت حواس اور اقسام حمیات کا عروض ہوتا ہے اور امتلا اوعیہ منی ہو کر شہوت جماع کرانے کی اس پر غالب ہوتی ہے اس سبب سے عقیفہ اور پاک دامنی نہیں رہتی ہے اور نہ قابل اولاد کے ہوتی ہے اگر حمل بھی اس کا رہ جائے اس لئے کہ رحم اس کا فاسد اور بگڑا ہوا ہوتا ہے اور منی بھی اس کی خراب اور فاسد ہوتی ہے۔ انجام کار میں ایسی عورت انستناق رحم میں گرفتار ہوتی ہے اور ضیق النفس اور سانس کا بند ہو جانا اور خفقان اور غشی اس کو لاحق ہوتی ہے۔ اکثر ایسی عورت کو حبس بول اور تقطیر بول بسبب سدہ پیدا کرنے مواد ہذا کے لاحق ہوتا ہے۔ کبھی ایسی عورت کو نزف الدم اور خونی تے عارض ہوتی ہے خصوصاً باکرہ عورتوں کو اور یہ امراض دوری ایسی عورت میں بحسب اختلاف ان کے امزجہ کے مختلف لور پر ہوتے ہیں۔ اگر عورت صفراوی مزاج ہے اس کو امراض صفراویہ لاحق ہوں گے اور اگر اس کا مزاج سوداوی ہو امراض سوداویہ عارض ہوں گے اور بلغمی مزاج میں امراض بلغمی اور دموی مزاج میں امراض دموی پیدا ہوں گے۔ بعض عورتوں کو حیض کے ایام کا مٹ جانا اور پھر خون کا نہ آنا جلد عارض ہو جاتا ہے کہ چالیس برس کی عمر خواہ پینتیس ہی برس کی عمر میں ان کو حیض آنے سے فراغ ہو جاتا ہے اور بعض عورات کو جب پچاس برس کی عمر پوری ہو تب جا کر انقطاع حیض ہوتا ہے کبھی حیض کے بند ہو جانے سے عورت کا حال متغیر ہو کر مردوں کے حالات سے مشابہت پیدا کرتا

ہے جیسا کہ ہم نے باب احتباس حیض میں اس کو لکھا ہے۔ کبھی جو عورت کہ اس کا زمانہ حیض آنے کا گزر چکا ہو اس کی یہ صورت ہوتی ہے کہ دودھ اس کے پستان میں خود بخود پیدا ہو جاتا ہے ایسی علامت سے معلوم ہوتا ہے کہ اب سن ایاس کو پہنچ گئی کبھی احتباس حیض بوجہ فربہی اور موٹائی رحم کے ہوتا ہے افراط روانگی خون حیض حیض کے خون میں افراط کبھی بر سبیل دفع طبیعت کے ہوتی ہے یعنی طبیعت فضول بدنی کو دفع کرتی ہے اور یہ افراط محمود اور پسندیدہ ہے بشرطیکہ زیادتی فاحش نہ ہو اور سیلان زائد غیر محتاج الیہ نہ ہونا ہو کبھی افراط حیض کسی مرض کی وجہ سے ہوتی ہے اور یہ مرض یا کسی خراب حالی رحم سے ہوتا ہے یا خون حیض ہی کی زیادتی خرابی سے اس کی زیادتی آمد نہیں ہوتی ہے۔ رحم کی خراب حالی یہ ہے کہ رحم میں ضعف آ گیا ہو یا کسی اور طرح خرابی رحم میں اس کے سوء مزاج کے سبب سے آ گئی ہو خواہ آکلہ رحم یا بوسیر رحم یا حکہ اور خارش اور شقاق رحم پیدا ہو یا ان کہ رحم کی رگوں کا منہ کھل گیا ہو خواہ رو رگیں کٹ گئی ہوں یا پھٹ گئی ہوں کسی بدنی بسبب سے خواہ کسی سبب خارجی سے کہ چوٹ لگی ہو خواہ گر پڑنے سے اسے کوئی صدمہ پہنچا ہو یا اور کوئی بات ایسی پیش آئی ہو کہ رحم میں سوء مزاج پیدا ہوا ہو خواہ ولادت کے خراب طرح کے ہونے سے افراط حیض کا مرض لاحق ہوا ہو بوجہ سوء مزاج رحم کے خواہ عسر ولادت کی وجہ سے رحم میں سوء مزاج آ گیا ہو خواہ حمل کی شدت اور سختی ایسی ہوئی جس نے مزاج رحم اخراب کر دیا ہو۔ خون کی وجہ سے افراط حیض اسطرح پر ہوتی ہے یا تو خون میں جوش اور غلصیان آ گیا ہے یا خون میں کثرت ہے یا خون کا نکلنا زیادہ قوت سے ہوتا ہے جو قوت طبعی کے خلاف ہے اور جو اصلاح بحال طبیعت مناسب ہے اس میں نہیں ہے۔ ہم اوپر کہہ چکے ہیں کہ خون حیض جو تدبیر اور تصرف سے طبیعت کے آتا ہے وہ اس کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔ یہ دونوں قسم خون حیض کی یعنی طبعی اور غیر طبعی مختلف ہیں اگرچہ بہت دنوں تک بھاری جاری رہیں اور بدن ضعیف کر دینے حائض کے بند نہ ہوں۔ یا ان کہ خون کا ثقل اور گرانی بدن پر زیادہ ہو اگرچہ وہ

خون اپنی کمیت اور کیفیت میں حد اعتدال سے تجاوز نہ کر گیا ہو یا خون کی حدت اور تیزی زیادہ ہو یا رقت قوام اور لطافت اس کی بڑھ گئی ہو بسبب حرارت کے خواہ بوجہ کثرت مائیت کے رقیق ہو گیا ہو یا رطوبت کا غلبہ اس پر ہوا ہو علاوہ برآں جب خون جاری ہوتا ہے پہلے تو رقیق اور پتلا ہوتا ہے اور تھوڑا تھوڑا نکل کر پھر لا محالہ اس میں غلظت آتی جاتی ہے اور یہ غلظ قوام اس کا چندے برقرار رہ کر پھر اس غلاظت سے اتر کر پھر رقیق ہونے لگتا ہے اور اس میں لطافت پیدا ہوتی ہے۔یہی حال خون کا ہر ایک نزف الدم میں ہوتا ہے کسی سبب سے وہ نزف الدم کیوں نہ پیدا ہوا ہو۔اس کا سبب یہ ہے کہ رگوں کے منہ اور راہیں خون کے آنے سے پہلے وہ تنگ اور چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں۔اور پھر اخیر میں جا کر دوبارہ تنگ ہو جاتی ہیں اور جائے آمد کی کشادگی آپس میں منضم اور پیوستہ ہو جاتی ہے جب خون کے نکلنے میں افراط ہو جاتی ہے ضعف اشتہا بھی اس کی طبیعت سے ہوتی ہے اور ضعف استمراء یعنی غذا پچ جانے کا ضعف اور اطراف کا تہبج اور بھربھری رنگ کی خرابی بھی پیدا ہوتی ہے اور اکثر اس کے بعد استسقا بھی ہو جاتا ہے اور اکثر زیادہ برآمد ہونا خون کا غلبہ صفرا بھی پیدا کرتا ہے اور صفراوی حمیات کی کثرت ہوتی ہے جو لذاع ہوتے ہیں اور اشتعال حرارت لذاعہ کا ہوتا ہے جو خون کی موجودگی اس کی تعدیل کرتی تھی۔تشعریرات اور پیہم پھریریاں آتی ہیں۔جس وقت یہ حرارت عارض ہوتی ہے سقوط اشتہائے طعام کی زیادتی ہوتی ہے وہ سقوط اشتہا جس کو ضعف معدہ نے بوجہ نہ ہونے خون کے واجب کر دیا تھا۔پشت درد اٹھتا ہے بسبب تمدد اور کھچاؤ پٹھوں کے جو وہاں تک ملے ہوئے ہیں ایک دوسرے سے وصل پیدا کر رہا ہے کبھی ارحام کا نزف الدم بروقت کثرت بارش باران زیادہ ہوتا ہے علامات جو سیلان حیض بر سبیل دفع طبیعت کے ہو اس کی شناخت یہ ہے کہ ہونے سے اس کے کوئی ضرر نہیں ہوتا ہے بلکہ انجام اس سے نفع ہوتا ہے اور نہ اس کے ہمراہ کسی قسم کی ایذا اور نہ قوت کس طرح تغیر ہوتا ہے اور اکثر یہ سیلان حیض انہیں عورات کو ہوتا ہے جو ناز و نعمت

کی پروردہ ہوں اور تنومند فربہ ہوں جو سیلان حیض بسبب امتلائے عام میں عارض ہو کہ طبیعت نے اس کو دفع یا طبیعت کا غلبہ ہو اس وجہ سے وہ خون دفع ہو اس کی علامت چہرہ کا امتلا اور رگوں کی پری وغیرہ ہوتی ہے اور نیز دیگر علامات امتلا کے جو معلوم ہیں۔کبھی اس کے ہمراہ درد ہوتا ہے اور کبھی نہیں بھی ہوتا ہے اور جب تک یہ سیلان ضعف نہ پیدا کرے ہرگز اس کو بند نہ کرنا چاہئے ایسے خون کے ہمراہ جو خلط غالب برآمد ہوتی ہے اس کی شناخت کا یہ طریقہ ہے کہ خون کو خشک کریں بعد ازاں تامل کر کے دیکھیں کہ آیا سپیدی مائل ہے خاہ زردی یا سیاہی لئے ہوئے ہے یا فرفریہ اس میں ہے بعد اس کے جو خلط غالب سمجھ میں آئے اسی کا استفراغ کریں جو سیلان خون بوجہ ضعف رحم کے پیدا ہوا ہے اور اس وجہ سے کہ رحم کی رگس کے منہ کھل گئے ہیں اس پر دلانت خون کی صاف ہونے سے ہوتی ہے اور یہ بھی ہے کہ درد اس کے ہمراہ نہیں ہوتا ہے۔اگر افراط حیض بسبب حدت خون کے ہو اس کی شناخت رنگ اور تیزی اور سرعت خروج سے اور بہت جلد اس کے بند ہونے سے کی جاتی ہے اس لئے کہ وہ رقیق ہو رہا ہے بسبب مائیت اور رطوبت خون خی پس ضرور ہے کہ وہ خون مائی ہوگا اور گرم نہ ہوگا بلکہ سرد ہوگا بروقت خروج کے اور قوابض کے استعمال سے ضرر ہوتا ہوگا اور کبھی ایسے میں کچھ آثار مشابہ تجمل نمایاں ہوں گے اور کبھی اسے مثل دردزہ کے ایک درد ہوگا اور عوض بچہ جننے کے ایک رطوبت کو جنے گی اور اس کے بدن کے عضل بہت ڈھیلے ہوں گے اور ان کا ڈھیلا پن ایسا ہوگا گویا کہ یہ نرمی ان میں نطفہ منعقد ہونے سے آتی ہے جس طرح حوامل کے عضل میں نرمی آجاتی ہے جس وقت کہ جن میں حامل ہوتی ہیں اور اکثر ایسی عورت کو وہ معالجات مضر ہوتے ہیں جو اس کی حرارت کو پگھلا دینے سے خون کی مائیت اور رقت قوام بڑھادیں جو افراط حیض بوجہ قروح کے ہو اس کے ہمراہ پیپ اور درد بھی ہوتا ہے۔ جو افراط حیض قروح آکلہ کی وجہ سے ہو وہ تھوڑا تھوڑا نکلتا ہے اور سیاہ ہوتا ہے جیسے دردی شراب وغیرہ کی خصوصاً اگر یہ خون اور

وہ اور ساکن رگوں سے آتا ہو اور شرائین سے نہ آتا ہو۔ اور اگر اکلہ رحم کی گردن میں ہو سیاہی رنگ میں اس کے کم ہو گی اور اگر اس جگہ نم رحم میں آکلہ ہو گا اور اس کا چھولینا اور مس کرنا بھی ممکن ہو گا۔ بواسیر کی وجہ سے جو افراط حیض ہو اس کی آمد دورہ دورہ سے ہو گی اور وہ دورہ سوائے دورہ معمولی حیض کے ہو گا اور کبھی اس کے لئے دورہ بھی نہیں ہوتا ہے بلکہ تابع امتلا کے ہوتا ہے اور علامات بواسیر رحم کے ظاہر ہوتے ہیں اور خون اکثر تو سیاہ ہوتا ہے ہاں اگر شرائین سے خون کی آمد ہو اس وقت سیاہ ہو گا کبھی باسوری خون کی آمد قطرہ قطرہ کر کے ہوتی ہے اور اکثر ہمراہ بواسیر رحم کے دردسر اور سرگرانی اور درد احشا میں اور درد جگر اور درد طحال سبھی ہوتا ہے پھر جس وقت خون جاری ہو کر انہیں بواسیر سے نکل جائے یہ اعراض دفع ہو جاتے ہیں علاج پہلے ہم علاج نزف الدم کا بطور عام بیان کر کے پھر اخیر میں علاج مستحاضہ لکھیں گے۔ جو سیلان خون بوجہ دفع طبیعت کے ہو اور افراط حیض بوجہ امتلا کے ہو اور گرانی خون کی بدن پر ہو کر یہ خون حیض جاری ہوا ہو ایسی افراط حیض ے نسبت یہی مناسب ہے کہ بند نہ کیا جائے جب تک خوف اس امر کا نہ ہو کہ ضعف پیدا ہو گا اور اکثر اوقات فصد کرنی فقط اس کے علاج میں کافی ہوتی ہے کہ انتظار ضعف پیدا ہونے کا نہ کریں اور فصد کر دیں اس لئے کہ فصد سی جذب مادہ خلاف جہت میں ہوتا ہے اور امتلا مادہ دور ہو جاتا ہے اگر سبب اس امر کا حدت اور صفراویت خون کی ہو استفراغ صفرا کریں خصوصاً بذریعہ شاہترہ اور ہلیلہ کے اس لئے کہ ان دونوں میں قوت قابضہ بھی ہے۔ اگر سبب اس مرض کا مائیت ہو اس کا احدار کریں اور احدار کے بعد اس کو بطرف جلد کے کھینچ لائیں کہ اس کو صمغ عربی اور کتیرا پلائیں اور اگر سبب اس کا ضعف رحم ہو اس وقت ادویہ قابضہ کے ہمراہ ادویہ مقویہ جو معطر اور خوشبو ہوں اور بالخاصیت بھی مقوی ہوں اور اگر سبب قروح کے یہ افراط حیض ہوئی ہو ادویہ مرکتبہ الاثر سے علاج کریں کہ انہیں ادویہ مغریہ اور قابضہ اور مخدرہ داخل ہوں۔ بواسیر کی وجہ جو افراط حیض ہو اس کا علاج وہی ہے جو بواسیر کا علاج

ہے تخم کتان ہمراہ آب گرم کے پلانا بھی مفید دوا ہے اوقات راحت کی مراعتا کرنی ضرور ہے اگر یہ سیلان خون بطور دورہ کے ہوتا ہو پس بروقت نہ ہونے دورہ کے علاج کیا جائے اور زمانہ دورہ میں فقط تسکین پر اعتماد کیا جائے۔ جب خون کے سیلان میں ازحد افراط ہو جائے اس وقت واجب ہے کہ بندش رباطات وغیرہ کی بدن پر کی جائے اسطرح کہ پہنچے کی جڑ سے ہاتھوں کی بندش کریں اور ان کی جڑ سے پاؤں کی بندش کی جائے دونوں چڈھوں تک بعد ازاں محاجم یعنی سنیگیاں پستان کے نیچے رکھیں اور اس مقام سے وہاں تک اترے اور سینگیاں لگاتے چلے آئیں جہاں وہ رگیں چڑھتی ہیں اور جو رحم سے دونوں پستان تک آئی ہیں اور پھر ان کو چوسنا شروع کریں جس طرح سینگی والیاں چوستی ہیں اور سنگیاں بڑی بڑی ہونی چاہیں جن کو اردو زبان میں تونبی کہتے ہیں کہ اس تدبیر سے خون فوراً بند ہو جائے گا پھر اس کے بعد اور اقسام کے علاج کرنے چاہیں کبھی اس خون کو یہی تدبیر بند کر دیتی ہے کہ سینگیاں دونوں کولوں کے بیچ میں رکھیں واجب ہے کہ جس عورت کا خون اسطرح جاری ہو اس کی غذا روی بیضہ نیمبرشت تجویز کی جائے اور اس طرح جو غذا کہ سریع الہضم ہو اور مقوی بھی ہو اکثر اوقات ماء اللحم دینے کی بھی حاجت ہوتی ہے ایسا ماء اللحم جو قوی ہو اور ساق کی ترشی اس میں پڑی ہو کباب کے اقسام اور بھنے ہوئے گوشت جو بخوبی بھنے ہوں اور قسم جید سے ہوں وہ تو ایسی عورات کو ضروری کھلائے جائیں اور اس طرح سے احسیہ رطبہ یعنی ستو اور نشاستہ کے اقسام سے شراب تازہ اور غلیظ جو شیریں ہو تھوڑی دینی چاہئے اور شراب کہنہ اور رقیق شراب سے پرہیز کرانا لازم ہے۔ اکثر گاہ اس کو نیند شہد تازہ کا مفید ہوتا ہے۔ ادویہ مشترکہ خصوصاً ایسے نزف الدم کو جو گرم ہو اور خون میں حدت بھی ہو بس بارتنگ بہترینا دویہ ہے بلکہ اس کے نظیر کوئی دوا نہیں ہے اور اکثر پلانے سے اور پچکاری دینے بہر گونہ نفع کرتا ہے اور نزف الدم کہنہ اور غیر مزمن کو نفع دیتا ہے اور سرکہ پلانا بھی مفید ہے اور کافور کا استعمال پلانے میں حمول کرنے میں

دونوں طرح سے نافع ہے۔ منجملہ ایسے ہی ادویہ کے دودھ کو بہ ترکیب ذیل پلانا چاہئے کہ دودھ میں خبث الحدید کو گرم کر کے بجھائیں اور چند مرتبہ جوش دیں اور اسی دوا کو بجھائیں اور جوش پورا دینا چاہئے بعد ازاں ہمراہ قوابض ادویہ کے روزمرہ تناول کریں بوزن تین اوقیہ کے ترشہ اترج کا رب بھی مفید ہے۔ اس طرح صمغ عربی ہمراہ کتیرہ کے اور تخم کتان ہمراہ آب گرم کے اقراص طباشیر کافور ملا کر بھی نافع ہیں اور قرص گلنار بھی صفت دوائے جید کی جس کے منفعت کی حد نہیں ہے اور مجرب بھی ہے۔ مومیائی گل مختوم گل ارمنی پھٹکری مانہ و دم الاخوین سب ہموزن پیس کر اس میں سے ایک درہم اور کافور بوزن دوحبہ شکر ایک دانگ ان سب کو شربت آس ایک اوقیہ ملا کر تناول کریں۔ ایضاً اقاقیا گلنار مازو ہوفسطیہ اس اور شادنج ساق پاک کردہ از دانہ وغیرہ اور مر اور کندر افیون سب کو پرانی اور تند سرکہ میں آمیختہ کر کے بقدر نصف درہم کے تناول کریں۔ ایضاً زاج الاساکفہ اور جفت بلوط اور مر اور کندر اور افیون کی گولیاں تیار کریں اور ایک درہم خوراک اس کی ہے اور یہ حب بہت عمدہ ہے۔ ایضاً چاپاسہ کی راکھ دو درہم آب ساق اور آب بہی اور آب خرمائے خام کے ہمراہ۔ غذا ان لوگوں کی قبل از آنکہ ان کی قوت بڑھانے کی حاجت ہو ہلام اور قریض اور مصوص تجویز کرنی چاہئے اور یہ جملہ اقسام غذا گوشت بزغالہ اور پرندہ طائر ان کو ہی سے تیار کرینا ور مطنجات اور عدسیات جو مسور سے بنائی جاتی ہیں اور ترشی انہی میں داخ ہو اور ان جملہ اقسام اغذیہ کو سرد کر کے کھلانا چاہئے اور جو غذا گرم ہو خواہ اس کی تاثیر گرم ہو یا ان کہ ابھی تازہ تیار ہوئی سے پکانے کی گرمی اس کی برطف نہ ہوئی ہو اس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔ حمولات مشترکہ جو ہر ایک افراط سیلان خون کے واسطے مفید ہوں ان میں سے یہ بھی ایک حمول ہے مرتک اور زاج اور گلنار اور گل مختوم اور گل ارمنی اور سرمہ وغیرہ۔ یہ نسخہ جید ہے قلقطار اقاقیہ قشور کندر اور سرمہ سب کو پیس کر قرص تیار کریں اسی قرص سے ایک مثقال اور گل ارمنی صمغ عربی کھربا ملکر ایک مثقال کسی عصارہ قابضہ

میں جو بقدر دو اوقیہ کے لت کر کے رحم میں بطور بیان سابق کے حقنہ کریں جو طریقہ رحم
میں حقنہ کرنے کا سابقاً معلوم ہو چکا ہے یا ان کہ نصف درہم شبت اور ایک درہم
بزرالبنج ایک دانگ افیون بطور متعارف حمول کریں یہ نسخہ جارا آزمودہ ہے تخم خرفہ کھربا
صمغ عربی پوست بیضہ سوختہ کاغذ سوختہ ملکد دو درہم استخوان سوختہ کتیرا کمد تین درہم
سب کو ملا کر یکجا کریں۔ مقدار شربت تین درہم ہمراہ رب بہی کے فرزجہ کا نسخہ یہ بھی
معدہ ہے۔ خصوصاً اگر تا کل ہو گیا ہو اور قروح پڑ گئے ہوں اور وہ ادویہ یہ ہیں تنور کی
ٹھیکریاں اور عصارہ لحیۃ التیس اقاقیا سب کو یکجا کر کے فرزجہ تیار کیا جائے مازوئے
خام کے پانی میں لت کر کے۔ ایضاً مازوئے خام نشاستہ افیون پھٹکری ریوند چینی گلسرخ
حب الآس جو تازہ اور سبز ہو ساق عصارہ لحیۃ التیس حب حصرم کاغذ سوختہ صندل
سفید قشور کندر گل مختوم انار کی بھٹی شادنج حرف جدید کشنیز خشک ہموزن سب اجزا ملا کر
بقدر چار درہم کے کسی صفوف میں رکھ کر حمول کرے اور وہ کپڑا سبز ہو اور ماء آس میں
تر کیا ہو اور اس حمول کو تمام شب رکھا رہنے دے۔ کبھی انہیں ادویہ سے کاغذ سوختہ کم کر
کے قرص تیار کرتے ہیں اور ان اقراص سے ایک مثقال آب بارتنگ کے ہمراہ پلاتے
ہیں۔ آبزن جو اس کو درکار اور مفید ہیں عفوہ کو طبیخ فودنج اور اس کے برگ اور ثمر میں اور
اسی کی جڑ میں کہ ان کو ہمراہ آس اور گلسرخ مع اقماع اور پوست انار اور خرنوب نبطی
گلنار سحتہ التیس مازوئے سبز کے جوش دیں ایک نسخہ حمول کا یہ ہے چرک طلا وغیرہ اور
کاغذ سوختہ اور پھٹکری اور سرخ پھٹکری زیرہ سرکہ میں بھگو کر حمول کیا جائے ایضاً گل
ارمنی اور رب قرط یعنی ببول کا گوند وغیرہ آب بید سادہ ملا کر تمام شب حمول کرے اور
نہ نکالے۔ طلا اور مروخات میں ہے یہ ہے کہ حنا کو ناف پر طلا کریں اور اطراف رحم
میں روغنہائے قابضہ جن میں قبض قوی ہو ان کی تمریخ کریں۔ اب ہم تفصیلی علاج
اس خون کی افراط سیلان کی طرف عود تقریر کرتے ہیں جو رقت خون اور اس کی مائیت
سے عارض ہو پس ہم کہتے ہیں کہ اس کی صورت یہ ہے کہ مائیت کا اسہال کیا جائے اور

ادرار اور تعریق سے اس کا اخراج کیا جائے مثل طبیخ اسارون اور کرفس اور مجیٹھ وغیرہ
کہ ایسے اجزا سے کسی دن سہل دی اجائے اور کسی روز بہ نرمی اور رار کیا جائے اور پسینا
نکالا جائے اور مریضہ کے بدن کی مالس پہلے نرم نرم کپڑوں کی جائے اس کے بعد
کھرے کپڑوں سے اور طلا اس کے بدن پر شہد کی کریں اور جو اقسام ضماد کے مستسقی
کے واسطے تجویز ہو چکے ہین وہی ضماد بھی لگائے جائیں۔ کبھی ان لوگس کے تے جو
خوب کھل کر ہو جائے نافع ہوتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ اس کی دوا اور غذا دونوں میں ایسی
تجویز کرنی لازم ہے کہ تجفیف اور تغلیظ خون کی ہو جائے۔ اگر سبب افراط سیلان خون کا
قروح کا پڑ جاتا ہو ایسے بیماروں کو یہ مرہم نفع کرتا ہے۔ گلنار او مردا سنج اور موم سے
قیروطی روغن گل ملا کر تیار کریں اور اسی کا حمول کیا جائے۔ علاج مستحاضہ کا ایک قوام
اطبا نے علاج منحاضہ کا جداگانہ باب لکھا ہے اور یہ علاج مرکب ہے تنقیہ اور قبض سے
اور تقویت بھی ضروری جاتی ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ اوار حیض کی تدبیر وقت معین
اور ایام عادت میں کی جائے تا کہ عادت سے پیچھے کے ایام میں نہ آئے اور پھر اس کی
حرکت میں اضطراب پیدا ہو جائے کہ کبھی عادت سے پہلے آنے لگے اور کبھی پیچھے۔
اور رحم اس کا پاک کر دیا جائے اور بعد تنقیہ رحم کے اس کی تقویت بھی کر دیں تا کہ
فضول نامناسب کو خارج سے قبول نہ کرے۔ اب اس علاج کلی کے بعد طبا نے کہا
ہے کہ واجب ہے کہ ابہل دس درہم تخم نعناع جس کو ہزارپا کہتے ہیں ایک درہم تخم
رازیانہ دو درہم کسی دیگ میں رکھ کر شراب خالص دو رطل اس پر چھوڑیں اور جوش دینا
شروع کریں تا کہ نصف رہ جائے پھر اس پر حضض اور انزروت ہر واحد دو درہم ڈالیں
اور روغن گاؤ اور شہد ہر ایک بقدر ملعقہ ملائیں اور اس میں سے نہار ایک ملحقہ اسے
پلائیں اور عصر تک اس کو غذا نہ دیں اور تین دن تک اس طرح تدبیر کرتے رہیں میں
کہتا ہوں کہ اگر چہ یہ تدبیر اکثر اوقات نافع ہوتی ہے مگر استحاضہ اور چند اسباب سے
پیدا ہوتا ہے کہ اس ملیں بجز قبض پیدا کرنے کی حاجت ہے اور یہ قسم استحاضہ کی اوپر

کے ابواب میں بیان ہو چکی ہے۔قروح رحم کا بیان اور قروح کا متعفن ہو جانا ہم نے بخوبی اسدلال کر دیا ہے کہ یہ قروح رحم میں کیونکر پیدا ہوتے ہیں اور ناظر کتاب ہذا خوب سمجھ سکتا ہے کہ اسباب قروح رحم کے وہی اسباب ہیں جو اور قروح کے از قسم اسباب باطنہ ہوتے ہیں او سیلان رطوبات حادہ کا اور جیر احات کا شگافتہ ہونا خواہ کسی چھوٹ لگنے سے یا اور کوئی صدمہ پہنچنے اور ٹھیس لگ جانے سے خواہ ولادت کے خراب طور پر ہوئے وغیرہ وغیرہ اور بھی امور ہیں جیسے کسی دوا کے استعمال سے رحم میں قرحہ پڑ جائے اور وہ دوا بطور حمول کے مستعمل وئی ہو خواہ کسی آلہ کے کاٹنے سے قرحہ پیدا ہو گیا ہو۔کبھی یہ قرحہ متعفن ہو جاتا ہے اور کبھی ان جملہ قروح میں چنیب اور پیپ بھی ہوتی ہے اور کبھی پاک صاف بدن ریم وغیرہ کے ہوتے ہیں کبھی عمق رحم میں نہیں ہوتے ہیں کبھی خاص عمق رحم میں ہوتے ہیں کبھی ہمراہ اکال اور سڑائیند کے ہوتے اور سڑاہند نہیں بھی ہوتی ہے اور ورم بھی قرحہ کے ہمراہ ہوتا ہے اور کبھی ورم نہیں ہوتا ہے علامات درد کا ہونا قرحہ رحم پر دلیل ہوتا ہے خصوصاً اگر قرحہ نم رحم میں ہو یا قریب رحم کے منہ کے کسی جگہ ہو اور ریدہ کا بہنا اور طرح طرح کی رطوبات کا نکلنا بھی اسی پر دلیل ہے جن رطوبات کے رنگ اور بو مختلف ہوں ادویہ مرخیہ کے لگانے خواہ اور طرح سے استعمال کرنی سے ضرر ہونا اور جو قابض اور مجفف ہوں ان کے استعمال سے نفع ہونا یہ بھی قرحہ پر دلیل ہے۔علامت اس قرحہ رحم کی جو چرک وغیرہ سے پاک ہی ہے کہ جو رطوبت خارج ہو گاڑھی اور سپیدی مائل اور چکنی ہو اور اس میں درد نہ ہو اور بدبو ہو علامت قرحہ رحم کی جس میں چرک وغیرہ پڑ گئی ہے یہ ہے کہ بکثرت رطوبات صدیدی برامد ہوں اور جو کچھ بہ بہ کر آتا ہو پاک اور صاف نہ ہو پھر اگر قرحہ میں عفونت بھی آ گئی ہے مثل اب گوشت کے رطوبت آتی ہو گی اور اگر بطور ترشح کے رستی ہو گی بدبو اور خراب ہو گی اور اگر ہمراہ اکال کے قرحہ پڑا ہے جو رطوبت وغیرہ برآمد ہو گی سیاہ ہو گی اور درد شدید ہو گا اور ضربان بھی ہو گا علامت اس قرحہ کی جس میں ورم بھی ہو یہ ہے کہ

تپ لازم رہے گی اور قشعریرہ بھی لازم ہوگا اور دیگر علامات جن کو ہم ورم رحم اور اکالہ رحم اور تعفن کی علامتوں میں ذکر کریں گے تعفن رحم کا بیان یہ مرض بھی ایک شعبہ قروح رحم کا ہے اور سبب اس کا عسر ولادت خواہ جنین کا مر جانا اور ادویہ حریفہ کا استعمال ہوتا ہے یا کسی حاد اور تیز رطوبت کا رحم سے بہنا اور جراحات اور زخموں کا رحم میں پڑ کر متعفن ہو جانا اور یہ تعفن قریب رحم کے بھی ہوتا ہے اور عمق میں بھی ہوتا ہے اور چرک بھی ہوتی ہے اور نہیں بھی ہوتی ہے جو تعفن عمق رحم میں ہوتا ہے وہ اس علامات سے خالی نہ ہوگا کہ مختلف رطوبات بھی اس میں نکلتے ہوں اور اکثر یہ رطوبات ہم رنگ دردی شراب کے ہوتے ہیں اکالہ رحم کا بیان ہم نے رحم کی سڑ جانے کا بیان کر دیا اور اس کی علامت اس میں بیان کی ہے جو رطوبت رحم سے خارج ہوتی ہے اور زیادہ زمانہ تک اس کا نہ گرنا اچھی بات نہیں ہے سرطان رحم کی یہ علامت ہے کہ اس میں درد ہمیشہ رہا کرتا ہے اور ضربان مدتہائے دراز تک ہوتا ہے یعنی ضربان دیر تک ہوتا ہے ایسا نہیں کہ چمک ہوئی اور مٹ گئی علاجات واجب ہے کہ پہلے خوب دیکھ لیں کہ قرحہ رحم چرک آلودہ ہے یا نہیں اگر چرک آلودہ ہو پہلے اس کی صفائی ماء العسل وغیرہ سے کریں اور یہ ادویہ بذریعہ پچکاری کے رحم میں پہنچائیں خواہ طبیخ ایرسا اور مرہم ہائے منقید سے پہلے اس کو پاک اور صاف کریں۔ اور اگر اکال ہو ایسے مرہم کی پچکاری دیں جو اکال کی اصلاح کرے اور تنقیہ بدن کا بھی ہمراہ اصلاح اکال کے کیا جائے اور استعمال ایسی غذاؤں کا کریں جو موافق مزاج کے ہوں۔ اور اس کا بھی لحاظ کریں کہ یہ مرض ہمراہ ورم کے ہے یا ورم نہیں ہے اگر ورم بھی ہو پہلے اسی کا علاج کریں اور تسکین پیدا کریں ان علاجات سے جو ورم کے واسطے ہم بیان کریں گے جب رحم کی صفائی بخوبی ہو جائے اس وقت ادویہ مدملہ اور مرہم ہائے مذکورہ سے علاج کرنا چاہئے۔ یہ نسخہ مرہم کا ابتدائے مرض میں نفع کرتا ہے۔ جبکہ زخم میں گوشت نہ اگا ہو مرتک اور سپیدہ اور انزروت ہموزن لے کر قیروطی بذریعہ موم اور روغن گل کے تیار

کریں۔ اور اگر قرحہ میں چرک سفید ہو اسی قیروطی میں زنگار داخل کریں جب زخم میں گوشت پیدا ہونا شروع ہو اور بھرنے لگے اور نیا گوشت پیدا ہونا محسوس ہو جاوے اس وقت علاج اس مرہم سے کرنا چاہئے توتیائے مغسول دو جز اقلیمیائے فضلی سپیدہ ارزوت مکد ایک جزءروغن گل اور موم ملا کر قیروطی بنالیں تدبیر مقتضہ عورتوں کی یعنی جن عورتوں کی بکارت جاتی رہی ہو جماع وغیرہ سے ایسی عورتوں کو بروقت ازالہ بکارت کے دردہائے سخت عارض ہوتے ہیں خصوصاً اگر ان کے رحم کی گردنیں تنگ ہوں عورتوں کو اور بکارت کی جھلی تنگ اور بودی کمزور ہو اور قضیب اس مرو کا جو ازالہ بکارت اس عورت کا کرتا ہے بڑا ہو جس وقت ان عورتوں کو بعد ازالہ بکارت کے نزف الدم یعنی جریان خون عارض اور دردہائے شدید ان کو ستائیں واجب ہے کہ آبہائے قابضہ اور شراب اور روغن زیتون میں بٹھائی جائیں اور بعد آبزن ہائے مذکورہ کے قیروطیات کا استعمال کی اجائے اس طریقہ سے کہ قیروطی کو چیتھڑے میں لگا کر کسی انبوبہ خواہ مجوف شے پر لپیٹ کر مقام معلوم میں رکھیں جو التحام زائد یعنی بالکل زخم کے پور جانے کو بھی منع کرے ورنہ سوراک سب بند ہو جائے گا اور جماع کرنے میں ان سے خفت کی جائے اور اگر قرحہ پڑ جائے لازم ہے کہ پہلے ادویہ منقیہ جو ریم اور چرک سے پاک کردیں ان کو استعمال کرکے بعد ازاں وہی مرہم لگائے جائیں جو اور قسم کے قروح کے واسطے مذکور ہو چکے ہیں اور طین مختوم وغیرہ ان میں داخل کردیں شقاق رحم کا بیان رحم کا شقاق یا اندر ہوتا ہے یا گردن میں بہرحال یہ شقاق یا تو ایسی خشکی اور یبوست زائد سے پیدا ہوتا ہے جو رحم پر طاری ہوتی ہے خصوصاً جو خشکی رحم کے بعد وضع حمل کے ہوتی ہے یا کسی ورم کے سبب سے شقاق عارض ہوتا ہے اور پہلے بہت خفیف عارض ہوتا ہے کہ درد بھی اس میں تھوڑا سا اور وہ دردزہ میں چھپا ہوا یعنی دردزہ اور ولادت کے ساتھ شقاق کے درد کا امتیاز نہیں ہوتا ہے اور بعد ولادت جو کس قدر بقیہ درد کا رہ جاتا ہے اور اس کے ہمراہ بھی درد شقاق کی تمیز نہیں ہوتی بعد ازاں پھر یہ درد

شقاق اچھی طرح ظاہر ہو جاتا ہے خصوصاً جب اس مقام کو چھوئیں۔ کبھی شقاق زیادہ بڑھ جاتا ہے اور بیشتر مثل ثالیل اور مستون کے بڑھ جاتا ہے۔ شقاق کا زخم باقی رہ جاتا ہے اگرچہ مقام معلوم کا زخم جو ولادت وغیرہ سے ہو مندمل بھی ہو جائے علامت شقاق کی اور اس کی شناخت کبھی اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ ایک آئینہ عورت کی شرمگاہ کے سامنے رکھ کر اس کی عضو مخصوص کو کھولیں اور جو شج اور شکل پھٹی ہوئی اور چک زخم وغیرہ کا آئینہ میں دکھائی دے اسے دیکھ لیں منجملہ ان چیزوں کے جو شقاق پر دلیل ہوتی ہیں یہ بھی ہے کہ بروقت ، جماع کرنے سے درد ہو اور الت مرد کا خون بھرا ہوا بروقت جماع کے نکلے علاج شقاق دو حال سے کالی نہیں ہے یا تو اندر رحم کے ہو یا رحم کی گردن میں اور قریب گردہ کے ہو اندرونی شقاق کا علاج ایسے حمولات سے کیا جاتا ہے جو نافذ ہوں یعنی ان کے ادویہ میں قوت نفوذ کی زیادہ ہو اور قطورات کے ذریعہ سے بھی علاج اس کا کیا جاتا ہی جو پچکاری کی طرح سے اندر پہنچائی جائیں اور ان یں قابض ادویہ کے پانی و مراہم مصلحہ ملا کر مستعمل ہوتے ہیں جیسے وہ مرہم جو اقلیمیا اور مرواسنج سے بنتی ہیں اور مرہم شقاق مقعد بھی انہیں میاہ قابضہ میں داخل ہوتا ہے اور جس قسم کا علاج شقاق کا کیا جائے اسی کے مطابق اور مناسب ہر ایک شے لاذع و رتیز سے پرہیز بھی کرنا چاہئے پھر اگر شقاق کے معالجہ میں کس قدر انضاج کی حاجت ہو مرہم باسلیقون میں چربیان مناسب ملا کر استعمال کریں اور اگر شقاق کے ہمراہ گندگی زیادہ ہو اور اس پر دلیل یہ ہے کہ شقاق مدت دراز کا ہو اور علاج کا اکچر کمتر قبول کرے اس لئے کہ مادہ غلیظ ہے اس وقت مرہم قراطیس ہمراہ روغن گل کے استعمال کریں پھر اگر اس مرہ کا تحمل نہ ہو سکے اس کے ساتھ روغن سوسن اور علک الانباط ملا کر استعمال کریں پھر جب کس قدر سکون اور آرام ہو تنہا شقاق کا علاج کرنا چاہئے۔ خصوصاً اگر قرحہ پڑ گیا ہو اکثر واسطے خشک کرنے زخم کے تانبے کا چھیلن یا برادہ باریک پسا ہو خواہ سرخ پھٹکری اور مازو ہر ایک دوا تنہا خواہ مجموع ہر سہ ادویہ کی حاجت ہوتی ہے جو

شقاق کہ خارج میں ہو یعنی رحم کے اندر ہو اس کے علاج کی دشواری فقط توتیائے سائیدہ کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے اور کار براری ہو جاتی ہے اس طرح سے کہ توتیا کو سرمہ سا پیس کر انڈے کی زردی ملا کر استعمال کریں اور ہر وقت یہی دوا لگی رہنے دیں اور مرہم سپیدہ بھی اس طرح بکار آمد ہے اور نافع ہے۔ بیان رحم کی کھجلی اور فریموس کا کبھی رحم میں کھجلی بسبب اخلاط حاد صفراویہ کے خواہ اخلاط شور اور بورقی کے یا اخلاط اکالہ سوداویہ کے پیدا ہوتی ہے اور ان اخلاط کا ظہور حیض کا خون سوکھا کر بخوبی ہو جاتا ہے خواہ دانہ اور بثور یعنی پھنسیاں جو انہیں اخلاط سے پیدا ہوتی ہیں یا منی عورت کی جو زیادہ گرم بروقت منزل ہونے کے معلوم ہو اس سے ان اخلاط کا وجود معلوم ہوتا ہے۔ اکثر کھجلی میں اس قدر افراط ہوتی ہے کہ سقوط قوت کی نوبت پہنچتی ہے اور کبھی ایسی عورت کو یہ بیتابی ہوتی ہے کہ جماع سے اس کا جی ہی نہیں بھرتا ہے اور طبیعت سیر ہی نہیں ہوتی اور یہی فریسموس وہ ہے جو عورتوں کو عارض ہوتا ہے اور جس قدر ایسی عورت سے جماع کی اجائے مرض اس کا بڑھتا جائے گا اور خراب حالی میں ترقی ہوتی جائے گی۔ علاج رحم کی خارش کا علاج یہ ہے کہ پہلے تمام بدن کا تنقیہ عام فصد کے ذریعہ سے کریں اور ہفت اندام کی فصد کھولیں اور پھر اگر حاجت باقی رہے باسلیق کی فصد کھولی جائے اور خلط حاد کا استفراغ کیا جائے اور ہر ایک خلط کا استفراغ انہیں ادویہ سے کریں جو اس کے مناسب ہیں مثلاً خلط صفراوی کو سقمونیا سے اور بلغم کو حب اسطخیقون سے اور سودا کو حب افتیمون سے اور جوشاندہ افتیمون سے اور منی کی تیزی اور جوش کو ادویہ مفردہ سے جو بارد ہیں توڑ ڈالنا چاہئے اور ان دواؤں سے جن سے اخراج منی کا ہو جاتا ہے اور یہ اخراج بقدر حاجت کے کرنا چاہئے اور مزاج مریض کا مشاہدہ کر کے طبیب مقدار خراج منی کو تجویز کریں اور نم رحم کو اقاقیا اور ہوفسطیداس اور گلسرخ اور صندل سے اور شیاف ماہیثا اور بوش دربندی سے اور سرکہ اور روغن گل سے آلودہ کرتے ہیں ایضاً عصارہ خرفہ سے نم رحم کو تر رکھیں اور اکثر ان ادویہ کے ہمراہ تخم کتان

بھی ملا دیتے ہیں نطول ایسی پانی سے کریں جس میں ادویہ قابضہ کو پکایا ہو اور ثفل ان کا بطور ضماد کے استعمال کریں اور اگر حاجت دوائے منقی رحم کی ہو شہد ہمراہ نہایت سرد پانی کے پلائیں یہ دوا جس کو ہم اب لکھتے ہیں کھجلی کے لئے نہایت مجرب ہے برگ پودینہ اور پوست انار حدس مقشر نبیذ میں پکا کر حمول کریں۔ ایضاً یہ دوا ہے زعفران اور کافور ہر واحد ایک دانق مرداسنگ دو دانق حب الغار نصف درہم کوٹ کر چھانیں اور سپیدہ بیضہ اور روغن گل تھوڑی سی شراب ملا کر حمول کریں ایضاً ہلیلہ اور گلنار ہر واحد دو درہم حضض اور نوشادر اور شراب کہنہ سب کو اس قدر پیسیں کہ سوکھ جائے اس کے بعد روغن گل سے پہلے آلودہ کر کے پھر اس پر اسی دوا کو چھڑکیں۔ منجملہ بخورات کے حضض ہے اور لب حب اترج ان دونوں کی دھونی دیں خواہ ایک ہی کی ان میں سے دھونی دیں کہ یہ دھونی بہت نفع کرتی ہے ناصور رحم کا بیان ناصور کبھی رحم میں پڑ جاتا ہے اور اکثر یہ ناصور رحم کو توڑ کر جو اعضا کہ رحم کے مجاور اور قریب ہیں وہاں تک جا پہنچتا ہے تا کہ عانہ یعنی پیڑون کی ہڈی کو فاسد کر کے اس کو متعفن کر دیتا ہے اور گردن رحم کو اسی ہڈی کے ہمراہ بھی سڑا دیتا ہے۔ اور کبھی یہ ناصور پیڑو کے پیچھے جس قدر جگہ بالوں کی ہے وہاں تک پہنچ جاتا ہے اور اکثر پیڑو میں خواہ پیڑو کے پیچھے چھوٹے چھوٹے سوراک ڈال دیتا ہے۔ اور بیشتر یہ ناصور پیڑو کی طرف رخ کر کے پھر بطرف مقعد اور عضل مقعد کے جاتا ہے پس تھوڑا حصہ اسی ناصور کا رحم سے متعلق معلوم ہوتا ہے اور بعض مقدار اس کی باطن رحم میں معلوم ہوتی ہے مراد یہ ہے کہ رحم کے اندر اور باہر دونوں طرف اس ناصور کا ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اور کبھی رحم کے ہر طرف اور جانب میں یہ ناصور پہنچ جاتا ہے جو قسم یا جو مقدار اس ناصور کی گردن رحم میں ہو اس کا علاج ناممکن ہے اور اس طرح جو ناصور کہ رحم مثانہ اور مثانہ کے منہ تک پہنچ جائے اور اس طرح جو ناصور کسی عضو عصبی تک پہنچے کہ اس کا بھی علاج ناممکن ہے اور جو ناصور عضلہ مثانہ تک پہنچے اور دیگر اقسام ناصور رحم کے جو اوپر مذکور ہوئے ان سب کا علاج ممکن ہے اگر چہ

دشواری ہے اور سب سے زیادہ دشواری اس ناصور کے علاج میں ہے جو پیڑو کے
بالوں کی جگہ میں ہے خصوصاً اگر پیڑو کی ہڈی میں چھوٹے چھوٹے سوراخ کر دیئے
علامات ناصور رحم کی شناخت یہ ہے کہ زمانہ طولانی تک عفونت اور بدبو بنی رہے اور درد
ہمیشہ ہوا کرے اور ناصور سے پہلے ایسے قروح پیدا ہوئے ہوں کہ اچھے نہ ہوں یعنی
ان کا اندمال نہ ہوا ہو اور علاج اس کا اگرچہ برابر ہوا تھا اور زمانہ دراز ان قروح کی
حدت اور علاج کا گزر چکا ہو اور صدید بہتا ہو پھر بعد ان خرابیوں کے درد کے ایسے
اقسام عارض ہونے لگیں جیسے کہ سرطان میں درد ہوتا ہے ناصور کا مقام مبرد نامی آلہ
کے اندر ڈالنے سی پہچانی جاتی ہے اس طرح کہ سلائی ڈال کر ٹٹولنے سے پتہ لگتا ہے کہ
یہ ناصور ابھی گوشت ہی تک پہنچا ہے یا گوشت سے تجاوز کر کے ہڈی کو بھی توڑ چکا ہے
اور یہ شناخت سلائی کی نوک اور کنارہ سے ہوتی ہے یعنی گوشت کی نرمی اور ملاست اور
ہڈی کی سختی اور خشونت سلائی کی نوک سے معلوم ہو جاتی ہے علاج ایک قسم ناصور کے
علاج کی یہ ہے کہ چاک کیا جائے اور اکثر اس طرح سے علاج کرنے میں چونکہ عضو
ماؤف عصبانی ہے کزاز تک نوبت پہنچتی ہے اور آواز بند ہو جاتی ہے اور اختلاط عقل
عارض ہوتا ہے اور چاک کرنا بھی اس قدر ناصور کا ہو سکتا ہے جو دکھائی دیتا ہے اور
مردار گوشت کے ٹکڑے اس میں سے کٹ سکتے ہیں مگر احتیاطی معالجہ یہ ہے کہ ناصور پر
ادویہ مجففہ کا استعمال کیا جائے اور بدن کا تنقیہ کریں اور رحم کی تقویت کی جائے اور
تلہائی اور حفاظت رحم کی عفونت اور مواد فاسدہ سے کی جائے ضعف رحم کا بیان اس کا
سبب سوءمزاج رحم کا ہوتا ہے اور نسیج رحم کا تہلہل یعنی بناوٹ عروق وغیرہ کے ڈھیلے ہو
جانے سے اور امراض جو پہلے عارض ہوئے ہوں ان کی برداشت کے صدمہ سے بھی
رحم کا ضعف عارض ہوتا ہے رحم کے ضعیف ہونے سے شہوت باہ میں کمی اور خون حیض
برآمد ہونے کی زیادتی اور منی وغیرہ کی بکثرت آمد ہوتی ہے اور حمل قرار نہیں پاتا علاج
ضعف رحم کا اسی سوءمزاج کا علاج کرنا چاہئے جس کے سبب سے ضعف رحم عارض ہوا

ہے اور تدارک ان آفات کا کرنا چاہئے۔ جو رحم کو عارض ہوں اور اوپر ان کی شناخت ہو چکی ہے اوجاع رحم کا بیان سوء مزاج مختلف سے اور تار پود رحم کے ڈھیلے ہونے سے اور امراض سابق کے عروض سے اور ریاح جن سے کشش پیدا ہو اور رطوبات ایسے جو درد پیدا کنندہ ہوں انہیں اسباب سے درد رحم میں پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ بعض اوقات رحم میں ایسا درد اٹھتا ہے جیسے کہ امعا میں درد قولنج اٹھتا ہے کبھی رحم کا درد اورام اور سرطان رحم کی وجہ سے اور کبھی قروح کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اور رحم کے ساتھ درد میں خواصیر یعنی تہیگاہ کے مقامات اور اربتیان یعنی ران کی جڑیں اور دونوں پنڈلیاں اور پیٹھ اور پیڑو سب شریک ہوتے ہیں اور حجاب اور معدہ اور تمام تر خصوصاً یافوخ بھی شریک درد رحم کے ہوتے ہیں یعنی رحم کے درد سے ان اعضا میں درد پیدا ہوا ہے۔ اور بیشتر رحم کا درد بعد ایک مدت کے نہایت دس ماہ کے بعد ورکین یعنی دونوں کولوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور وہاں پہنچ کر بس ٹھہر جاتا ہے۔ ناظر کتاب ہذا ان جملہ اقسام کے اوجاع کا علاج بخوبی جانتا ہے ان مقامات کے پڑھنے سے جو اوپر گزر چکے ہیں پھر اب تکرار بیان سے کچھ فائدہ نہیں ہے سیلان رطوبت رحم کبھی عورات کے رحم سے رطوبات متعفن کا سیلان ہوتا ہے اور منی بھی بعض عورتوں کے رحم سے بہنے لگتی ہے۔ اول یعنی رطوبات کے بہنے کا سبب یہ ہے کہ فضول کی ان کے ارحام میں کثرت ہوتی ہے اور جس وقت رحم میں عفونت آ جائے حیض کے رہنے کی جو رگیں ہیں ان میں ضعف ہضم پیدا ہوتا ہے اور اس مرض کے بیان کرنے اور رطوبات کذائی کے علاج کے بیان کا ایک جداگانہ باب ہم نے تجویز کیا ہے اور جوہر اس مادہ کا خون حیض کے رنگ سی بعد اس کے خشک کرنے کے پہنچانا جاتا ہے اور حیض کا لتہ خواہ گدی وغیرہ جو عورتیں ایام معمولی میں رکھتی ہیں اس کے دیکھنے سے بھی جوہر مادہ کی شناخت بذریعہ رنگ خون حیض کے ہو جاتی ہے اور دوسرا مرض یعنی منی کا سیلان اس کے اسباب وہی ہیں جو مرد کے سیلان منی میں ہوتے ہیں پھر اگر سیلان منی کا بلا شہوت ہو اس کا سبب

ضعف ہضم رحم کا ہوگا اور ضعف اوعیہ منی کا ہوگا اور استرخا اوعیہ منی کا اور اگر سیلان منی کے ہمراہ کس قدر شہوت اور لذع اور دغدغہ بھی ہو اس کا سبب منی کا رقیق ہو جانا اور اس مین حدت کا آ جانا ہے اکثر سبب سیلان منی کا رحم کی کھجلی ہتی ہے اور اس کا دغدغہ اور کھجلی کا اٹھنا منجر بانزال منی ہو جاتا ہے جس عورت کو سیلان منی کی شکایت ہے اس کا نفس تنگی کرتا ہے اور اشتہائے طعام اس کی ساقط ہو جاتی ہے اور رنگ اس کا بدل جاتا ہے یعنی خراب ہو جاتا ہے ورم اور نفخہ اسی آنکھ میں پیدا ہوتا ہے مگر اس نفخہ میں درد نہیں ہوتا اکثر تو یہی ہے اور کبھی آنکھوں کی سوجن کے ہمراہ درد بھی اسی نفخہ میں ہوتا ہے۔

علاج سیلان منی کا عورتوں کے سیلان منی کا علاج بھی اس طرح کیا جاتا ہے جس طرح مردوں کی سیلان منی کا علاج ہے لیکن سوائے منی کے اور قسم کی رطوبات کا سیلان اس کے علاج میں ابتدا تنقیہ بدن کی بذریعہ فصد کے کرنی چاہئے اور اگر حاجت ہو سہل بھی دینا ضرور ہے بعد اس کے رحم کا احتقان پہلے تو ایسے منقیات سے کریں جو ہمراہ تنقیہ رحم کے مجفف بھی ہوں یعنی خشکی بھی پیدا کریں جیسے جوشاندہ ایرسا اور فراسیون اور دونوں پنڈلیوں کی مالش روغنہائے ملطفہ سے ادویہ حارہ ملا کر کرنی چاہئے جیسے روغن اذخر عاقر قرحا اور فلفل ملا کر اس کے بعد ادویہ قابضہ کا استعمال حقنہ میں بھی اور پلانے کے ذریعہ سے بھی کریں۔ حقنہ رحم کا عمل بعد استفراغ اور تنقید بدن کے زیادہ ہوتا ہے۔ حقنہ رحم کے وہی تر چیزیں اور پانی کے اقسام ہیں جن میں مازو اور گلنار پوست انار و اذخر اور آش وغیرہ کو جوش دیا ہو احتباس حیض اور کمی آمد حیض خون حیض جو بند ہو جاتا ہے یا تو کسی ایسے سبب خاص سے بند ہو جاتا ہے کہ رحم میں وہ سبب ہے یا کسی عضو مشارک کے سبب سے بند ہوتا ہے خاص رحم کا سبب یا تو اصلی اور غریندے رحم کا ہوتا ہے یا ان کے دو سبب رحم میں نیا حادث ہوا ہے اصلی غریزی نہیں ہے دوسری طرح سے بیان سبب کا یوں کرتا ہوں کہ حیض کا بند ہونا یا کسی ایسے سبب سے ہے جو قوت دافعہ بدن سے متعلق ہے یا وہ سبب ہے مادہ اور جو ہر خون حیض میں ہے یا آلہ مخرج

حیض میں وہ سبب ہے بس اور کہیں نہیں ۔قوت میں احتباس حیض کا سبب جیسے کہ ضعف قوت بسبب کسی سوءمزج کے عارض ہو عام اس سے کہ وہ سوءمزاج بارد خواہ یابس ہو خواہ حار یابس ہو بارد سوءمزاج ۔۔۔۔ ہے یا مادی نہیں ہے بلکہ ساذج ہے مادہ میں جو سبب ہے یا تو اس کی مقدار سے ہے امجر و کیفیت مادہ ہے خواہ دونوں کمیت اور کفیت مادہ مل کر سب احتباس ہوں تنہا مقدار مادہ میں تو سبب احتباس قلت اور کمی اس کی ہوتی ہے اور یہ کمی یا تو غذا کی کمی سے ہوگئی اور اگر باوصف کثرت غذا کے پھر بھی مقدار مادہ حیض میں کمی ہو تو پر ایسا ہوگا کہ اس غذائے کثیر میں فضول طمثی نہیں باقی رہتی ہیں یعنی سب کی سب جزءبدن ہو جاتی ہے ۔اور ایسی توانا عورت کی طبیعت مردوں کے طبع سے مشابہ ہوگی اور ہضم کامل پر قادر ہوگی اور حصہ ہائے غذا کو مقامات اور اعضائے بدن پر باٹنے اور تقسیم کر دینے پر بقدر مناسب قادر ہوگی اور فضول غذائی کے دفع کرنے پر بھی اس کو پوری قدرت ہوگی جس طرح سے کہ ان فضول کو مردان قوی دفع کرتے ہیں اور یہ وہی عورتیں ہیں جن کے پٹھے اور عضل فربہ ہوتے ہیں اور انہی میں وہ بھی ہیں جو مردانہ مزاج ہیں اور جن کے اوراک اور سرین چھوٹے اور تنگ ہونے اور سینہ ان کے کشادہ اطراف بدن ان کے جیسے کف دست وغیرہ خشک اکثر رہا کرتے ہیں یا کمی مقدار مادہ طمثی کی باوجود کثرت غذا کے بوجہ استفراغات کے ہو کہ ادویہ مستفرغہ کا استعمال ہوا ہے خواہ ریاضت کی وجہ سے کمی ہوئی ہو اور خصوصاً وہ استفراغ جن سے خون بدن کا نکالا جاتا ہے یا خود بخود نکلتا ہے جیسے رعاف اور بواسیر خواہ کو یا اور زخم وغیرہ کیفیت مادہ کا سبب احتباس ہونا جیسے کہ خون کا غلیظ ہونا برودت کی وجہ سے خواہ اس خون میں اخلاط خلیظ بلغمیہ کی آمیزش زیادہ ہونے سے اور اکثر یہ بات بوجہ لذع کے خواہ جو کیفیت قائم مقام لذع کے ہے اسی سے پیدا ہوتی ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے ۔جو سبب کہ از طرف آلہ کے ہوتا ہے وہ سدے ہے جو کبھی بسبب حرارت مجففہ کے پڑ جاتا ہے کہ اس کو تقبض اور سکڑ جانا بھی لازم ہوتا ہے خواہ برودت مجففہ سے

یہ سدہ پڑتا ہیاورا کثر سدہ کا مورث زیادہ پانی کا پینا ہوتا ہے اور یہی احتباس حیض جو سدہ سے عارض ہوتا ہے عورت کو بانج اور عاقر کردیتا ہے خواہ یہ سدہ بوجہ پیوست ملکشفہ کے پڑتا ہے جس کی وجہ سے تکثیف مسامات پیدا ہوتی ہے خواہ زیادتی سے چربی کے یہ سدہ پڑجاتا ہے یا اخلاط غلیظ کی افزونی سے جن میں لزوجت سے ہو خواہ اوفرام رحم کی وجہ سے یا زلق غشائی کے عیب کی وجہ سے جو عورتوں میں ہوتا ہے خواہ گوشت کی زیادتی کہ اس سے عورت رتقا ہو جاتی ہے اور قابل جماع کرانے کے نہیں رہتی خواہ رحم میں قروح پر جانے سے کہ وہ قروح پڑ کر جب مندمل ہوئے رگہائے ظاہری کے منہ کو بند کردیا اور ردرد کے اقسام رحم میں ایسے ہوں کہ خروج حیض کے راہ میں سدہ ڈالیں خواہ انقلاب رحم ان دردہائے رحم سے ہوگیا ہو یا گردن رحم کی چھوٹی ہونے سے راہ آمد حیض کی بند ہوگئی ہو خواہ چوٹ لگنے سے اور گر پڑنے سے کوئی ایسی فزونی پیدا ہوجائے کہ ابواب اور راہیں رگہائے حیض کی بند کردے خواہ اسقاط حمل کے بعد یہ انسداد پیدا ہوا ہو۔ مشارکت اعضا سے جو احتباس حیض ہوتا ہے اس کی یہ صورتیں ہیں کہ جیسے ضعف جگر اس قدر ہو کر خون کا ابعاث اور پہنچنا جگر سے دیگر مقامات بدن میں نہ ہوسکے اور نہ تمیز خون کی جگر اور رطوبات سے کرکے تولید خون کی کرسکے یا کوئی سدہ جگر میں ایسا پڑا ہو خواہ تمام بدن میں سدہ پڑ گئے ہوں کہ مجاری خون کے بند ہوگئے ہوں زیادہ فربہی اور سمن مفرط سے بھی سدہ پڑتے ہیں اس لئے کہ مسالک اور راہوں میں بوجہ مزاحمت کے تنگی پیدا ہوتی ہے اور ہزال یعنی لاغری بدن سے بھی مسالک میں تنگی بسبب جفاف اور خشکی کے پیدا ہوتی ہے لہذا تسدید مسالک لاغری سے بھی ہوجاتی ہے اور کون کی کمی بھی چونکہ بروقت لاغری اور ہزال کے ہوتی ہے اس وجہ سے بھی احتباس طمث لاغری میں ہوتا ہے (اور سمن مفرط میں بلغم وغیرہ کی افزائش سے بھی کمی خون کی اور حبس طمث ہوجاتا ہے) خون کا مقتضی یہ ہے کہ رحم راس کا حملہ بنظر خروج کے ہوتا ہے یعنی خون کا رحم کی طرف آنا چونکہ مقتضی طبعی ہے لہذا وہ مقدار خون کی رحم کی طرف آنے پر براہ

طبیعت آمادہ رہتی ہے پھر جب کسی وجہ سے منجملہ وجوہ مذکور الصدر کے اس خون کو راہ ادھر آنے کی نہ ملے پلٹ جاتا ہے اور جب مکرر اس طرح خون کا حملہ آمد کا بطرف رحم کے ہو اور پلٹ گیا پھر بعد تکرار واپسی کے تمام بدن میں پھیل جاتا ہے اور اس انبساط نامناسب سے امراض ردی اور مہلک پیدا کرتا ہے اعراض احتباس حیض کے جس عورت کا حیض بند ہو جائے اسے چند امراض عارض ہوتے ہیں از آنجملہ اختناق رحم ہے اس لئے کہ رحم زمانہ احتباس میں گندہ اور فربہ اور کسی ایک طرف جھکا ہوا ہوتا ہے۔ ایضاً ایسی عورت کو اورام رحم گرم ورم ہوں خواہ اورام صلبہ سوداویہ اور اورام احشا بھی عارض ہوتے ہیں معدہ کے امراض از قسم ضعف ہضم اور سقوط اشتہا اور شہوت فاسدہ اور متلی اور تشنگی بشدت اور لذع معدہ اس کو عارض ہوتے ہیں امراض اس اور عصب کے امراض از قسم صرع اور فالج کے اور سینہ کے امراض میں کھانسی اور سور تنفس بھی عارض ہوتے ہیں اور اکثر اقسام امراض جگر کے جیسے استسقا وغیرہ بھی عارض ہوتے ہیں اور سحنہ اس کا متغیر ہو جاتا ہے۔ ایضاً ایسی عورتوں کو عسر بول اور حصر بول یعنی پیشاب کا گھٹا ہوا رہنا اور اوجاع قطن یعنی ریڑھ کے درد اور گردن کا درد بھی عارض ہوتا ہے بدن بھاری ہو جاتا ہے اور قلق اور کوب پیدا ہوتا ہے اور پھر ہری اس کے بدن میں اٹھا کرتی ہے اور حمیات محرقہ بھی اس کو عارض ہوتے ہیں بیشتر کلام کرنے اور بولنے میں اسے دشواری پیدا ہوتی ہے اور عضل زبان کی تجفیف وہ بخار گرم کرتا ہے جو اس کے رحم وغیرہ سے اٹھ اٹھ کر دماغ وغیرہ تک پہنچتا ہے کبھی یہ گرانی بدن کی بسبب درد کے پیدا ہوتی ہے قلق اور کرب اس کو عارض ہوتا ہے بوجہ ان اوجاع کے جو صفن میں اٹھتے ہیں اور بسبب اسی بخار حار کی جو ابھی مذکور ہوا ہے اور کبھی اسکے تمام بدن میں ورم آ جاتا ہی۔ خون سے صدید کا کھینچ کر آنا بھی اس کو عارض ہوتا ہے۔ اکثر اس کو بروقت احتباس حیض کے تشبیہ مردوں کا ہو جاتا ہے اگر بر خلقت قوی ہو اور اس قدر قوت اس میں ہو کہ جو فضلہ حیض کا اس کا بدن میں محتبس ہو رہا ہے۔ اس کے استعمال مناسب پر

قادر ہو جیسے مرد کے جملہ اشخاص اس فضلہ کے احالہ پر قادر ہوتے ہیں اور یہ مشابہت ایسی عورتوں کی مردوں سے اس طرح ہوتی ہے کہ بال اس کے بدن پر بکثرت پیدا ہو جاتے ہیں اور ایک چیز مثل داڑھی کے اس کے چہرہ پر اگ آتی ہے آواز اس کی جو ذیل کی ہے ڈوک میں اجاتی ہے اور بھاری ہو جاتی ہے جیسے مرد کی آواز شروع بلوغ ڈوک میں آتی ہے بعد اس حالت کے یعنی مشابہت بمردان پھر یہ عورت مر جاتی ہے اور بیشتر جلد مر جانے کے ایسی عورت اس حالت میں ہو جاتی ہے کہ اب اور ارحیض کی تدبیر اس کی ممکن نہیں ہوتی۔ مترجم کہتا ہے یہ حالت ایسی ہے جیسے کہ آج کل بتواتر ہمارے قرب و وطن میں ایک دختر قوم کایستھ کے مرد ہو جانے کی خبر مشہور ہوئی اور ہم نے بہت سے اشخاص سے کہ اکثر لوگوں نے امتحاناً اس کی شرمگاہ کو دیکھا بجائے عضو مخصوص بزنان آب اس کے آلہ مردی پیدا ہو گیا ہے اب اس کے اور ارحیض کی تدبیر محال ہے اور یہ معاملہ ضلع باریبنکی تحصیل سینبی گھاٹ متصل قصبہ رودل واقع ہونا مشتہر ہوا ہے۔ وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر متن اکثر عورتیں جن کو تشبہ مردوں سے احتباس حیض سے ہو جاتا ہی خواہ وہ عورتیں جنہیں مرض احتباس عارض ہوتا ہے وہی عورتیں ہیں جو کثر الولادت ہوتی ہوں۔ پھر جب ان سے جماع نہ کیا جائے اور ان کے شوہر ان سے غائب ہو جائیں اور حیض ان کے بند ہوں پس نرم دلی اور رقت قلب ان کے بوجہ نکل جانے مقدار معتد بہ کے خون سے بذریعہ حیض کی جو خاصہ عورتوں کا ہے جاتا رہتا ہے۔ اور حمل سے بارور ہونے کو قبول کرنا اور جماع کرانے سے دل خوش ہونا اور مردوں کی زبردستی اور مطاوعت اسی خضوع کی وجہ سے پسند کرنا یہ سب زنانہ خواص اسی احتباس اسی احتباس کی وجہ سے زائل ہو جاتے ہیں منجملہ اعراض کے جو عموماً عورتوں کو احتباس حیض سے لاحق ہوتے ہیں یہ بھی ہیں کہ ان کا پیشاب سیاہ ہوتا ہے اور پیشاب میں رسوب صدیدی مچل ماء اللحم کے ہوتا ہے اور بیشتر محض خون کا پیشاب ان کو آتا ہے علامات جو احتباس حیض کے اقسام متعلق اسباب بارد سے ہیں ان کی شناخت یہ

ہے کہ نیند گہری آتی ہے اور بحالت خواب تنخیر زیادہ ہوتی ہے اور بدن کا رنگ سفید ہو رگوں میں سپیدی سبزی نظر آئے نبض متفاوت ہو پسینا ٹھنڈا نکلا کرے پیشاب زیادہ ہو براز میں بلغمیت کا غلبہ ہو اور جو اقسام احتباس حیض کی حرارت سے متعلق ہیں ان پر دلالت التہاب سے ہو گی اور رحم خشک رہے گا اور دیگر علامات حرارت جو بارہا معلوم ہو چکے ہیں جو قسم احتباس کی متعلق یہ پیوست ہے اس پر علامت پیس کے دال ہوں گے اور یہ علامات بھی معلوم ہیں اور لاغری بدن کی اور رگوں کا خالی ہونا ان علامات کی تاکید کرے گا اور ورم اور رتق وغیرہ کے سبب سے جو احتباس ہو اس کے بھی علامات معلوم ہیں انہیں بیانات سے جواب تک اکثر ابواب میں لکھے گئے اور ہم کو کچھ احتیاج ان کے تکرار بیان کی نہیں ہے۔ معالجات تسخین اور تبرید اور خون کے تولید کی تدبیر اور بدن کی ترطیب اور اورام کا علاج اور رتق کا معالجہ وغیرہ وغیرہ یہ سب امور انہیں قواعد کلیہ سے معلوم ہو سکتے ہیں مگر جو مکرر لکھے جا چکے اور وہ قسم احتباس کی ایسے رتق سے عارض ہو جس کا علاج نہیں کرنا چاہئے خواہ رگوں کے منہ بند ہو جانے سے جو زخموں کے پورجانے سی بند ہو گئے ہوں خواہ کس وجہ سے انسداد اور بند ہو جانا رگوں کے ملکہ کا سبب اس احتباس کا ہوا ہو ایسی عورت تو گویا انہیں بیماروں میں شمار کی جاتی ہیں جن کی صحت سے یاس قطعی ہے۔ ان کا علاج نظر حفظ صحت باقیماندہ بس یہی ہے کہ خون کا اخراج ان کے بدن سے ہوا کرے تاکہ خون کی کثرت ان کے ابدان میں نہ ہو جائے اور بدن کا ان کے تنقیہ ہوا کرے اور ریاضت اکا ستعمال نہیں برابر کرایا جائے۔ ہم کو تو اس وقت واجب یہی ہے کہ ان علاجات کا بیان کریں جن سے ادار حیض ہوتا ہے اور یہ وہی ادویہ وغیرہ ہیں جو خون کو رحم کی طرف متحرک کرتے ہیں اور خون کو مسام میں نافذ کر دیتے ہیں اور مسام کو کھول دیتے ہیں ہم نے ایسے ادویہ کا بیان ادویہ مفردہ کے نقشہ جات اور جدولوں میں کیا ہے اور مرکب نسخہ جات کو قرابادین میں لکھ دیا ہے مگر اس مقام پر ہمارا ارادہ یہ ہے کہ ایسے تدابیر اور ادویہ کا بیان کریں اور ایسے مداوا کا بیان

اچھا ہو فوراً یہ تکرار اس سے جماع کرنے پر متوجہ ہوں اور واجب ہے کہ اس جھلی کے چاک کرنے خواہ گوشت زائد کے قطع میں مقدار فزونی سے کمی نکریں اس لئے کیہ کمی اگر ہوئی اور کس قدر رتق باقی رہ گیا تو پھر اس عورت کے جماع کرنے سے حمل نہ رہے گا اور اگر نطفہ رہ بھی گیا تو عسر ولادت اس کو ہو گا اور ایسی دشواری دلادت کی ہو گی کہ بچہ اور ماں دونوں معرض ہلاکت میں پڑیں گے اور اسکا بھی چاؤ رہے کہ وہ فزونی اپنی مقدار سے زیادہ بھی نہ کٹنے پائے اور جوہر رحم سے کس قدر چاک نہ ہو جائے خواہ کٹ جائے ورنہ رحم میں ورم آ جائے گا اور درد پیدا ہو گا اور کزاز اور تشنج اور دیگر امراض قاتلہ عارض ہوں گے۔ جب یہ علاج کسی عورت کا کوئی معالج کرے واجب ہے کہ سردی پہنچنے سے ضرور اس مریضہ کو محفوظ رکھے اور کوئی دوائے سرد بالفعل اس کے پاس نجانے دے بلکہ جس قدر قطورات خواہ پچکاری کی دوائیں مستعمل ہوں سب کی برودت کو دور کرلیا ہو خلاصہ بیان اس چاک کرنے اور قطع کرنے کا ایک کرسی روشنی میں اس عورت کے واسطے بچھائی جائے اسی پر یہ عورت بیٹھے اور کس قدر تکیہ بھی پشت پر لگائے رہے اور جب اچھی طرح درست ہو کر بیٹھ چکے دونوں پنڈلیاں اس کی دونوں رانوں سے ملا دی جائیں اس طرح سے کہ بیچ میں کس قدر کشادگی بھی رہے اور اس طرح دونوں پاؤں اس کے شکم سے ملا دیئے جائیں اور دونوں ہاتھ اس کے دونوں مابض کے نیچے رکھے جائیں اور اسی مہیت سے پھر اس کو باستواری باندھ دیں کہ بدن اس کا ملنے نہ پائے بعد اس کے طبیب معالج قصد چاک کرنے خواہ قطع کرنی گوشت کا کرے۔ کبھی طبیب کو حاجت ایک آئینہ سامنے رکھنے کی ہوتی ہے جس وقت کہ یہ رتق کا مقام اندر یا زیادہ ہوتا ہے جس وقت گیرہ وغیرہ سے جھلی کو خوب کھینچیں تو ایسا نہ ہو کہ رحم کو کس طرح انزعاج خواہ تکلیف ہو یا گردن مثانہ کو کس طرح لغزش خواہ تکان ہو ایسا تکان اور ایسی لغزش جس سے ان اعضا کے کھنچنے میں ایذا پہنچے پہلے تو ایذا کھنچنے کی ہے اور دوسری ایذا یہ بھی محتمل ہے کہ کچھ دور نہیں ہے کہ موچنے اور گیرے وغیرہ سے جو مقدار رحم کی خواہ

گردن مثانہ کی کھچ کر باہر نکل آتی ہے اس مقدار تک بھی تیزی باڑھ کی چھری وغیرہ کی پہنچ جائے اور اصلی عضو کا کوئی حصہ کٹ جائے خواہ چاک ہو جائے پس آئینہ اگر سامنے رکھا ہو گا بذریعہ انعکاس کے طبیب کو دکھلائے گا جو کچھ دستکاری یہ کرے اور بخوبی پہنچوا دے گا اور آنکھوں کے سامنے کر دے گا ہمراہ جھلی زائد کے جس سے کہ مرض رتق پیدا ہوا ہو جس قدر حصہ کسی عضو کا اعضاء مجاورہ رحم سے کھچ آیا ہو مثانہ وغیرہ س ے اور اگر اتفاقاً کھنچنے میں زیادتی ہو گی تو چھوڑ دینا چاہئے تا کہ غیر محتاج الیہ عضو مدد ومع رتق مطلوب کے اپنی جگہ پلٹ جائے پھر بعد تھوڑی دیر کے غشا ر رائق یعنی جس جھلی سے رتق پیدا ہوا ہو اس کو بہ نرمی کھنچیں بعدہ ایک جانب ہٹا ہوا تر چھا چاک کریں کہ مثانہ تک نہ پہنچے پھر دیکھیں کہ اگر اول ہی مرتبہ چاک کرنے سے تھوڑا سا خون برآمد ہو بے خوف وخطر چاک کرنا چاہئے اور اگر خون زیادہ برآمد ہو تھوڑا تھوڑا چاک کریں تا کہ غشی نہ عارض ہو اور صغر نفس یعنی کوتاہی سانس لینے کی نہ پیدا ہو۔ اکثر اس کی بھی حاجت ہوتی ہے کہ آلہ باصفہ جس کا نام قالب اور سانچہ رکھنا چاہئے دوسرے دن تک رحم میں صوف لپٹا ہوا چھوڑ دیا جاتا ہے اور چیتھڑوں سے اس ے باندھ دیتے ہیں۔ جب چاک کرنے سے دن گزر کر دوسرا دن آئے مریضہ کی قوت اور ضعف کو لحاظ کریں اگر اس میں قوت بخوبی ہو علاج اور عمل جراحی کو پورا کر دیں ورنہ دو روز کی مہلت دینی چاہئے اور اس صورت میں آلہ مذکورہ کو باہر نکال لیں۔ اور چاک شدہ مقام کو ہاتھ سے ٹٹول کر دیکھنا چاہئے۔ تا کہ جس قدر اور جو مقدار چاک کرنے کے لائق ہے اور ابھی چاک نہیں ہوئی ہے۔ دوبارہ اسے چاک کر دیں جب مریضہ کو اس علاج سے فراغت ہو جائے اور چاک کرنا خواہ قطع کرنا جو کچھ مناسب ہے سب ہو چکے تب اس کو ایسے آبزن میں بٹھانا لازم ہے جس میں ملینات کو جوش دیا ہو اور وہ پانی آبزن کا گرم ہو ٹھنڈا نہ ہونے پائے خصوصاً اگر ورم آ گیا ہو اور بہتر تو یہ ہے کہ ایسی وقت مراہم کا استعمال اس مقام پر کیا جائے تا کہ انضمام اور مل جانے کو منع کرے اور راہ

بند نہ ہو جائے اور بہترین قالب وہ ہے جو اندر سے خالی ہو اور اس میں سوراخ بہت سے ہوں تا کہ ان سوراخوں سے فضول اور ریاح خارج ہوا کریں جس وقت آلہ قطع کنندہ اصلی گوشت تک پہنچ جاتا ہے یعنی فزونی کے ہمراہ اصلی عضو بھی کٹ جاتا ہے سیلان بول اور کثرت سے پیشاب آئے گا مرض پیدا ہوتا ہے کہ پھر اس کا علاج ممکن نہیں ہے انغلاق رحم کا بیان رحم کا بند ہو جانا کبھی تو رتق کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اور کبھی اورام حارہ خواہ ورم صلبہ کی وجہ سے ہوتا ہے اور علاج انغلاق رحم کا وہی علاج ہے جو رتق اور اورام کا علاج ہے رحم کا اونچا ہونا اور نکل آنا اور پلٹ جانا اور اسی پلٹ جانے کی وجہ سے انغلاق رحم پیدا ہوتا ہے۔ اونچا ہو جانا رحم کا یا کسی سبب ظاہری سے پیدا ہوتا ہے جیسے مارنے کی چوٹ خواہ دوڑنے کی کوئی ضرب پہنچے خواہ چیخنے چلانے سے کہ خود ہی عورت چیختی ہو خواہ بہت زور سے چھینک آئی ہو خواہ چنگھاڑنا اور چیخنا کسی شے کا سن کر اس کو خوف ہو اور ڈر گئی ہو یا ایسے چوٹ لگے جس سے رباطات رحم کے ڈھیلے ہو جائیں۔ خواہ کسی لڑکے کی ولادت میں دشواری ہوئی ہو یا مولود زیادہ موٹا تازہ پیدا ہوا ہو جس کا بوجھ رحم پر زیادہ بڑا ہو۔ خواہ دائی خبائی نے بچہ کے نکالنے خواہ شیمہ کے اخراج میں درشتی کی ہو خواہ کوئی بچہ دفعتہً باہر رحم سے نکل آیا ہو اس کا جھٹکا پہنچے یا رطوبات ایسی رحم میں ہوں جنہوں نے رباطات رحم کو مسترخی اور ڈھیلا کر دیا ہو خواہ عفونت کے اقسام رباطات رحم میں پیدا ہو گئے ہوں کبھی ان اسباب سے رحم بالکل باہر نکل آتا ہے اور کبھی منقلب ہو جاتا ہے اور پلٹ جاتا ہے اور کبھی جڑ سے گر جاتا ہے۔ اعراض اور علامات جس عورت کے رحم میں ان خرابیوں میں سے کوئی خرابی عارض ہوتی ہے اس کے پیڑو میں درد شدید اٹھتا ہے اور معدہ اور قطن اور پشت میں بھی درد بہت ہوتا ہے اور بیشتر ان رابیوں کے ہمراہ حمیات بھی ہوتے ہیں اور اکثر اس عورت کا پیشاب رُکا ہوا رہتا ہے اور ایسی بستگی بول ہوتی ہے کہ رحم کو بجائے براز اور بول کے نچوڑا کرتا ہے۔ کزاز اور رعشہ اور خوف بلا سبب بھی اس کو پیدا ہوتا ہے اور پیڑو

میں فرج کے قریب ایک گول گول چیز مثل گولہ کی محسوس ہوتی ہے خصوصاً پورا انقلاب رحم کا ہو جائے اور سطح اندرونی رحم کے باہر نکل آئے اور اگر بقیہ کا احساس نہ ہو معلوم کرنا چاہئے کہ بیخ رحم الٹ گئی ہے اور نکل آئے ہے اور اگر بقیہ بھی محسوس ہوتا ہے معلوم کرنا چاہئے کہ رحم الٹ نہیں بلکہ بجسہ باہر نکل آیا ہے اور سوائے اس کے اور کچھ خرابی نہیں ہوئی ہے کہ رحم کی گردن گر پڑی ہے علاج جوان عورت کو اگر جدید مرض اس قسم کا ہو البتہ علاج پذیر ہو سکتا ہے اور پہلے حقنہ کے زریعہ سے طبیعت کو نرم کرنے کی تدبیر کریں اور اوراد بول مدرات کے ذریعہ سے کر کے جب اس سے فارغ ہو جائیں عورت کو چت لٹا کر دونوں ران کے اندروار سینگیاں توڑ ڈالیں پھر ایک کپڑا نرم مرغزی کا لے کر رحم پر لپیٹیں پھر دوسرا پارچہ لے کر اس کو عصارہ اقاقیا میں بھگو کر خواہ کسی ایسی شراب میں تر کر کے جس میں کوئی قابض دوا گھولی گئی ہو ایسے پارچہ رحم پر رکھیں اور بہ نرمی رحم کو اندر کی طرف پھیریں تاکہ ان کے سارا ٹکڑا صوف کا اندر کی طرف ہو جائے بعد ازاں دوسرا پارچہ سرکہ اور پانی میں بھگو کر فرج پر رکھیں اور مریضہ کو تکلیف دی جائے کہ ایک کروٹ کے پہلو پر لیٹے اور دونوں پنڈلیاں ملالے اور وہ صوف جہاں رکھا ہوا ہے اسی جگہ بحفاظت رکھے ہلنے ڈلنے نہ پائے اور ناف کے نیچے خوب درست کر کے محجمہ رکھے جائیں اور پشت پر بھی اسی طرح محجمہ چسپان کریں اور اچھی اچھی خوشبو کی چیزیں اسے سونگھائی جائیں تاکہ رحم بسبب خوشبو سونگھنے کے اوپر چڑھ جائے۔ نہایت احتیاط رکھنی چاہئے اس بارہ میں کہ رحم کے قریب کوئی شے گندی اور بدبو نہ جانے پائے ورنہ رحم بوجہ نفرت کرنے کے نیچے اتر جائے گا۔ جب تیسرا دن ہو اس پارچہ صوف کو بدل ڈالنا چاہئے اور دوسرا صوف کسی ایسی شراب میں تر کر کے رکھا جائے جس میں آس اور گل سرخ اور اقاقیا اور پوست انار وغیرہ جوش دیا ہو اور نیم گرم شراب مذکور میں اس کپڑے کو تر کریں اور باقیماندہ شراب کا مریضہ کو ناف اور پیڑو پر ٹپکائیں۔ اور لصوقات یعنی چسپان کرنے والی ادویہ جن کی ساخت آرد جو اور طحلب

یعنی کائی سے ہے استعمال کرینا وروہ لصوقات جو مسور سے مع دیگر قوابض کے تیار کیے ہوں پس یہ تدبیر ایسی ہے کہ بیشتر ایسے مریضہ کو شفا دیتی ہے اور بعد ان تدابیر کے جوشاندہ اذخر اور آس گلسرخ میں اسے بٹھائیں اور آبزن کریں اور نمکین چیزیں جن سے تشنگی زیادہ ہوتی ہے اس کو بچائیں اور چھینک لانے والی اشیا اور کھانسی پیدا کرنی والی چیزوں کے کھلانے پلانے سے اس کو دور رکھیں اور پرہیز کرائیں میلان رحم اور تفرق رحم کا بیان کبھی رحم میں یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ کسی ایک شق اور جانب کی طرف جھک جاتا ہی اور اس کجی اور ترچھے پن سے رحم کا منہ محاذاۃ اور رسیدہ میں ادبحری کے نہیں رہتا ہے جدھر سے منی ریزش کرکے رحم میں گری ہے۔ پس کبھی تو سبب اس کا سختی اور صلابت کسی ایک جانب اور شق رحم کی ہوتی ہے خواہ تکاثف اور تقبض یعنی کھنچنے اور سمٹنے سے اس جانب اور شق کے دونوں جانب میں رحم کے اختلاف رطوبت اور استرخا یعنی رحم کے دونوں حصہ کے تر ہنے اور ڈھیلے ہونے اور خشکی اور۔۔۔۔۔ میں ہوتا ہے اور بیشتر سبب اس میلان رحم کا یہ ہوتا ہے کہ ایک ہی شق اور جانب رح کے رگوں میں امتلائے مادہ ہوتا ہے اور بیشتر یہ سبب ہوتا ہے کہ ایک جانب سے اخلاط غلیظہ خواہ بالزوجت بھر جاتے ہیں لہذا دوسری جانب اسی شق ممتلی کی طرف کھچ جاتی ہے اور اکثر اسی میلان کی وجہس ے اختناق رحم پیدا ہوتا ہے ذائی جنائی کو شناخت اس امر کی کہ رحم کس طرف جھک گیا ہے۔ انگلیوں سے ٹٹول کر بخوبی ہو جاتی ہے ور صحیح صحیح جانب میلان رحم کو بتلا دیتی ہیں اور یہ بھی پہچان سکتی ہیں کہ میلان بسبب صلابت اور سختی رحم کے ہے یا بسبب امتلا کے ہوا ہے اور رگتوں کا تناؤ اور کھچا ہونا اور صلابت رگوں کی اور محتاج ان کا استفراغ کی طرف یہ سب دائی کو باآسانی معلوم ہوتا ہے علاج واجب ہے کہ پہلے صافن کی فصد کھولی جائے اور یہ فصد محاذی اسی جانب کی ہو جدھر میلان اور جھکاؤ رحم کا ہو اگر امتلاء عروق محسوس ہو اور قابلہ کے نزدیک یہ امر ثابت ہو کہ اس طرف کی رگیں کھچی ہوئی ہیں اور رگوں میں امتلا ہے اور وہاں غلاظ مادہ بھی ہے

اور اگر اس طرف تسمر ہو یعنی فقط خصیتہ پر گئے ہیں اور غلط مادہ نہ ہو ملینات از قسم حقنہ اور حمول کے استعمال کرنا چاہئے اور مروخات ملینہ کا استعمال کیا جائے اور حمام کرایا جائے اور غذا اچھی کھلائی جائے اگر اس جانب میں رحم کے رطوبات ہوں ان کا استفراغ ادویہ معلومہ سے کرنا چاہئے۔ اور روغن بیدانجیر کا استعمال کیا جائے ایضاً حمولات کا بھی استعمال کریں اور اس طرح مالش اس کے عجائن کی بھی کرنی چاہئے اور اس کے رحم میں روغن بلسان کی پچکاری خواہ روغن رازتی وغیرہ کی جائے اور اس وقت ہوسکتا ہے کہ قابلا اپنی انگلی میں قیروطی خواہ بط کی یا مرغی کی چربی لگا کر رحم کے اندر لی جائے اور رحم کو برابر درست کرکے اور جو مقدار رحم کی ترچھی ہوگئی ہے اسے کھینچ کر ایسی جگہ لائے کہ نم رحم محاذی فرج کے ہو جائے۔ ورم گرم رحم کا بیان رحم میں اورام گرم بھی پیدا ہوتے ہیں اور سبب ان اورام کا یا تو بادی اور امر خارجی ہوتا ہے جیسے چوٹ لگنے خواہ اگر پڑنے یا کثرت جماع یا اسقاط یا بدسلیقگی قابلہ کی بروقت لڑکا جنانے کے اور کبھی سبب ورم گرم کا احتباس حیض اور امتلا اور کثرت رطوبت ہوتی ہے یا نفخ ورم جو متحلل نہ ہو اور تکاثف زیادہ پیدا کرے۔ کبھی بوجہ ارتفاع منی کے جو رحم تک چڑھ آتی ہو ورم پیدا ہو جاتا ہے کبھی یہ ورم نم رحم میں ہوتا ہے۔ کبھی اندرون رحم کے ہوتا ہے اور کبھی کسی جانب میں دونوں جہات رحم سے ورم آ جاتا ہے اگلی جانب ہو رحم کی خواہ پچھلی ردی اور مہلک وہی قسم ورم رحم کی ہے جو ہر جانب اور جہت رحم میں پیدا ہو ورم حار رحم کا کبھی دبیلہ ہو جاتا ہے اور کبھی صلابت اور سرطان کی طرف متحیل ہو جاتا ہے علامات مشارکات سے اس ورم پر استدلال کیا جاتا ہے معدہ چونکہ رحم کا مشارک ہے لہذا اس میں درد ہوتا ہے بروقت تورم رحم کے اور معدہ میں کرب اور متلی اور ہچکی پیدا ہوتی ہے اور استمرا یعنی جودت ہضم اور اشتہائے طعام فاسد ہو جاتی ہے باوصف دماغ کا بھی اسکے مشارکات سے ہے لہذا دردسر اور گھٹنے کا درد اور گردن کا درد آنکھوں کی جڑوں میں اور آنکھوں کے ڈھیلوں کے اندر درد متغفل اور گرانی کے رہتا ہے اور یہ

درد پھیلتے پھیلتے اطراف اور انگلیوں تک پہنچ جاتا ہے اور دونوں ہاتھ کے گٹوں میں اور دونوں ساق اور مفاصل میں بھی درد ہوتا ہے اور درد کے ہمراہ استرخائے مفاصل بھی پیدا ہوتا ہی پیٹھ کے دونوں پہل اور ان کے دونوں چڈھے اور حقوین اور پیڑو کو ایذا پہنچتی ہے اور مراق میں نفخ پیدا ہوتا ہے اور ان جملہ مقامات میں گرانی پیدا ہوتی ہے اور حصر بول اور اسر بھی یہاں تک پیدا ہوتا ہے کہ ریح کے خروج کا منفذ بطرف خارج کے نہیں رہتا ہے اور یہ خرابی اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے ورم کی وجہ سے تنگی منعقد میں پیدا ہو کر جس جگہ مجرائے ریح پر زیادہ انضغاط اور تنگی خواہ دباؤ ورم کا پڑتا ہی اس جگہ احتباس بھی زیادہ ہوتا ہے۔ کبھی حصر بدن اسر کے اور کبھی اسر بدن حصر کے ہوتا ہے یہ بھی اعراض سے ورم رحم کے ہے کہ نبض میں ضعف اور صغر او رتواتر پیدا ہوتا ہے پھر اگر ورم حار ہو یہ سب اعراض مذکورہ شدید ہوں گے اور ان کی ہمراہ تپ ہلیتہ جس کے ساتھ دم بدم پھر ہری بھی آتی ہوگی اور زبان سیاہ ہو جائے گی اور درد او رضربان میں شدت ہوگی اطراف بدن میں پسینا زیادہ برآمد ہوگا ور بیشتر نوبت آواز بند ہو جانے اور تشنج اور غشی کی پہنچے گی۔ جس طرف رحم میں ورم ہے اسی جانب کا ضربان اس پر دلیل ہوگا اور مشارکت اور اعضا کی بھی اس پر دلیل ہوگی اور یہ بھی خیال کرنا چاہئے کہ درد ناف تک ہے خواہ پشت تک ہوتا ہے خواہ دونوں حقوین اور چڈھوں تک جو ورم قریب نم رحم کے ہوتا ہے اس کی دشواری اور شدت اعراض بہ نسبت اس ورم کے زیادہ ہوتی ہے جو تعر رحم میں ہو اس لئے کہ نم رحم عضو عصبانی ہے اور ملموس بھی ہے یعنی بقوت لامسہ اس کو چھو سکتے ہیں اور جو ورم اندرون قعر رحم کے ہو اس کا چھونا اور لمس کرنا دشوار ہے کسی جانب میں رحم کے ورم کیوں نہ ہو سیلان رحم جہت متورمہ کے خلاف میں ہوگا اور اسی جہت مخالف کی طرف ثقل و حرکت لینے سے نیند بدشواری پڑے گی اور اسی جہت مخالف کی طرف ثقل و حرکت اور قیام کرنا اور بیٹھنا بھی دشوار ہوگا ایسی مریضہ کو لازم ہو گا کہ چلتے وقت لنگ کرے علامات اس امر کی کہ ورم مستحیل بطرف وبیلہ کے ہوتا ہے

یہ ہے کہ درد زیادہ بڑھتا جائے اور اعراض میں شدت روز بروز ہوتی جائے اور حمیات مختلفہ پیدا ہوں اور اختلاط نوائب حمیات کا ہو جائے اور مریضہ کو چین اور آرام بروقت روانگی شکم اور اخراج بول کی ملے ورم کے نضج نام کی علامت یہ ہے کہ تپ اور ضربان میں سکون پیدا ہوا اور ناقص یعنی لرزہ خوب زور سے آنے لگے ورم رحم خواہ دبیلہ رحم اگر نم رحم میں ہو اس کا جاتا رہنا اور اچھا ہونا ممکن ہے اور اگر اندر اور قعر رحم میں ہو تدبیر علاج سے اس کا اچھا ہونا ممکن نہیں ہے معالجات اورام حارہ میں احتیاج خون نکالنے کے بھی ہوتی ہے جس وقت اور دلائل مشہورہ بھی معین ضرورت استفراغ خون کی ہوں باسلیق کی فصد کی بھی حاجت ہوتی ہے اور اگر برمحل یہ فصد کھولی جائے نفع اس کا یہ ہے کہ حیض کو بند کر دیتی ہے اور خون رحم کو اوپر کی طرف کھینچ لاتی ہے صافن کی فصد رحم سے زیادہ مشارکت رکھتی ہے اور خون کو زیادہ جذب کرتی ہے بہ نسبت باسلیق کے اور ادرار حیض کر دینے کے لئے زیادہ تر لائق ہے اور نفع بھی اس کا زیادہ ہے خصوصاً اس ورم رحم کے علاج میں جس کا سبب احتباس حیض ہوا ہو ابتدائے ورم میں اصوب تدبیر یہی ہے کہ فصد باسلیق کی کھولی جائے تاکہ انصباب مادہ کو منع کرے اس کے بعد پھر صافن کی فصد لی جائے تاکہ مادہ موجودہ کو موضع ورم سے جذب کرے اور جو مضرت مشارکت کی باسلیق کی فصد سے ہوئی ہے اس کی تلافی ہو جائے واجب ہے کہ جس وقت فصد کھولی جائے دونوں پاؤں مریضہ کے اونچے ہوں اور یہ عورت چت لیٹی ہو اور خون کے اخراج میں مبالغہ کیا جائے۔ غذا دینی اس کو بند کر دیں اور آیام اولی میں تین روز تک تقلیل غذا کرائیں اور پانی نہ دیا جائے خصوصاً روز اول اگر فصد لی ہو اور ایسے مکان میں اسے ٹھہرائیں جو معطر اور کوشبو ہو اور بیدار رہنے کی اس پر تاکید کی جائے جہاں تک اسے قدرت جاگنے کی ہے کہ فصد کے بعد سونا مضر ہے قے کرانی ایسی مریضہ کو زیادہ نافع ہے اور اکثر احتیاج سہل دینے کی بھی ہوتی ہے جو اخلاط کا اخراج کر دے ضرور ہے کہ ایسے ادویہ مشروبہ میں کوئی ایسی چیز بھی داخل ہو کہ متلی کو

نفسہ کے اس کا پھوٹ جانا خود بخود اگر ہوسکتا ہے اس کا بھی انتظار کریں اور اگر تبرید اور تحلیل ہو سکے یہ تدبیر اولی ہے جب دبیلہ شگافتہ ہو جائے پیپ اس کی فرج کی طرف بر آمد ہوگی واجب ہے کہ ایسے وقت اس کے صاف ہو جانے کی اعانت کریں اور جو بقایا مواد رہ گئے ہیں ان کے تحلیل کی فکر کریں مرہم باسلیقون صغیر کی پچکاری اس میں دینے چاہئے اکثر دبیلہ کی ریم مثانہ کی طرف سے نکلی ہے اور اس وقت واجب نہیں ہے کہ مدرات سے اعانت کی جائے اور اس کے تنقیہ اور صاف ہونے کی مدرات دینے سے اور قسم کے مواد کا انصباب مثانہ کی طرف ہوگا اور یہی مدرات سے قروح مثانہ کے احداث پر مدد کامل ملے گی بلکہ بلطف اور نرمی اسپارہ میں کاروائی کرنی چاہیا ور اقتصار ایسی دوا پر کریں جو ادرار رقیق مادہ کا کریں جیسے دودھ اور تخم خربوزہ اور کس قدر لعابات ملا کر اور کبھی دبیلہ کی پیپ براز کی راہ سے نکلتی ہے اور کبھی احتیاج اس کی ہوتی ہے کہ ان ادویہ سے دبیلہ میں شگاف پیدا کی اجائے اور جو دبیلون کے واسطے اپنے اپنے مقامات میں مذکور ہو چکے ہیں جیسے وہ ضماد جو انجیر اور رائی اور پنجال کبوتر سے تیار ہوتا ہی اور بعد ازاں پھر زخم کی صفائی ماءالعسل سے کرنی چاہئے اور یہی تدبیر مکرر اور بار بار کی جائے جب تک گاڑھی پیپ آتی ہو اور قرحہ پاک ہو جائے پھر علاج قرحہ کا کیا جائے جس وقت اعراض دبیلہ شدید ہو جائیں ضرور ہوگا کہ ضمادات ملینہ جو آرد جو اور انجیر سے مرکب ہوں اور حلبہ اور تخم کتان اور اکلیل الملک داخل انہیں ہو استعمال کیے جائیں اور آبزن بھی جو اسی خواص کے ہوں واجب ہے کہ مراعات ان قواعد اور اصول کے بھی کریں جو ہم بابا اورام حارہ اور دبیلات میں اور اعضا کے لکھے ہیں تاکہ اتمام معالجہ کا ہو جائے اور جو اختصار اس مقام پر ہم نے اپنے بیان میں کیا ہے اس کا رہا سہا سب پورا ہو جائے اس لئے کہ ہم نے اور مقامات میں پورا بیان اس معالجہ کا دہان کر دیا ہے ورم بلغمی رحم کا بیان اس ورم پر وہی دلائل ہوتے ہیں جو اورام بلغمی کی اور مقامات میں مذکور ہو چکے ہیں از قسم ثقل اور انتفاخ وغیرہ مگر ان

اورام میں ایسا درد نہیں ہوتا ہے کہ معتدیہ ہواور اطراف بدن میں نزہل ہوتا ہے اور پیڑو پر اسی طرح پھولا پن ہوتا ہے سخنہ اسکا مثل بیماران استسقائے لحمی کے ہوتا ہے۔ علاج اس کا مثل علاج ان اورام بلغمی کے جو احشا یعنی اعضائے باطنی میں ہوتے ہیں کرنا چاہئے جس کا بیان اکثر ابواب میں ہم کر چکے ہیں ورم صلب رحم کا بیان ورم صلب پر بذریعہ لمس کے استدلال ہوسکتا ہے اور پیشاب کے خروج میں دشواری ہوتی ہے اور ثقل یا گرانی بھی ہوتی ہے خواہ ایکان دونوں میں سے کوئی کرابی ہوتی ہے لیکن درد میں کمی ہوتی ہے جب تک یہ ورم سرطان نہ ہوجائے اور اگر درد ہو بھی تو بہت خفیف ہوتا ہی بدن مریض کالاغر ہوجاتا ہی خصوصاً دونوں پنڈلیاں اور دونوں قدموں پر ورم آجاتا ہے اور پنڈلیاں پتلی ہوجاتی ہیں اور اکثر پیٹ اس کا بھاری ہوجاتا ہے اور ایسی حالت ہوجاتی ہے جیسے استسقا کی حالت ہو خصوصاً اگر صلابت زیادہ آ گئی ہو اور اکثر اسی ورم سے استسقار حقیقی بھی ہوجاتا ہے پھر اگر صلابت کی تحلیل نہ ہوئی بسرعت اس ورم میں سرطانیت آ جاتی ہے۔ شناخت اس بات کی کہ ورم صلب سرطان ابتدا سے ہے خواہ اب سرطان ہوگیا پہلے نتھا یہ ہے کہ اگر محل ورم ظاہر ہو اور نگاہ کارگر ہوتی ہے اس وقت یہ معلوم ہوگا کہ یہ ورم سخت اور ناہموار اونچا نیچا ہے مستوی الشکل نہیں ہے ریشہ اس کے مثل دوائی کے پھیلتے ہوں گے چھونے سے ایذا ہوتی ہوگی لون میں زیادہ وردی رنگ کا اور سرخی اس کی مثل حمرت وردی کے ہوگی اور بیشتر مائل بر صاصیت بھی ہوتا ہے اور سبزی لئے ہوئے اور ورم کے مقام تک نگاہ کارگر نہ ہو اس کے سرطان ہونے پر دلیل یہ ہوگی کہ ثقل زیادہ ہوگا اور جس قدر الم اور ایذا اس میں مظنون ہوتی ہے خواہ نخس اور چھبن ہوتی ہے اور اس میں پیڑو اور دونوں کولے اور دونوں کو کھنچیں اور چڑھے بھی شریک ہوں گے اور اس کی ایذا حجاب معدہ اور قلب تک بھی پہنچتی ہوگی اور اکثر اس ہمراہ دونوں آنکھوں اور کنپٹیوں میں درد ہوگا اور بر داطراف بھی اس کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اور بیشتر اس کے ہمراہ پسینا بھی زیادہ آتا ہے اور کبھی تپ بہ نرمی شروع ہوکر

پھر حمی حادہ ہو جاتی ہے اور جس قدر درد میں شدت ہوتی ہے اور اس قدر تپ بھی شدت کرتی ہے لیکن پیشاب کا دشواری سے ہونا خواہ تقطیر بول اور براز کا بند رہنا خواہ فقط پیشاب یا پاخانہ کا بند ہونا یہ علامات ایسے ہیں کہ اس میں ورم لب اور فلغمونی دنوں شریک ہیں اور اگر یہ ورم صلب متقرح ہو جائے تو قیح جو برآمد ہوگی غیر مستوی ہوگی اور چرک جو اس میں ہوگی اکثر ردی اور خراب رنگ کی ہوگی سیاہی لئے ہوئے اور کبھی سرخ اور سبز اور شاذونادر سفید بھی ہوتی ہے اسی ورم سے تیز رطوبت بہا کرتی ہے اور مرہ اور صدید جو انجام میں سبز رنگ اور بدبو ہو جاتا ہے اور اکثر خون صرف بھی برآمد ہوتا ہے جس وقت ورم میں تاکل ہو جائے اور اس قدر خون کی آمد ہوتی ہے کہ شبہ خون حیض آنے کا ہوتا ہے اور بیشتر ایک ایسی رطوبت بہتی ہے کہ اس کے سیلان کی وجہ سے تپ میں سکون آ جاتا ہے اور درد بھی ٹھہر جاتا ہے کبھی اس کے ہمراہ علامات ورم حار کے بھی ہوتے ہیں اور اس ورم کا یقیناً کچھ علاج نہیں ہے۔ معالجات ورم صلب کا علاج دوائی کرنا چاہئے اور بدن کے اخلاط غلیظہ کا استفراغ کیا جائے اور اخلاط سوداویہ نکالے جائیں مرہم میں سے مرہم داخلیوں اور باسلیقون اور جو مرہم کہ مقل اور مرغابی کی چربی اور مغز ساق گوزن اور بھیڑ کی مینگنی سے بنائے جاتے ہیں اور رقیق بطور قیروطی کے روغن سوسن اور روغن رازقی ملا کر تیار ہوتے ہیں اور روغن نرجس اور روغن شبت اور روغن بابونہ اور حلبہ اور روغن بیدانجیر اور روغن حنا اور روغن تخم ان سے بنائے جائیں موم جو ان مراہم میں ڈالا جائے زرد موم ہونا چاہئے اور بیشتر ان میں زردی بیضہ بھی ملاتے ہیں اور اگر قوی کرنے کی حاجت ہو جند بیدستر اور صبر سقاطری اور خرگوش کا چستہ اور ایرسا اور اقحوان اور مناسب یعنی علک البطم اور زعفران اور علک الانباط اور صمغ لوز کو بڑھا دیں۔ مراہم مجربہ میں سے ایک یہ نسخہ ہے برگ کبر برگ کرنب کو پانی میں اس قدر بگھوئیں کہ نرم ہو جائے اور صبر ان کے ہمراہ پیسیں ماء العسل ملا کر اور اسی کا مرہم بنا لیں اور استعمال کریں یا انگور کی کلی پنیر اور ماء العسل کے

ہمراہ برگ کرنب اور مشگوفہ کرنب میری رائے میں ایسے ورم کو مفید ہے۔ ایضاً حمول کرنا چرک گوش بموجب قول بعض مجربین کے نافع ہے۔ واجب ہے کہ آبزن ایسے پانی کا کیا جائے جس میں قوت ادویہ ملینہ کی ہو اور ضماد برگ خطمی اور رمازو کوٹا ہوا صمغ لوز اور مرغابی کی چربی ملا کر کیا جائے اور وہ ضمادات جو مرزنجوش اور اکلیل الملک اور حلبہ اور بابونہ اور خطمی سے تیار ہوتے ہیں۔ سرطان کا علاج مراہم سکنہ سے کرنا چاہئے اور ترطیب بدن کی اور خون کا استفراغ فصد باسلیق کھول کر ہمیشہ کی اجائے اور صافن کی فصد باسلیق کے بعد بعض اوقات میں کھولنی چاہئے اور اسہال سودا کا سہلات سودا سے کریں مرہم رسل میں عجیب خاصیت ہے سرطان رحم کے بارہ میں اور درد میں تسکین کر دیتا جب درد کی شدت ہو فصد لی جائے اور تسکین درد کے واسطے ادویہ حارہ اور بارہ دونوں کا تجربہ اسی ورم پر کیا جائے تا کہ جو موافق ورم خاص کے ہو اس پر اعتماد ہو جائے خصوصاً جو سرطان کہ متقرح ہو۔ گرم ادویہ جن سے تسکین درد میں وہتی ہے جو شاندہ علیہ وغیرہ اور قیروطی جو وردی سے اس روغن زیتون کے تیار کی جائے جو تانبے کے برتن میں کچھ دنوں رکھا گیا ہوتا کہ زنگار اس میں تھوڑا سا آ جائے موم زرد ملا کر اور یہ قیروطی رحم کے باہر لگانے کی ہے۔ اضمدہ خشخاشہ کشنیز اور مکو اور روغن گل اور سپیدی انڈے کی ملا کر اور سیسہ کے ٹکڑوں کے رگڑنے سے جو براوہ وغیرہ گرتا ہے آب کشنیز کے ہمراہ ایضاً طبیخ عدس سے حقنہ دیا جائے اور شیر مادہ خر اور عصارہ بارتنگ دونوں ملا کر خواہ جدا جدا جس وقت سرطان متقرح سے خون جاری ہو مرہم نزف الدم کا استعمال کرنا لازم ہے اختناق رحم کا بیان یہ مرض صرع سے مشابہ ہے اور غشی سے اور اس کی ابتدا رحم سے ہوتی ہے اور نبوط حجاب اور سبکہ اور گہائی جندہ اور ساکنہ کے اس کا ضرر قلب اور دماغ کو پہنچتا ہے بعض علماء اطبا نے کہا ہے کہ سبب اختناق رحم کی شناخت نہیں ہوتی لیکن سبب اس کا بشرطیکہ اچھی طرح تحقیق کی جائے تو یہی ٹھہرنا ہے کہ احتباس حیض کا ہوا ہو خواہ احتباس اور نہ نکلنا منی کا ان عورات میں جو حد بلوغ کو ابھی پہلی پہلی

پہنچی ہیں اور باکرہ عورت چیرہ بند خواہ دوشیزہ عورتوں میں اور جس قدر منی یا خون حیض کہ رک گیا ہے اس کا مزاج اکثر منجی برودت کی طرف ہو جاتا ہی خصوصاً اگر اصلی مزاج صاحب خلط کا بارد ہو۔ اور اس سبب کی زیادتی بستگی سے اس منی اور کون کے اندر بدن کے استحصاف یعنی ٹھٹھر جانا ازروئے برودت کے خواہ بوجہ حرارت اور عفونت کے اور یہ کیفیتی کمتر ہوتی ہے۔ شناخت ہر ایک کیفیت کمتر ہوتی ہے۔ شناخت ہر ایک کیفیت کے رنگ سے اسی متکیف کی ہوتی ہے جس کی طرف اس کا مزاج مائل ہوا ہے۔ پھر جس وقت کوئی ایک شے ان دونوں میں سے منی ہو خواہ حیض مرتکم ہو جائے قبل اجزائے حیض کے اور وہی فساد جو ابھی مذکور ہوا ہے اس میں آ جائے اور طبیعت سمیہ کی طرف مائل ہو دو قسم کے مرض پیدا کرے گا ایک مرض آلی ہے کہ پہلے رحم کو لاحق ہوتا ہے پس رحم میں تشنج پیدا ہوتا ہے اور سمٹنا رحم کا پیدا ہوتا ہے اور اوپر کی طرف سمٹتا ہے خواہ کسی اور طرف داہنے بائیں آگے پیچھے جس طرف مادہ محتبسہ رحم کو سمٹائے اور رگوں میں اسی مادہ کے بند ہو جانے چونکہ وہی مادہ کی طرف راہ نفوذ کی نہیں پاتا ہے بلکہ انہیں عروق کی توسیع کر کے تشنج اور سناؤ رگوں میں پیدا کرتا ہے بسبب توسیع اور پھیلانے کے لہذا الم اور ایذا پہنچتی ہے اور کبھی یہ الم خواہ ایجاب مادہ محتبسہ جو ہر رحم میں پھیل کر پہلے جو ہر رحم کی تغلیظ کرتا ہے بعد ازاں پھر اسے سمٹاتا ہے یا ان کے جو ہر رحم میں نہ پھیلے بلکہ ورم پیدا کرتی پھر اسی جو ہر رحم کو سمیٹے اور زیادہ خرابی جب بڑھتی ہے کہ دوسری مرتبہ ایام حیض کی نوبت آئے اور خون حیض دوبارہ رک جانے سے اور راہ سیلان نہ پانے سی اس کا ضرر اعضائے رئیسہ تک پہلے ضرر سے زیادہ پہنچے کبھی تقلص رحم کا احتباس سے پہلے بسبب ورم خواہ سوء مزاج مجفف کے ہوتا ہے کہ اس تجفیف کی وجہ سے انسداد فم رحم اور رگوں کے منہ کا ہو جاتا ہے بعد اس انسداد کے احتباس حیض پیدا ہوتا ہے اسی طرح سیلان رحم کا کسی جانب میں دوسرا مرض جو اس ارتکام سے پیدا ہوتا ہے جس کو مادہ محتبسہ مزکورہ بطرف ہر دو عضو رئیس یعنی قلب اور دماغ کے روانہ کرتا ہے

از قسم بخار سمی کہ اس کی وجہ سے ایک کفیت مشابہ بصرع اور غشی کے پیدا ہوتی ہے پھر چو کہ یہ غسی اختناق رحم کی غشی ساذج سے زیادہ تر قوی ہے لہذا اس سے پہلے ساذج واقع ہوتی ہے اور یہ پہلے واقع ہونا غسی ساذج کا وہی بات ہے کہ ہر ایک شئے ضعیف کسی کیفیت کے قبل ہر ایک قوی شے کے اسی قسم کی واقع ہوتی ہے ورنہ دفعتہً تحمل قوی کا کیونکر ہو جو اختناق رحم احتباس حیض سے پیدا ہوتا ہے وہ سلم ہے بہ نسبت اس اختناق رحم کے جو منی کے احتباس سے پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ منی اگر چہ اس کی پیدائش خون سے ہے عورات کے بدن میں مگر برودت اور خرابی کو زیادہ قبول کرتی ہے بہ نسبت خون کے جیسے کہ دودھ بھی زیادہ خرابی کو قبول کرتا ہی بہ نسبت خون کی کبھی اس مرض کے دورہ ہوتے ہیں اور کبھی خریف میں زیادہ عارض ہوتا ہی اکثر اس کے دورہ دیر دیر میں ہوتے ہیں اور اکثر یہ ہے کہ روزانہ اس کے دورہ پڑتے ہیں اور تھوڑے زمانہ تک متواتر ہوا کرتے ہیں اور ایسی صورت اکثر یہی ہے کہ متصل ولادت اور بچہ جننے کے ہوتی ہے یہ اختناق حرکت رحم کی بہت درشتی اور سختی سے ہوتی ہے اس لئے کہ یہ حرکت رحم کی اس وقت متشابہ جمیع اقطار میں ہوتی ہے اور آہستہ ہوتی ہے دفعتہً نہیں ہوتی ہے اور بطرف اسفل کے ہوتی ہے اسلئے کہ مولود کا رخ باہر آنے کا ہے اور فعل طبعی ہے کہ اس میں اٹھنا بخار سمی کا تمام سے نہیں ہی جو بطرف اعضاء رئیسہ کے جاتا ہے بہت صعب اور سخت قسم اختناق رح کی وہ ہے جس سے بظاہر سانس کی آمد بند ہو جائے اگر چہ جب تک دم میں دم ہے سانس کی آمد شد ضرور ہے گو روئی کے گالے وغیرہ کو ناک کے سامنے رکھ کر معلوم کیا جائے۔ الغرض نہایت سخت قسم اختناق رحم کی وہی ہے جو بظاہر ابطال نفس کر دے اور حس وحرکت کا بھی ابطال کرے اور مشابہ موت کے ہو اور اکثر یہ صورت اسی اختناق رحم میں ہوتی ہے جو منی کی وجہ سے پیدا ہو اور سبب برودت کے واقع ہو اس کے بعد صعوبیت میں وہ قسم ہی جو ابطال نفس نکرے بلکہ چھوٹی سانس کر دے اور خفی کر دے اور تیسرا درجہ ہے وہ جو تشنج اور تمدد اور متلی پیدا کرے اور

عقل اور حس میں کسی قسم کی ایذا نہ پہنچائے۔ علامات جب دورہ اس مرض کا قریب ہوتا ہے زلو اور عسر نفس اور خفقان اور دردسر اور خبث نفس اور ضعف رائے اور سہوت ہونے کی حالت اور کسل اور دونوں پنڈلیوں کا ضعف رنگ کی زردی اور تغیر اس کا عارض ہوتا ہے اور کسی ایک حال پر ثبات مریض کا نہیں رہتا ہے اور اگر بخار گرم سبب مرض کا ہو تو پیاس بھی لگتی ہے پھر جب زیادتی ہوئی تو سبات اور اختلاط عقل چہرہ اور آنکھوں کی سرخی اور ہونٹوں کی سرخی بھی پیدا ہوتی ہے آنکھ میں پتھرا جانے کی کیفیت آ جاتی ہے اور کبھی برعکس اس کے ایسی بند ہو جاتی ہیں کہ ہر چند ارادہ کرے مگر کھلتی نہیں سانس میں ضعف زیادہ ہوتا ہے اور پھر بعد ضعف کے اکثر بند ہو جاتی ہے پس مریضہ کو گمان ہوتا ہے کہ جیسے کوئی چیز اس کے پیڑو سے اٹھ کر اوپر کو جاتی ہے دانت کی بتیسی بیٹھ جاتی ہے اور بدبو آ جاتی ہے اور حرکات غیر ارادی اس سے سرزد ہوتے ہیں اس لئے کہ فساد عقل ہو چکا ہے اور حال اس کا متغیر ہوتا جاتا ہے اور کلام کرنا موقوف کر دیتی ہے اور اگر کچھ کہتی بھی ہے سمجھائی نہیں پڑتا بعد ازاں یہ بات اس کو عارض ہوتی ہے اور خصوصاً احتباس منی سے جو اختناق پیدا ہوا ہو کہ غش آنے لگتا ہے اور آواز بند ہو جاتی ہیاور پنڈلیاں اوپر کو کھنچی جاتی ہیں اور بدن میں کس قدر تری جو زیادہ نہ ہو بلکہ تھوڑی سی نمایاں ہوتی ہے اکثر انحلال اس کا خاص بلغم کی قے کی طرف اور دردسر اور درد زانوں در و پشت کی طرف ہوتا ہے اور قراقر کی طرف اور برآمد ہونے رطوبت کے رحم سے اس کی طرف ہوتا ہے اور اکثر انجام میں اس کے ذات الریہ اور خناق کی طرف اور ورم زانو و ورم سینہ اور پشت اور قبض حکم کی طرف ہوتا ہے۔ نبض ابتدا میں تو اس میں تمدد تشنج اور متفاوت ہوتی ہے بعد اس کے متواتر ہو جاتی ہے نظام قرعات کا محفوظ نہیں ہوتا خصوصاً بروقت سقوط قوت کے اور موت کے پیشاب مثل غسالہ گوشت کے ہوتا ہے خواہ دموی اور طمثی اختناق پر احتباس حیض دلیل ہوتا ہے اور منوی اختناق پر زمانہ دراز سے جماع نہ کرانا باوجودیہ کہ خواہش جماع اس کو تھی اور پھر عفیفہ رہنا یعنی مرد سے

اپنے کو بچانا بھی دلیل ہو طمثی اختناق کے تابع پستان میں دودھ کا اتر نا بھی ہوتا ہے اور بدن بوجھل زیادہ ہوتا ہے اور حواس میں ضعف زیادہ درد دونوں آنکھوں میں اور گردن میں اور حمیات و دیگر اعراض جو تابع احتباس حیض کے ہیں اور اپنے مقام پر مذکور ہو جائے زیادہ تر نمایاں ہوتی ہیں اور یا ان میں خرابیوں کے خون میں جو خلط غالب ہے اس کے غلبہ کے دلائل بھی ضرور ہوتے ہیں اور سب سے بدتر خون سوداوی ہے کہ وہ بشرکت دماغ کے وسواس پیدا کرتا ہے اور قلب کی شرکت سے غشی قوی عارض ہوتی ہے اور قلب اور دماغ دنووں کی شرکت سے اور حجاب کی بھی شرکت سے تعطل نفس یعنی سانس کا رک جانا پیدا کرتا ہے بلغمی خون میں گرانی بدن کی زیادہ اور اعراض میں سکون بہت ہوتا ہے اور اس طرح صفراوی خون میں تیزی بہت اور اسلم ہوتا ہے۔ منوی اختناق بہت جلد اس کا ضرر تنفس میں پہنچتا ہے اور تباہ حالی اس کی بہت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت طمثی اختناق کے لیکن اور سب اعراض اس مین زیادہ ظاہر نہیں ہوتے اکثر اوقات اگر قابلہ اس کے رحم کو چھوئے اور اس میں تشنج ہو چکا ہے تو منوی مختنقہ کے رحم میں گدگدی اور شہوت پیدا ہوتی ہے اور اسی شہوت سے اسے انزال ہو جاتا ہے اور گاڑھی منی نکل کر کس قدر اس کو آرام اور راحت ملتی ہے۔ اور کبھی خود بخود منزل ہو کر اس کو راحت ملتی ہے اختناق رحم اور صرع میں فرق یہ ہے کہ اگر چہ دونوں مرض اکثر احکام میں مشابہ ہیں اور جس طرح صرع دفعتہً عارض ہوتی ہے اختناص رحم بھی دفعہ عارض ہوتا ہے مگر پھر بھی دونوں میں بعض اوقات اس طرح تفرقہ کیا جاتا ہے کہ رحم سے اور پیڑو سے جو شے معود کرتی ہے اس کا احساس ہوتا ہے اور یہ احساس اس وجہ سے ہوتا ہے کہ عقل مریضہ کی زیادہ مفقود نہیں ہو جاتی ہے اور نہ ہمیشہ اور ہر وقت اوقات دورہ میں بالکل زائل رہتی ہے بلکہ جن احوال میں مرض کی شدت ہوتی ہے ان اوقات میں فقدان عقل ہوتا ہے پس ان اوقات کے سوا اور زمانہ میں احساس ضرور ہوگا اور جس وقت دورہ کی تکلیف سے اس کو افاقہ ہوتا ہی اکثر باتیں جو اثنائے دورہ میں

ایذا اور تکلیف کی اس پر گزری ہیں بیان کرتی ہیں کہ یہ ہوا اور وہ ہوا ہاں اگر ایسا ہی امر عظیم ہوا اور اول سے آخر تک سختی بےحد رہی اس کا کیا مذکور ہے دوسرا فرق یہ ہے کہ منہ سے جھاگ اور کف اختناق رحم میں اس قدر نہیں نکلتا ہے جتنا کہ صرع میں آتا ہے یعنی وہ صرع دماغی جو سخت اور باصعوبت ہے پھر اگر اختناق میں کف اور جھاگ منہ سے بہے فوراً بجائیے خود مرض ٹھہر جاتا ہے اور پھر کچھ حاجت اور تدبیر کی باقی نہیں رہتی لازم ہے کہ صرع کے باب میں جو وجوہ فرق ان دونوں امراض کے ہم نے لکھے ہیں ان کی طرف بھی رجوع نظر کیا جائے سکتہ اور اختناق رحم میں فرق پر ظاہر ہے اس لئے کہ اکثر حس کا بطلان بالکل اختناق رحم میں نہیں ہوتا ہے اور نہ اس مرض میں غطیط یعنی گھر آ لگتا ہے اختناق رحم اور لیثرغس کا فرق یہ ہے کہ اس مرض میں تپ نہیں ہوتی ہے اور نہ اس میں نبض موجی متلی مثل مرض لیثرغس کے ہوتی ہے اور نہ ابتدا درد کی اختناق میں سر سے ہوتی ہے اور رنگ چہرہ وغیرہ کا اختناق میں مختلف بدلتا رہتا ہے اور لیثرغس میں حال واحد پر رنگ ثابت رہتا ہے علاج اگر سبب اختناق رحم کا احتباس طمث ہے واجب ہے کہ اس کی تدبیر باسلیق اور صافن کی فصد سے کی جائے بشرطیکہ سبب احتباس حیض کا کثرت رطوبت لزجہ نہ ہو اور ہر ایک حال میں استعمال مدرات حیض کا واجب ہے خصوصاً وہ حمولات حارہ جن سے دغدغہ رحم میں پیدا ہوتا ہے جیسے کرم دانہ اور فلفل اور فربیوں اس میں زیادہ تر قوی ہے کہ حیض کو اس وقت اُتار دیتی ہے نم رحم کا دغدغہ یعنی چھیڑنا اور اسی طرح اطراف اور جوانب فرج کا گدگدانا خواہ سہلانا بھی ایسی عورت کو نافع ہوتا ہے خواہ اس کا حیض بند ہوا ہو یا منی کا احتباس ہو اس لئے کہ اس تدبیر سے رحم نیچے کی طرف جھکتا ہے اور ہمواری کی طرف مائل ہوتا ہے اور حیض کو اور ار پر آمادگی بھی ہوتی ہے اس لئے کہ اس طریقہ سے ایک عجیب ہیت رح کی پیدا ہوتی ہے آبزن کے وہ اقسام جو مدر ہیں بھی نافع ہیں خصوصاً جو آبزن کا شم اور حلبہ تخم کتان مرزنجوش اور قیسوم سے تیار کیا جائے۔ میاہ حمات یعنی کبریتی پانی اور گرم پانی

خاصیت کے پانی بھی اس کو مفید ہیں۔فصد باسلیق کی اس ہاتھ سے کھولنی چاہئے جس طرف رحم کو میلان ہوا ہے اور اگر میلان رحم کی طرف نہ ہوا ہو بلکہ اوپر کی طرف سمٹ گیا ہو جیسے حمل میں یہی صورت ہوتی ہے پھر اختیار ہے جس ہاتھ کی رگ باسلیق کو چاہے کھول دے خواہ دونوں ہاتھوں کے ساتھ ہی فصد کرے اگر رحم وغیرہ میں رطوبات کی کثرت محسوس ہو دوا یہ مستفرغ رطوبات مجبور کا استعمال کرنا لازم ہے جیسے ایارج روفس اور نیا دریطوس۔یہ بھی یاد رہے کہ کبھی فصد کرانے اور خون نکالنے کی ساتویں روز کے پیچھے سہل کی بھی حاجت ہوتی ہیاور ایارج خطل اور یارج فیغرا کا سہل دیا جاتا ہیاور کبھی مکرر سہلات کا استعمال درکار ہوتا ہے اور بیشتر حب شیطرج اور حب منتن کی حاجت ہوتی ہے پھر بعد تین روز کے پشت اور مران پر محجمہ چسپان کرنا چاہئے اور دوبارہ دونوں رانوں پر اور بیخ ران پر سینگیاں لگائی جائیں اور تدبیر لطیف یعنی تقلیل غذائے سبک کرنی چاہئے اور نیچے کا دھڑ اور اعضائے زیرین سب بذریعہ مالش کرنے اور کمادات اور مروخات کے گرم رکھنے ضرور ہیں۔بعد ازاں جند بیدستر اور مرمکی ہمراہ ماء العسل کے اور سنجرنیا اور وحرثا اور معجون فلافلی اور کمونی کا استعمال کیا جائے اور سکنجبین آب انیسوں کے ہمراہ خواہ آب لوبیائے سرخ کے ساتھ لوگ استعمال بھی نافع ہے مشروبات جیدہ میں سے یہ ہے کیونکہ کوئی مقدار ایک عفصہ کے ہمراہ آب سداب خواہ آب طبخ فنجلشت کے ساتھ کھلائی جائے غاریقون بھی اسی مرض میں اچھی دوا ہے جس وقت کسی شربت کے ساتھ دی جائے۔اور جند بیدستر تو ایسی مفید دوا ہے کہ اکثر اس کے استعمال سے پوری صحت حاصل ہوتی ہے اس طرح عنصل اور خل عنصل جو دفت گھونٹ گھونٹ بھر پیا جائے خواہ اسی سرکہ کی سکنجبین بنا کر استعمال کریں مگر ترشی اس میں زیادہ ہو اور شیرینی بہت کم ہو۔آب شواصیر ادھر پلایا اور مرض سے نجات ہو گئی۔ایضاً دو درہم دارچینی جند قوی ی ہمراہ پلائیں۔روغن بید انجیر زیادہ نافع ہے۔ایضاً عصارہ رگ فنجلشت کسی شراب اور روغن کے ہمراہ۔ایضاً جاؤشیر ایک درہم اور

جند بید ستر دو دانگ کسی شراب کے ہمراہ پلائیں کہ یہ بھی زیادہ نافع ہے اور مدر حیض بھی اور یہ دوا مجرب بھی ہو چکی ہے ضمادات اور نطولات وہی مناسب ہیں جو خون کی تلطیف کریں اور اس کو رقیق اور مدر اری کردیں۔ حمولات جیدہ میں سے یہ ہے کہ سکنجر نیا کو روغن غار ملا کر حمول کریں خواہ روغن سوسن بقدر بندقہ کے ملائیں۔ داری کا شیاف کسی شراب میں بنا کر حمول کرائیں۔ ایضاً میعہ سائلہ تین اوقیہ فلفل اور کندر ایک ایک اوقیہ بط کی چربی چار اوقیہ تخم اونگن چار مثقال کسی فتیلہ میں رکھ کر حمول کرائیں۔ ایضاً حقنہ اور شیاف ایسے ادویہ سے بنائے جائیں جو تسخین کریں اور مدر ہون اور اسہال اخلاط غلیظہ کریں اور ریاح کی تحلیل کردیں۔ اگر سبب اختناق رحم کا احتباس منی ہو بہت جلد اس عورت کی تزویج کردی جائے اور جب تک زوج بہم نہ پہنچے ریاضت اور مجففات منی کا استعمال رہی جیسے سداب اور فوتنج اور تخم مر اور جوارش کمونی ہمراہ طبیخ الاصول کے مثل بدرقہ کے اور دواء المسک اور تریاق کا استعمال کرین اگر دواء المسک اور مثرو دیطوس سے خوف افزائش منی وغیرہ کا ہو واجب ہے کہ زن قابلہ اپنے ہاتھ میں روغن سوسن خواہ ناردین یا دہن الغار لگا کر اندرون جسم نہانی مریضہ کے داخل کرے اور سہلائے اور سرا بیرونی شرمگاہ کا خواہ رحم کا سرا بہ نرمی کھل جائے اور گدگدائے اور زیادہ گدگدانے اور ضرور ہے کہ اس حرکت میں قابلہ کو اس کا لحاظ رہے کہ ایسی طرح کہ لذت کے ہمراہ کس قدر درد بھی عورت کے جسم نہانی میں پیدا ہو جیسے بر وقت جماع کرنے کے دخول کی چوٹ لگتی ہے ایسی تدبیر سے اکثر مریضہ کا انزال ہو جاتا ہے اور سرد منی گرا دیتی ہے اور مرض سے نجات پا جاتی ہے اس طرح اگر حمول ایسی چیزوں کا کیا جائی جو لازع ہیں۔ اور جن سے دغدغہ خواہ جھلاہٹ اور پر پراہٹ پیدا ہوتی ہے جیسے سنجر نیا روغن غار کے ساتھ خواہ جیسے زنجبیل اور فلفل اور کرمدانہ عجیب موثر دوا ہے ایسی کھجلی پیدا کرنے کے واسطے خبر دار ایسے اختناق میں فصد نہ لینی چاہئے بلکہ استعمال ایسی ہی چیزوں کا اور انہیں تدبیروں کا کرنا چاہئے جو حرارت عزیزی کو بیدار کریں اور

طرف بخوبی محسوس ہوتا کہ خون اور رحم کو جذب الی الخلاف کا اثر پہنچے اور دونوں پاؤں کی مکالش بقوت کی جائے اور کولوں کے اور پیڑو کے اور دونوں رانوں اور پنڈلیوں اور بہت سخت بندش ساقین کی اسطرح کریں کہ اس پر باندھنے ہوئے نیچے تک چلے آئیں اور تمریخ ان کی روغن رازقی سے کریں اور ادویہ حارہ سے جو کہ جلد کو سرخ کر دیتی ہیں کہ فرزبیوں بھی انہیں ادویہ میں سے ہے مقعد اور مقام براز میں اس کے حمول ایسے کئے جائیں جو محلل ریاح ہیں اور مقعد پر بھی ایسے ادویہ کو طلا کریں اور چلا کر اس کو پکاریں اور خوب جھنجھوڑیں اور جھٹکے دے دے کر اس کو ہلاتے رہیں اور جب یہ سب تدبیریں کر چکیں اور ہوش میں نہ آئے اور سانس اس کی بحال خود واپس نہ آئے ضرور ہے کہ اس کے سر پر کھولتا ہوا کوئی روغن گرم ٹپکائیں خواہ اسکے یافوخ سر یعنی سر کے چند یا پر داغ دیں کہ اس کی اشد ضرورت ہے کبھی یہ مریضہ دورہ سے افاقہ محض فصد کرانے سے پاتی ہے۔ بہت خوف ہے کہ اس کو شراب کسی قسم کی پلائی جائے اس لئے کہ اس بیماری کے مریضہ کو پانی کے اقسام ہی موافق تر ہیں۔ اس طرح گوشتہائے غلیظہ خواہ جن چیزوں سے خون اور منی کی افزائش ہوتی ہے وہ بھی اس کو ہرگز ہرگز نہ دینی چاہئے اور اسی طرح اور قسم کے معالجات جس سے افزائش خون اور منی کی ہوتی ہے جیسا کہ معلوم ہے وہ بھی جائز نہیں ہیں اور مضر ہیں رحم کے چپور چھولے اور بواسیر کا بیان کبھی رحم میں مسہ ہائے چند پیدا ہوتے ہیں اور مثل توت کے حجم اور لون میں اسی شکل پر ہوتے ہیں جیسے بواسیر ذکر کا بیان ہو چکا ہے اور کبھی رحم پر مختلف طور کی پھنسیاں اور دانے ایسی پیدا ہوتے ہیں کہ بعض قسم کا نام حاشار رکھا گیا ہے اس لئے کہ حاشا کے سرے کے مشابہ ہوتے ہیں اور کبھی سفید رنگ کے ہوتے ہیں اور کبھی رحم پر مسہ ہائے مسماری یعنی نوک دار کیلوں کی شکل کے ابھر آتے ہیں اور ایسے مسہ بعد شقاق رحم کے خواہ اورام صلبہ کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ بواسیر رحم سے نجات ممکن ہے جبکہ یہ بواسیر رحم کے بیرونی جانب میں ہو اور کمتر نجات اس بواسیر سے ہوتی ہے جو اندرون رحم کے

ہو کبھی وہ عورت جس کا حیض بند ہے بواسیر مقعد اور بواسیر رحم سے جو بجانب ظاہر رحم کے ہو نفع یاب ہوتی ہے اس لئے کہ ان دونوں قسم کی بواسیر میں امید ہے کہ کھل جائیں اور خون جاری ہو اور بعد اجزائے خون کے خود مریض بواسیر سے شفا ہو جائے اور ان امراض مسکہ سے بھی امان حاصل ہو جن کو احتباس حیض پیدا کرتا ہے جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے۔ کبھی آئینہ سامنے شرمگاہ عورت کے رکھ کر ممکن ہے کہ شکل بواسیر رحمی کی بخوبی دیکھ لی جائے جس طرح ہم باب شقاق رحم میں بیان کیا ہے اور آئینہ میں نظر آنا دو وقتوں میں سے کسی ایک وقت میں ہوگا یا بروقت درد اور ایذا کے جس وقت کہ خون نکلنا بواسیر سے بند ہوتا ہے اس وقت تو سرخ سرخ اور سخت نظر آئے گی یا بروقت سکون درد کے دیکھی جائے اس وقت مسہ ہائے بواسیر بیٹھے ہوئے اور چپٹے چپٹے دکھائی دیں گے اور یہ کیفیت بروقت سیلان اور بہنے اس رطوبت کے ہوگی جو بواسیر سے مثل دردی کے سیاہ رنگ بہتی ہے علاج بواسیر رحم کا یہ بواسیر بشدت اس وقت دکھتی ہے اور درد شدید اس میں اس وقت ہوتا ہے جبکہ مسہ ہائے بواسیر پھولے ہوئے اور لب لباہٹ ان میں پیدا ہو پس لازم ہے کہ ان کے نرم کرنے تدبیر کریں اور رطوبت بہانے پر اس کو آمادہ کریں پھر جب یہ تدبیر نافع نہ ہو اور مسہ ہائے بواسیر چپٹے چوڑے نہ ہوں آلہ آہنی سے کاٹنے کے سوا کچھ چارہ نہ ہوگا جیسے بواسیر مقعد کے بارہ میں بیان کیا گیا اور قالب معلوم میں ان کو کاٹ کر لینا چاہئے اور یہ تدبیر اس وقت کارگر ہوگی جبکہ خارج رحم کے مسہ ہوں پر جب کاٹ لئے جائیں کل قطع پر سرخ پھٹکری اور سفید پھٹکری چھڑکنا چاہئے اور قشار کندر وغیرہ جب مسہ کاٹنے کا ارادہ ہو مریضہ کو کسی سرد مکان میں لے جائیں اور اس جگہ بواسیر کو کاٹ کر گرا دیں اور اس سے کہہ دیں کہ اپنے دونوں پانوں کسی دیوار کی طرف اونچے کر کے پھیلا دے اور دو گھنٹہ تک اس طرح اونچے رکھے اور اس کے پیڑو پر اور پشت پر اور درمیان فرج بین بول و براز کے چیتھڑے آب ہائے قابضہ میں تر کئے ہوئے رکھے جائیں اور برف سے ان کو سرد کر لیا

ہو پھر اگر اس تدبیر سے بھی خون بند نہ ہو پیڑو اور پشت پر شاخیں لگادی جائیں کہ خوب چمٹ جائیں اور حمول اس کو ایسے پارچہ سے کیا جائے کہ جو طبیخ ادویہ قابضہ میں تر کیا ہو جس میں اقاقیا اور ہوفا فسطید اس اور حضض وغیرہ محلول کر دیا ہو ارمریضہ کو ایسے آبزن میں بٹھائیں جو سیاہ قابضہ کو جوش دے کر تیار کیا ہو اگر بواسیر چوڑی اور چپٹی ہو اس کے قطع کرنے کے درپے نہ ہوں مگر اس مجففات قوی سے جو خون بند کرنے والی ہیں ان کا استعمال جیسے عصارہ زرشک اور حماض میں پارچہ ڈبو کر اس پر اقاقیا اور حضض وغیرہ چھڑک کر حمول کیا جائے اطراف بدن کو باستواری بندش کریں اور مریضہ کو حکم دیں کہ وہ ایسی شکل سے لیٹے اور سوئے کہ جو حمول رکھا گیا ہے وہ اپنی جگہ محفوظ رہے ادھر ادھر ہٹ نہ جائے اور نزف الدم کی تدبیر کریں اور بواسیر ہا کے علاج کارگر ہونے میں فقط اس قدر فائدہ پر راضی رہیں کہ خون کی مقدار معتدل اس سے بہا کرے اور اس قدر نہ بہے کہ قوت ساقط کر دے منجملہ نرم کرنے والے مسہ ہائے بواسیر ہذا کے یہ تدبیر ہے کہ عورت ایسے آبزن میں بٹھائی جائے جس میں ادویہ ملینہ کو جوش دیا ہو جیسے خطمی اور بابونہ تخم کتان حلبہ اکلیل الملک روغن کا استعمال اس کے واسطے روغن سوسن اور زیت اور اکلیل الملک کا مناسب ہے مسامیر کا علاج نوکدار مسہ کے علاج میں واجب ہے کہ مریضہ جوشاندہ حلبہ ارملینات میں بٹھائی جائے اور روغن بھی آبزن میں داخل ہوں فرزجہ جن کی ساخت زوفا اور نطرون اور اتنیخ سے ہو ان کا حمول کرایا جائے۔ گوشت زائد اور مسہ فرج بڑھ جانے کا بیان اور ایک ایسی شے کا فرج میں پیدا ہونا جیسے کہ مردوں کا قضیب ہوتا ہے اور اس شے کا پیدا ہونا جس کا قرق نام ہے کبھی نم رحم کے پاس ایک گوشت زائد پیدا ہو جاتا ہے اور کبھی عورت کی شرمگاہ میں ایک مثل قضیب کے ایسی پیدا ہو جاتی ہے کہ جماع کرانے کو مانع ہوتی ہے کبھی وہ قضیب اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ یہ عورت دوسری عورتوں سے جماع کرنے پر قادر ہو جاتی ہے مشابہ مجامعت مردوں کے مترجم مشابہ جماع مرد کے قید سے مطلب یہ ہے کہ

مساحقہ اور چپٹی لڑانا تو ہر ایک عورت ناہنجاز کرسکتی ہے اور عورت جس کے ایک فزونی مثل قضیب کے پیدا ہو جائے اس کی مجامعت مثل جماع مردوں کے ہوگی نہ مساحقہ کی طرح سے متن کبھی یہ قضیب چوڑا اور عظیم یعنی بڑا ہو جاتا ہے قرقس نام ہے اس گوشت کا جو نم رحم میں اوگتا ہے اور کبھی یہ گوشت کبھی کوتاہ اور طولانی ہونا اس کا فعل گرما میں ہوتا ہے اور چھوٹا جاڑوں کی فصل میں ہوتا ہے شہادت اس کے مشاہدہ کی ایک جماعت اطبا نے دی ہے جنہوں نے خود مشاہدہ کیا جیسے ارجیجانس اور جالینوس اور ابسار قلس طبیب اس کا منکر ہے علاج تضیب اور بڑا مسہ فرج کا اس کا علاج تو یہی ہے کہ پہلے اس کو الٹ دیں اور پھر کاٹ ڈالیں اور لٹکی ہوئی مقدار کو گرفت کرکے اور اصلی مقدار کو باندھ کر عمق سے اور جڑ سے اس کو قطع کر دیں تا کہ خون زیادہ جاری نہ ہو اور قسم کا زائد گوشت اکثر اس کا علاج ایسے ادویہ سے ممکن ہوتا ہے جو گوشت کو سڑا دیں اور بہا کر اس کو گرا دیں جن کا ذکر اور طریقہ استعمال ہم بد گوشت کے بیان میں کریں گے اور کبھی بدن کاٹنے ایسے گوشت زائد کے چارہ نہیں ہوتا ہے اور اس وقت اس کی تدبیر وہی کی جاتی ہے جو بواسیر رحم وغیرہ کی لکھی گئی۔ قرقس نام کا گوشت کبھی ایک ڈورے سے اس کو اچھی طرح باندھ دیں اور مضبوط گرہ لگا کر دو تین روز تک چھوڑ دیتے ہیں بعد ازاں اس کو کاٹتے ہیں اور اس کو بندھا ہوا اتنے زمانہ تک چھوڑ دینے کا مشورہ دیا جاتا ہی کہ شعفن ہو جائے اس کے بعد کاٹ کر گرا دیتے ہیں تا کہ خون کم جاری ہو رحم میں پانی بھر جانے کا بیان عورتوں کی رحم میں کبھی پانی بھر کر مختقن ہو جاتا ہے علامات اس کی یہ ہے کہ پہلے احتباس حیض ہوا ہو اور شکم میں قرقرہ زیادہ ہوتا ہی خصوصاً بروقت حرکت اور چلنے کے اور زیر شکم ورم نرم عارض ہو اکثر اس کی شکل مثل مستسقی کے ہو جاتی ہے اور بکثرت اس کے رحم سے رطوبت بہا کرتی ہے اکثر تو ہم اس کا ہوتا ہے کہ یہ عورت حاملہ ہے اور اکثر اس کی فرج سے بہت سا پانی دفعتہً برآمد ہوتا ہے علاج فصد کا استعمال بشرط حاجت کیا جائے اور ریاضت بھی کرائی جائے اور ایسی آبزن میں

بٹھائیں جن میں داوئیں قوی مدرات کی داخل ہوں کہ پانی اور رطوبت کا اورار کریں اور جوادویہ استسقاء مائی کے ضمادات میں پڑتی ہیں وہ بھی داخل آبزن ہوں خواہ ان کا ضماد کیا جائے تاکہ سب پانی باہر کھنچ نکل آئے بعد اس کے قوی مدرات حیض کی ادویہ کا استعمال ہو اور مدرات بول بھی پلائی جائیں۔ کچھ خوف نہیں ہے اگر حقنہ ہائے استسقا سے اس کا بھی احتقان کی اجائے شیافات بھی ایسی ہوئے جائیں جو پانی اور حیض کا اورار کریں۔ خربق سفید کا حمول بھی ایسی مریضہ کو نافع ہے اور بہت سا پانی نکال دیتا ہے مترجم حکیم حلویخان مرحوم نے ایک وزیرزادی تو کخدا کا علاج اسی مرض کا عجیب غریب ترکیب سے کیا کہ ایک پتلا اور لانبا کھیرا اس کے مقام نہانی میں داخل کرایا جس سے ایک جھلی اندرون رحم کے پھٹ گئی اور سارا پانی بدبو اور نیلا دفعتہً بہہ گیا اس مریضہ کو یہ مرض احتباس منی سے عارض ہوا تھا اور بوجہ قصر آلہ قضیب شوہر کے چونکہ انزالین کا توافق نہیں ہوتا تھا لہذا مریضہ کی منی کا اخراج بذریعہ انزال نہ ہونے سے تھوڑے زمانہ میں مرض آب رحم کا عارض ہو گیا تھا اور دیگر اطبا اس کے علاج سے عاجز ہو چکے تھے پس طبیب کو لازم ہے کہ ایسے امراض میں علم کو کھاو رقیافہ کو بھی اچھی طرح جانے اور زوج اور زوجہ کی کیفیت مباشرت سے بذرائع اور وسائل پوری واقفیت بہم پہنچائے فقط طب کے قواعد کو نہ کھرچا کرے اس لئے کہ طبیب کو ہمہ دان ہونا اور پھر سرد گرم زمانہ کا تجربہ کرنا بھی ضرور ہے ائے برحال اطبائے زمان اور معاصرین کے جنہوں نے نام طب یونانی کا خراب کرڈالا نفخہ رحم کا بیان پیشتر سبب اولی نفخہ اور ریح رحم کے پیدا ہونے کا ضربہ اور سقطہ وغیرہ وہتا ہے کہ اس وجہ سے مزاج رحم کا ضعیف ہو جاتا ہے اور اکثر عسر ولاوت جو نم رحم کے الٹ جانیس ے ہو خواہ شدت برودت سے نم رحم مسدود ہو جائے اور ریاح اندرونی فضاء رحم میں خواہ لیف رحم کی دراز اور سوراخوں میں خواہ رحم یا لیف رحم کے زاویہ اور گوشوں ملیں بوجہ اس برودت کے تخفن ہو جائیں خواہ جو احتقان ریاح کہ لیف رحم کی درزوں میں ہو کر نفخہ پیدا کرتا ہی اس کی صعوبت بہت زیادہ ہوتی

ہے اس کے بعد صوبت اس کی ہے جو زوو ایا میں احتقان ہو اس کے بعد صعوبت اس کی ہے جو تجویف کہ احتقان ریاح سے پیدا ہو علامات کبھی ایسی قوت سے ریح اندر رحم کے اور رحم کی لیف میں بند ہو جاتی ہے اس نفخہ کے بجائے آواز ڈھول کی آتی ہیا ور جیسے استسقاء طبلی میں شکم کے آواز ہوتی ہے کبھی یہ نفخہ کسی مقام رحم سے منتقل ہو کر دوسری جگہ پر آجاتا ہے۔ ہمراہ اس نفخہ کے معض یعنی پیچ اور ضربان اور چبھن ایسی ہوتی ہے کہ قوی اور گرم ادویہ سینک سے اس میں سکون پیدا ہوتا ہے اور پھر جب سردی پہنچے وہی اعراض عود کرتے ہیں۔ دبانے سے قراقر ہو کر اس نفخہ کے چند ٹکڑے الگ الگ ہو جاتے ہیں پیڑو اس نفخہ کے ہونے سے اونچا ہو جاتا ہی اکثر یہ ریح مدت العمر باقی رہتی ہے کہتے ہیں یا گمان اطبا کا یہ ہے کہ یہ ریح بروقت شامل ہونے رحم کے منی پر فنا ہو جاتی ہے اور یہ اشتمال رحم کا منی پر مثل اشتمال حمل کے ہو یا نہ ہو بلکہ کسی اور وجہ سے منی رحم میں آجائے جیسے احتباس منی کے طرق اوپر مذکور ہو چکے ہیں علاج ایارج لوغاذیا اور سنجرنیا کا استعمال ہمراہ ماء الاصول اور بزور کے سودمند ہے بعد استفراغ اس مادہ کے جو اس نفخہ کو پیدا کرتا ہے اور یہ استفراغ تمام بدن سے اور خاص رحم سے بذریعہ ایارج فیقرا کے کرنا چاہئے خصوصاً جبکہ مرض پرانا ہو اس وقت ایارج ارکاغانیس طبیب کے ذریعہ سے کیا جائے اور روغن ککلانج نافع ہے اور نفع اس کا اس نفخہ کو زیادہ ہے۔ شیافات مقل اور عود بلسان اور حب بلسان کے روغن ناردیں اور روغن سداب ملا کر تیار کئے جائیں۔ اور نطول بھی روغن سداب اور روغن شبت کا کیا جائے رحم پر ضماد سداب اور تخم فنجنکشت اور کمون اور قنطوریوں اور برنجاسف اور مرزنجوش اور انیسوں اور فوتنج اور سلیخہ اور نانخواہ اور تمام بزور کا کیا جائے کبھی انہیں ادویہ ضماد کو جو مذکور ہو چکیں آبزن میں داخل کرتے ہیں اور کبھی افادیہ حارہ کی دھونی دیتے ہیں اور رحم پر اور پیڑو پر محجمہ تازے چسپاں کئے جاتے ہیں ریاح رحم کا بیان رحم میں جس عورت کے ریاح پیدا ہوں اس کو ہر وقت ایسا محسوس ہوتا ہے اور خصوصاً سرد اوقات میں جیسے کوئی

شے اس کے رحم میں جھولتی اور لٹکتی ہے اور جدا جدا مقامات میںتردد ہے کہ ہٹتا رہتا ہے علاج طبیب ماہر پر واجب ہے کہ روزانہ مریضہ کو قے کراتا رہے اور ہر روز ہمرثا نصف درہم کو ایسے جوشاندہ کے ہمراہ پلائے جس میں قنبہ ایک درہم زیرہ دو درہم مصطگی ایک وانگ جوش دی ہو اور غذا اس کی نخود آب اور رازیانہ ہے۔

بائیسواں فن امراض ظاہرہ وطرفیہ کے بیان میں:

یعنی جو امراض بحس بصیر بھی ظاہر ہوتے ہیں اور اطراف یعنی جلد اور ہاتھ پاؤں وغیرہ میں پیدا ہوتے ہیں ان کا بیان اس فن میں دو مقالہ ہیں پہلا مقالہ بیان میں ان آفات کے جو ان اعضا کو مقدار اور وضع میں لاحق ہوتے ہیں ہیئت ثرب اور دونوں صفاق کی واجب ہے پہلے یہ بات معلوم ہو جائے کہ شکم پر بعد جلد ظاہری کے جس کو کھال اور چمڑا کہتے ہیں اور جھلیاں تہ ہوئی ہیں ایک جھلی کا نام طافی ہے اور یہ جھلی امعا یعنی آنتوں کو حاوی ہے اور ان کو گندہ کیے ہوئے ہے بسبب اپنی کثافت اور دسومت یعنی چکنے ہونے کے اور عضل بطن کو یہی جھلی جس کا طافی نام ہے گھیرے ہوئے ہے دوسری جھلی اور وہی بطن ہے جس کا نام باریطون اور رمدور بھی اسی کا نام ہے اس لئے کہ جب وہ جھلی جدا کی جائے وریانی تنہائی کی حالت میں دیگر احشا سے الگ کر دی جائے سمٹ کر مثل گردہ کے گول گول ہو جاتی ہے اور اس پر گلٹھیاں اور فزونی ہائے چند نرم نرم پیدا ہو جاتی ہیں اور چھوٹے چھوٹے سوراک پاخانہ ہائے باریک مثل چھتہ شہد مکھی خواہ زینور وغیرہ کی نمایاں ہوتے ہیں ایک اور باریک جھلی باریطوں میں آتی ہے جو شکم کی جلد اور جھلی کے نیچے ہے اور درد عضلہ عضلہائے شکم سے اس کو لازم اور چسپیدہ ہیں بطرف میں اور بیمار کے اور ان کا لزوم اور چسپان ہونا بہت شدت اور استواری سے ہوا ہے بعد اتصال ان دونوں عضلہ کے صپر یہ جھلی حجاب اور اجزائے لحم یہ حجاب سے ایسی متصل ہوتی ہے گویا کہ متصل ہو کر متحد اور یکذات ہو جاتی ہے۔ معدہ سے اس جھلی کا اتصال بعد استحکام و استحصاف یعنی کھرے ہونے جوہر اصلی اسی جھلی کے ہوتا ہے

مراد یہ ہے کہ نرمی اور بوداپن مٹ جانے کے بعد جب خوب مستحکم اور مضبوط ہو لیتی ہے تب معدہ سے متصل ہوتی ہے اور یہ اتصال اس کا معدہ سے منبسط اور پھیلا ہوا ہوتا ہے کہ دونوں جدا جدا معلوم ہوتے ہیں گو متصل بھی ہیں مگر یہ جھلی بروقت متصل ہونے کے جگر سے بہت پتلی ہو جاتی ہے۔ جب یہ جھلی معدہ کی طرف چڑھتی ہے اور پھر جب پیچ کھا کر اور گھوم کر معدہ سے اورتی ہے اس مقام پر مجاری عروق اور شرائین کثیرہ کی تمکین اور قرار دہی کے مقامات اور لٹکنے کی جگہ جا بجا اس میں درست بنائی گئی ہیں۔ پھر جب اس مقام سے اترتی ہو اور نیچے آتی ہے اب ثرب ہو جاتی ہے اکر مقدار اور جسمات پر باریطون کی ایک باریک **عضل** ہے جو شکم پر عریض ہو کر پھیلا ہے اور جھلی کی شکل بن گیا ہے الغرض یہی عضلہ باریطون الگ کر دی جاتی ہے پھر اس کے نج اور بناوٹ زیادہ باریک ہوتی ہے اور در حقیقت باریطون یہی ہے نہایت باریک اور بالکل خالص باریطون بے آمیزش کسی اور عضو کے نزدیک خاص تین کی ہے غشار مستبطن اضلاع کا نبات اور روائیدگی کی **عضل** کو اس بات سے روکے کہ خالی مقامات میں جانہ پڑیں اور اس روکنے میں جانب خلف سے معونت ان دونوں کو اس کی جہت سی ملتی ہے ایضاً خلف کی طرف سے امعاء اور احشا کو فضول کو غذا وغیرہ کے واسطے فراغی اور خالی بنائی گئی ہیں باریطون اس طرح نچوڑتی ہے کہ ان میں شوق دفع کرنے فضول کا پیدا ہوتا ہی اور ثقل براز کو اور بول اور جنین سب کو کی وجہ سے یہا احشاء اور را معادفع کر دیتی ہیں ایضاً احشا کے تمخ شدید کو بعد پر کرنے غذا وغیرہ کے یہی باریطون منع کرتی ہے اور احشاو کے آپس میں ربط اور اڑتباتوی مرتبط کر دیتی ہے صلب کے مقام پر تو باریطون مثل شے واحد کے ہے اور تمام باریطون میں پیچھے اور خلف کی طرف ایک فزونی اور زیادتی بڑھ جاتی ہے جو لحم غدوی کی طرح ہوتی ہے اور یہ زیادتی مثل غطا اور پردہ کے باریطون کے واسطے اور بڑی بڑی رگوں اور جداول متصلہ درمیان آنتوں کے اور معدہ کے جو ہیں ان کے واسطے ایک قوم اطبا کا قول ہے وہ کہتے ہیں یہ

بات کہنی درست نہیں ہے کہ صفاق کے واسطے چند قسم کے لیف ہیں جو بنے ہوئے اور بافتہ ہیں جہات معلومہ پر اور اجناس چند اسی لیف کے ہیں جو آلہ ہے تینوں توائے طبیعہ کا یہ لوگ جب لیف کے تعداد اجناس کو مانع ہیں پھر ان کو ناممکن ہے کہ طبقات عروق اور مثانہ اور رحم میں بھی ایک ہی جھلی کے قائل ہوں اور بلکہ اس کو جسم واحد نہ سمجھیں۔ یہ دونوں حجاب اخشاء جوف اسفل کی کامیابی کرتے ہیں پھر جب یہ دونوں حجاب پیڑوں کے پہنچے ان میں منفذ وراخ باریک اور تنگ پیدا ہوتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہی دونوں سوراک دومجری داہنے اور بائیں طرف ارتبین کے ہیں پھر یہ دونوں اترتے اترتے جب مذاکبر کے مقام پر پہنچتے ہیں دونوں بیضوں کے لئے مثل دو کیسہ اور تھیلی کے ہوجاتے ہیں اور نیچے انہیں دونوں حجابوں کی ثرب ہے اور ثرب کی تالیف دو جھلیوں سے ہوئی ہے کہ ایک جھلی دوسری جھلی کو چھپائے ہوئے ہے اور دونوں جھلیوں کے بیچ میں بہت سی شریان اور عروق علاوہ شرائیں کے ہیں شکل ثرب کی مثل کیسہ اور ہتھیلی کے ہے جو معدہ اور ماساریقا اور قولون کے ساتھ بندھی ہوئی ہے اور اس چیز سے جو منشا اور حمل نشو قولوں کا ہے جو مقدار فزونی باریطون سے قریب معدہ اور اثنا عشری کی اترتی ہے اور مقدار جو اس کی فزونی سے نزدیک پیڑو کے اوپر چڑھتی ہے پہی جو چیز شکمس سے ملتی ہے وہ جلد ہے اس کے نیچے غشاء اول جس کا نام طائانی رکھا ہے اور ان دونوں اول اور دوم کا نام صفاق ہے پھر صفاق کے بعد باریطون ہے اس کے بعد ثرب ہے ثرب کے بعد امعا میں فتق کا بیان اور جو مرض مشابہ فتق کے ہے اور ہوا اور رقیلہ وغیرہ فتق کا حدوث کھل جانے خواہ پھٹ جانے سے جھلی کے ہوتا ہے اور اس میں کسی چیز کے پڑنے سے جس کو کوئی جسم غریب جو اسی ملیں پہلکے سے گھرا ہوا تھا نافذ کر دیتا ہے۔ خواہ اس وجہ سے فتق عارض ہوتا ہے کہ تنگی مجاری غشا میں اتساع پیدا ہو خواہ انخلال عارض ہو پھر جس وقت یہ امر واقع ہو اور دفع ہو کر وہ جسم نافذ کھلتے کھلتے دونوں خصیہ تک پہنچے اس کا نام اور ہضم ہمزن وسکون دال مہملہ رکھا جائے گا۔ اور رقیلہ

بھی کہیں گے اور سوائے اس کے سب کا نام عموماً فتق ہے اکثر اور وہ خصیہ کا اور صلابت اس کی اور ہٹ جانا خصیہ کا اپنی جگہ سے اور صلابات صفن یعنی فوطہ اور کیسہ کے ثرب ہی میں واقع ہوتے ہیں اس لئے کہ کبھی یہ امر عارض ہوتا ہے کہ دونوں چھوٹے سوراک جو مزکور ہو چکے پھیل جاتے ہیں ضعف کی وجہ سے خواہ جوشے متصل دونوں ثقبیہ کے ہے پھٹ جائے۔ کسی رطوبت مغریہ کی وجہ سے خواہ رطوبت بالہ مرخی کے سبب سے یا کسی دینہ کی اعانت کی وجہ سے اور چیخنے چلانے یا کسی حرکت مزعجہ سے اور سقط اور گر پڑنے سے یا امساک یعنی رک جانی سے منی متحرک کی وجہ سے جو دفعتۃً رک جائے اور دفق اس کا معدوم ہو جائے خواہ مرد کے اوپر عورت کے چڑھنے سے بروقت جماع کے خواہ زیادہ تعب وہی نفس کی ہو بروقت مجامعت کے خصوصاً کہ وہ جماع بروقت امتلاء معدہ کے ہو اسی طرح جماع کرنے سے بروقت بدہضمی اور تخمہ کے اور بروقت مجمع ہونے ریح اور براز کے شکم میں کہ ان سب صورتوں میں یا تو ثرب اتر آتی ہے یا حجاب یا دونوں ساتھ ہی اور ان کے ہمراہ آنت بھی اتر آتی ہے خصوصاً جس آنت کا نام اعور ہے اس لئے کہ اعور محض بے لگاؤ آنت ہے کسی سے مربوط نہیں ہے یا فتق چند رطوبات سے پیدا ہوتا ہی جو خصیہ میں ریزش کر کے آتی ہیں براہ دفع طبیعت کے خواہ اسی خصیہ میں وہ رطوبات ہوتے ہیں اسل ئے کہ سرد طبیعت کا عضو ہے کہ خون کو مستحیل بطرف مائیت کے کر دیتا ہے کبھی یہ فتق ایک خاص جھلی کو خصیہ میں پیدا کر دیتا ہے اور اکثر رطوبات مذکورہ خالص خون کی ہوتی ہے یا دموی رطوبت اور وردی ہوتی ہے جبکہ سبب فتق کا چھوٹ لگنا خواہ گر پڑنا ہوتا ہے خواہ ریاح نافخہ سبب فتق کے ہوتی ہیں بیشتر لوہے سے علاج کرنا یعنی کاٹ چھانٹ اس مرض کو مفید ہوتا ہے۔ کبھی اسی مقام پر گوشت اگ آتا ہے اور اکثر فوطہ موٹے ہو جاتے ہیں یا سخت ہو جاتے ہیں کسی ورم کی وجہ سے خواہ بسبب فربہی کے اس وقت یہ فتق مشابہ ادرہ کے ہو جاتی ہے اور نام اس کا اس وقت ادرہ لحمی رکھا جاتا ہے کبھی یہ مرض اسی طرح سے اربیہ اور کش ران ملین بھی

پیدا ہوتا ہے اور کبھی رگیں خصیتیں کی پھول جاتی ہیں اس کا نام اورۃ الدوالی ہو کبھی
ثرب خصتیین میں استرخائے شید بدن فتق کے پیدا ہو کر مشابہ اورہ کے ہو جاتا ہے کبھی
فتق دونوں خصیے کے اوپر پیدا ہوتا ہے اور کش ران کے نزدیک خواہ اس سے یا ناف
میں اور ناف کے اوپر یا دونوں حالب جو پیڑو کے داہنے بائیں ہیں ان میں یہ مرض
پیدا ہوتا ہے ناف کے اوپر بہت کم اور بدرت پیدا ہوتا ہے بہ نسبت اور مقامات کے
اس لئے کہ یہ مقام عضل کی کثرت سے دبا ہوا ہے اور اسکے نیچے پورے پورے
اطراف اور کنارہائے عضل پہنچے ہوئے ہیں کبھی ناف اونچی ہو کر ابھر آتی ہے اور یہ بھی
ازقبیل فتق ہے جو فتق ناف سے اوپر ہو اس کی اعراض بہت خراب اور مہلک ہوتے ہیں
اگر چہ تزید اور بڑھنا اس کا کمتر ہوتا ہے اور اول زمانہ عروض میں زیادہ ایلام اور ایذا
وہی نہیں کرتا ہے اس لئے کہ ایسے فتق میں معاء وقاق کی آمد ہوتی ہے اور ان میں خود
مزاحمت اور تنگی ہے پھر ثفل براز ایسی مریض کا تحبس ہو جاتا ہے اور براہ مبرز جب نہ
نکلا تو نے کی راہ سے برآمد ہوتا لہذا یہ فتق از قسم ایلاؤس کے ہوتا ہے اور وہی قلق اور
کرب اس میں ہوتا ہے جو ایلاؤس کا ہے (اللّٰھم احفظنا) مگر جو فتق ناف کے نیچے ہو
تسقع اور پھیلنے کو زیادہ قبول کرتا ہے اور زیادہ بڑھتا جاتا ہے اور پہلی زیادہ مولم نہیں ہوتا
ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قیلہ امعا اور قیلہ ثرب مرض قوی ہے اور بدشواری علاج
پذیر ہوتا ہے اگر چہ مقدار میں چھوٹا ہو اور قیلتہ الماء مرض سہل ہے اگر چہ بڑا ہو علامات
علامت مشترکہ جملہ اقسام فتق کے یہی ہے کہ ایک زیادتی اور فزونی ظاہر ہوتی ہیا ور
درمیان صفاق داخلیاو رمراق کے ظاہر ہوتی ہے اور ظہور اس کا بروقت حرکت کے
زیادہ ہوتا ہے اور بروقت سانس گھٹ جانے کے اور جو فتق بسبب تسقع اور پھیل
جانے مجری کی ہو اس کی علامت یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا ظاہر ہوتا ہے اور فوطون میں
نمایاں ہوتا ہے بدن حرکت عنیف اور چلانے وغیرہ خی اور یہی ادرہ خصیہ ہوتا ہے اور
اس سے زیادہ پھر جو فتق ہے اس میں انخراق اور پھٹ جانا کسی عضو کا ضرور ہوتا ہے اور

اس کے علاج میں تخفیف کی تدبیر نافع نہیں ہوتی۔آنت سے جو فتق پیدا ہوتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ آنت جو محل شق میں در آتی ہے جس وقت مریض چت لیٹے بہت جلد وہ آنت اپنی جگہ عود کرتی ہے اور قر اقر کی آواز محسوس ہوتی ہی خصوصاً بر وقت دبانے کے ثرب اور صفاق کا فتق اس کی حدوث کی دلیل یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہے اور عمق بدن کی طرف مائل ہوتا ہے اور وضع اس کی مستوی اور ہموار ہوتی ہے اور ایسے ادرہ میں قرقرہ دبانے وغیرہ سے نہیں پیدا ہوتا ہے اور اکثر اس کا حجم عمق میں چھوٹا ہوتا ہے اور اکثر بائیں طرف خارج بھی ہو جاتا ہے۔اور نکل آتا ہے اور اس کا حجم زیادہ ہوتا ہے اور نجات اس سے دشوار ہوتی ہے اور مثل قیلتہ الماء کے نہیں ہوتا ہے مگر اس کا چھونا مخالف چھونے اور مس کرنے اس مریض کے ہوتا ہے جس کو قیلتہ الماء ہے اور جسے قیلہ ریحی عارض ہے فتق معوی اور فتق ثربی کا رجوع اور اپنی جگہ پلٹ جانا زیادہ دشوار ہے بہ نسبت رجوع فتق ریحی کے قیلتہ الماء کی شناخت چھونے سے اور فوط کے تمدد اور کھچاؤ سے اور اس پر چمک اور بریق پیدا ہونے سے اور فوطوں کی ملاست اور نرماہٹ سے کی جاتی ہے اور فتق یہ بھی رجوع نہیں کرتا ہے اور اپنی جگہ پلٹ نہیں جاتا ہے اور نہ اندر داخل ہوتا ہے قیلتہ الریح ایک معروف اور مشہور مرض ہے اس لئے کہ انتفاخ ریحی ظاہری چیز ہے اور یہ قیلہ ریحی بلا مزاحمت زائد عود کرتا ہے اور پلٹ جاتا ہے اور نہ اس کے رجوع کرتے وقت کسی قسم کا درد ہوا ہے اور اسی حال موجود میں رجوع کر جاتا ہے اور چت لیٹنے سے کچھ اس کا پلٹنا بسرعت نہیں ہوتا ہے بہ نسبت وقت آخر کے جس وقت چت نہ لٹایا جائے اس لئے کہ حکم اس کا چت لیٹنے اور لیٹنے میں متشابہ ہے اس لئے کہ اسمیں گرانی اور چسپیدگی نہیں ہے اور قیلہ معوی کا رجوع مختلف طور پر ہے کہ چت لیٹنے کی وقت تھوڑی سی آسانی رجوع میں ہوی ہے اس معوی فتق سے دردہائے شدید پیدا ہوتے ہیں اسلئے کہ فوطوں میں تمدد پیدا ہوتا ہے اور خصیوں میں عصر اور فشار ہوتا ہے لحمی کی علامت یہ ہے کہ خاص فوطوں میں ہوتا ہے نہ داکل میں

اسکے اور اسمیں کس قدر صلابت اور غلظ اور اختلاف شکل بھی ہوتا ہے اور اکثر تحجر بسبب ورم صلب کی اس میں ہوتا ہے اس کا نام بورس ہے اور وہ دوالی کی شناخت بھری ہوئی رگوں سے ہوتی ہے اور رگوں میں التوا اور پیچیدگی گرہ کی صورت کے ہونے سے اور اسکے انثیین ملکیں استرخا اور ڈھیلا پن اور سکڑنا اور سمٹ جانا دونوں کا اس مین ممانعت ہوتی ہے اور حرکات سے ممانعت پیدا ہوتی ہے اور انگلیوں سے دبانا اگر تمدد پیدا کرے تو شرائیں کا ادارہ بھی اور جو اورہ شرائیں کا نہ ہوگا اس کے دبانے سے تمدد پیدا نہ ہوگا بلکہ یہ ادرہ ان ادرہ میں ہوگا جن سے غذا ان اعضا کو ملتی ہے علاج تدبیر کلی اور علاج تمام اقسام کے فتق کا یہی ہے کہ امتلا کو ترک کردیں اور حرکت زیادہ نہ کیا کریں اور اچھل پھاند اور بیڈھرک اٹھ کھڑا ہونا اور زیادہ جماع بھی ترک کردیں اور بہت بری حالت ان حرکات کے کرنے سے جب ہوگی کہ بروقت امتلا معدہ کے واقع کریں ان بیماروں کے لائق یہ امر ہے کہ جن غذاؤں سے نفخ پیدا ہوتا ہے ان کو بالکل ترک کر دیں اور زیادہ پانی پینے سے احتیاط کریں اور جتنی چیزوں سے ارخا اور ڈھیلا پن پیدا ہوتا ہے ان کو بھی ترک کردیں تاکہ حمام کا نہانا بھی چھوڑ دیں جس وقت یہ مریض کچھ کھائے لازم ہے کہ چت لیٹ جائے اور جب بیٹھے فتق کی جگہ بندھی ہوئی ہو اور جماع کی وقت خاصل کر ضرور فتق کو باندھ لیا کرے اور جس وقت جماع کرے چاہئے کہ پیٹ اس کا خالی ہو اور کسی قسم کی گرانی غذا وغیرہ کی شکم میں نہ ہو یہ بھی معلوم رہے کہ غرض فتق کے علاج میں شق اور شگاف کے مقام کا مل جانا اور درست ہو جانا ہے اگر یہ امر ممکن ہو یا ان کہ جس قدر چاک ہو گیا ہے اس قدر باقی رہے بڑھ جائے یا ان کہ جس جگہ ارخا اور ڈھیلا پن پیدا ہوا ہے اس میں خشکی پیدا ہو جائے خواہ جو کچھ جگہ کشادہ ہو گئی ہے سمٹ جائے اور جو چیز اتر آئی ہے خراب ہو خواہ کوئی آنت ہو اس کو پھر اپنی جگہ پھر لے جانا اور جو کچھ اس میں جمع ہو اس کی تحلیل کر دینی اگر پانی ہو یا ریح ہو اور جو مادہ کہ تمدد پیدا کرتا ہے اس کی پیدائش کو منع کرنا اور اگر متحلل نہ ہو تدبیر اس کے اخراج

کرنے کے بعد اس کے مقام خش کا الحام اور جوڑنا خواہ اسے بحال خود محفوظ رکھنا چاہئے تا کہ زیادہ نہ ہو اور یہ سب تدبیریں ایسی دواؤں سے ہوتی ہیں جو مغری اور مقوی ہیں اور قبض کی قوت بھی ان میں ہو جس قدر شگاف چھوٹا ہوگا اس کا مل جانا اور زخم کا بھر آنا آسان ہوگا بیشتر داغ لگانے سے ابارہ میں اعانت لی جاتی ہے اور شگاف بند ہو جاتا ہے۔ تجفیف ادویہ محلّہ سے حاصل ہوتی ہے اور داغ دینے سے بھی تجفیف حاصل ہوتی ہے لہذا اس سے استعانت ہوتی ہے۔ اوتری آنت وغیرہ کا پھیر لے جانا بندش اور پٹی چڑھانے سے حاصل ہوتا ہے مجمع رطوبات کی تحلیل ضمادات استسقا سے کی جاتی ہے خواہ اورامراض رطوبی کے ضمادات سے مادہ کی آمد کا روکنا بذریعہ استفراغ کے وہتا ہے اور بذریعہ تعدیل غذا کے اخراج مادہ موجودہ کا ادویہ معروفہ سے ہوتا ہے ان میں بھی قوی ادویہ کو اختیار کرنا چاہیے اور عمل حدید سے یعنی جراحی کر کے بھی اخراج مادہ کا ہوتا ہے۔ فتق معا اور رب کا علاج اگر نزول ان دونوں کا کیسہ انثیین میں ہو رد کرنا اور اپنی جگہ پر لے جانا ممکن ہے مگر دشوار ہے بہ نسبت رد کرنے ان دونوں کے اس فتق میں جو اوپر کی طرف ہو اس لئے کہ ایسا فتق اس کا رد کرنا چت لیٹنے سے با آسانی ہوسکتا ہے اور تھوڑا سا ہاتھ سے دبا کر اپنی جگہ آ جاتا ہے۔ اور رد کرنے سے فتق یعنی شگاف میں زیادتی ہو جائے جس قدر بڑھ جائے اس کی تخفیف کرنی چاہئے اور رطوبت اس کی خشک کردی جائے اور جو مقام پھٹ گیا ہے اس ے ملا دیا جائے اور اس کے جوڑ دینے کی تدبیر کرنی درکار ہے اور جب بالکل آرام ہو جائے اور فتق سے نجات ہو جائے بیمار کو کسی آب گرم میں بٹھائیں اور مقام فتق پر ملینات کا ضماد کریں اور گرم چیتھڑوں سے سینکیں تا کہ اتری ہوئی شے اپنی جگہ پر آ جائے بعد اسکے باستواری بندش کردیں اور اس پر ادویہ جامعہ جو سر کے ہوئے عضو کو یکجا کر دیتی ہیں اس پر رکھیں اور تین روز تک یہی تدبیر جاری رکھیں اور مریض چت لیٹا رہے اور پٹی چوکور مربع سے بندش کی جائے اور ان رفائد کا استعمال رہے جو کھلے ہوئے زخم کے

ایضاً اور نسخہ جوز السرو کندرا قاقیا گلنار انزروت دم الاخوین اور مرکی اور مازو اور ابہل
سب ہموزن لے کر باریک پیسیں اور صمغ میں گوندھ کر بیضہ پر خواہ اور جس جگہ فتق ہو
چپکا دیں اور جب تک خود چھوٹ کر گر نہ پڑے لگا رہنے دیں۔ یہ ضماد جید ہے کہ لڑکوں
کو فتق کو جلد تر دور کرتا ہے اور گوشت پورا لاتا ہے پوست انار دس درہم مازوئے خام
پانچ درہم کسی شراب قابض میں جوش دیں اور پانچ اوقیہ سے وزن شراب زیادہ نہ ہو
بعد اس کی آنت وغیرہ کو اوپر چڑھا کر آب سرد سے پہلے موضع ماؤف کا نطول کریں
اور پھر یہی ضماد لگا دیں اور ایک ہفتہ تک جدا کریں خواہ ہر ایک دس روز کے اندر ایک
مرتبہ ضماد کریں یہ ضماد بھی عجیب مصطگی فشور کندر جوز السرو مرکی سریشمہ ماہی انزروت
ہموزن لے کر پہلے سریشم کو سرکہ شراب میں گھولیں پھر ادویہ کو اس کے ذریعہ سے یکجا
کریں اور ضماد بنالیں کبھی لڑکوں کے لئے ضماد گلنار اور اسپغول اور بیخ سوسن بری کا کر
دینا کافی ہوتا ہے اور بیشتر ضماد لگانا عدس الماء جو کائی کی ایک قسم ہے کافی ہو جاتا ہی اور
کبھی ان کی فتق پر مقل شراب اور روغن ترنبق گھول کر خواہ اس میں جند بیدستر ملا کر
استعمال کر دینا کافی کرتا ہے خصوصاً اگر فتق مائی ہو اکثر اشراش میں جو کا ستو ملا کر ضماد
بھی ان کے کافی ہو گیا ہے فتق مائی کا علاج کبھی مائیت کا اخراج بزل مدرج سے یعنی
ایسے شگاف سے جو طبقہ دار ہو گیا جاتا ہے کبھی ادویہ مخرجیہ مائیت سے استفراغ مائیت
کرتے ہیں کبھی لوہے سے داغ دیتے ہیں خواہ ادویہ حارہ منفطہ سے اس مقام کو جو
متصل فتق کے ہے صفاق سے کہ وہ جھلی بعد داغ دینے کی تنگ ہو جاتی ہے اور پھر پانی
کا اتر نا زک جاتا ہے۔ بزل اور تضبع جو دو طریقے شگاف دینے کے ہیں ان کا طریقہ
یہ ہے پہلے خصیہ اوپر کی طرف اٹھائے جائیں اور کیسہ انثیین سے اوپر چڑھ جائیں اور
پیڑو پر نورہ لگایا جائے اور بال اور روئیں پیڑو پر اور بھی سب کالے بال نورے سے گرا
دیئے جائیں اور موضع علیل پر بھی بال صاف کر کے مریض کو تختوں پر خواہ دو کانچی وغیرہ
پر چیٹ لٹایا جائے اور ایک خادم داہنے ہاتھ پر اس کے بیٹھ کر اس کے ذکر کو اوپر کی

طرف کھینچے بعد ازاں کسی سنسنی وغیرہ چوڑے ہتھیار سے جلد کھینچی جائے مگر بچانا چاہیے اس امر سے کہ فقط داہنے بائیں درز کے یہ کشش خاص ورزاور سیون تک نہ پہنچے۔ بعد ازاں سیون کے متوازی چاک کر دیا جائے۔ کوشش اچھی طرح کرنی چاہیے کہ سب مائیت اتر آئے اور سارا پانی نکل جائے۔ پھر دوبارہ اختیار ہے اگر جی چاہے تھوڑی دیر کے عبد جب پانی اتر آئے پھر اس طرح سے بزل کریں اور اگر جی چاہے بزل اول ہی کے بعد اسی مقام کو داغ دیں۔ داغ دینے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک باریک سلائی وغیرہ لوہے کی لیں جس کے منہ پر گھنڈی سے گول گول ہو اور جس قدر گرمی داغ لگانے کے واسطے درکار ہے اتنی ہی حرارت سے اس کو گرم کریں اور دونوں خصیوں کو باندھ کر جس قدران کو دور ہٹانا ممکن ہے ہٹادیں بعد ازاں آلہ آہنی مذکور کو کیسہ انثیین پر پھیرنا شروع کریں اس طرح کہ خصیے سے چھونجائے اور کیسہ انثیین اور باریطون تک پہنچے کہ اس کے جرم کو سمیٹ دے اور اینٹھا دے تاکہ اس میں پانی نہ اترنے پائے۔ مدخل کا رکھنا جیسے چھونچھی وغیرہ اندر رکھ کر پانی نکال لیتے ہیں بزل سے یہ نہایت اجود ہے۔ بعد داغ دینے کے خشک شہ اور پپڑی کا علاج معلوم کریں جو کتاب چہارم میں آتا ہے اور زخم کا اندمال کیا جائی اکثر باریطون کو کس قدر قطع کر کے پھر اس کو داغ دیتے ہیں اور شق شدہ موضع پر قوابض کو رکھتے ہیں اور بیمار کا پانی پلانا بند کردیتے ہیں۔ ضماد جو قیلہ الماء کے واسطے مناسب ہیں وہی اضمدہ استسقا اور طحال کے ضمادات ہیں مثلاً ایک یہ ضماد ہے مویزج اور کمون کو ہمراہ زبیب خستہ برآوردہ کے یکجا کریں اور کوٹیں کہ مثل مرہم کے ہوجائے اور اسی کا ضماد کریں۔ ایضاً طفل اور حب الغار اور بورہ اور موم اور زیت کہنہ کا مرہم بنا کر اس پر رکھیں۔ ایضاً خاکستر بلوط کو زیت میں جو پکا کر گاڑھا کیا ہو گوندھ کر ضماد ریں کہ بہت نافع ہے سانطرون تیس درہم چھ اوقیہ زیت چھ اوقیہ مرچ سیاہ موجب الغار تیس دانہ ان سب کا اجزا ضماد چسپندہ تیار کریں مقل عربی آدمی کی تھوک میں گھول کر ضماد کرنے سے اکثر لڑکوں کا قیلہ مائی دور

ہوگیا ہے فتق ریحی کا علاج تدبیر تمام اس کی یہ ہے کہ نفخ اشیاء سے دوری اختیار کریں بقول کے اقسام سے ہوں خواہ حبوب سے اور امتلاء بیش از حد جس سے قراقر پیدا ہوتا ہے اور بدہضمی عارض ہوتی ہے اس سے اجتناب کریں اور جملہ اقسام کی غذا اور شرابہائے نفاخ سے دوری اختیار کریں ادویہ محللہ ریاح جیسے کمونی اور سنجرینا اور اطریفل کبیر اور ایسے ہی جملہ ادویہ خولنجان کے جوشاندہ کے ساتھ استعمال کریں یہ معجون ان لوگوں کے واسطے عمدہ ہے برگ سداب خشک اور زوفا اور کمون اور اجوائن تخم فنجنکشت بورہ اور فوتنج سب کو ہموزن لے کر اور کل ادویہ کے ہموزن افتیمون داخل کر کے شہد کے ساتھ تیار کریں۔ سداب اور کمون فنجنکشت اور فوتنج اور درج ترکی اور حب الغار اور مرزنجوش اور شیخ ارمنی اور میعہ کا بھی ضماد کیا جاتا ہے۔ جن ادہان کی تمریخ اور مالش کی جاتی ہے وہ یہ ہیں روغن قسط اور زنبق اور ناردین خاص کر زیادہ مفید ہے۔ تکمید اور سینک ادویہ محللہ ریاح سے کی جاتی ہے جو اکثر مذکور ہو چکی ہیں جب درد کی شدت ہو شیافہائے مصلحہ جو شہد اور نطروں اور سکنجبین اور جاوشیر اور کمون اور تخم سداب اور برگ سداب اور جندبیدستر سب ادویہ ملا کر خواہ بعض ادویہ جیسی حاجت ہو انہیں سے تیار کریں قیلہ لحمی اور دوالی کا علاج اس کا علاج وہی ہے جو اورام صلبہ کا ہے اور اکثر گاہ یہ ہے کہ قیلہ الدوالی میں تمریخ اور مالش مرہم باسلیقوں کی کافی ہو جاتی ہے اور نرم چربیاں اور حرام مغز جانوروں کے بھی کفایت کرتے ہیں ناف کا اونچا ہونا کبھی بطور فتق معلوم اور مذکور کے ناف اونچی ہو جاتی ہے اور کبھی استسقا کے بر سبیل یہ مرض اس طرح سے پیدا ہوتا ہے کہ تنہا اسی مقام میں رطوبت مجتمع ہو جاتی ہے خواہ ریح کا اجتماع اسی خاص مقام پر ہو جاتا ہے اور کبھی ورید یا شریان اس کا سبب اس طرح سے ہوتا ہے کہ خون کی مقدار بطرف ناف کے بہا کر ناف تک پہنچاتا ہے۔ ورم صلب کے سبب سے یہ بھی مرض پیدا ہوتا ہے اور گوشت کی زیادتی زیر جلد ہو جانے سے بھی ناف اوپر آتی ہے۔ علامات ثرب یا آنت کے خروج سے اگر ناف اونچی ہو جائے اس کی

شناخت یہ ہے کہ رنگ اس کا بعینہ بدن کے رنگ کا ایسا ہوتا ہے اور وضع یعنی نشیب فراز میں اختلاف ہوتا ہے خصوصاً فتق امعا کی وجہ سے اگر ناف اونچی ہوئی ہو اور آنت کی فتق کے ہمراہ درد بھی کس قدر رہوتا ہے اور بھینچے دبانے سے ناف غائب بھی ہو جاتی ہے اور اکثر قر قرہ کی آواز دے کر غائب ہوتی ہے اور مرحیات کے استعمال سے ناف کی اونچائی زیادہ ہوتی ہے جیسے حمام کرانا خواہ مالش روغن کی کرنی اور حرکت سے بڑھ جاتی ہے۔ جو ابھرنا ناف کا بسبب رطوبت استسقائے وغیرہ کے ہوتا ہے دبانے سے وہ دبتی نہیں ہے اور نرمی اس میں زیادہ ہوتی ہے اور بھینچے دبانے سے کسی طرح کا تغیر اس کی بلندی میں نہیں ہوتا ہے رنگ اس کا مثل رنگ بدن کے ہوتا ہے جو ناف ریح کے سبب سے اونچی ہوتی ہے اس کی نرمی اور مدافعت بہ نسبت اس اونچی ناف کے بہت کم ہوتی ہے جو رطوبت کے سبب سے اونچی ہوئی ہے اور آواز اس کی ٹھونکنے بجانے میں مثل طبل اور ڈھول کے ہوتی ہے اور جو ناف خون کی آمد سے اونچی ہو جاتی ہے اس کا رنگ خون کا سا اور سیاہ ہوتا ہے۔ جو ناف گوشت زائد کے اگنے سے خواہ کسی اور صلابت زیر ناف کے عارض ہونے سے اونچی ہوتی ہے وہ پتھرائی ہوئی اور سخت ہوتی ہے اور مثل دیگر اقسام کے دبانے سے اور بھینچے سے وہ ہر گز نہیں دبتی ہے علاج جو ناف رگ جہندہ خواہ ناجہندہ یا ریح کے سبب سے اونچی ہوئی ہو مناسب نہیں کہ اس کے علاج کے درپے ہوں اور اگر اس کا علاج کیا جائے ضرور ہے کہ قطع کر ڈالنے اور ٹانکے لگانے اور دوخت کرنے کی حاجت ہوگی اور اس کے علاوہ اور اقسام کا علاج یہ ہے کہ مریض کو کھڑا کر کے تکلیف اس بات کی دی جائے کہ اچھی طرح سے اپنا پیٹ پھولا دے اور سانس بند کر لے تاکہ اونچائی ناف کی جس قدر ہے خوب نمایاں ہو جائے گرد اس کے ایک دائرہ کی لکیر کسی چیز سے کھینچ دیں کہ متمیز اور جدا ہو جائے یعنی ہر وقت وہی حد معین معلوم رہے اس کے بعد مریض چت لٹا دیا جائے اور بھنور سنسنی وغیرہ سے جس قدر نشان بنا ہے گرفت کر کے خوب کھینچیں اور پھر مراق پر بھی اس طرح

صنوبر وغیرہ سے عمل کریں مگر لحاظ رہے کہ مراق کے نیچے کی جلد نہ کھنچنے پائے پھر اس میں سوئی اور ڈورداخل کردیں اس طرح کہ نیچے کے جسم تک سوئی کا ڈوب نہ پہنچے بعد اس کے چاک کردیں فقط مراق کے نیچے تک اب اگر ناف کے نیچے کوئی آنت آگئی ہو اس کو نیچے ہٹا دیں۔ اور اگر ثرب آگئی ہو اس کو کھینچ کر عضل کو کاٹ ڈالیں بعد اس کے موضع چاک شدہ ٹانکے دیں برابر برابر ڈوب سے اور مضبوط اور سخت ڈوروں سے کہ ایک ڈورا دوسرے کو تناؤ دے اور قطن پر ان کے بندش دی جائے اور سی دیا جائے اور ڈوروں کے چار سرے نکال دیئے جائیں اور اس کی رعایت رہے کہ عضل ساقط کر دی جائے اور جو باقی رہے اس کا اندمال ہو جائے اور زیادہ کوشش کی جائے کہ اندرون طرف اندمال ہو باہر کی طرف نہ ہو ورنہ بدنما معلوم ہو گا۔ ریحی کا علاج بھی وہی بزل اور قطع کرنا اور ٹانکے لگانا ہے جس طرح اوپر بیان ہوا حدبہ اور ریاح افرسہ کا بیان کوزہ پشتی اور کوبڑ نکل آنا کہ آگے کو جھک جائے خواہ لقہ کبوتر کی طرح پیچھے کو زیادہ اکڑ جائے دونوں کو حدبہ کہتے ہیں اور ایک قوم نے پیچھے کی طرف اکڑنے کا نام تقصع رکھا ہے بہر حال حدبہ پیٹھ کے فقرات اور گوریوں کا اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے عارض ہوتا ہے آگے کی طرف ہٹیں خواہ پیچھے کی طرف آگے ہٹنے کو حدبہ المقدم کہتے ہیں اور جب آگے کی طرف زوال نفرات ہو اس کا نام قعس اور تقصع ہے اور پیچھے اور جانب خارج پشت کی طرف ہٹنے سے حدبتہ المؤخر پیدا ہوتا ہے اور کسی ایک داہنے بائیں ہٹنے سے التوا پیدا ہوتا ہے اسباب حدبہ کے یا امور بادیہ خارج از بدن ہوتے ہیں جیسے چوٹ لگنا خواہ گر پڑنا وغیرہ یا امور بدنی اور داخلی ہوتے ہیں کہ رطوبات مائی جس سے فالج پیدا ہوتا ہے اور رباطات پھیل جاتے ہیں یا رطوبات رباطیہ جو تشنج پیدا کرتی ہے اکثر تو یہی ہے کہ حدبہ رطوبت فالجیہ سے عارض ہوتا ہے اور کبھی التوائی ہوتا ہے نہ آگے کی طرف اور نہ پیچھے کی طرف کبھی حدبہ بسبب ایک ریح کے پیدا ہوتا ہے جو سخت اور درشت ہو اور اندر سما جاتی ہو یا ورم اور اخراج ایسی طرح کا ہو جو خلقاقات اور

جھلیوں کو کسی ایک جہت میں کشش کر لی جائے اکثر حدبہ ورمی ہو تو فقط اسی ذریعہ سے جاتا رہتا ہے کہ خون کی رنگۃ وغیرہ میں اختلاف ہو جائے جس سے نضج ورم پر اور ورم کے شگافتہ ہونے پر دلالت ہوتی ہے اور اکثر یہ ورم مورث حدبہ صلب اور سوداوی ہوتا ہے۔ کبھی حدبہ بسبب تشنج رباطات کے پیدا ہوتا ہے اور یہ قسم حدبہ کی واقع ہوتی ہے اور بہت جلد قتل کرتی ہے مترجم سدیدی میں جو عبارت قانون کی نقل کی ہے اس میں بجائے سریع القتل کے سریع الزوال لکھا ہے یعنی ایسا حدبہ بہت جلد دور ہو جاتا ہے یہ نسخہ نسخہ حاضرہ مترجم سے جو کہ چند نسخوں سے مقابلہ کیا ہوا ہے بالکل مخالف ہے اور خلاف واقع بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو حدبہ تشنج رباطات سے عارض ہو وہ جلد زائل ہو جائے متن سب قسم کا حدبہ یا تو بر سبیل شرکت چند فقرات پشت کے بتدریج اور رفتہ رفتہ پیدا ہوتا ہے یا اس طرح نہیں ہوتا ہے (بلکہ یا تو جملہ فقرات کے زوال سے دفعتہً خواہ خاص کسی ایک ہی فقرہ کے ہٹ جانے سے عارض ہوتا ہے اور جس قدر ہوا ہے اب زیادہ نہ بڑھے گا) حدبہ اور خصوصاً وہ حدبہ جو بطرف داخل کے ہو رہیہ اور پھیپھڑے پر جگہ کے تنگی پیدا کرتا ہے لہذا سوء تنفس پیدا کرتا ہے اور جس وقت لڑکے کے بدن میں یہ حدبہ پیدا ہو سینہ کو پھیلنے اور کشادہ ہونے سے مانع ہوگا۔ لہذا اعصاء تنفس ماؤف اور آفت رسیدہ پیدا ہوں گے کہ تنفس میں ان اعصا پر تنگی ہوا کرے گی۔ اسی سبب سے بقراط نے کہا ہی جس شخص کا حدبہ ربو اور سعال یعنی سوء تنفس اور کھانسی پیدا کرے اور ابھی سن اس کا کم ہو یعنی لڑکا ہو اور کالے بال اس کے بدن پر نہ آئے ہوں یہ شخص ہلاک ہوگا اور مر جائے گا اور حکیم بقراط کا اس لئے صحیح ہے کہ ایسا حدبہ جو مورث دمہ وغیرہ اک ہو دلالت کرتا ہے کہ جو مادہ مورث حدبہ ہو وہ فقرات کی طرف منتقل ہو گیا اور وہاں جا کر اسی مادہ نے خراج قوی پیدا کیا ہے اور وہ اخراج ثابت ہے غنی متحرک نہیں ہے۔ اور مادہ قوی سے پیدا ہوا ہے اور وہ مادہ غلیظ بھی ہے اگر اتنا غلیظ نہ ہوتا اس سے حدبہ پیدا نہ ہوتا اور جب یہ صورت ہے پھر سینہ کا اتساع اور پھیلاؤ

بمقدار گنجائش ریہ کے نہ ہوگا یعنی ایسے شخص اسینہ ضرور تنگ ہو جائے اور تنفس میں حبس پیدا ہوگا بلکہ ضرور ہے کہ موثر تنفس عارض ہو اور یہ سوء تنفس منجیر بہلاک اس شخص کے ہو گا جیسا بقراط کا قول ہے لڑکوں میں حدبہ اور ریاح افرسہ کی پیدائش اس وقت ہوتی ہے کہ غذا وقت سے پہلی ان کو ملتی ہو پس ان کے اخلاط غلیظ ہو کر فقرات کی طرف میلان کرتے ہیں حدبہ کے مریض کی پنڈلی اور ساق پاؤں کی پتلی اس واسطے ہو جاتی ہے کہ بعض بخاری اور منافذ جدھر سے غذائے ساق پہنچتی ہے انہیں سدہ پڑ جاتا ہے جو مانع وصول غذا ہوتا ہے علامات جو حدبہ اسباب خارجی سے پیدا ہو اور جو حدبہ کہ رطوبت سے عارض ہو اس کی شناخت یہ ہے کہ سحنہ بدن بلمس سے معلوم ہوتا ہے اور مقام حدبہ پر اگر تیل کی مالش ہو تیل کو نہ سوکھے گا اور بالکل جذب کرے گا خواہ بہت دیر میں جذب ہوگا اور رہی سے یعنی قبل حدوث حدبہ کے تدبیر مرطب اس کی بدن کی ہو چکی ہوگی۔ جو حدبہ ورم سے پیدا ہو اس کی شناخت مقام حدر کے چھو لینے اور درد اور چبھن خاص اس جگہ پیدا ہونے اور ان حمیات اور تپ کی اقسام سے جو ایسے مریض کو لاحق ہوں کی جاتی ہے۔ جو حدبہ یبوست سے پدیا ہو اس کی شناخت یبوست بدن سے اور برداشت ایذائے حمیات حارہ سے اور استفراغ کے اقسام جو اسی بدن میں ہو چکے ہوں اور تیل بہت جلد مقام حدبہ پر جذب ہو جانے سے ہوتی ہے علاج حدبہ اور ریاح افرسہ کا رطوبت اور یبوست سے جو حدبہ عارض ہو اس کا علاج عینہ فالج کا علاج ہے خوبا تشنج یابس کا علاج کہ اگر رطوبت سے ہے استفراغ رطوبت کریں اور یبوست سے تو پھر تک استفراغ کریں اور کیفیت ضمادات اور نطولات کی بھی وہی ہے جو فالج اور تشنج لیسی کے بیان میں گزر چکی اور ازیں قبیل اور تدابیر بھی قانون اویہ کا اوس حدبہ کے واسطے جو یبوست سے نہ ہو یہ ہے کہ ادویہ قابضہ ایسی جوان رباطات کو مستحکم کردیں جنہوں نے مسترخی ہو کر فقرات کو بھر لیا ہے اور وہ ادویہ گرم بھی ہوں تاکہ ان رباطات خواہ فقرات پشت کو قوی کردیں اور تحلیل کی قوت ادویہ میں ہوتا کہ ان رطوبات کو جو

ہے واسطے حدبہ رطوبی اور ریحی کے معاۓ نسخہ اس کا یہ ہے ابہل اور شیح اور اس اور جوز السرو اور عاقر قرحا مرزنجوش اکلیل الملک قرومانا ازخر سلیخہ سب کو پانی میں جوش دیں مگر آنچ دھیمی اور نرم رہے پھر پانی کو صاف کرتے نصف وزن پانی کا کوئی روغن اس میں ملا کر پانی جلا ڈالیں اور مکرر اسی طرح ادویہ پانی میں پکا کر اسی تیل میں جلالیا کریں بعد چند مرتبہ کے جندبیدستر اور فربیون اور ابہل کو پیس کر اسی روغن میں ملا دیں اور استعمال کریں اس روغن میں تقویت عضو کی ہے اور ریاح کو منتشر اور پراگندہ کر دیتا ہے اور رطوبت غلیظ کی تحلیل کرتا ہے جو غریب رطوبات ہیں ۔ضماد واسطے حدبہ ریحی کے معیہ یابسہ اور قسط اور قصب الزیرہ اور ابہل ان سب سے بقدر ایک اوقیہ کے اور فربیون ایک درہم روغن ناردین بقدر حاجت حدبہ ورمی کا علاج مثل ان اورام کے علاج کے ہے جو بدشواری نضج پاتے ہیں اور دشواری سے پھوٹے ہیں یا ان کے اس تحلیل خاص سے ایسے حدبہ کا علاج کریں جس سے اورام صلبہ کا علاج ہوتا ہے ۔ یہ ضماد واسطے حدبہ رطب کے عمدہ ہے وج ترکی اور راسن کو ریزہ ریزہ کر کے آب سرد میں جوش دیں اور موضع حدبہ پر اسی کا ضماد کرین یہ ضماد حدبہ رطوبی اور ریحی کو نافع ہے معاراسن اور ابہل اور روج ترکی شراب میں پکاتے پکاتے مہرا ہو جائیں اور مقل اس میں ڈال دیں کہ مثل مرہم کے ہو جاۓ اور استعمال کریں ۔ جب ادویہ مشروبہ اور ضماد وغیرہ کچھ اثر نہ کریں پھر داغ دینے کا استعمال کریں تا کہ استرخا اور ڈھیلا پن زائل ہو جاۓ اور موضع مخصوص میں صلابت آ جاۓ دوالی کا بیان دوالی قدم اور ساق کی رگوں کے پھیل جانے کو کہتے ہیں جو اتساع یعنی پھیل جانا بسبب زیادہ اترنے خون سوداوی کے عارض ہوتا ہے اور کبھی یہ خون پاک صاف غیر سوداوی ہوتا ہے کبھی خون غلیظ بلغمی ہوتا ہے اور کیسا ہی کیوں نہ ہو اس خون میں عفونت نہیں ہوتی ہے ورنہ اس کے اترنے سے پانی میں قرحہ ضرور پڑ جاتا اور اورام حیشہ پیدا ہو جاتے اکثر یہ دوالی کا مرض اصوح اور حمال بارکش لوگ اور پیدل چلنے والے جیسے قاصد ہرکارا ڈاک اور باادب کھڑے

ہرنے والے لشنور بادشاہاں ملک کو عارض ہوتا ہے اور یہ بھی اکثر یہ ہے کہ بعد امراض حادہ کے اس وجہ سے عارض ہوتا ہے کہ مادہ امراض حادہ کا پاؤں کی طرف دفع ہوکر اترتا ہے ان لوگوں کے بدن میں جو مستعد مرض ہذا کے انہیں اشخاص مذکور میں سے ہیں کبھی ابتدائیہی حدوث دوالی کا مثل عروض وجع مفاصل ابتدائی کے ہوتا ہے اور انہیں اشخاص میں سے جن کو مرض طحال کا ہو ان کو بھی یہ دوالی عارض ہوتا ہے اور یہ دوالی کی قسم قابل علاج کے نہیں ہے کبھی اس کو قطع کرتے ہیں تو بکثرت قطع کرنے سے لاغری اس عضو کی پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ سواتی اور وہ راہیں جدھر سے غذا عضو کی آتی ہے معدوم ہو جاتی ہے۔ اور جس کو خون سوداوی کے نزول سے دوالی کا مرض لاحق ہوا ہو اس کے قطع کرنے سے اور نزول خون کے منع کرنے سے امراض سودا اور مالیخولیا عارض ہوتے ہیں لیکن اگر خون پاکیزہ ہو خراب نہ ہو اور دوالی کو قطع کریں اور فزونی وغیرہ کو نکالڈالیں عروض مالیخولیا کا خوف نہ ہوگا۔ اکر یہ ہے کہ جو مواد کہ دوالی میں اتر آئے ہیں متعفن ہو جاتے ہیں پس نوبت قروح کے پیدا ہونے کی پہنچتی ہے داءالفیل کا بیان یہ ایک زیادتی قدم میں پیدا ہوتی ہے اور تمام پاؤں میں جس طرح دوالی کی زیادتی ساق میں ہوتی ہے پس قدم موٹا اور بھاری ہو جاتا ہے اور کبھی گندہ اور موٹا ہوتا ہے کبھی اس کی مورث خلط موداوی ہوتی ہے اور یہی اکثر ہوت ہے اور کبھی خلط بلغمی ہوتی ہے اور یہ بلغم زیادہ غلیظ ہوتا ہے کبھی عروض داءالفیل کا اسباب داءالفیل سے ہوتا ہے اور خون جید سے عارض ہوتا ہے جس وقت یہ خون زیادہ اترے اور پاؤں کی غذا اس سے ملے کسی طرح کی غذا یابی سے تھوڑی ہو یا بہت اور یہ قسم داءالفیل کی پہلے سرخ ہوتی ہے پھر سیاہ ہو جاتی ہے۔ یہ سبب حدوث اس مرض کا شدت امتلا کا ہونا اور عضو خاص کا ضعیف ہونا بسبب کثرت حرارت کے اس کو حرکت نے ہیجان دیا ہے اور جو احوال کہ دوالی کی حدوث پر معین ہیں وہی اس حرارت خون پر بھی اعانت کرتی ہیں علامات ہر ایک قسم داءالفیل کی تمیز اپنے خاص سبب سے ہوتی ہے رنگ دیکھ

کر اور تدبیر مقدم پر لحاظ کرنے سے سوداوی قسم داء الفیل کی سخت اور مائل بحرارت ہوتی ہے اور سرخ رنگ کا دار الفیل سیاہ سے زیادہ تر اسلم اور بخطیر ہوتا ہے اور بلغمی قسم نرمی لئے ہوئے ہوتی ہے اور اکثر قسم سوداوی بہت جلد اس میں پھٹ جانا عارض ہوتا ہے اور قرحہ پڑ جاتا ہے اور دموی کے علامات معلوم ہو چکے ہیں علاج دوالی اور داء الفیل کا ۔ دار الفیل تو نہایت خبیث مرض ہے کمتر زائل ہوتا ہے اور واجب ہے کہ بحال خود اس کو چھوڑ دیں اگر زیادہ ایذا دیتا ہو پھر اگر تفرح کی نوبت پہنچے اور آکلہ کا خوف یعنی پاؤں سڑ جانے کا ہو پھر کوئی تدبیر نہ ہوگی سوا کاٹ ڈالنے کے جڑ سے اس کو کاٹ ڈالیں اگر ابتدائے عروض میں اس مرض کا تدارک کیا جائے ہوسکتا ہے کہ استفراغات سے کریں اور خصوصاً قے کرانے سے جو درشتی سے کرائی جائے اور ان چیزوں نے استفراغ کرائیں جو بلغم اور سودا کا اخراج کرتے ہیں اور اگر حاجت ہو فصد بھی کی جائے بعد اس کے قوابض کا استعمال پاؤں پر کریں لیکن جب یہ مرض مستحکم ہو جاتا ہے پھر بہت کم زائل ہوتا ہے اور علاج کارگر ہونے کی امید کمتر ہوتی ہے اور اگر کسی علاج کے نفع کی امید بھی ہو تو یہی جاننا چاہئے کہ تمام علاج اور خلاصہ یہ ہے ہ جو علاج کہ اس مرض میں ہے اور اس کا فائدہ مرتب ہے یہی ہے کہ علاج دوالی میں کوب اہتمام اور مبالغہ کیا جائے اور محللات قویہ کا استعمال کریں یہ بھی کہتے ہیں کہ قطران کا استعمال بطور لعوق کے اس مرض میں فائدہ کرتا ہے اور نطوخ بھی اسی کا لگایا جاتا ہیادوالی کی تدبیر یہ ہے کہ ہاتھ کی رگوں سے خون نکالا جائے اور سودا اور اخلاط غلیظہ کا اخراج کریں اور تدبیر غذائی کی اصلاح کریں اور ہر ایک مخلط غذا وغیرہ کو ترک کر دیں حرکات متعبہ کو جن سے تعب زیادہ ہوتا ہے اور قیام طویل کو چھوڑ دیں پھر بعد ان تدبیروں کے خاص ان رگوں کی طرف توجہ کریں کہ ان کی فصد کریں اور جس قدر خون سوداوی ان میں ہے سب نکال ڈالا جائے اور آخر کو پھر صافن کی فصد کر دیں بعد اس کے تھوڑی مہلت دے کر تنقیہ بدن کا ایارج فیقرا سے کریں اور اس میں حجر لاجورد بھی

تھوڑا ساشریک کیا جائے اور ہمیشہ روزانہ جہاں تک ہو سکے افیتمون کا ستعمال ہمراہ ماء الجبن کے کرائیں اور حرکت کرنا ہلنا ڈلنا بالکل موقوف کر دیں اور پٹی کی بندش دونوں پاؤں پر اس طرح سے کی جائے کہ نیچے سے لپٹی ہوئی اوپر کو چلی آئیں ار پاشنہ پا سے رانوں تک اور ساتھ ہی بندش کے طلا میں ادویہ قابضہ کا بھی استعمال چلا جائے خصوصاً رباط کے نیچے۔ مناسب ایسے مریض کے واسطے یہ ہے کہ بدن پاؤں باندھے اور پٹی وغیرہ لپٹنے کے نہ کھڑا ہو اور نہ چلے۔ طلا کرنے کے ادویہ جو مقام خاص کے واسطے مناسب ہیں (خصوصاً بعد تنقیہ فصد رکے دونوں ہاتھوں سے اور خاص انہیں پاؤں کی رگوں سے) یہ ہیں کہ ماد کرنب اور روغن زیت پر طرقا اور رتمس کو پیس کر چھڑ کیں اور ترمس کو جوش دے کر طلا کریں اور اسی کے پانی کا نطول کر دیں گوسپند کی میگنی اور آردحلبا اور تخم جرجر بھی اسی قبیل سے ہے۔ جب کوئی تدبیر مفید نہ ہو سوائے کاٹ ڈالنے کے گوشت چاک کریں اور پھاڑیں اور والیہ کو چاک کرنے کے ذریعہ سے نمایاں کر کے طول میں چاک کر دیں۔ اور عرض میں کٹ جانے سے پرحذر رہیں خواہ ترچھے اور اوریب میں چاک کرنے سے ورنہ ہٹ جائے گی اور ایذا دے گی (جیسے نارو اور عرق مدنی کا یہی حال ہوتا ہے اگر رہ گیا اور اندر گھس گیا) اور جب چاک کرنے کا عمل کیا جائے تو لازم ہے کہ والیہ او ر دوالی کے اندر جو کچھ ہے سب خون نکال لیا جائے اور ضرور ہے کہ جس قدر اس کا بہانا ممکن ہے بہایا جائے پھر اس کو طول میں چاک کیا جائے اور بیشتر ایک طرز خاص سے اس کو کشادہ کرتے ہیں اور جڑ سے کاٹ دیتے ہیں اور ایسے تدبیر میں اس کو بالکل نیست و نابود کر دینا چاہئے۔ ورنہ ضرر پہنچائے گی افضل طریقہ سل کا داغ دینا ہے اس لئے کہ داغ لگانا بہتر ہے بہ نسبت بشر کے اور سل کرنا سر خرنگ دوائی کا جائزہ ہے سیاہ سوداوی کا ہرگز جائز نہیں اور سیاہ کی تدبیر وہی مناسب ہے جو ہم لکھ چکے تنقیہ وغیرہ کی کبھی یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ قرحہ نہیں اچھا ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک بہت مبالغہ اور بڑا اہتمام تنقیہ ملکیں نہ کیا جائی اور

بعد فصد کے قوی سہل نہ دیا جائے خواہ اخلاط غلیظہ سوداویہ کا اخراج کردے پس واجب ہے، بعد قطع اورسل اور قے کے جمع اشیاء جو مولد سودا ہیں ان سے پرہیز کریں اور ہمیشہ تنقید بدن کا کرتے رہیں تا کہ خلط سوداوی پیدا نہ ہو کہ مرض دوبارہ عود کر آئے۔ ہاں اگر توجہ مادہ بطرف پاؤں کے مسدود نہ ہو یا ان کہ جس مادہ کی حرکت کی خوگری ہو چکی ہے کہ ایک جگہ نہیں ٹھہرتا ہے وہ مادہ پاؤں سے کہ عضو خسیس ہر طرف کسی عضو شریف کے حرکت کرنے کا آمادہ ہو اس وقت چاک اور ربط وغیرہ کس طرح جائز نہ ہو گا۔علاوہ بر آں ربط اور شق میں یہ بھی ایک خطرہ عظیم ہے کہ جو مادہ عضو خسیس میں آ چکا ہے وہ بھی کسی عضو شریف کی طرف اعضاء عالیہ جسم سے پلٹ جاتا ہے لہذا اصواب یہی ہے کہ ربط اور کی وغیرہ کچھ کیا جائے جب تک تنقیہ اچھی طرح نہ ہو چکے ہیں دوسرا مقالہ درد پشت کا بیان یہ درد عضل پشت میں اور اتار جو اندرون پشت کے ہیں اور جو اتار اور رودہ پشت کے باہر ہیں اور اس کو محیط ہو رہے ہیں ان سب کے یعنی ہر ایک کے ماؤف ہونے سے عارض ہوتا ہے اور کسی جگہ اس درد کا مادہ کیوں نہ آئے حدوث اس کا یا تو برودت مزاج اور بلغم خام سے ہو گا اور تعب اور ماندگی کی کثرت سے یا جماع کثیر کی وجہ سے کبھی درد پشت انہیں اسباب سے پیدا ہوتا ہے جو حدبہ کے اسباب مذکور ہو چکے اگر حدبہ کا استحکار ایسی نہ ہوا ہو اور جدید ہو یا بوجہ مشارکت بعض حشا کے بھی درد پشت عارض ہوتا ہے جیسے کہ بوجہ ضعف گردہ کے اور گردہ کے لاغر ہونے سے یا بسبب امتلائے شدید اس بڑی رگ کے جو پشت پر واقع ہے یا بسبب ورم اور جراحت کے موصبہ میں پہنچے ور یہ درد بیچ میں پیٹھ کے ہوتا ہے کبھی پشت کا درد بشرکت رحم کے ہوتا ہے جیسے بروقت قرب زمانہ ایام عمولی حیض کی عورتوں کی پیٹھ میں درد ہوتا ہے یا بروقت اختناق رحم کے ہوتا ہیا اور بروقت دردزہ کے بھی درد پشت عارض ہوتا ہے کبھی درد پشت علامات بحران سے ہوتا ہے جیسا کتاب چہارم میں بیان ہو گا علامات قسم بارد اور جو درد پشت بلغم خام کی وجہ سے پیدا ہو اس کو تو پلنا اور ٹہلنا اور ریاضت کرنا بھی اکثر گاہ سکون

دیتا ہے اور ایسے درد کی ابتدا تھوڑے تھوڑے درد سے ہوتی ہے اور بیشتر اس درد کے ہمراہ سردی بھی محسوس ہوتی ہے۔ جو درد پشت بوجہ تعب کے اور کسی بھاری بوجھ کے اٹھانے سے عارض ہو خواہ اور اسی طرح کے امور سے اور جو درد بسبب کثرت جماع کے عارض ہو ان سب اقسام پر انہیں امور سے کسی کا پہلی حادث ہونا دلیل ہوگا جو درد پشت بسبب گردہ خی عارض ہو وہ نزدیک قطن اور تہیگاہ کے ہوگا اور ایسے درد میں ضعف باہ بھی ہوتا ہے اور یہ درد کسی ایک سبب سے اسباب ضعف گردہ کے عارض ہوتا ہے جو بیان امراض گردہ میں مزکور ہو چکے جو درد پشت بسبب حرارت ساذج کے عارض ہو اس پر التہاب اور لذع مع خفت موضع درد و عدم ضربان کے دلیل ہوگی جو درد پشت بسبب امتلاء رگوں کے پیدا ہو اس پر دلیل یہ ہوگی کہ تمام پیٹھ میں درد پھیلا ہوا ہوگا اور اس میں گرمی اور التہاب اور ضربان بھی ہوگا اور امتلا بدن کا بھی ہوگا جو درد پشت بسبب حدبہ کے عارض ہو اس پر دلیل وہی امور ہوں گے جو باب حدبہ میں مذکور ہو چکے۔ پشت کے درد کے جملہ اقسام یا تو ایسے ہوتے ہیں کہ مریض ان کے سبب سے جھک جاتا ہے اور خمیدہ ہو جاتا ہے ایسی ہوتے ہیں کہ ان کی وجہ سے آدمی زیادہ سیدھا ہو جاتا ہے کہ ہرگز جک نہیں سکتا جو درد پشت خمیدہ اور تختی کرنے کا مقتضے ہے وہ وہی ہے جس میں کوئی سبب از قسم ورم صلب وغیرہ اسباب حدبہ سے ہوتا ہے اور جو درد پشت کہ آدمی کو سیدھا کر دیتا ہے یہ وہی قسم ہے کہ جس میں آدمی مضطر ہوتا ہے اور باضطرار وہ حرکات اس سے سرزد ہوتے ہیں جو خلاف مراد نفس اور تنفس کے ہیں از قسم تسلیم عضل اور عضل کا رام اور نرم رکھنا پیچیدہ کرنے اور گھمانے اور لپٹنے سے کہ ان دونوں وجہ سے بوجہ زیادہ سیدھے ہونے کی درد ہوتا ہے مگر پیچیدہ کرنے عضل سے اگر درد ہو تو سبب عضل ہائے ظاہری میں ہوگا اور اگر نہ ہو تو عضل باطن میں ہوگا علاج واجب ہے کہ اس کے علاج میں معالجہ اوجاع مفاصل کی طرف جو ہم آئندہ بیان کرتے ہیں رجوع کریں اور معالجات صدبہ اور ریاح افرسہ کو یاد کریں کہ ایک ہی

طریقہ سے ان سب امراض کا علاج کیا جاتا ہے قسم بارد اس مرض کی بلحاظ اس کی برودت کے انہیں مشروبات اور ضمادات اور مروخات سے اس کا علاج کیا جاتا ہے جو اوپر مذکور ہو چکے گزشتہ ابواب میں نظر اس کے کہ مادہ خام موجود ہے ایسی قسم درد پشت کا علاج استفراغ مادہ سے مثل ایارج شحم حنظل اور حب منتن کے کیا جاتا ہے درد وپشت بوجہ تعب وغیرہ خی عارض ہوا ہو اس کا علاج غذائے جید اور مروخات معتدلہ سے اور نیم گرم روغن کے اقسام سے کرنا لازم ہے۔ جو درد پشت بوجہ کثرت جماع کے لاحق ہو اس کا علاج وہی ہے جو اس مریض کے علاجی ہے کہ بوجہ کثرت جماع کے ضعف ہو گیا ہے۔ گردہ کے سبب سے جو درد پشت پیدا ہو اس کا علاج ضعف گردہ خی علاج سے کرنا چاہئے زیادتی امتلاء عروق سے جو درد پشت پیدا ہو اس کا علاج یہ ہے کہ ماسلیق کی فصد اور مابض کی فصد زانو کی کھولیں کہ فی الحال تسکین درد پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر اس کے بعد مروخات روغن گل وغیرہ کا استعمال کیا جائے۔ جو درد پشت بسبب مرض حدبہ کے عارض ہو اس کا علاج وہی حدبہ کا علاج ہے اور چونکہ اکثر یہ ہے کہ پیٹھ کا درد جب لاحق ہوتا ہے پشت ہی کی برودت سے عارض ہوتا ہے یا بسبب ضعف گردہ خی لہذا واجب ہے کہ اس کے علاج میں اکثر انہیں دونوں جہات کا لحاظ ہے۔ گردہ کی رعایت کرنی اور اس کے امراض کا علاج تو ہم نے باب گردہ خی امراض میں بخوبی بیان کر دیا ہے اور تسخین صلب کی تدابیر کو مرض حدبہ کے بیان میں اسی باب سے پہلے لکھ دیا ہے مگر معالجات خاص جو درد پشت کے واسطے ہیں قسم بارد کے وہ استعمال روغن اور فربیوں کا تنہا مشروبات مجربہ میں سے اس کے واسطے تریاق اربعہ اور روغن بید انجیر آب کرفس کے ہمراہ اور یہ ہے کہ نخود سیاہ کو بھگو کر پلا دیں اور روج تر کی بمقدار کثیر ہمراہ روغن زرد چار درہم کے اور شہد ایک درہم اور یہ دوا چودہ روز تک مستعمل ہونی چاہئے بلیون کا تناول کرنا اور اس کی مداومت بھی درد کمر کو نافع ہے۔ گولیاں سہل کی قسم بارد کے واسطے اس مریض کو جس کا مزاج بھی سرد ہے حب منتن ہے ضمادات

میں کہنہ درد کمر کو کھیر کا لیپ دائل کر دیت ا ہے اور جاؤشیر اور مقل اور اشق اور سکبینج اور جندبیدستر اور فربیوں ایک ایک کا ضماد خواہ سب کو ملا کر ہمراہ دہن الغار اور روغن حب الغار اور روغن سداب اور روغن تخم سداب اور روغن میعہ اور رینڈی کے تیل کے زیادہ نافع ہوتا ہے۔ مروخات اور مالش کے ادویہ روغن فربیوں اور روغن قسط اور روغن سداب اور خاص کر روغن سوسن تو عجیب ہی دوا ہے اولیٰ یہ ہے کہ پہلے پیٹھ کو گرم کریں اس کے بعد کھر کھرے کپڑے سے خوب مالش کریں بعدازاں ایسے روغن کی مالش کریں تہیگاہ کا درد بھی درد پشت کے قریب قریب ہے اور اکثر یہ درد ریحی ہوتا ہے اور علاج اس کا درد پشت حار کی قریب ہے خاص علاج اس درد کا یہ ہے کہ حلبہ اور حب الرشاد اور تخم کرفس اور اجوائن اور دارچینی اور زنجبیل کو ہموزن لے کر سکنجبین برابر جملہ ادویہ کے ملا کر چھوٹی چھوٹی گولیاں بنائیں اور استعمال کریں اور تہیگاہ کا درد ایسے عضو کے خواہ ان کہ عضو مشارک تہیگاہ کے ورم سے لاحق ہوا ہو اس کا علاج اسی ورم کا علاج اور کمتر یہ ہے کہ سوءمزاج حار مادی سے یہ درد لاحق ہوگا مگر جو درد خاصرہ بر سبیل مشارکت اعضائے بول خواہ امعا کے ہوتا ہے کہ یہ قسم فقط سوءمزاج سے نہیں عارض ہوتی ہے اور اسی قسم کا علاج ظاہر ہے کہ امراض اعضائے بول اور امعا کا علاج کرنا چاہئے او جاع مفاصل جوڑوں کا درد جو نقرس اور عرق النسا اور دیگر اقسام درد کو شامل ہے ان سب میں عضو منفعل جو قبول مرض کرتا ہے وہی سبب منفعل ہے اور سبب فاعلی جس کی وجہ سے یہ درد پیدا ہوتا ہے اور اقسام مزاجہائے اعضائے مفاصل ہوتے ہیں ا ورخراب اقسام کے مواد اسباب فاعلی ہوتے ہیں سبب منفعل جو اولیٰ ہے وہ تو مجاری طبیعیہ کا وسیع ہونا کسی عارض امر کی وجہس ے خواہ براہ خلقت کے یا بسبب حادث ہونے کسی مجرائے غیر طبعی کے وسعت مجاری ہوگئی ہو کہ اس غیر طبعی مجری کو حرکت نے خواہ تحلل اور تخلل خلقی یا عارضی نے پیدا کیا ہو جیسے لحوم غدویہ کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ بعدازاں پھر وجع مفاصل کے اقسام اپنے اپنے خاص اقسام کی طرف جدا ہوتے ہیں

پس عضو قابل ہی سبب حدوث ان امراض کا ہوتا ہے یا ضعف عضو کی وجہ سے یا سوء مزاج مستحکم اور خصوصاً اگر اس حرارت کی اعانت بوجہ حرکت کے ہوئی ہو خواہ اور اقسام درد کی اس کے معین ہوں یا اسباب خارجی جذبہ حرارت نہیں ہوگا۔ یا حدوث اس مرض کا بسبب وضع خاص اسی عضو کے ہو کہ نیچے اور اعضا کے واقع ہوا ہے خواہ ایسی جگہ یہ عضو واقع ہوا ہے کہ اس طرف براہ طبیعت مواد زیادہ متحرک ہوتے ہیں جس طرح کہ باؤ کی یہی صورت اور ورک یعنی کولے کے سبب فاعلی وجع مفاصل کا یا سوء مزاج تمام بدن کا خواہ اعضاء رئیسہ میں سے اسی بدن کے کسی عضو کا سوء مزاج ہوگا حرارت اور ثلبب پیدا کرنے والا یہ سوء مزاج ہو یا مبرد اور مجوبو برودت کے ہو خواہ یابس اور مقبض ہو خصوصاً اس کو رطوبت غریبہ بھی ملے۔ مادہ مرض کی یہ بات ہے کہ یا تو محض خون ہو یا خون بلغمی یا خون صفراوی یا سوداوی خون ہے یا فقط بلغم ہو یا سدہ خام بلغم کا ہو یا مرہ تنہا ہو یا کوئی خلط مرکب ہو بلغم اور مرہ سے یا کوئی قسم مدہ کی ہو۔ یا ریاح ہوں جو اندر منافذ کے درآئے ہوں۔ اکثر یہ مادہ بلغم کا ہوتا ہے ومزہ کی آمیزش بھی اس مین ہوتی ہے اس کے بعد خام سے بعد اس کے خون سے اس کے بعد صفرا سے اور بندرت وجع مفاصل کا مادہ سوداوی ہوتا ہے اقسام اس سبب فاعلی کے جو مذکور ہو چکے ان کے اسباب وہی بعض امور ہیں جو ابھی مذکور ہو چکے نزلہ اور زکام کے جملہ اقسام بھی اسباب سے وجع مفاصل کے ہیں قولنج کا معالجہ اس طور پر کرنا کہ امعا قوی ہو کر جو فضول کہ ان کے خروج کی عادت امعا کی طرف آنے اور دفع ہونے کے ہے ان سب فضول کو امعا قبول نہ کریں اور اطراف بدن کی طرف دفع کریں یہ بھی اسباب وجع مفاصل سے ہے۔ ایضاً اسباب سے وجع مفاصل کے وہ غذا بھی ہے جو اسی قسم کا مادہ پیدا کرے جس سے یہ درد پیدا ہوتا ہے۔ منجملہ مواد وجع مفاصل کے ہضم میں کمی اور سکون آرام میں زیادہ میسر ہونے ریاضت کا ترک کر دینا جماع زیادہ کرنا اور متواتر سکر اور مستی شراب وغیرہ میں مبتلا رہنا جن استفراغہائے بدن کی عادت ہو ان کا بند ہو جانا جیسے خون حیض

یا خون بواسیر جو مبرز کی طرف سے آتا تھا اور بھی از یں قبیل جس استفراغ کی خوگری ہو کر بند ہو جائے مثلاً فصد کرانے کا عادی تھا اور نہ کرائے خواہ سہل کا خوگر جلاب نہ لے ایضاً امتلا پر ریاضت کرنی خواہ امتلا پر جماع کرنا کھانا کھا کر جماع کرنا نہار منہ اٹھ کر قبل غذا کے پانی پینا کہ اس سے پٹھے کو گزند پہنچتا ہے نرم یا خام اخلاط جس وقت بدن میں مجمع ہوں اور کود بخود از راہ دفع طبعی کی طرف براز اور بول کے خارج نہ ہوں اور نہ آرزو کے صناعت طب کے ان کا اخراج مناسب کیا جائے ضماد ہوگا کہ منجر بدرہائے مفاصل ہو جائیں گے اگر وہ اخلاط بطرف مفاصل کے پہنچیں اور بطرف حمیات عفونت کے ان کا انجام ہوگا اگر وہ اخلاط بجائے کود باقی رہ کر متعفن ہو جائیں لیکن اگر طبیعت ان اخلاط کو براہ بول یا براز دفع کرے جب تک یہ اخلاط نکلا کریں گے پیشاب ہمیشہ غلیظ ہوا کرے گا نہ رقیق ہوگا اور نہ خام ایسے زمانہ میں سزاوار یہ ہے کہ ان کے ضرر سے امان میں رہنے کی تدبیر کرنی چاہئے اور اگر ان کا اخراج نہ ہوتا ہو ایک ضرر منجملہ ہر دو ضرر کے جو ابھی ہم نے لکھا ہے ضرور ہوگا۔ اور اگر اعانت اس مواد خام کی وہ حرکت مفاصل کرے جس سے تعب مفاصل میں لاحق ہوتا ہے خواہ ضربہ اور سقط ان مواد کے آنے کا بطرف مفاصل کے معین ہو یا ضعف قوی کی زیادتی ایسے غضب اور رنج اور بیداری نے کی ہو جن سے ضعف قوت پیدا ہوتا ہے اور مواد ہائے خام جذب ہو کر ان مواد کو نافذ اور غواص کر دیتے ہوں تب بھی دردہائے مفاصل کو یہ اخلاط پیدا کر دیں گے۔ یہ اخلاط اکثر ان کی پیدائش ہضم دوم اور سوم فضلہ سے ہوتی ہے۔ زیادہ تر مناسب ایسے اخلاط کے بکثرت پیدا ہونے کے مشائخ کے بدن میں اور وہ لوگ جو امراض مزمنہ میں گرفتار ہوں اور ناقہیں جنہوں نے اپنی تدبیر صائب خود نہ کی ہو اور یہ بات ناقہیں میں اس واسطے پیدا ہوتی ہے کہ ہضم جید سے ان کے قوی ضعیف ہو جاتے ہیں خصوصاً اگر ان کا علاج بذریعہ تسکین کے کیا گیا ہو اور پورا پورا استفراغ مادہ اور دفع کامل نہ کای گیا ہو مفاصل میں درد اکثر اسی جہت سے لاحق ہوتا

ہے کہ یہ اعضا بہ نسبت جملہ اعضا کے زیادہ تر خالی ہیں اور حرکت ان کو زیادہ رہتی ہےاور مزاج ان کا زیادہ ضعیف ہے اور زیادہ سرد ہے مقام ان کے اور جہاں یہ ہیں اطراف اور کنارہ بدن کے ہیں جو مدبر اول یعنی قلب سے خواہ معدن حرارت سے بہت دور ہیں اکثر یہ ہوتا ہے کہ مواد اندرونی مقامات میں مفاصل کے متحجر اور سخت ہو جاتے ہیں اور مثل چونہ کے جم جاتے ہیں خصوصاً جو مواد کہ خام ہیں اور مفاصل میں بستہ ہو گئےہیں۔اور اکثر یہ ہے کہ ایسے بیماروں کے مفاصل میں گوشت زائد پیدا ہو جاتا ہے خصوصاً انگلیوں کے بیچ میں آپس انگلیاں لپٹ جاتی ہیں اور مل کر ایک ہو جاتی ہیں اور درد کس وقت کم ہوتا ہے اور کس وقت شدید ہوتا ہے اور کس وقت درد میں سکون ہو جاتا ہے۔اور یہ جملہ اعراض اکثر گرم مزاج اشخاص میں پیدا ہوتے ہیں اور گوشت کا پیدا ہونا فقط انہیں لوگوں کے بدن میں ہوتا ہے جس کا مادہ دموی ہو اور اکثر عروض وجع مفاصل کا تبوارث ہوتا ہے یعنی یہ مرض امراض متوارثہ میں سے ہے اس لئے کہ منی کا مزاج والد اور باپ کا ہوتا ہے اور کاثر علاج کرنا وجع مفاصل کا اور مفاصل کی تقویت اور مواد کا مفاصل سے دفع کرنا یہ ہر ایک تدبیر سبب ہلاک مریض کے ہوتی ہے اس لئے کہ یہ فضول جن کی خوگری ایسی ہوئی ہے کہ جدا ہو کر مفاصل کی طرف آتی ہے جب ادھر سے ان کو ہٹا دیں گے اعضائے رئیسہ کی طرف ضرر پہنچے گے۔پھر اگر یہ مواد بڑے بڑے مفاصل کبیرہ کی طرف جذب ہو کر نہ پہنچیں صاحب مواد کو اور طرح کے خطرہ میں ڈالیں گے۔نہایت مناسب زمانہ اور وقت جس میں درد مفاصل پیدا ہوتا ہے اور نقرس کا مرض بھی حادثہ ہوتا ہے وہ زمانہ ربیع کا ہے اس لئے کہ حرکت خون کا اور اخلاط کی حرکت کا وہی زمانہ ہے اور خریف میں بھی یہ مرض زیادہ پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ اخلاط خراب ہو جاتے ہیں اور ہضم بھی خراب ہو جاتا ہے اور توسع مسامات بدن کا خریف سے پہلی فصل گرما میں ہو چکا تھا جب یہ خریف کی فصل آئی ہے اور گرمی اور حرارت دن کو خریف میں زیادہ ہوتی ہے اگر تدارک اوجاع مفاصل کا اول ظہور میں

کیا جائے علاج با آسانی پورا ہو جائے اور جس وقت یہ مرض ٹھہر گیا اور جگہ پکڑ چکا اور مریض خوگر ہو گیا خصوصاً جو وجع مفاصل کہ اخلاط مختلفہ سے پیدا ہوا ہو اس کا علاج کرنا چاہئے۔ اور جس وقت بیماران وجع مفاصل اور تقرس کے بدن میں دوالی ظاہر ہو جائیں ان کی نجات یابی اسی سے ہو جائے گی یعنی انتقال مادہ مفاصل اور تقرس کا دوالی کی طرف ہونے سے ان کو صحت ہو جائے گی۔ جو لوگ وجع مفاصل میں مبتلا ہوتے ہیں ا ن میں بعض ایسے اشخاص ہیں کہ اس مرض میں اپنی خراب تدبیر غذائے سے مبتلا ہو جاتے ہیں اور بعض لوگ فساد ہیئت اعضا سے اور مجاری عروق کے زیادہ وسیع ہونے اور اخلاط ردی اور خراب کے اسی بدن میں پیدا ہونے سے بوجہ سوء مزاج اعضائے بدن کے ان کے بدن میں اوجاع مفاصل کے پیدا ہوتے ہیں کبھی اوجاع مفاصل کا ہیجان حمیات میں عارض ہوتا ہے اور زمانہ صعود یعنی تزائد کے اوقات میں جیسا ہم نے بیان کیا ہے کہ حمیات میں اوجاع مفاصل عارض ہوتے ہیں مراد یہ ہے کہ عروض اور جاع مفاصل حمیات میں جس طرح ہوتا ہے اسی طرح ان کا ہیجان بھی ہوتا ہے عرق النسا کا بیان عرق النسا بھی منجملہ اوجاع مفاصل کے ہے یہ درد کولہ کی جوڑ سے شروع ہوتا ہے اور پیچھے کی طرف ران پر اترتا ہے اور بیشتر رانوں تک اور کعب تک یعنی ٹخنے تک اترتا ہے اور جس قدر زمانہ اس کے عروض کا طولانی ہوتا ہے جاتا ہے اس کا اترنا نیچے کو زیادہ ہوتا جاتا ہے جیسی کمی بیشی مادہ میں ہو کبھی یہ درد پاؤں کی انگلیوں تک کھنچ کر پہنچ جاتا ہے اور پاؤں سارا اور ران پتلی پڑ جاتی ہے۔ آخر زمانہ میں مریض وک پاؤں کے دبانے سے اور تھوڑی دو پنجوں کے بھل چلنے سے لذت ملتی ہے۔ اوندھا ہونا اور قامت کو سیدھا کرنا ایسے مریض پر صعوبت لاتا ہے کبھی خود بخود اس کو دست آجانے سے نفع ہو جاتا ہے کبھی عرق النسا کا انجام یہ ہوتا ہے کہ ران کا سرا اور کنارہ اتر جاتا ہے اور یہ انخلاع اور اتر جانا زمانت اور بیکار ہو جانے الورک سے ہے یعنی جس مقام مغاک میں ران کے کنارہ کی ہڈ خواہ راستخوان ران اس میں سمایا ہوا ہے اس مغاک

سے باہر نکل آتا ہے وجع الورک کا بیان یہ وہ مرض ہے جس میں درد کولہ میں ٹھہرا رہتا ہے اور اس درد کا انتقال عرق النسا نامی رگ تک نہیں ہوتا ہے یعنی یہ درد نیچے کو نہیں اترتا ہے ہاں جس وقت یہ مرض وجع الورک منتقل عرق النسا کی طرف ہو جائے اس وقت پھر اپنی جگہ بھی چھوڑ دیتا ہے اور نیچے بھی اتر آتا ہے اکثر وجع الورک کولہ کے ضعف سے لاحق ہوتا ہے اور وہ ضعف کولہ میں زیادہ زمانہ تک سخت چیزوں پر بیٹھنے سے عارض ہوتا ہے اور کسی چوٹ کے لگنے سے ران پر یا سوار ہونے کی ہمیشہ عادت ڈالنے سے کولہ میں ضعف آ جائے۔ اسباب وجع الورک کے وہی ہیں جو عام وجع مفاصل کے لئے مذکور ہو چکے۔ مگر اکثر یہ درد خاص بلغم خام سے پیدا ہوتا ہے اکثر ورک کے درد رحم کے درد ہائے کہنہ سے منتقل ہو کر پیدا ہوتا ہے وہ پرانے اوجاع رحم جس کا زمانہ بقاوس مہینے کی قریب تک پہنچا ہے۔ کبھی وجع الورک مواد حارہ سے اور نیز مواد مختلط جن میں حار اور بارد کی آمیزش ہوا سے بھی پیدا ہوتا ہے اور رگہائے ورک کی امتلا از خون سے بھی اور باطنی اورام سے جو ورک کے اندرونی مقما میں ہوں بھی وجع الورک مرض ہوت اہے مگر یہ ورم چونکہ بہت اندرونی موضع عضو کے ہے لہذا وجع الورک میں ورم کا ظہور مثل دیگر اقسام وجع مفاصل کے نہیں ہوتا ہے۔ پیشن گوئی کے طور پر کہا گیا ہے کہ جس شخص کو وجع الورک کا مرض ہو اور اس کی ران پر حمرہ شدید یعنی ورم حمرہ بقدر تین انگل کے پیدا ہو اور اس ورم میں درد نہ ہوتا ہو اور ناگاہ اسی حمرہ میں خارش زیادہ پیدا ہو اور بقولات کی طرف اس کو رغبت ہو جائے اس کیفیت کے ظہور سے وہ شخص پچیس روز کے بعد مر جائے گا جس عضو میں وجع مفاصل ہوتا ہے وہ عضو نحیف اور لاغر ہو جاتا ہے سوائے عرق النسا اور نقرس کے جتنے اقسام اوجاع مفاصل کے ہیں جب ان کا علاج بخوبی کیا جائے اور استیصال مادہ کا ہو جائے پھر جلدی عود نہیں کرتے۔ مگر عرق النسا اور نقرس یہ مرض اس قسم سے ہیں کہ جلدی عود کر آتے ہیں اور تھوڑی سے سبب سے دوبارہ پیدا ہو جاتے ہیں اور ان کے عود کرنے کی وجہ یہ ہے کہ

اس عضو کی وضع اور جگہ ایسی ہے کہ خواہ مخواہ عود کر آتے ہیں یہ قسم وجع مفاصل کی اور خصوصاً نقرس امراض متوارثہ میں سے ہے مادہ عرق النسا کا اکثر عضل میں پیدا ہوتا ہے پھر اس کے بعد کھچ کر عصبہ عریضہ میں پہنچتا ہے۔ جب درد زیادہ ہونے لگتا ہے پھر عضو مذکور آمادہ ریزش مواد کا تمام بدن سے ہوتا ہے یعنی اوپر کے اعضائے بدن سے علاوہ ان مواد کی جو پہلی سے متحقن ہو رہے ہیں کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ مادہ اس مرض کا عضل میں نہیں ہوتا ہے ایک عصبہ عریضہ میں وہتا ہے اکثر گاہ رطوبت مخاطیہ حقو میں یعنی گڈھے مذکور میں زیادہ آ جاتی ہے پس وہ رباط جو درمیان زائدہ اور حقو مذکور کے ہے ڈھیلا ہو جاتا ہے لہذا ورک اپنی جگہ سے اتر جاتا ہے اور اتر جانے سے پہلی ایک حالت درمیانی اس کی ایسی ہوتی ہی کہ جو بستگی اور اتر جانے کے بیچ میں ہے اور یہ حالت وہ ہے کہ بہت جلد اپنی جگہ سے باہر نکل آتا ہے اور بہت ہی جلد پھر عود کر کے اپنی جگہ بیٹھ جاتا ہے اور زیادہ رواں ہو جاتا ہے عرق النسا کا درد اور اوجاع مفاصل کے سبب سے زیادہ شدید اور سخت ہوتا ہے اور داغ دینے کے بعد اس درد سے امان ہو جاتی ہے نقرس بھی منجملہ اوجاع مفاصل کے ہے کبھی پاؤں کی انگلیوں سے خاص کر انگوٹھے سے شروع ہوتا ہے اور کبھی پاشنہ یعنی ایڑی سے اور کبھی قدم کے نیچے سے اور کبھی قدم کے کسی ایک جانب سے شروع ہو کر پھر تمام قدم میں پھیل جاتا ہے اور بیشتر ران تک چڑھ جاتا ہے اور بھی ورم بھی پیدا ہوتا ہے اور شائد کہ یہ ورم اتار اور عصبہ میں ہوتا ہو بلکہ رباطات اور ان اقسام میں جو محیط مفاصل کو ہیں ان میں ورم ہوتا ہو بنا پر قول جالینوس کے اور یہی سبب ہے کہ آج تک اس تجربہ کی نوبت نہیں آئی کہ مریضان مرض نقرس کے ورم اور درد کی حالت میں کبھی تشنج پیدا ہو منجملہ عوارض کے جو اصحاب نقرس کو عارض ہوتے ہیں یہ ہے کہ ان کے کیسہ خصیہ کی جھلیاں بڑھ جاتی ہیں۔ نقرس مراری اکثر اوقات مرگ مفاجات پیدا کرتا ہی خصوصاً جس وقت کہ تبرید زیادہ کی جائے علامات پہلے جس امر کی شناخت کرنے کی ہم کو ان امراض کے اسباب مع

علامات کے چاہئے وہ یہی ہے کہ ان بیماروں کا ساذج بلا مادہ ہونا اور مادی ہونا ہم جان لیں ساذج کی سناخت یہ ہے کہ بہت کمتر اور شاذونادر ہوتا ہے اور درد بھی وجع مفاصل ساذج کا بدن ثقل اور گرانی کے ہوتا ہے اور نہ اس میں انتفاخ اور نہ تغیر لون اور نہ علامت کسی مادہ کی ہوتی ہے مادی وجع مفاصل میں پہلے شناخت جنس مادہ کی کرنی چاہئے اوراس کی سبیل یہ ہے کہ۔۔۔۔کے مقام کے رنگ کا خواہ ورم کے رنگت سے شناخت کریں اور اس کے ساتھ درد کا بھی لحاظ رکھیں جیسا کہ خام مادہ میں ہوتا ہی اور لمس یعنی چھونے سے بھی مادہ کی شناخت ہوتی ہے کہ سرد ہے یا گرم ہے سرد مادہ کا مقام درد مثل برف کے ٹھنڈا اور گرم سے ایسا گرم کہ وہ مقام دہک رہا ہے۔ یا عادت مریض سے دریافت کریں تا کہ ورہ کے اعراض سے شناخت کریں کہ آیا درد کے ہمراہ التہاب شدید ہے اورضربان بھی زیادہ ہے یا کہ التہاب معتدل اور تمدد بھی اس کے ساتھ ہے خواہ التہاب نہیں ہے فقط تمدد ہے یا سکنات درد کی استعمال سے اور جن ادویہ سے نفع پہنچتا ہے ان کے ذریعہ سے شناخت مادہ مرض ہذا کی ہوتی ہے اس طرح کہ اگر زیادہ تخدیر اس کی استعمال سے نہ ہوجائے اور بطلان حس زیادہ نہ ہو اور شناخت نہ ہو سکے گی۔ پھر بعد لحاظ اس شرط کے اگر دوائے سرد موافق ہوتی ہو گمان کیا جائے کہ مادہ مرض حار ہے حالانکہ اس دوائے بارد کا نفع فقط اسی تخدیر قلیل کی وجہ سے ہوا ہے پس یہ گمان حرارت مادہ کا صحیح نہ ہوگا یا ان کہ بروقت ایسی تبرید کے جس سے تکثیف مسامات ہوجائے درد کی زیادتی نہ ہو اس وقت گمان غالب یہی ہوگا کہ مادہ بارد اور مکثف ہو یا ان کہ سکون درد کی تدبیر بذریعہ تحلیل قوی کے نہ کی جائے اور محللات حارہ قوی نہ دئے جائیں پس گمان ہوگا کہ مادہ بارہ ہے حالانکہ ایسی تدبیر میں بھی مادہ کبھی حار ہوتا ہے اور ملکثف ہے یا ان کہ سکون درد کی تدبیر بذریعہ تحلیل قوی کے نہ کی جائے اور محللات حارہ قوی نہ دئے جائیں پس گمان ہوگا کہ مادہ بارہ ہے حالانکہ ایسی تدبیر میں بھی مادہ کبھی حار ہوتا ہے اور محلات حارہ خفیفہ کے تحلیل پا کر اس کی درد رسانی اور ایذا دہی

میں سکون پیدا ہوتا ہے اور طبیب بغلط گمان برودت مادہ کا کرتا ہے پس لازم ہے کہ فقط نظر سرسری سے تشخیص حرارت اور برودت مادہ کی نکریں بلکہ ان سب امور کی ۔۔۔ کرکے حکم حرارت اور برودت مادہ کا کریں ۔وقت سے درد کے بھی شناخت مادہ کی ہوتی ہی اس طرح سے کہ بروقت خلوہ معدہ کے ہو یا امتلا کے وقت ہے اور بہت جلد ورم اجائے اور دیر میں متورم ہونے سے بھی شناخت ہوتی ہے یا ان کہ ورم آتا ہے نہ ہو ہر ایک صورت بہ لف تشر غیر مرتب اخلاط ردی خراب پر کہ رقیق ہوں اور حار ہوں خواہ مادہ مرکب اور ہیں یا مادہ خام تنہا پر دلالت کرتی ہے ۔انتقال اور ہٹ جانے سے مادہ کی بھی شناخت ہوتی ہے اس لئے کہ رقیق مواد کہ جن کی مقدر کثیر کا اجتماع دفعہ واحد میں ممکن ہے ایسے مادہ میں انتقال بکثرت ہوتا ہے ۔اکچر اوقات پیشاب اور پاخانے سے اور جو بول و براز پر غالب شے ہو اس سے بھی سناخت مادہ کی ہوتی ہے کہ آیا غالب اوپر سے صفراوی ہے یا مخاطی ۔سن اور عادت اور تدبیر مقدم خوددوش سے بھی سناخت ہوتی ہے اور ریاضت اور آرام یابی یعنی ترک ریاضت سے بھی شناخت ہوتی ہے اور بے آرامی کسی قسم کی ہو اور تکان پہنچنے سے اور تمام بدن کی مشارکت مزاجی سے بھی شناخت ہوتی ہے مادہ دموی سرخی محل عضو کی دلالت کرتی ہے بشرطیکہ عود کرنا درد کا بشدت نہ ہو اور نہ ابھی بخوبی ورم ظاہر ہوا ہو اور تمدید شدید اور مدافعت یعنی دباتے وقت زور سے دینا اور ضربان اور گرانی موضع کی اور تدبیر آب وغذا کی جو گزر چکی ہے اور دیگر علامات جو ابدن دموی کے بار ہا مذکور ہو چکے ہن وہ سب دلیل ہوتی ہیں اکثر بدن مریض کا لحیم شحیم ہوتا ہے اور غلظت اس کے بدن میں ہوتی ہی عرق النسا اگر دموی ہو اس کا درد طولانی اور دراز ہوتا ہے اور جس قدر طول یعنی پھیلاؤ درکار ہے سب جگہ درد یکسان ہوگا اور فصد سے فوراً اس درد میں سکون ہو جاتا ہے صفراوی مادہ وجع مفاصل کا اس پر دلیل وہی حرارت شدیدہ ہوتی ہے کہ چھونے والے کو مقام ماؤف کی ایذادی اور حجم ورم کا چھوٹا ہوتا ہے گرانی بھی اس میں کم تمدد

میں بھی کمی سرخی بھی کمتر درد کا سیلان ظاہر جلد کی طرف زیادہ سردی سے زیادہ استرحت کا ہونا اور تدبیر گزشتہ جو ہو چکی ہے طعام اور شراب کی اور تمام دلائل غلبہ صفرا جو بار ہا مزکور ہو چکے اور بدن صفراوی کا حال جو معلوم ہو چکا ہے۔ بلغمی مادہ سے جلد کا رنگ متغیر نہیں ہوتا ہے یا اگر متغیر ہوتا ہے رصاصیت کی طرف تغیر ہوتا ہے اور التہاب میں کمی اور درد کا ہر وقت لازم رہنا خون کی علامات اور مرہ کے نہ ہونے اور درد کے جانے میں شدت ہونی بدن کا پولا اور گداز ہونا مگر ان کہ گوشت کی سنی فربہی نہ ہو بلکہ چربی کی بھرتی ہو اور دیگر دلائل جو مزاج بلغمی کے معلوم ہو چکے اور ان کا بیان اوپر ہو چکا ہے۔ سوداوی مادہ پر کبھی دلیل یہ امر ہوتا ہے کہ درد پوشیدہ رہے یعنی درد میٹھا میٹھا بنا رہے اور تمدد کم ہو علاج سے نفع بھی کمتر ہوتا ہو مقام درد سکڑا ہوا نہ اس میں ڈھیلا پن اور نہ رنگ کی چمک اور اکثر مائل بکمودت اور تیرگی ہو جائے۔ کبھی اسی مادہ پر پاؤں کا مزاج اور طحال کا حال یا مریض کے تمام بدن کا مزاج اور شہت یعنی اشتہا اس کی جو بافراط ہو اور تدبیر طحال کی خو مریض کے اور امراض میں گزر چکی ہو اور دیگر دلائل جو ہم نے تعریف مزاج سوداوی میں لکھے ہیں دلالت کرتے ہیں۔ مرہ کا مادہ اگر ہو اس پر حرارت شدید جس کے ہمراہ ایک کیفیت کھجلی کی بھی ہو اور جس چیز سے سخونت پید اہوتی ہے اس کے استعمال سے ضرر شدید ہو اور جس سے تبرید اور قبض ہوتا ہے اس سے زیادہ نفع ہو جائے ریحی مادہ پر تمدد اور زیادہ کھچاؤ اور گرانی اک نہ ہونا اور درد کا ایک جگہ سے دوسری جگہ ہٹ جانا ورمولد ریاح کی تدبیر غذائے وغیرہ کا پہلے استعمال ہونا دلیل ہوت اہے۔ مواد مختلفہ یعنی چند قسم کے مادّوں سے اس مرض کا پیدا ہونا اس کی دلیل یہ ہے کہ سرد گرم دونوں قسم کے دوا سے نفع نہ ہوتا ہو اور مختلف اوقات میں ادویہ مختلفہ سے نفع بھی ہوتا ہو ایک وقت کسی دوا سے نفع ہوا اور دوسرے وقت اس دوا کے مخالف مزاج دوا نے فائدہ کیا اکثر یہ کیفیت یعنی عروض وجع مفاصل مرکب مادہ کا ایسے ہی ابدان کو خاص کر ہوتا ہو جو حارمزاج ہوں اور طبیعت مراری رکھتے ہوں اور

اسی طبیعت کی اصلاح اور تبدیل سوء مزاج کی غرض سے تدبیر مرطب کا جو مولد بلغم ہے اور خام مادہ کرتی ہے بیش از حد نہایت استعمال کیا کہ غذائے مرطب کھلائی گئی ہے او امتلاء معدہ پر حرکت کرائی ہے کہ اسی جہت سے دونوں خط باہم آمیز ہو جائیں اور خلط غلیظ ہمراہ خلط رقیق کے بطور بدرقہ کے بھی دفع ہو جاتی ہے اور دموی اور مراری دونوں خلط مفاصل پر گرتی ہے اور یہ لوگ اکثر منتفع ہوتے ہیں اور ان کے درد میں سکون آہستہ آہستہ ہاتھوں سے دبانے کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور چند آدمی ان کے ہاتھ پاؤں کے جوڑوں کو اگر دبائیں تو ان کو فائدہ ہوتا ہے اس لئے کہ خلط مراہ اسی ذریعہ نضج پا کر متحلل ہو جاتی ہے اور اگر مروخات جن کی حرارت معتدل ہو ان کا استعمال کریں اور سکون بھی رہے یعنی حرکت سے پرہیز کریں تب بھی ان کو فائدہ ہوتا ہے اس لئے کہ حرکت نضج کی مانع ہے معالجات او جاع مفاصل او رنقرس اور عراق النسا کا بیان یہ ہے اگر شناخت ہو جائے کہ سبب ان امراض کا مزاج ساذج بلا مادہ ہے اس کی تدبیر بسہولت اور آسانی ہو سکتی ہے اس لئے کہ اکثر اوقات وجع مفاصل ساذج بلا ورم ہوتا ہے اس وقت فقط تبدیل مزاج ہی کافی ہوتی ہے اور بہت بڑی احتیاج ایسے وقت اخراج مرہ صفا کی طرف ہوتی ہے اور خون کی طرف اس طرح کبھی جمود اور بردایذا دہندہ عارض ہوتا ہے اس وقت بھی فقط تبدیلمزاج کافی ہوتا ہے اور اس وقت بڑی احتیاج بلغم کی اخراج اور خون کے گرم کردینے کی طرف ہوتی ہے اور اکثر فقط یبوست ایسی پیدا ہو جاتی ہے جو سخن بھی ہوتی ہے اس وقت محض ترطیب کی حاجت ہوتی ہے جیسا کہ بخوبی معلوم ہے لیکن اگر سبب مرض کا کوئی مادہ ہو واجب ہے کہ جو مادہ ریزش کر رہا ہے اس کی ریزش اس طرح روکی جائے کہ خلاف بہت ریزش کے اسے جذب کرلیں اور کمی اس مادہ کی بھی استفراغ مناسب مادہ کے سبب سے کریں اور جس عضو پر اس کی ریزش تھی اس کی تقویت ایسی کریں تا کہ اس مادہ کے انصاب کو قبول نہ کرے اور جس قدر بقیہ اسی مادہ کا رہ گیا ہے اسی عضو میں تحلیل پا جائے اور ان جملہ تدبیرات

میں قوانین کلیہ کی طرف رجوع نظر کرنا چاہئے اگر یہ مادہ دوری ہو خواہ ان کہ غلبہ خون کا کسی اور مادہ کے ہمراہ ہو واجب ہے کہ جہت مخالف کی فصد کھولی جائے اور اگر تمام مفاصل میں عموماً پھیلا ہوا اس وقت ہمیں و یسار دونوں طرف کی فصد کردیں اس کے بعد قے کرائیں خصوصاً اگر اسفل اعضا میں ہو اس لئے کہ ایسی مریض کو قے بہ نسبت سہل کے زیادہ فائدہ کرتی ہے اور بعد قے کرانی کے سہل دینا چاہئے اور سہل بھی قوی ادویہ سے دینا چاہئے بشرطیکہ عدم نضج مادہ اور غلیظ ہونا اس کا مانع سہل قوی کا نہ ہو پھر بھی میں کہوں گا کہ رفق اور نرمی بہر حال اسلم طریقہ ہے اور بتدریج رفتہ رفتہ قوت ادویہ سہلہ بڑھانی چاہئے بعد اس کے ایسے سہلات دئے جائیں جن سے بتدریج تنقیہ مادہ کا ہو جائے بعض اطبا نے ابتدائے علاج اس طرح مرسوم کی ہے کہ برفق و نرمی شروع کرتا ہے اور روز بروز نرمی میں کمی کرتے کرتے خاصہ علاج دوائے قوی سے بعد نضج تام کے کرتا ہے طریقہ صائب اس میں یہ ہے کہ اگر مادہ رقیق صفراوی ہو بہت جلد استفراغ اس کا کردیا جائے اگر نضج ہو چکا ہے اور اگر مادہ غلیظ ہو اس وقت کچھ قباحت نہیں ہے اگر پہلے ایسی دوا دی جائے جو اس مادہ کی ترقیق کرے اور نضج پیدا کرے اور اس مادہ کو اعتدال قوام کے ذریعہ سے آمادہ خروج اور دفع پر کردے اسی راہ سے جد ہر سے اس کا نکلنا آسان ہے طبیب ہے باہر درمیانی مادہ کو جو نہ زیادہ رقیق ہو اور نہ زیادہ غلیظ ہو بذریعہ اسہال کے خشک کردیتا ہے اور اخراج اس کا بدن تعدیل قوام کی کردیت اہے اگر مادہ مرکب ہو سہل اور ضماد بھی مرکب ادویہ سے کرنا چاہئے علاوہ یہ ہے کہ بڑی احتیاط اسی میں ہے کہ ابتدا ہی میں معالجہ اور مداوا کرنا بہت ہے اور فصد نہ لی جائے اس لئیکہ فصد مادہ کو منتشر کردیتی ہے اور اخلاط کو زیادہ کردیتی ہے اور اخلاط کو زیادہ کردیتی ہے اور مقدار محتاج الرخارج نہیں کرتی ہے اس طرح استفراغ مادہ بھی ابتدائے مرض میں نہ کرنا چاہئے کہ وہ بھی فصد کے پورا تنقیہ نہیں کرتا ہے اب جو پلانے کا التزام کیا جائے جب تک کہ نضج مادہ بخوبی ظاہر نہ ہو جائے پھر گرفت امتلا معدہ کی وجہ سے اگر

مادہ کی کم دینے کی حاجت ہو تو قبل نضج کے ایسی ملین دوا پلانی چاہئے کہ ایک یا دو دست آجایں جیسے آب کاسنی سبز خواہ آب مکو سبز قدرے املتاس ملا کر خواہ حقنہ کیا جائے اور یہ تدابیر اصوب ہے جب مرض کا انحطاط شروع ہو پھر اس وقت استفراغ پر ایسے ادویہ سہلہ سے جو مدر بر نہ ہوں جرات نہ کرنی چاہئے ورنہ بیشتر ایسے ادویہ جو مدبر نہ ہوں مواد کو مواضع بعیدہ سے بطرف مفاصل اور موضع مرض کی حرکت دے کر کھینچ لاتے ہینا ور بحرانات اور جو اعراض ردی چوتھے اور ساتو ینا ور گیارہوں روز پیدا ہوتے ہیں ایسے ادویہ کی استعمال سے ضرور پیدا ہوتے ہیں۔ بحران فاصل اور ورجید ان بیماروں کا چودھواں روز ہے پھر اگر ممکن ہو کہ استفراغ اس روز تک نہ کیا جائے اور نضج کا انتظار کیا جائے اور نطولات پر اقتصار کیا جائے سرد پانی خواہ گرم پانی خواہ نیم گرم پانی سے بموجب قانون مذکور کے جو اسی مرض کے واسطے لکھا گیا ہے اور باب نطول میں اس کا ذکر جداگانہ ہوا ہے پھر تو ٹالنا ہی مناسب ہے اور ابتدا نطول آب سرد سے کرنی چاہئے طلا کے اقسام جو گرم ہیں اور ادویہ مخدرہ یہ سب ایسے بیماروں کو مضر ہیں طلائے حار کا ضرر اس لئے ہے کہ جذب مادہ اور مقامات سے کرتے ہیں اور مخدرات بوجہ حبس کر دینے مادہ موجود کے اور اسی مادہ میں خامی پیدا کرنے کے مضر ہیں۔ ایضاً طلائے بارد غلیظ مادہ میں خامی پیدا کرتا ہے اور رقیق مادہ میں تبلد اور کندی پیدا کر کے اس کا نضج نہیں ہونے دیتا اور مرض کو طولانی کر دیتا ہے آب گرم بھی ان کو اس لئے مضر ہے کہ مفاصل ملکیں رطوبت پیدا کرتا ہے اور شکنجبین ترشی کی وجہ سے زیادہ موافق ان کو نہیں ہے بزور قوی جیسے تخم رازیانہ ملکین یہ خرابی ہے کہ فضلہ کا احراق کر کے اسے متحجر کر دیتے ہیں جب نضج تمام ہو جائے استفراغ از قسم سونجان اور بوزیدان اور انہیں ادویہ کی حبوب مرکبہ سے کرنا چاہئے اور فصد بہ نرمی کرانا چاہئے اور ایسے وقت یہ بھی جائز ہے کہ سرکہ اور کائی وغیرہ سے طلا کریں۔ خبردار خبردار ابتدائے مرض میں کبھی دوائے ضعیف العمل نہ دینی چاہے اس لئے کہ ایسی دوا مادہ کو حرکت دے کر بذریعہ اسہال

اس کی مقدار معتد بہ اخراج نہیں کرتی ہے بلکہ اکثر اور اقسام کی مادہ بستہ کو رقیق کر کے
عضو ماؤف کی طرف بہالاتی ہے واجب ہے کہ جو شخص دوئے سہل پینے کا قصد کرے
صبح کو دوا پیئے اور غذا میں تاخیر کرے پھر بعد تین گھنٹہ کے دس مثقال یعنی ۳ تولہ روٹی
کسی شربت خواہ تھوڑے سے پانی کے ہمراہ تناول کرے اور چھ گھنٹہ کے بعد حمام میں
داخل ہو اور نہائے پھر وہ غذا کھائے جو اس کے مناسب حال ہو بعد ازاں ادرار کی
تدبیر کرے اس لئے کہ ادرار مادہ وجع مفاصل کو قطع کرتا ہے اس لئے کہ مفاصل کے
درد فضلہ سے اس ہضم کے پیدا ہوتے ہیں جو کہ جگر اور رگہائے مخصوصہ میں رہ جاتا ہے
خصوصاً نقرس گرم مادہ علاوہ یہ ہے کہ اکثر لوگ جو اوجاع مفاصل بارد میں گرفتا
رہوتے ہیں اور مزاج ان کے مرطوب میں اسہال کثیر سے ان کو نفع نہیں ملتا مشروب
سہل ہو یا حقنہ پھر جب مدرات سے اس کا علاج کیا جاتا ہے شفا پاتے ہیں بعض
ابدان ایسے نحیف ہوتے ہیں جو متحمل اسہال اور ادرار کثیر کے بھی نہیں ہوتے اور
سہالات اور مدرات سے ان کے بدن میں کون اختاق پیدا ہو جاتا ہے پس طبیب پر
ان سب امور کی رعایت ضروری ہے۔ تریاق بھی وجع مفاصل بارد میں نافع ہے خصوصاً
بعد استفراغ کے اس لئے کہ بقایائے مواد کو بہ نرمی تریاق پاک کر دیتا ہے اور اس سے
جو پھر باقی رہے اس کی تحلیل کرتا ہے اور جمیع اعضا کی تقویت کرتا ہے روع کرنا مادہ کا
عضو ماؤف سے کچھ ضرور نہیں کہ پورا واقع ہو جائے جس وقت کہ مادہ کی ریزش قوی
ہو اور مدت کثیرہ سے گر رہا ہو اس لئے کہ روع سے دو فعل خراب پیدا ہوتے ہیں ایک تو
یہ کہ مادہ کو نچوڑ کر ہٹا دیتا ہے اور جس طرف اس کے گرنے کی حرکت ہو ادھر سے
معارضہ کر کے دوسری طرف مادہ کو حرکت دیتا ہے اس وجہ سے درد شدت سے پیدا ہوتا
ہے کہ بیشتر مادہ کو اعضائے رئیسہ کی طرف لے جاتا ہے پس خطرہ عظیم میں ڈالتا ہے
لیکن اگر مادہ زیادہ نہ ہو خواہ تھوڑی مدت کا ہو اس کے روع کرنے میں کچھ خوف نہیں
ہے گو ابتدائے تکون خواہ شروع عرض میں۔ سوائے مرض عرق النسا کے علاج میں

اسلئے کہ اس مرض میں روع مادہ کرنے سے عمق بدن میں حبس مادہ ہو جاتا ہے پس واجب ہے کہ تھوڑا تھوڑا استعمال رادعات کا کریں اور ضعیف ادویہ رادعہ کو اختیار کریں خواہ ان کا استعمال ہی ترک کریں اور استفراغ مادہ پر توجہ کریں لیکن آخر مرض عرق النسا کے ایسے ادویہ کا استعمال کریں جو محلل اور ملطف ہوں اور مادہ کو اندرون جسم سے ظاہر کی طرف نکالیں اگرچہ تبدیر بھرے ہوئے پچھنوں سے پوری ہو خواہ داغ لگانے سے اور چوسنے سے خواہ جلد کی سرخ کرنے والی اور دانہ اٹھانے والی دوا سے یہ بات ہو سکے کہ ادویہ مواد کو اوپر لا کر بہادیں گے اور جو دانہ او ع چھالے پڑیں ایک وقت معین تک ان کے زخم کا اندمال نہ کیا جائے۔ منجملہ ادویہ مقطعہ کے لہسن اور پیاز ہے کہ شیرہ بلادر کے ہمراہ پہلے ان کا استعمال ہو اس کے بعد دودھ زہریلے درختوں کے جیسے مدارا اور تھوہر وغیرہ اور انجیر کا دودھ ضرور ہے کہ ادویہ محللہ اور رادویہ منقطہ کے ہمراہ کوئی چیز نرم کرنے والی بھی شریک کردی جائے ورنہ مفاصل متحجر ہو جائیں گے اس لئے کہ تنقیط اور پھد پھدانے کا فعل بھی مثل تحلیل کے ہے اس بات میں کہ غلیظ مادہ رہ جاتا ہے اور رقیق ابھر آتا ہے یہ بھی نافع ہے کہ ادویہ محللہ اور منقطہ کے ہمراہ چربیان ملائی جائیں اور برودت سے احتراز نہ کیا جائے مناسب نہیں ہے کہ قوی محلات مفاصل پر پہلے استعمال کئے جائیں قبل استفراغ مادہ کے ورنہ مواد کثیرہ کو جذب کر کے لطیف رقیق کی تحلیل کریں گے اور باقی کو کثیف کر کے چھوڑ دیں گے اور مفاصل میں اس کا حبس ہو جائے گا واجب ہے کہ رعایت اس قاعدہ کی اکثر اوقات کی جائے خصوصاً اگر مادہ میں لزوجت ہو خواہ وہ مادہ سوداوی ہو جب درد مفاصل کا شدید ہو کہ تحمل نہ ہو سکے اس وقت مسکنات وجع کے استعمال سے چارہ نہ ہوگا پلانے کے ہوں خواہ طلا کرنے کے۔ طلا کرنے کے ادویہ یا تو اس وجہ سے تسکین درد پیدا کرتے ہیں کہ تلطیف اور تحلیل مادہ کرتے ہیں ان کے تخدیر سے ان کی عضو بے حس ہو جاتا ہے مخدر کا استعمال ہرگز نہ کرنا چاہئے بدن شدید ضرورت کے اور پھر بھی بوقت ضرورت

اس قدر استعمال کریں کہ شدت درد کی مٹ جائے وجع مفاصل حار میں استعمال ادویہ مخدرہ پر حرارت زیادہ ہو سکتی ہے اور ایسی ہی دوا کی طرف متوجہ ہونے کا زیادہ موقع ہے اور اکثر فائدہ تخدیر کا اس راہ سے ہوتا ہی کہ جو مادہ متوجہ بطرف مفاصل کے ہے اسے غلیظ کر دینے کی وجہس ے دوائے مخدر روک دیتی ہے یہ بھی معلوم رہے کہ تدبیر صائب استعمال ادویہ میں یہ ہے کہ بدل بدل کر دوائیں اثر واحد کی مستعمل ہوں کیونکہ بیشتر ایک دوا کسی عضو کا نافع ہوتی ہے اور دوسرے عضو کو نہیں نفع کرتی ہے اور اکثر بعض ادویہ ایک وقت خاص میں ان کا نفع معلوم ہوتا ہے پھر دوسرے وقت وہی دوا مضر ہوتی ہے اور اسی سے درد پیدا ہوتا ہے واجب ہے کہ مشروبات ہر قسم کے بالکل چھوڑ دیں جب تک کہ یہ لوگ بالکل صحیح اور تندرست نہ جائیں اور بعد صحت کے بھی چاروں فصلیں حالت صحت میں گزر نہ جائیں اور جو شخص خوگر شراب کے پینے کا ہو مناسب ہے کہ بتدریج اس کو ترک کرکے دفعتہً چھوڑ دے اور جب ترک کرے اس کے عوض مدرات کا استعمال کرے جس شراب یعنی شربت میں شہد ہمراہ مدرات کے شریک ہو ایسے لوگوں کو نفع کرتی ہے جو وجع مفاصل میں گرفتار ہوں مریض وجع مفاصل جس کا مادہ سوداوی ہے اس کے طحال کی اصلاح کریں اور خلط سودا کا استفراغ اس کے بدن سے کرکے ترطیب اس میں پیدا کریں اور غزاے ذریعہ سے نرمی بدن کی جائے اور مالش وغیرہ سے اور زیادہ تحلیل کے پیچھے پڑکے تلمیں کثیر کو چھوڑ نہ دیں جیسا کہ اصول کلیہ میں معلوم ہو چکا ہے گوشت کھانا وجع مفاصل یں قطعاً چھوڑ دیا جائے حتی کہ سرد مادہ سے بھی اگر یہ مرض پیدا ہوا تو تب بھی گوشت سے پرہیز کریں اور اگر ضروری ہی گوشت کھانا ہے تو پہاڑی پرندوں کا گوشت اور خرگوش اور غزال وغیرہ جو گوشت ایسا ہے کہ فضول اس میں کمتر ہوں اس کو کھالیں پھر اگر پشت میں درد پہلے ہو کر پھر طرف اور مقامات بدن کے منتقل ہو جائے ہاتھ کی رگ سے فصد کھولنی چاہیے اور جس طرف خلط کا میلان ہے اسی طرف سے اس کا اخراج کیا جائے مسہل کے

قواعد بیماران وجع مفاصل کے واسطے واجب ہے کہ فقط بلغم کا مسہل ان کو نہ دیا جائے بلکہ ادویہ سہلہ صفرا بھی اس میں سریک رہیں اسلئے کہ اگر فقط بلغم کا سہل ان کو دیا جائے سر دست تو نفع ہوگا مگر صفرائے باقیماندہ بلغم کو بہا کر عضو ماؤف پر دوبارہ گرائے گا۔ یہ بھی واجب ہے کہ زیادہ گرم ادویہ سہلہ ان کو نہ دی جائے اور نہ زیادی قوی ادویہ ہو ورنہ اخلاط کو پگھلا کر پھر اسی عضو کی طرف واپس لائیں گے اور جس قدر اخلاط اسہال سے دفع ہو چکے ہیں اس سے دوچند چہار چند دوبارہ پھر مفاصل پر گریں گے سورنجان کی نسبت براہ تجربہ یہ اعتقاد ہو گیا ہے کہ زیادہ نفع کرتا ہے فی الحال خلط بارد کا اسہال کر دیت اہے اور ایک نفع زائد اس میں یہ ہے کہ بعد اسہال کے قبض اور تقویت بھی کرتا ہے اور ان دونوں فوائد کے ساتھ پھر ممکن نہیں کہ جو فضول ادویہ سہلہ سے جذب ہو چکے اور ابھی ان کا اخراج نہیں ہوا بلکہ بدن میں باقی رہ گئے وہ فضول بطرف مفاصل کے پھر گریں اور قوت دوائے مسہل سے جو خلط رقیق ہو چکی ہے سورنجان اس کو مجاری مفاصل کی طرف سیلان کرنی سے منع کرتا ہے۔ یہ فعل سورنجان کا بخلاف جملہ محللات کے ہے اور جملہ مستفرغات حارہ سے مخالف ہے حالانکہ اکثر ایسے ادویہ منافذ کو وسیع کر دیتے ہیں اور بعد وسیع کرنے کے اس طرح ان کو کھلا ہوا چھوڑ دیتے ہیں لیکن سونجان معدہ کو مضر ہے لہذا واجب ہیکہ اس کے ہمراہ فلفل اور زنجبیل اور زیرہ بھی داخل کیا جائے کبھی اسمیں صبر اور سقمونیا ملاتے ہیں تاکہ اسہال اس کا قوی ہو بعض اطبا نے لکھا ہے کہ رجل الغراب (جن کو کاگ چنگی کہتے ہیں) اس کا فعل بھی مثل فعل سورنجان کے ہے اور معدہ کو مضر بھی نہیں ہے حجر ارمنیا وجاع مفاصل کو نافع ہے مشہور ادویہ میں حب نجاح اور حب منتن اور ایارج روفس اور ایارج روفس عرق النسا اور نقرس کو نافع ہے حب لنبل بھی نافع ہے حب الملوک اور ابوزیدان اور ماہیز ہرج اور رعی الحمکام اور قنطوریوں اور حنظل اور صبر اور فاشرا اور فاشرستین حرمل کے ہمراہ اس میں شریک کیا جاتا ہے اور اشق اور انزروت اور مقل اور تربد اور عاقرقرحا یہ نسخہ جس کو ہم

لکھتے ہیں مسہل رقیق ہے اور خوب نفع کرتا ہے زنجبیل ایک درہم فلفل نصف درہم فاریقون نصف درہم لب قرطم دو درہم اصل الغرب تین درہم سب کو ملا کر سفوف تیار کریں مقدار شربت اٹھارہ قیراط سے ۲۴ قیراط تک ہے جس سے چھ سات دست آجائیں گے۔ ایضاً زیرہ کرمانی اور زنجبیل اور سورنجان مکد نصف درہم صبر دو درہم اس کو ڈھائی درہم بطور سفوف کے تناول کریں طبیخ شبت کے ہمراہ کہ یہ نافع ہے اور فوراً کا نفع ظاہر ہوتا ہے ایضاً دہن الجوز اور انزروت خواہ رینڈی کا تیل اور انزروت ایک دن ایارج فیقرا کے ہمراہ اور ایک دن تنہا اس طرح سات روز استعمال کریں اور اکثر ہمراہ آب شکوبج اور شبت کے دونوں کو جوش دے کر استعمال کریں۔ ایضاً سورنجان شاہترہ بوزیدان ماہی زہرہ فلفل زنجبیل انیسوں دو تو شہد ملا کر ہر روز تناول کریں۔ ایضاً سورنجان تیس درہم شحم حنظل دس درہم دونوں کو پندرہ رطل پانی میں جوش دیں تا کہ تین رطل باقی رہ جائے مقدار شربت روزانہ نصف رطل ہے تین اوقیہ شکر ملا کر یہ دوا عجیب النفع ہے۔ مسہل خفیف جو نافع ہے انزروت سرخ تین درہم سورنجان تین درہم دونوں کو پیس کر سوچوزہ کے روغن میں ملا کر آب شبت کے ساتھ تناول کریں کہ یہ مسہل عجیب ہے بدن لقب اور مشقت کے اسہال کرتا ہے اور سکی پیدا کرتا ہے۔ مقئ قوی اصحاب رطوبت اور سوداوی مادہ سے جن کو وجع مفاصل ہو ان کے واسطے اور عرق النسا کے مریضوں کے واسطے صبر ایک اوقیہ خربق سیاہ ایک اوقیہ سقمونیا فربیون نصف نصف اوقیہ عصارہ کرنب سے یکجا کر کے رکھ چھوڑیں جس وقت اس دوا کی ذریعہ سے قے کرائی جائے وجع مفاصل کو جڑ سے اوکھاڑ دے گی اور بیخ و بنیاد سے کھود ڈالے گی ادویہ مشربہ ان بیماروں کے واسطے از آنجملہ ادوائے بسد ہی باین صفت۔ بسد جس کو بعض اطبا خیری سرخ بھی کہتے ہیں ڈیڑھ مثقال قرنفل پانچ درہم فادونیا اور رمرمکی اور حب شبت یعنی سوئے کے بیج ہر واحد سے ایک تو قیہ جعدہ بارہ گڈی راوند اور بوزیدان ہر واحد دو اوقیہ ان سب ادویہ کو یکجا درست بہ قدر ایک نواۃ کے جو کم سے کم دو دانگ کا

ہے تناول کریں اور ماء العسل کا بدرقہ ہے پھر ۹ گھنٹہ تک کچھ نہ کھائیں اور دس روز تک اسی طرح استعمال کریں۔ یہ بھی دوا ایسی ہے کہ ہر وقت مستعمل ہوسکتی ہے اور بذریعہ ادرار کے تنقیہ مادہ کا کرتی ہے منڈی اور گکروندہ خطیا نا مکدسات اوقیہ تخم سداب نو اوقیہ کوٹ چھان کر تیار کریں مقدار شربت نہار اٹھ کر ایک ملعقہ تینا وقیہ سرد پانی کے ہمراہ بشرطیکہ غذائے شبینہ ہضم ہوچکی ہو ایضاً دواء بسد بنا پر قول اس شخص کے جس کا قول یہ ہے کہ خیری احمر بھی ہے سرخ پھول خی اور یہ نسخہ قریب نسخہ اول کے ہے۔ دارچینی فا دانیا مر اور نسبل مکدد و اوقیہ ساذج ہندی ایک اوقیہ قرنفل پندرہ دانہ بسد وہی خیری مزکور نصف اوقیہ دونوں زراوند ہر واحد چار اوقیہ مقدار شربت روزانہ تین قیراط اس کا استعمال استوار بیعی کے زمانہ میں جو بحساب ہندی جہت کا مہینہ ہے شروع کیا جائے اور پچاس دن تک برابر استعمال رہے پھر پندرہ روز ناغہ کر کے تمام سال اس کو اس طرح کھاتا رہے مگر جو زمانہ طلوع شعری عبور کا ستاں ہندی بھادوں کے مہینہ میں ہوتا ہے پینتالیس روز خواہ ڈیرھ ماہ اس کا استعمال نہ کرے اور اسطرح بموجب ہر شہر اور بلد کے مطابق ایام لحاظ کریں کہ جو زمانہ طلوع اس ستارہ کا ہے وہ موسم جس بلد میں جس مہینہ میں ہو اسی میں استعمال اس دوا کا ترک کریں پھر اگر تمام سال اس دوا کے استعمال پر حرارت نہ ہو پس جو چھ مہینے سردی کے ہیں انہیں میں استعمال کرے جب دو سو دن متواتر اس دوا کو کھاتے ہوئے گزر جائیں پھر کچھ خوف نہیں کہا یک دن تناول کرے اور ایک دن خواہ دو دن ترک کریں۔ واجب ہے کہ کھانا اس سے تا امکان دور رکھیں اگر چہ وقت عصر پہنچ جائے اور جملہ تدبیر کی اصلاح کریں اور جو کچھ مریضان وجع مفاصل کو مضر ہے سب سے پرہیز کریں ایک قوم نے کہا ہے کہ منجملہ ادویہ مجربہ کے جو کبھی تخلف نہیں کرتے ہیں اور ضرور ازالہ مرض کردیتے ہیں انخوان سوختہ انسان ہے کہ اس کو بطور سفوف وغیرہ خی استعمال کریں اور ایک قوم جوان راویوں سے پہلے گزر چکی مشہور تھی اور یہی دوا وجع مفاصل میں دیتے تھے پس نقرس اور اوجاع مفاصل

ضروری کو فائدہ ہوتا تھا ایارج ہرمس کا بھی بڑا فائدہ ہے۔ جو شخص زمانہ بیچ میں اس کا استعمال کر کے چند روز میں اس کے مفاصل قوی ہو جائیں یہ ایارج فضول کا اخراج کرتی ہے اور اکثر اخراج فضول ان ایارج سے بذریعہ اورار کے ہوتا ہے پس عرق النسا کو مفید ہوتی ہے جب ورم اور درد مفاصل کا پورانا ہو جائے اس وقت یہ تدبیر جو منسوب طرف حنین کے ہے مفید ہو گی۔ ابہل خشک نصف کیلچہ یعنی ایک رطل کو اس قدر پانی میں کہ اوپر تک دوا کے رہے نرم آنچ سے پکائیں اور جوش آنے کے بعد صاف کریں اسی صاف شدہ سے ایک رطل لے کر تین اوقیہ روغن کنجد ملا کر بیمار کو دیں اور غذا ئے حصرمیہ کھانے میں تجویز کریں کولے کے درد کی ایک تدبیر آسان ہے اگر حمام اب گرم سے فائدہ نہ ہو اور بزور بھی شکو خصوصاً بعد خراب غذا کانے کے پلا چکے ہوں پھر تدبیر یہ ہے کہ قے کرائی جائے نخود آب پلا کر اور بقول معلومہ کے پانی اور جاؤشیر سے سہلات دیئے جائیں۔ ضمادات جو وجع مفاصل کے اس قسم کو مفید ہیں جس کا مادہ غلیظ ہے اور مفاصل میں سختی اور تحجر پیدا ہوا چاہتا ہے ازآنجملہ یہ ضماد جید ہے دانہ بید انجیر پوست جدا کیا ہوا تین اوقیہ ایک اوقیہ روغن گاؤ ملا کر پیسیں اور اسمیں ایک اوقیہ شہد ملائیں کہ لزوجت کیا جائے اور مفاصل پر ضماد کریں خصوصاً ایسے مفاصل پر جو خشک ہوں اور بیشتر اسی دوا میں سرکہ کہنہ بھی ملا دیتے ہیں گائے کے گوبر سے ضماد کرنا بھی زیادہ قوی ہے او جاع مفاصل اور درد پشت اور درد زانو کے واطے اور شائد کہ یہ ضماد افضل ہے اور ہر ایک ضماد سے جو اس کے سوا تجویز ہوا ہے ضماد قوی یہ بھی زیادہ قوی ہے او جاع مفاصل اور درد پشت اور درد زانو کے واسطے اور شائد کہ یہ ضماد افضل ہے اور ہر ایک ضماد سے جو اس کے سوا تجویز ہوا ہے ضماد قوی یہ بھی ہے زبیب کہنہ ڈیڑھ رطل نطرون اسکندرانی ایک رطل علک البطم ایک رطل فربیون ایک اوقیہ ابرسا دو اوقیہ آرد حلبہ ڈیڑھ رطل ان سب کا ضماد تیار کریں۔ ایضاً مقل جاؤشیر چربی پگھلائی ہوئی زیادہ مفید ہے ایسے وجع مفاصل کے واسطے جو خام مادہ سے زانو اور

داخل کر کے مہرا ہو جائے اور بہ احتیاط رکھ چھوڑیں اور یہ نسخہ بھی اس بقدر پکائیں کہ مہرا ہو جائے پھر اس میں شہد بقدر کفایت ڈالیں اور پھر دوبارہ کوئلہ کی آنچ سے پکائیں سرکہ انگوری داخل کر کے مہرا ہو جائے اور یہ احتیاط رکھ چھوڑیں اور یہ نسخہ بھی اس قدر مفید ہے زفت معدنی رطل دردی سرکہ جو خشک ہو چکی ہو اس کو جلا کر دو رطل بورہ ارمنی ڈیڑھ رطل صمغ صنوبر اور موم کبریت مسلم بے جلا ہوا مویزج مکد ایک رطل عاقر قرحا نصف رطل قرومانا ایک قسط مروخات اور مالش کے ادویہ جو فوراً موثر ہوں روغن خطل اور روغن جند بیدستر اور روغن خرول اور روغن جوز رومی خصوصاً جس وقت جلایا جائے اور اس میں سے روغن ٹیکے روغن قسط نہایت درجہ مفید ہے۔ خصوصاً ہمراہ میعہ کے اور روغن خطل جو اس طرح تیار کیا جائے کہ عصارہ خطل روغن گل میں جلائیں کہ پانی جل جائے اور تیل رہ جائے خواہ روغن قسط ہمراہ حلتیت کے منجملہ مروخات کے روغن زیتون میں سانپ کو پکائیں کی یہ روغن وجع مفاصل کو بالکل زائل کر دیتا ہے ازآنجملہ روغن خفاتن ہے اس کا نسخہ یہ ہے کہ بارہ عدد خفاش کو ذبح کریں اور عصارہ برگ مرماخور اور روغن زیتون ہر واحد ایک رطل زراوند چار درہم جند بیدستر تین درہم قسط تین درہم سب کو ساتھ ہی پکائیں تاکہ پانی جل جائے اور تیل باقی رہ جائے نطول وجع مفاصل کے ازآنجملہ یہ نطول مسکن ہے اور نفع کرتا ہے سک اور سعتر اوھس سرکہ میں پکائیں کہ مہرا ہو جائے اور پھر مل کر چھان لیں اور نطول کریں وجع مفاصل حار کا بھی نطول کیا جاتا ہے ایضاً مرزنجوش اور شبت ورق غار اور سداب ملون سداب اور شعیر کو جوش دیں اور نطول کریں مفاصل کو دھونی دینی بھی مفید ہوتی ہے سرکہ میں چھٹا حصہ حرمل کوٹ کر ملائیں اور سنگریزی گرم کر کے اس میں بجھانے سے جو دھواں اور بخارات اٹھیں اس کی دھونی لیں اور چادر اوڑھ کر بیٹھیں۔ حمار وحشی کے جملہ اعضائے بدن پارہ پارہ کر کے شبت اور نمک اور دیگر بزور اور کراث کے ہمراہ جوش دیں اور اسی پانی سے آبزن کرائیں رکفتار اور لومڑی کی جوشاندہ سے بھی آبزن کرنا چاہئے صفتہ

اس کی یہ ہے کہ پہلے کس قدر پانی کو جوش دیں تا کہ دو ثلث اس کے جل جائیں بعد ازاں کفتار اور لومڑی دونوں زندہ ہوں خواہ ذبح شدہ کو اسی پانی میں ڈالیں اور اس قدر پکائیں کہ دونوں پھٹ کر گھل مل جائیں اور پھر اسی پانی کو صاف کر کے اسی میں آبزن کرائیں خواہ اسی پانی میں روغن زیت ملا کر پھر پکائیں یہاں تک کہ دونوں میں امتزاج کامل ہو جائے یا پانی جل کر فقط روغن زیت رہ جائے اور اس کا آبزن کریں کبھی روغن زیتون ہی میں بدن پانی کے اس کو پکاتے ہیں۔ استحکام اور نہلانا ایسے بیماروں کو گرم تر پانی سے مضر ہوتا ہے کہ اخلاط کو پگھلا دیتا ہے اور مسامات کو وسیع کرتا ہے ہاں البتہ آبہائے گرم خشک کبریتی کا استحمام مفید ہے اور خشک حمام اس کے ہمراہ نطروں سے اور نمک سے مالش کرنی ان کو مفید ہے خاکستر گرم میں لیٹنا اور پسینا نکالنا ان کو نافع ہو مسکنات درد اس وجع مفاصل کے جو حار ہو اور زیادہ شدید نہ ہو۔ میتھی کو سرکہ میں پانی ملا کر پیسیں کہ خوب پس جائے پھر اس پر شہد ڈال کر پکائیں تا کہ بستہ ہو جائے بعد ازاں کھرل میں پیس کر جب مثل غالیہ کے ہو جائے طلا کریں اور خرقہ کتان پر لگا کر مقام درد پر چمٹا دیں کہ دو روز خواہ تین دن لگا رہے جب اوپر سوکھ جائے روغن گل سے تر کر دیا کریں اور یہ دوا ابتدائے مرض کے لائق ہے اور جب صعود کا زمانہ ہو۔ ایضاً ابتدائے مرض میں اور بعد زمانہ انحطاط کے جب بقایائے مواد کس قدر رہ جائے لعاب حلبہ اور تخم کتان روغن کنجد میں گھوٹ کر جب مثل شہد کے گاڑھا ہو جائے طلا کریں ایضاً اگر درد زیادہ نہ ہو کرنب تازہ اور کرفس کا ضماد کریں اور اگر درد قوی زیادہ ہو ایرسا کو پیس کر اور میتھی کا آٹا اور نخود کو شراب عسل میں تھوڑی سی شراب ملا کر لیپ کریں اور تھوڑا سا روغن حنا بھی۔ خاکستر کرنب چربی ملا کر قیروطی جو روغن بابونہ سے بنائی جائے وہ بھی نہایت عمدہ ہے۔ سکنات درد جو مخدر ہوں ازانجملہ افیون چار مثقال زعفران ایک مثقال گائے کے دودھ میں پیس کر استعمال کریں اور اس پر میدہ کی روٹی کا ماوا چھڑک کر نرم کر لیں اور ضماد لگا کر برگ چقندر خواہ برگ کاہو سے باندھ دیں خواہ

بدلہ لباب جز کو قیروطی داخل کریں۔ ایضاً تخم شوکران چھ درہم افیون ایک درہم زعفران ایک درہم شراب شیریں جس قدر بکار آمد ہو اور قیروطی ملا کر ضماد کریں ایضاً بزار لبنج افیون اسپغول اقاقیا اور مغاث یعنی معدہ لکڑی سب کا قرص تیار کریں اور روغن گاؤ ملا کر طلا کریں اور کسی پتے سے باندھ دیں تا کہ چھوٹ نہ جائے ایضاً صبر دس درہم زعفران ایک درہم عصارہ شیخ ارمنی چھ درہم شوکران چار درہم ہو فافسطید اس تین درہم لفاح بیس مثقال زعفران چار مثقال پہلے لفاح کو سرکہ میں اس قدر پکائیں کہ مہرا ہو جائے پھر اسی کو اور ادویہ باقیماندہ میں ملا کر ضماد کریں ایضاً بیروج کو روغن گاؤ میں ڈال کر پیسیں بعد ازاں مقام درد کی اس سے مالش کریں۔ ایضاً میعہ افیون ملا کر طلا کریں بہت سا پانی مفاصل پر گرانے سے بھی تخدید پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ قروح نہ ہوں ایضاً اسپغول آب گرم میں بھگوئیں جب پھول جائے روغن گل ڈال کر کھینچیں اور سرد کر کے طلا کریں مشروبات مخدرہ میں سے بیروج دو دانگ ہمراہ طلا و شہد کے۔

ریحی وجع مفاصل کا علاج وہی ہے جو حدبہ ریحی کا علاج ہے۔ ان تدبیروں نے جن میں ہمراہ منافع تسکین درد کے تخدیر بھی کس قدر ہو خطبانا اور مجیٹھ اور اجوائن اور زراوند فوتنج تخم خیارا اور سورنجان بوزیدان ماہی زہرہ اور مغاث سب ہموزن اور افیون نصف جزء مقدار شربت اس کی دو درہ تک ہے۔ داغ لگانے کی تدبیر داغ لگانے کا عمدہ طریقہ خواہ ان کہ قائم مقام داغ دینے کے یہ ہے کہ مریض ایسے انداز سے لیٹے جیسا اس کے حال کے مناسب ہے اور ہلنے سے منع کر دیں اور درد کے گرد گوندھا آٹا لگا دیں اور بیچ میں اسکے تھوڑا سا نمک رکھیں اور اس پر تھوڑا سا زیت رکھیں پھر اس پر چند چیتھڑے تہ بر تہ رکھیں اور چند آدمی دستکار داغ لگانے والے حاضر رہیں اور زرار داغ لگانے کو ان کو گرم کر کے اس پر رکھتے ہیں مگر پہلی اتنی گرمی دی جائے کہ محسوس نہ ہو پھر اس قدر گرمی کہ اند کے محسوس ہو پھر اس قدر کہ برداشت نہ ہو سکے پھر جب اس قدر گرمی دینے کی نوبت پہنچے کہ حد سے گزر جائے آٹا وغیرہ جو کچھ ہے سب کو چھوڑا

ڈالیں اور مریض کو حکم دیا جاوے کہ تھوڑا کس طرف جھک جائے تا کہ نمک اور زیت نکل جائے پھر اس کے بعد وہی جگہ صوف سے ڈھانپ کر باندھ دی جائے ۔ واجب ہے کہ بیمار کے سر پر پانی سے بھرا برتن رکھا ہو خواہ گلاب سے پر ہو کہ اس سے اپنے منہ کو کپڑا بھگو کر پونچھتا رہے احتیاط کرے کہ گوشت نہ جل جائے اور قرحہ نہ پڑ جائے وجع مفاصل حار کا علاج ایسے اشیا سے علاج کریں کہ تبرید اور ترطیب کرتی ہیں بقول اور گوشت اور غذا اور فواکہہ اور لطوخات اور نطولات اور قیروطیات اور ریاضت باعتدال کریں اور آب شیریں سے نہائیں بعد ان کی آب سرد ان کی اطراف پر گرایا جائے بیت اول میں حمام کے اور آبزن نیم گرم کرایا جائے بعد اس کے آب سرد میں ڈبوئے جائیں اور دفعتہً غوطہ ماریں اور ان کے پاؤں پر بھی سرد پانی ڈال جائے سہل بھی دیا جائے اور اوراربھی کرایا جائے مگر مدرات بھی ایسی ہوں جن میں زیادہ تسخین نہ ہو جیسی شربت در معجون سفرجلی دوائے جید ہو کہ اس میں اورار اور اطلاق کے ہمراہ تسکین درد کا فائدہ ہے دوسرا نسخہ تخم خربوزہ تخم خیاء سورنجان سفید مغاث ملکا ایک دانگ جزء افیون ثلث ا جزء کا سب کو یکجا کریں مقدار شربت اس کی چار درہم ساتھ چار درہم شکر کے اس دوا کا نفع اس وقت وہتا ہے جب کھلائی جائے طلا کا عام قاعدہ یہ ہے کہ طلا اگر مبرد اور قابض ہو جیسی کہ صندل پس اکثر ایسے طلا ایذا دیتے ہیں بلکہ محتاج ہیں کہ کس قدر گرم کیئے جائیں اور قیروطی سے نرم کر کے استعمال ان کا ہو۔ جب مبردات سے ایذا ہو اور تمدد پیدا کر دے استعمال مرخیات کا کریں جیسے منفخخ اور روغن گل اور قیروطی اور اکثر مقام درد پر چیتھڑے پانے سے تر کے رکھتے ہیں اور سرکہ بھی اسی پانی میں ملا دیتے ہیں ۔ منجملہ مجربات کے نے کی تازہ پتیاں نچوڑ کر اگر طلا کریں فوراً درد میں سکون پیدا کرتا ہے ایضاً بلوط کو نرم نرم کوٹیں اور پھر حوب طرح سے جوش دیں اور اس کا نطول کریں ایک گھنٹہ تک حب ادویہ مبردہ کا تحمل ہو جائے ۔ اور مبردات سے بوجہ تکثیف اور تمدید کے درد نہ ہو پھر آب کاسنی سبز اور آب مکوئے سبز اور آب حی

العالم اور چولائی کا پانی اور کھیرے اور کدو وغیرہ اک پانی دینا کچھ مضر نہ ہوگا اور اس طرح چربی وغیرہ سے ضماد کرنا اور بطیخ سے ضماد کو چھوڑ ڈالیں منجملہ ادویہ کے جو آخر بقایائے مواد او جاع مفاصل اور نقرس حار کو مفید ہیں یہ دوا ہے کہ صبر اور مر اور زعفران ہموزن لے کر آب کرنب خواہ آب کاسنی ملا کر طلا کریں جس قدر مقدار حرارت کی کم و بیش ہو ایضاً قیروطی روغن بابونہ کے ہمراہ۔ ایضاً داخلیوں کو روغن بابونہ میں پگھلا کر ضماد کریں۔ استحمام گرم ان کو مضر ہوتا ہے اور سرد پانی سے کبھی نفع ہوتا ہے کہ روح مادہ کرتا ہے اور مفاصل کو قوی کر کے تسکین درد میں پیدا کرتا ہے سہلا تحلیلہ زرد وس درہم سونجان بوزیدان ہر واحد تین درہم تخم کرفس انیسون دو دو درہم شکر پانی میں گھول کر اس میں یہ ادویہ ملائیں مقدار شربت ہر روز دو درہم ایضاً بہی کو نچوڑ کر اس کا پانی ایک رطل سرکہ انگوری تین اوقیہ شکر ایک رطل سقمونیا مجموع ادویہ سے فی رطل تین درہم مقدار شربت نصف اوقیہ ایضاً سورنجان دس درہم سقمونیا ایک درہم اور درواتگ کبابہ تین درہم شکر طبرزد تیس درہم مقدار شبت تین درہم ایضاً سقمونیا مشوی جو بہی کے اندر رکھ کر بھونی جائے خواہ آب بہی ترش میں خواہ سیب میں بشرطیکہ اس کے قوام کی رعایت کی جائے جب قوام غلیظ ہو جائے پس منہ اس شے کا جس میں سقمونیا کو پختہ کیا جائے بند کر دیا جائے اور بند کر کے چھوڑ دیں تاکہ خشک ہو جائے اور بعد خشک ہونے کے بقدر دس درہم اس میں سے لے کر بیس درہم شکر طبرزد اور کبابہ جو باریک مثل سرمہ کے پیسا ہو دو درہم سب کو بذریعہ جلاب کے یکجا کریں اور گولیاں بنا کر سایہ میں سکھائیں اور دو گولیاں خواہ تین اس میں سے ہر وقت کھایا کریں اگر مادہ میں ترکیب ہوا یارج فیقرا کا استعمال کریں ایسے بیماروں کو شراب وردیا بابن نسخہ خوب فائدہ کرتی ہے۔ آب گلسرخ تازہ دو رطل اور شہد چار رطل سقمونیا بریان ایک اوقیہ یہاں تک پکائیں کہ قوام درست ہو جائے۔ مقدار شربت دو قلنجار سے پانچ قلنجار تک یعنی ۲ ۳ ۴ ماشہ سے ۳ ۳ ۳ ۴ ۳ ماشہ تک ایضاً نقیع تمر ہندی املتاس ملا کر آب کاسنی اور

خواہ سرکہ میں انہیں ادویہ کو پکایا ہو پنیر کہنہ پانیمیں جوش دیا ہو خصوصاً اگر املتاس کی بھی اس پانی میں سرکت ہو اور نطرون اور فربیوں اور راکھ کا پانی اور کرنب سوختہ شل اور زمین گیر کا علاج نیچے کا دھڑ رہ جانا اس کو افتاد کہتے ہیں اور زمانت کے معنی کسی عضو کا بیکار ہو جانا معلوم رہے کہ ایسے اشخاص کو روغن حند قوقی جس کو بسکھپرا کہتے ہیں پلانا اور اسی روغن کی مالش نہایت مفید ہے اس روغن کی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ حسد قوقی جب اس میں بیج پڑ جائیں ہموزن شراب اور زیت میں اس قدر پکائیں کہ مائیت اس کی جل جائے مقدار شربت میں تین درہم تک ہے اور کم بھی اس سے ریحی اقعاد کا علاج مثل ریاح افرسہ کے ہے اقعاد کے واسطے منجملہ مجربات کے یہ دوا ہے کہ بکری کی کھال جس وقت ذبح کر کے اودھیری جائے اسی گرمی کی حالت میں مریض اس چرسہ پر بیٹھے اور دودھ کو فوراً دوہا گیا ہو اسی کھال میں لگا دیا جائے اس تدبیر سے مریض کو نفع ہوتا ہے حمام بس اور تنور کی گرمی سے پسینہ نکالنا خواہ کسی گڑھے میں ریگ کے ٹھیک دوپہر کے وقت گرمیوں میں بٹھا کر پسینہ نکالنا ایسے بیماروں کو مفید ہوتا ہے وجع مفاصل سے بچانے کی تدبیر جو شخص عادی مفاصل کے درد کا ہو ربیع کے زمانہ میں فصد اور سہل کرائے اور جب زمانہ مرض کے دورہ کا قریب معلوم ہو اور تدبیر معتدل کا غزا میں لحاظ رکھے یعنی لطافت میں غذا کے اعتدال ہو خلاصہ یہ ہے کہ اگر سبب مرض کا اس کے بدن میں کثرت اخلاط ہوتا ہو استفراغ کثیر سے ان اخلاط کو زیادہ ہونے دے اور تقلیل غذا سے کمی اختلاط کی کرتا رہے اور ریاضت عمدہ طریقہ سے بھی کرتا رہے کہ اگر سبب مرض کا اس کے بدن میں کثرت اخلاط ہوتا ہو استفراغ کثیر سے ان اخلاط کو زیادہ ہونے دے اور تقلیل غذا سے کمی اختلاط کی کرتا رہے اور ریاضت عمدہ طریقہ سے بھی کرتا رہے تاکہ اخلاط کے فضول باقی نہ رہنے پائیں اور اگر سبب اس مرض کا فساد اخلاط ہو اس کی تدبیر ایسے استفراغ سے کرے جس میں مقابلہ بالضد اس فساد کا بھی ہو اس لئے کہ بلغم کی پیدائش مبردات کے اعانت سے ہوتی ہیاور معلوم ہے اس

تولید کا روکنا کس طرح سے ہوتا ہے اور مرارہ کی تولید سخات سے ہوتی ہے اور اس کی تدبیر بالضا بھی معلوم ہو چکی ہے اور سودا کی تولید اور اس کے کم کرنے کی تدبیر سب بخوبی معلوم ہو چکی ہیاور جب استفراغ کسی غلط کا ہو چکے پس تدبیر صائب یہ ہے کہ عضو ماؤف کی تقویت کی جائے بذریعہ قوابض کے تا کہ فضول کو قبول نہ کرے خصوصاً اگر قوابض کے استعمال سے اس مادہ کا اعضائے رئیسہ کی طرف جانے کا خوف نہ ہو بسبب اس کے کہ تنقیہ پہلے ہو چکا ہے اور اعضائے رئیسہ بھی خالی ہو چکے ہیں اور یہ ادویہ جیسے اقاقیا اور گلنار اور عصارہ عصی الراعی اور حضض ماشیا وغیرہ ہیں اسی مقام کی مالش نمک کو زیت میں پیس کر کی جائے مگر ان کہ یبس شدید ہو اگر ورم بلغمی ہوتا ہے مریض کو زراوندحرج دو درہم ہمراہ شربا کے چند مرتبہ پلانی چاہئے اور جاڑوں میں بھی اس کا استعمال کریں کہ بیشتر یہ تدبیر دورہ کی مانع ہوتی ہے۔ ریاضت اعتدل کا استعمال کرے اور سواری بھی کرتا ہرے مگر سوار ہونے میں اطراف نہ کرے ورنہ اوجاع مفاصل اور نقرس کا ہیجان ہوگا اور جس چیز کا ان میں عادی نہ ہو اس کو دفعتہً نہ کرنے لگے بدن تدریج کے پھر اگر ایسا اتفاق ہو جائے روغنہائے قوی کی مالش کرے گوشتہائے غلیظ سے پرہیز کرنا اس کو واجب ہے اور شور نمکین گوشت سے پرہیز کرے اور نمک سود سے ترکاریوں میں چقندر ہو گاجر اور کھیرا ہرگز نہ کھائے اور خربوزہ اس وجہ سے کہ خلط مائی پیدا کرتا ہے مضر ہے اور چونکہ اورار کرتا ہے لہذا مفید ہے بس خربوزہ کا نافع اور مضر ہونا بہ نسبت ہر بدن کے جداگانہ ہے زیادہ شراب اور شراب غلیظ کا استعمال بلکہ ہر طرح کی شراب ان کو مضر ہے۔ غذا ایسی اختیار کریں کہ جیدالہضم اور زود ہضم بھی ہو امتلا منے اور ریاضت میں لطافت اور نا لنے سے پرہیز کرے اور زیادتی تعب اور ریاضت سے بھی افراز کرے خصوصاً امتلاء معدہ پر جماع سے بھی اجتناب کرے نہانے میں کمی کرے اس لئے کہ آب گرم سے نہانا اخلاط کو پگھلا کر روان کرتا ہے مفاصل کی طرف۔ سیاہ حمات یعنی کبریتی پانی ایسے لوگوں کو وقت مرض

میں نفع کرتے ہیں۔ منجملہ اس تدبیر کے جو نہانے کے ابتدا میں اور بعد فراغت غسل کے اور نہانے کے درمیانی زمانہ میں ان کو مفید ہے وہ یہ ہے کہ سرد پانی مفاصل پر گرائیں اگر کوئی مانع ضعف عصب کا نہ ہو کبھی سرد پانی مفاصل پر گرانے سے ضرر حمام کا دفع ہو جاتا ہے کھانا کھا کر سونے سے ان کو پرہیز کرنا ضرور ہے کہ نہایت مضر چیز ہے ان کے واسطے خاص علاج عرق النسا اور وجع الورک اور درد زانوں کا جو ٹھہر گیا ہو۔ واجب ہے کہان امراض کے علاج میں پہلے تو انہیں قوانین کی طرف سے رجوع کریں جو عموماً اوجاع مفاصل کی علاج میں مندرج ہو چکے ہیں یہ بھی اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اقسام اوجاع مفاصل دیگر سے اس امر میں جدا ہیں کہ ابتدا میں روع کرنا انہیں ضرر کرتا ہے اور شدید ضرر ہوتا ہے اس لئے کہ مادہ ان کا درشت ہوتا ہے اور مدوع اس کو اسی جگہ محتبس کر دیتا ہے اس طرح کہ اس کی تحلیل دشوار ہو جاتی ہیاس لئے کہ مواد یابسہ بدون روع مفاصل کو اپنی جگہ سے اتار دیتے ہیں لہذا واجب ہے کہ جس وقت تسکی وجع کا ارادہ ہو ابتدائے مرض ہیں تو مرخیات سکنہ مملینہ سے تدبیر کریں ہاں اگر اتفاق یہ بات پیدا ہو کہ مادہ زیادہ رقیق ہو۔ کبھی سرد بلا اور فصل بارد میں اس مرض کا علاج دشوار ہوتا ہے اور فربہ اندام کا وجع مفاصل اور دربائیں طرف کا زیادہ سخت ہوتا ہے۔ دموی مادہ کا وجع مفاصل اس کے واسطے نہایت نافع ہے کہ فصد کھولی جائے کہ فوراً فصد سے نفع ہوتاہے اسطرح پر کہ پہلے ہاتھ کی فصد ہو اس کے بعد پاؤں کی فصد اور پاؤں کی فصد ہرگز نہ ہونی چاہئے بدن ہاتھ کی فصد کھولنے سے قے کرانے سے بھی نفع ہوتا ہے اور سہل تو بیشتر مضر ہوتا ہے اگر قے اچھی طرح ادویہ قوی ے کرائی جائے تو اسی پر اقتصار کرنا چاہئی تاکہ اگر سہل دیا بھی جائے تو ادویہ سہلہ مادہ کو جانب اسفل جذب نہ کریں ہاں اگر یہ امر معلوم ہو کہ مادہ قلیل ہے بہتر یہ ہے کہ پہلے دوفاقہ مریض کو دیئے جائیں پر فصد کی جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ عرق النسا کی فصد زیادہ نافع ہے بہ نسبت فصد صافن کے مریض عرق لانسا کو ہاں اگر درد کا پھیلاؤ جانب وحشی اور

بیرونی طرف پاؤں کے نہ ہو بلکہ درد کا پھیلاؤ فقط جانب النسی اور اندرونی رخ میں پاؤں کے ہو کہ اس وقت صافن کی بہ نسبت فصد عرق النسا کے زیادہ عمدہ ہے بنا بر اس کے کہ یہ دونوں رگ یعنی صافن اور عرق النسا دوشبہ ایک ہی رگ کے ہیں اور ان کا حال مثل باسلیق اور قیفال کے رگہائے ہر دو دست سے ہے مگر جالینوس فقط صافن اور مابض کی فصد کا ذکر اس جگہ کرتا ہے اور مابض کی فصد عرق النسا اور صافن دونوں سے زیادہ مفید ہے منجملہ ان رگوں کے جو اس مرض میں ان کی فصد کھولی جاتی ہے ایک رگ درمیان خنصر اور بنصر کی پاؤں کی انگلیوں کی ہے اس کی عرق النسا کے مرض میں فصد کرتے ہیں بعض اطبا نے کہا ہے کہ اس رگ کی فصد عرق النسا کی فصد سے زیادہ مفید ہے جیسے کہ اسلیم کی فصد ہاتھ کے باسلیق سے زیادہ نافع ہے امراض جگر اور طحال میں بلغمی درد عرق النسا کا مثل اورام غلیظ کے ہو استحقاق علاج میں اس وجہ سے مناسب نہیں ہے کہ محللات قوی کا استعمال مقدم کیا جائے استفراغ مادہ پر بنا بر اسی دلیل کے جو اوپر معلوم ہو چکی اور یہ بھی ہم کہہ چکے ہیں کہ قے کرانے کا نفع بہ نسبت اسہال کے زیادہ ہے اس لئے کہ مسہل سے مادہ کی تحریک بجانب موضع درد کے ہوتی ہے اور قے سے مادہ اس جہت سے دوسری طرف جذب ہو جاتا ہے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ قے بذریعہ بورہ اور سرکہ کی کرائی جائے اور جب قوی دوا سے قے کرائی جائے جن کی حاجت ان کو اخلاط غلیظ کے اخراج میں ہے تو واجب ہے کہ اس کے بعد ادویہ ملطفہ سخنہ کا استعمال کرائیں۔ کبھی وجع مفاصل بلغمی میں بلکہ اور بھی مواد کثیرہ میں قے کرانے کے بعد فصد کی حاجت ہوتی ہے بعد استفراغ کے انہیں مدرات کا استعمال کریں جو ہم اوپر لکھ چکے ہیں مشروبات نافعہ میں سے اوجاع مفاصل کے واسطے دواء ہرمس ہے خاص کر کے اور یہ دوا بھی نہایت عجیب ہے کماذریوس جھطیانا مکد نواوقیہ زراوند مدحرج دواوقیہ تخم سداب خشک اکبر طل کوٹ کر چھانیں باریک چھلنی میں مقدار شربت ایک ملعقہ ضمادات محللہ کا بھی استعمال کیا جاتا ہے اور نطولات محللہ کا اور

آبہائے کبریتی کا پھر اگران ادویہ سے حاجت برآری نہ ہو حقنہ کا استعمال کیا جائے بعد ازاں دونوں کولہ پر پچھنے بھرے ہوئے لگائے جائیں یا خالی پچھنے چسپاں کئے جائیں اور جلد کی سرخ کرنے والی ادویہ اور دانہ اٹھانے والی دواؤں کا استعمال کیا جائے اور جس قدر رشور وغیرہ پڑ جائیں ان کا اندمال نہ کیا جائے جب تک صحت کامل نہ ہو ضماد جو مستعمل ہوتے ہیں ان کی حدت اور تیزی دو غرض سے زیادہ کی جاتی ہے ایک تو تحلیل دوسرے جذب خارج کی طرف اور ایک غرض سے ان کے حدت ناپسند بھی ہے وہ یہ بات ہے کہ ایسے تیز ادویہ بیشتر مادہ کو خشک بھی کر دیتے ہیں اور متحجر کرتے ہیں اور مادہ کو قابل علاج کے نہیں رکھتے ہیں جب حدت کے فائدہ ردہوئے اور ضرر ایک ہی اور وہ بھی گاہ بگاہ لہذا واجب نہیں کہ ہمیشہ ملین کی طرف لحاظ کیا جائے بیشتر حاجت محجمہ کے چسپاں کرنے کے ہوتی ہے تاکہ جذب مادہ کریں۔نطول اور آبزن۔روغن حنا ایک رطل سرکہ کہنہ ایک رطل نطرون ربع رطل قاقلہ ڈیڑھ اوقیہ اور زوفا سے بھی اس قدر ران دواؤں میں کپڑا ڈبو کر مقام درد کو سینک کریں آبزن کا استعمال کیا جائے ان ادویہ مفردہ سے جو محلل ہیں اور اسی باب میں ان کا ذکر ہو چکا ہے مروخات جیسے روغن قسط روغن فربیون روغن حاقرقرحا روغن حنا روغن جندبیدستر کہ ان کا استعمال بعد ہفتہ کے کیا جائے اور قیروطی ہمراہ جاؤشیر کے اور فربیون اور روغنہائے مذکورہ۔طلا اور ضماد کے اقسام میں سے یہ ضماد محلل بھی ہے اور نہایت درجہ جذب کنندہ مادہ ہے اندرون مفاصل سے بطرف خارج کے تخم سداب صحرائی اور حب انغار اور انجدان اور نطرون اور شیح ارمنی قرومانا شحم حنظل تا نخواہ مکد چار مثقال سداب تازہ من کا آٹھواں حصہ زفت بھی آٹھواں حقنہ میں کا اشق ایک من مازو چھ مثقال جاؤشیر چار مثقال کبریت زندہ چار مثقال جملہ ادویہ سے مرہم تیار کریں اگر عرق النسا میں بھیڑ کی مینگنی اور سرکہ کہنہ کا طلا کریں اس کا اثر مثل دواء خردل کے ہوگا بلکہ اس سے بھی افضل ہے مراہم محمرہ اور منقطہ جن سے دانہ اٹھ آئیں اور دانہ اٹھنے

کے بعد واجب ہے کہ ان ثبور اور نفاطات کو توڑ ڈالیں کہ رطوبت نہ جائے اس کے بعد دوائے مجفف اس پر چھڑکیں پھر دوائے منقطہ یعنی دانہ ابھارنے والی کا دوبارہ استعمال کریں اور پھر اس طرح کیا کریں تا کہ صحت کامل حاصل ہو۔ ایضاً ایک رطل بورہ اور ایک رطل زیت لے کر طلا تیار کریں ایضاً یہ ضماد مجرب ہے مویزج ڈیڑھ رطل اور دری سوختہ دو رطل عاقر قرحا نصف رطل حرف ایک رطل اور نصف رطل بارزد ایک رطل کبریت ایک رطل بورہ ایک رطل زیت تین قوطولی صمغ صنوبر کو بارزدہ کے ساتھ بریان کر کے پھر سب ادویہ سے مرہم تیار کریں اور لگائیں ایضاً دوسرا نسخہ رفت ایک جزء کبریت یک جز مثل سرمہ کے باریک پیسیں اور کولہ پر طلا کریں اور اس کے اوپر کاغذ چمٹا دیں اور اسی طرح لگا رہنے دیں کہ کود چھوٹ کر گر جائے منجملہ مجربات کے یہ ہے کہ شیطرج کی تازہ پتیاں گرمیوں میں توڑ کے خوب باریک پیسیں اور بڑا اہتمام اس کے کوٹنے پیسنے میں کریں کہ دشواری سے کٹتی ہے پھر اس میں چربی ملا کر کولے پر لگا دیں اور درد کے مقام پر بھی اور اس پر پٹی وغیرہ سے بندش کر دیں اور چار گھنٹہ بندھی رہے نہایت چھ گھنٹہ تک بعد ازاں مریض کو حمام میں داخل کریں جب بدن پر تری آنی شروع ہو اور تھوڑی نمی یا تراوٹ آ جائے آبزن میں اس کو بٹھائیں اور ضماد مذکور کو چھوڑا ڈالیں اور اس مقام پر صوف وغیرہ سے بندش کر دیں اور ایک ہفتہ خواہ دس روز تک مریض کو راحت دیں۔ اور پھر بعد اتنے زمانہ کے یہی تدبیر دوبارہ کریں کہ یہ ضماد دوائے خردل اور ثافیا سے مغنی ہے ایضاً مویزج اور ذراریح کا ضماد کریں۔ ایضاً نافیسا اور موم اور روغن سداب ایضاً عاقر قرحا اور دبق جس کو مویزج عسلی کہتے ہیں اور زہرہ سنگ اسبقوس اور بورق اور مویزج کا مرہم تیار کریں کبھی ایسے مرہم میں خرف کو زیادہ کر دیتے ہیں منجملہ ادویہ نافعہ کے اس مرض میں ونیز دردہائے زانو کے واسطے قیروطی فربیوں کی ہے ایضاً روغن حنا آٹھ اوقیہ سرکہ چار اوقیہ نطرون دو اوقیہ عاقر قرحا ایک اوقیہ پہلے عاقر قرحا روغن حنا میں تر کریں اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے تین دن

مستعمل ہوتا ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا اور جو شخص اس کا استعمال کرتا ہے اس کی مفاصل جن میں درد ہو نرم ہو جاتے ہیں اور پسینا انہیں سے برآمد ہونے لگتا ہے اس ایارج میں زیادہ اسہال کی قوت نہیں بلکہ بلطیف تنقیہ کرتا ہے۔ مفردات ادویہ سہلکہ اس مرض کی شحم حنظل اور قنطوریوں اور صموغ اور ماہی زہرہ اور شیطرج اور عصارہ قثاء الحمار ہے دو پھل اندرائن کے لے کر ان میں سوراخ کریں اور سوراخ کر کے جو کھ ان میں شحم اور تخم سب نکال ڈالیں اور روغن کنجد دونوں میں بھر کر رکھ دیں ایک شب اس طرح رکھے رہیں پھر صبح کو دونوں حنظل مع روغن کے جو ان میں بھر دیا ہے کسی دیگ میں رکھیں اور ڈیوڑھا وزن پانی بہ نسبت تیل کے ملا کر اس قدر پکائیں کہ دونوں حنظل خوب پختہ ہو جائیں اور پھول ہو جائیں دونوں کو نکال کر پھینک دیں اور اب تیل اور پانی کو پکائیں زمانہ کافی اور بکار آمہ تک بعد ازاں اسی پر روئی پاکیزہ کوٹی ہوئی اور باریک چھانی ہوئے ڈال کر اتنا صبر کریں کہ سب پانی بستہ ہو جائے اور مجموعہ مثل حلوائے تر کے ہو جائے پھر اس کی گولیاں ریٹھہ کے برابر بنالیں ان گولیوں سے اٹھارہ گولیاں مریض کو بعد نہلانے کے کھلائیں۔ دوسرا طریقہ روغن ہذا کے پکانے کا یہ ہے کہ عصارہ حنظل میں روغن کنجد کو پکائیں جب تنقیہ بذریعہ اسہال اور قے کے ہو جائے اور مرض کا زمانہ طولانی ہو جائے اس وقت حمولات کا استعمال کرنا ضرور ہوگا ایسے ادویہ سے جو خراش کر کے خون کا اخراج کریں جیسے طبیخ قثاء الحمار اور حنظل اور تلخہ گاؤ عاقرقرحا قنطوریوں حرف شیطرج اور ابلی ہوئی مچھلی کا پانی یہ سب ادویہ ان کو مفید ہیں ایسے وقت اور اکثر اسی سے زوال مرض ہو جاتا ہے اور اکثر حقنہ میں فربیوں میں ملا دیتے ہیں اور قبل کہنہ ہونے مرض کے خواہ پہلے اس وقت کے جب حقنہ کا زمانہ تجویز ہوا ہے فربیوں کا داخل کرنا مضر ہے کہ جملہ تصرفات ادویہ کو منع کرتا ہے مگر آخر زمانہ میں قید ہوتا ہے خصوصاً اگر ادویہ منقطہ کے بعد اس کا استعمال ہو اکثر اوقات سحج اور خراش خود بخود بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ اسی کی وجہ سے شفا حاصل ہوتی ہے یہ حقنہ مجربہ ہے جس سے

خراش مثل حمول کے پیدا ہوتی ہے۔ حنظل اور حرف اور بیخ کبر اور قنطوریوں اور قثاء الحمار اور شیرطج اور مجیٹھ کو جوش دے کر حقنہ کریں پانی سے تو حقنہ کیا جائے ورثفل اس کا ورک پر ضماد کریں اور یہ بھی حقنہ ہائے نافعہ سے ہے۔ ایضاً یہ حقنہ خفیف بھی ہے۔ ایضاً سرکہ اور سبوس گرم کے ضماد کریں۔ پھر اگر اس جگہ خون مردہ کسی مفصل میں ٹھہر گیا ہے طلائے احمر یعنی خالص کندن سے ان کو داغ دینا چاہئے تا کہ خون مذکور جاری ہو کر خارج ہو جائے اس طرح بابونہ اور غاریقون و حنظل مطبوخ بھی مجرب ہے۔ ثبور جو بنام بطم مشہور ہیں یہ دانہ ساق پانی پر نکل آتے ہیں اور سیاہ سوداوی ہوتے ہیں جیسے جھاؤ کے پھل یا بن کی شکل کے ہوتے ہیں بڑے بڑے بھی ہوتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے بھی مادہ ان کا مادہ دوالی ہے علاج ان کا براہ تنقیہ وہی علاج ہے جو دوالی اور قروح سوداویہ کا ہی جن کو ہم کتاب چہارم باب قروح میں بیان کریں گے وجع العقب پاشنہ پا کا درد بھی کسی صدمہ سے یا گر پڑنے سے خواہ موزہ کی رگڑ سے خواہ اور کسی وجہ سے یہ درد پیدا ہوتا ہے اس درد کو زیادہ نطول کرنا آب سرد سے اور طلا کرنا ماسیا اور طین ارمنی کا مفید ہوتا ہے پاؤں کا پتلا اور کمزور ہونا کبھی خلقی ہوتا ہے اور کبھی تعب کثیر اور استرخائے سابق سے اور غذا کی راہوں کے بند ہونے سے جیسے خصیان اور خواجہ سرا ایسے لوگوں کو اس وجہ سے ضعف پا عارض ہوتا ہے واحن کا بیان بسہری ورم گرم ہے جو ناخن کے قریب پیدا ہوتا ہے اس کے درد کی شدت تمام بدن میں پھیلتی ہے اور ضربان اومیں زیادہ ہوتا ہے اس قدر ٹپکتی ہے کہ قرار نہیں ہوتا اور کبھی اس کی ایذا بغل کے نیچے تک پہنچتی ہے اور بیشتر اس کی وجہ سے تپ شدید آ جاتی ہیا گر یہ ورم ناخن کی جڑ میں پیدا ہو جڑ سے ناخن اوکھڑ جاتا ہے۔ اکثر اوقات دونوں ہاتھوں میں بسہری پیدا ہوتی ہے اور اکثر متقرح بھی ہو جاتی ہے اور کبھی قرحہ پڑ کے تاکل اور سڑاہند بھی اس میں آ جاتی ہے اور انگلیاں سڑا دیتی ہے اور یہ خرابیء اس وقت ہوتی ہے جب اس سے مدہ بدبو بہا کرتا ہے علاج یہ ہے کہ فصد کی جائے اور مسہل دیا جائے

اور تدبیر لطیف یعنی غذا میں کمی کی جائے اور ابتدا میں ایسی چیز نہ دی جائے جس میں قبض ہو بعد اس کے جو گوشت زائد ہوگیا ہے اس کو دور کریں ایسی دوا وغیرہ سے جس میں زیادہ لذع نہ ہو چھوٹی بسہری اور ابتدا کے ورم داخس کو شہد مازو ملا ہوا اچھا کر دیتا ہی خواہ اس کے بڑھنے کو اور اس کے مادہ کے جمع ہونے کو روک دیتا ہے منجملہ ان اشیاء کے جو ابتدا میں نافع ہیں یہ بھی دوا ہے کہ سر کہ اور سبوس گرم کر کے ضماد کریں۔ مرہم کافوری (جو دراصل مرہم کافور ہے نہ وہ مرہم جس کا نام مرہم کافوری رکھ لیا ہے) بھی مفید ہے اور وہ اصلی مرہم کافوری وہ مرہم ہے جس کی شناخت اسی شے سے ہوتی ہے جس سے کافور بنایا جاتا ہے۔ ایضاً افیون اور لعاب اسپغول جو سرکہ سے نکالا جائے صبر عربی جو آب افادیہ سے دھویا گیا ہو وہ بھی داخس کو مفید ہے یہ دوا عمدہ ہے صبر ہندی بھی نافع ہے اس طرح اصل السوس اور کندر پیا ہوا تنہا خواہ اور کسی کی ہمراہ پیس کر بھی مفید ہوتا ہے یہ دوا عمدہ ہے۔ داخس کے واسطے صبر گلنار مازو کا ضماد بسہری کو دفع کر دیتا ہے اور اس کے مادہ کے فراہم ہونے کو روکتا ہے۔ ایضاً چرک گوش اور حضض کا جس وقت طلا کریں قبل اس کی کہ مادہ داخس کا فراہم ہو چکا ہو نفع کرتا ہے اور مادہ کو فراہم ہونے سے روک دیتا ہے مگر جبکہ بسہری میں پیپ نہ پڑنے لگے۔ ایضاً حب الآس کو قید انگور میں پکا کر لگانا بھی نافع ہے۔ بالخاصیت ہاتھی دانت بھی بسہری کو مفید ہے۔ جب داخس میں درد شدید ہونے لگے بار بار ہاتھ کو کسی روغن میں گرم کر کے ڈبوئیں اور بعد ازاں ضماد ہائے مذکور میں سے کسی ضماد کو لگا دیں۔ اور اگر یہ تدبیر پہلے سے کی جائے مادہ کو روک دے گی اور مفید ہو گی۔ جب نضج اس ک شروع ہو تخم مرد اور اسبغول دودھ میں بھگو کر پکایا جائے۔ جب مادہ اچھی طرح سے جمع ہو جائے۔ واجب ہے کہ چاک کریں جہاں تک زرد پیپ پڑ چکی ہے اور بہت گہرا زخم نہ لگائیں جو خام ورم تک پہنچ جائے اور جس قدر پیپ ہو اسی کو نکال ڈالیں پھر آرد جو کا خواہ پسی ہوئی زعرور کا ضماد کریں۔ اور مسور گلنار اور گلسرخ وغیرہ کا ضماد بھی مفید ہے اور اگر خود ہی پک

جائے اسی قسم کی ادویہ سے علاج کیا جائے اور اگر متقرح ہو جائے ترمس پیا ہوا اس پر لگانا مناسب ہوگا اور اگر زیادہ تقرح اس میں ہو مرہم زنگار سے خواہ مرہم ابیض ملا کر یا مرہم سپیدہ سے علاج کریں اور ایک کپڑے کو شراب میں ڈبو کر اس سے پونچھیں اور پھٹکری سرخ بریان اور کندر مکد ایک جزء زنگار نصف جزء شہد میں پیس کر بسہری پر کسی کپڑے میں لگا کر رکھیں۔ ایضاً پوست انار ترش اور مازو اور توبال نحاس شہد ملا کر لطوخ تیار کریں۔ مرہم گلنار بھی ایسے وقت نافع ہے۔ واجب ہے جس وقت متقرح ہو جائے گوشت کو ناخن سے جدا کر دیں جہاں تک ممکن ہوتا کہ اثر تقرح کا ناخن تک نہ پہنچ جائے اور اگر ناخون گوشت زائد کے اندر آ گیا ہو اس ناخون کو اوکھاڑ ڈالیں پھر اگر قرحہ اور زخم اس کا اور چرک وریم داخس کا حد سے زیادہ بڑھ جائے اس وقت فلد فیون کے استعمال سے نجات ہوگی۔ اور گلنار اور ہرتال اور چونہ کا استعمال کہ بھی قوی مجفف ہے۔ ایضاً اس پر کندر اور سرخ ہرتال ہموزن پیس کر چھڑکیں اور بہت زور سے اس کو دبائیں اور جس وقت بسہری سے مدہ رقیق بہتا ہوا نظر آئے جاننا چاہئے کہ اب انگلی سڑنے لگی ہے پس جلدی اس کی کاٹنے کی خواہ داغ دینے کی تدبیر کریں شائد ہم کو دوبارہ کتاب چہارم میں بھی داخس کے بیان کا اتفاق ہوگا تا خون کا پس جانا اور درد جو ناخن میں ہوتا ہے اس کا علاج قریب علاج رضہ کے ہے منجملہ ادویہ کے یہ ضماد بھی نافع ہے برگ سرد اور برگ آس کا ضماد کریں اور مرہم چربیوں کا بھیڑ کی مینگنی اور گائے کے گوبر سے تیار کر کے جوز السرو اور ابہل کا ضماد بھی نافع ہوتا ہے پستہ کو جوش دے کر ضماد کرنا بھی مفید ہوتا ہے اور جو خون اور مائیت پسے ہوئے ناخن کے نیچے ہوتی ہے اس کو آرد جو زفت میں گوندھ کر لگانا دور کر دیتا ہے ناخن کا پھول جانا اور ناخن میں کھجلی کا پیدا ہونا آب دریا شور اور شہد سے ہمیشہ ناخون کا دھونا اس مرض کو دور کر دیتا ہے یا مسور اور مٹر کا جوشاندہ خواہ حشی کے جوشاندہ سے دھونا منجملہ ضماد کے سبوس اور زفت اور انجیر ہے خوب یکجا کر کے جوش دئے جائیں خواہ جدا جدا جوش دے کر ضماد کیا جائے

بائیسواں فن کتاب سوم کا باعانت بادشاہ مہیمن خدائے بزرگ کے تمام ہوا۔

خاتمہ از طرف مترجم قانون:

آج خدا کی شکرگزاری کہاں تک کروں جس کے فضل عمیم اور احسان جس میں سے مجھ جیسے بے پروبال نے اس کتاب کے تین مجلد یعنی جلد اول و چہارم وسوم کا ترجمہ تمام کیا ابتدائے ترجمہ سے آج تک قریب پندرہ برس کے ہوئے دو مجلد یعنی اول اور چہارم کا تو مسلسل ترجمہ رہا یہ جلد سوم امراض جزء کی اس کے ترجمہ کی ابتدا جب سے ہوئی زمانہ کی خوبی اور ابنائے زمانہ کی خوش اسلوبی کا کیا ذکر کروں یہی ترجمہ ہے کہ میں نے کلکتہ سے تا پشاور اور جموں کمتر مقامات نامی گرامی ہوں گے جہاں اس کے چند اجزا تحریر نہ کئے ہوں جو کتاب مجھے نصیب ہوئی اس کو بھی کیا کہوں کیسی تھی اور جو نسخہ مقابلہ کو کہیں بہم پہنچا سبحان اللہ اس کی صحت کا کیا کہنا۔ حق تو یہ ہے کہ علم و کمال طب چونکہ اہل اسلام ہند سے اب گویا رخصت ہو چکا ہے لہذا جو خرابیاں پیش آئیں تعجب ہے ناظرین باتمکین کو ضرور خیال ہوگا کہ مترجم اپنی کم فہمی کو اس پیرایہ میں دور کرنا چاہتا ہی تاکہ اگر کسی مقام پر ترجمہ غلط کیا ہو معذور رکھا جائے حالانکہ یہ غرض میری نہیں ہے بلکہ میں ابتدائے ترجمہ جلد اول میں اپنی معذرت وغیرہ سب لکھ چکا ہوں آج پھر اس کو دوبارہ لکھنے سے غرض فقط اس قدر ہے کہ جن لوگوں کے پاس قانون کے نسخے ہیں اور جہاں تک میری نظر سے اطراف ہندوستان کی سیاحت میں گزرے ہیں یوں تو اپنی دہی کو سبھی میٹھا کہتے ہیں مگر میں نے تو سوائے ایک نسخہ کے جو مٹیابرج کلکتہ میں سرکار دبیر الدولہ بہادر خزانچی سرکار شاہ اودھ سے ملا تھا کوئی نسخہ صحیح نہیں پایا وہ نسخہ البتہ اصل نسخہ بلکہ سودہ شیخ الرئیس سے منقول تھا اور اس کی کتابت کی شان زمانہ حیات شیخ الرئیس کے قریب قریب ہے اسی نسخہ سے اکثر مقامات میں نے اپنے نسخہ کے صحیح کیے ہیں تا امراض صدر پھر جب اس کتاب کے مالک نے خشت اور نجل کیا آج تک کوئی نسخہ صحیح نظر سے نہ گزرا اس بڑا اعتماد کلکتہ کے چھاپے پر ہے وہ بھی اچھی طرح دیکھ لیا ہے کہ

ترطیب مقرر رہو اور پھر معالجات میں تعریق قوی جو بدن تسخین کے ممکن نہیں ہے شیخ نے تجویز کی اس کی تاویل بخوبی کردی بلکہ ایک رسالہ جداگانہ اسی تاویل کی غرض سے خاص ذیابیطس کے بارہ میں لکھا ازیں قبیل اور مقامات میں بھی تیسرا امر ادویہ مرکبہ جن کا شیخ نے قرابادین میں حوالہ کیا ہے میں نے بھی اسی طرح کیا ہے اس لئے کہ قرابادین کا ترجمہ بھی انشاء اللہ پورا کروں گا اور چھپ کر شہر ہو گا چوتھا امر الفاظ مشتبہ جو کسی مقام پر قانون میں تھے ان کے معانی جو جو اس مقام پر مناسب اور چسپاں ہو سکتے تھے سب کو بیان کر کے مطلب فقرہ کا جدا جدا لکھ دیا۔ مگر جو مختار نسخہ تھا اسے اصل ترجمہ میں اور غیر مختار کو جداگانہ لکھ دیا پانچواں امر اوزان قدیمہ جو اس کتاب میں درج ہیں ان کی تحلیل اوزان مروجہ ہند کی طرف اگرچہ صدر کتاب میں اس کا وعدہ بھی کیا تھا مگر چونکہ اب ان کی اوزان کی تفسیر میں اختلاف زیادہ ہو گیا ہے لہذا مناسب یہی معلوم ہوا کہ ادویہ مفردہ اور قرابادین کے ترجمہ میں بخوبی اس کی تحقیق کی جائے گی کسی جگہ بنظر رعایت مقدار شربت ان کے ادویہ کی تحلیل بھی کردی ہے خصوصاً ان مرکبات کی جن کے اجزا ہمارے ملک ہندوستان میں قابل استعمال ہم پہنچ سکتے ہیں اسباب میں اس ترجمہ کو ختم کرتا ہوں حمد خدائے حکیم پراور درود نامحدود وارواح پاک انبیا سیما خاتم النبیین محمدؐ پر و آخر دعوتنا ان الحمد للہ رب العالمین کتبہ نیمناہ الداثرہ غلام حسنین کنتوری۔

خاتمۃ الطبع